

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَقَدْ نَسَرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْرِكٍ

ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے کہ کوئی غور کرے تو

# تفسیر بصیرۃ

سُورَةُ الْاَنْعَامِ سُورَةُ الْاَنْعَامِ سُورَةُ الْاَنْعَامِ سُورَةُ الْاَنْعَامِ سُورَةُ الْاَنْعَامِ

جلد ۱

مولانا محمد آصف قاسمی

ایڈیٹر و پبلشر

مکتبہ بصیرت قراچہ

۵-۲-۴ بلاک ۱۸، مکتبہ عالم آباد کراچی پاکستان

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
iii	تفسیر بصیرت قرآن کے طے ملے چند باتیں	۱
iv	۱۶ جز قرآن	۲
vi	تفسیر بصیرت قرآن کی چند خصوصیات	۳
۱	تھوڑا اور تھوڑی کی اہمیت	۴
۷	تعارف سورۃ الناحیہ	۵
11	خلاصہ سورۃ الناحیہ	۶
19	تعارف سورۃ البقرہ	۷
۲۲	خلاصہ سورۃ البقرہ	۸
۲۵	ترجمہ و تشریح سورۃ البقرہ	۹
۲۸۷	سورۃ البقرہ اور پیسے اصولی زندگی	۱۰
۲۹۹	تعارف سورۃ آل عمران	11
۳۰۲	ترجمہ و تشریح سورۃ آل عمران	۱۲
۳۱۵	تعارف سورۃ النساء	۱۳
۳۱۷	ترجمہ و تشریح سورۃ النساء	۱۴
۵۵۹	تعارف سورۃ المائدہ	۱۵
۵۶۰	ترجمہ و تشریح سورۃ المائدہ	۱۶

## تفسیر قرآن سے سلسلے میں پسندیدہ تفسیر

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو خاتم الانبیاء احمد پختی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی جس کو ساری انسانیت کے لئے قیامت تک نور ہدایت اور مشعل راہ بنایا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام وہ پاکیزہ اور مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے قرآن کریم کے نزول کا زمانہ بھی پایا اور نبی کریم ﷺ کی زندگی کو قرآن کریم کی مکی تفسیر میں بھی دیکھا۔ صحابہ کرام نے قرآن و سنت کی تعلیمات میں داخل کر نبی کریم ﷺ کے فیض صحبت سے ایسی روشنی حاصل کی کہ ساری انسانیت کے لئے ستاروں کی مانند چمک کر سیار حق و صداقت کا وہ بہترین نمونہ بن کر ابھرے کہ ان کے وجود سے ساری دنیا کے اندھیرے دور ہو گئے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اور شاگرد پایا کہ ”بھرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کا بھی واسطہ تمام لوگے ہدایت حاصل کر لو گے۔“ نبی کریم ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام نے جو چراغ روشن کئے تھے بعد میں آنے والے حضرات اور علماء کرام ان چراغوں کی روشنی کو لے کے آگے بڑھتے رہے اور ساری دنیا کو روشن و منور کرتے چلے گئے۔ خود اس دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن اپنے ایثار و قربانی سے دین اسلام کی روشنی کے آن سٹ نقوش چھوڑ گئے۔ آج ساری دنیا میں جو بھی روشنی ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ان ہی چاندروں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں جس طرح آپ ﷺ کے بعد اب کسی نبی اور رسول کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح قرآن حکیم کے بعد اب کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ اب دنیا کی نجات اور کامیابی صرف قرآن حکیم، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ سے جاں نثار صحابہ کرام کے واسطے سے وابستگی سے ہی مل سکتی ہے۔ علماء امت نے ان ذمہ داروں کو ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ وہ اس دین کی روشنی کو اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق ساری دنیا میں پہنچانے کے ذمے دار ہیں کیونکہ نبوت کا سلسلہ تو ختم ہو چکا ہے اور اب اس دین کی روشنی کو پھیلانا علماء دین کی ذمہ داری ہے، تاریخ گواہ ہے کہ مخالفوں کے ہزار طوفانوں کے باوجود علماء حق نے دین اسلام کے ان چراغوں کی روشنی کو دم خم نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے ہر دور میں حالات کے مطابق قرآن و سنت کی روشنی کو پھیلانے میں بے مثال کوششیں فرمائیں۔

یوں تو دنیا کی بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے ہزاروں ترجمے لکھے گئے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک لکھے جاتے رہیں گے لیکن اردو کا دامن بھی قرآن کریم کے ترجموں اور تفسیروں سے بالامال ہے۔

ترجمہ قرآن کا جائزہ لینے ہیں جوئے ہمیں تاریخی اعتبار سے یہ حقیقت ملتی ہے کہ ہندوستان میں ہزاروں محققوں کے باوجود حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے فارسی اور بعد میں اردو میں ترجمہ قرآن کی بنیاد ڈالی۔ پھر بعد میں آنے والے اکابر نے ترجمہ و تفسیر کر کے قرآن و سنت کی روشنی کو عام کرنے کی بھرپور جدوجہد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کی ان کاوشوں اور کوششوں کو قبول اور منظور فرمائے۔ آمین

مجھے شروع ہی سے ان بزرگوں کی تحفیر اور زینت چمکنے کا شوق رہا ہے اور اپنے بزرگوں کے ترجموں اور تفسیروں سے فیضیاب ہو رہا ہوں۔ ہر چہ جتنے والے سب علم کا شوق ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے مطالعہ قرآن کے سلسلہ میں چند نئے پہلوؤں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے۔ چنانچہ کچھ پہلو میرے ذہن میں بھی تھے تاکہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے تفسیر قرآن کی عظیم ترین خدمات سر انجام دی ہیں چند پہلوؤں پر میں بھی لکھوں۔ برسوں پہلے کی بات ہے کہ میں نے راجی میں ایک شخص دوست حاجی احمد صاحب کی فرمائش پر تفسیر قرآن لکھنا شروع کی اور سو سو کیسٹوں میں قرأت و ترجمہ و تفسیر کے ساتھ فقہ القرآن کے نام سے ریکارڈنگ بھی کرائی جس کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی اور ہزاروں گھروں میں میرے یہ ناست ہنگے پکڑا کر اس کے بعد میرے کینیڈا چلے گئے تھے۔ یہ لفظی کا کرم ہے کہ کینیڈا چاکر بھی اس ترجمہ و تفسیر کی جدوجہد کر رہا اور تقریباً تیس سال کے عمر کی صحت کے بعد اللہ نے اس کوشش کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کینیڈا کے دوران قیام میں نے اردو نگارش میں ایک اخبار ”بصیرت انٹرنیشنل“ کے نام سے لکھنا شروع کیا۔ میں میں نے اس تفسیر قرآن کو بھی تموز اقول کر کے شائع کرنا شروع کر دیا اس تفسیر کے شائع ہوتے ہی مجھے بہت سے دوستوں کے ٹیپوں اور خطوں کا آغاز شروع ہو گئے کہ اس تفسیر کا انداز بہت سادہ اور آسان ہے اس کو کئی کئی فصل میں شائع کر دو جو سب سے تمام مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ جب میں ان دوستوں کی فرمائش کو دیکھتا تو دل چاہتا تھا کہ سب کچھ بھروسہ کران میں ہی لکھ دوں اور جب اپنے دماغ پر نظر دیتی تو بہت فٹ جاتی۔ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں یہی درخواست پیش کرنا رہتا تھا کہ رب العالمین آپ کی توفیق سے میں نے یہ تفسیر لکھی ہے آپ ہی اسباب پیدا فرمائیں گے۔ چنانچہ 1998ء میں میرا پاکستان آتا ہوا تو کچھ دوستوں نے اس سلسلہ میں میری ہمت افزائی فرمائی اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کی کیڑہ مکھڑ تک شروع ہو گئی۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ کے کرم سے تفسیر بصیرت قرآن کی طباعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک جلد کے بعد دوسری جلد شائع ہونا شروع ہو گئی اور چند سوں میں اللہ نے چھ جلدوں میں تفسیر قرآن کریم کو مکمل فرمادیا۔

الحمد لله رب العالمین

## تفسیر امیرت قرآن کی چند خصوصیات

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ترجمہ و تفسیر کے لکھنے میں میرا بنیادی جذبہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائیں اور اس کے صدقے میں میری مغفرت فرمادیں۔ اس سلسلہ میں میری حیثیت اس پر حیا جیسی ہے جو مصر کے بازار میں سوت کا ایک گولہ لے کر اس جذبے کے ساتھ آگئی تھی کہ اس کا نام بھی ”موسس“ کے فریادوں میں ”جائے“ کیا آخر کہ میری یہ ادنیٰ سی کاوش و کوشش کل قیامت کے دن جب صحابہ کرام، علماء، مفسرین اور پرندگان دین اپنے اپنے انجام حاصل کر رہے ہوں تو ان کے صدقے میں مجھے بھی مغفرت و رحمت کا پرواز مل جائے۔

(۲) اس پوری تفسیر میں لفظ ”خدا“ نہیں ہے۔ اس کا وجہ یہ ہے کہ لفظ خدا کہنے میں اللہ کی طرف سے کسی اجرو ثواب کا وعدہ نہیں ہے جب کہ لفظ اللہ قرآن کریم کا لفظ ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے پوری تفسیر میں لفظ خدا لکھنے سے سرج کیا ہے۔

(۳) تفسیر میں اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ آسان زبان میں بات کو سمجھایا جائے کیونکہ عام مسلمانوں کو شکوک یہ ہے کہ تفسیروں میں بڑے مشکل الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن کے سمجھنے میں بڑی دشواری اور مشکل پیش آتی ہے لہذا میں نے زیادہ سے زیادہ سادہ الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا صحیح فیصلہ تو آپ ہی کر سکتے ہیں۔

(۴) اس بات کی ممکن حد تک کوشش کی گئی ہے کہ شعبی مسائل کو فقہ حنفیہ کے مطابق بیان کیا جائے کیونکہ جب ہر مختلف فقہ کا مسلک جاننا گرتے ہیں تو ”مسائل فقہ“ ہر فقہ سے اپنے مطلب کے مسائل نکال کر خود ہی فیصلے کرنے لگتے ہیں۔ چونکہ اس کی وجہ سے کافی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں مائے میں نے عام طور پر ان قول کو نقل کیا ہے جو فقہ حنفی کے مطابق ہے۔

(۵) تفسیر کرنے میں میری کوشش یہ رہی ہے کہ جو آیت ماننے سے اس کے مفہوم کو واضح کر کے تہ دیا جائے تاکہ بات سمجھ سکی ہو اور سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

(۶) ترجمہ کے ساتھ افادہ قرآن کا الگ الگ ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ جو شخص قرآن کے ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرا بھی ترجمہ سیکھنا چاہتا ہو وہ الفاظ القرآن اور تفسیر کے مطالعہ سے قرآن کریم کو با ترجمہ سیکھ سکے۔

(۷) پوری تفسیر میں میں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ اپنی رائے سے کوئی بات نہ لکھوں جہاں کوئی اختلافی مسئلہ ہوتا ہے اس میں مختلف مفسرین کی رائے پیش کر دیتا ہوں کیونکہ ہمارے اکابر نے پوری

زندگیاں لگا کر حق و صداقت کی باتوں پر تحقیق فرمائی ہے اور اس کو امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ میں نے بھی ان ہی بزرگوں کے فیض سے روشنی حاصل کر کے ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

تمام کار خیر میں دعاۓ خیر کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا احتیاط کا دامن تھا سے رکھا لیکن میں بھی انسان ہوں۔ انسان خطاؤں کا پتلا ہوتا ہے ممکن ہے احتیاط کے باوجود مجھ سے کہیں کوئی کوتاہی ہوگئی ہو۔ اگر کہیں بھی غلطی ہو وہ میری طرف سے ہے اور جو بھی صحیح اور نیک بات ہے وہ اللہ اور اس کے رسول و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میری کوتاہی کو نظر انداز کرتے ہوئے دین کی حقیقتوں کو بلحاظ احتیاطیہ۔ اہل علم سے درخواست ہے کہ میری جو بھی کوتاہی ہو اس سے مجھے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح کر سکوں۔

جن حضرات نے اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہرے ساتھ فقیر بصیرت قرآن کی علمیت و اشاعت اور مفید شعروں سے بھرپور معاونت کی ہے ان کی کثیر تعداد ہے جن کے لئے میں دعا گو ہوں۔ خاص طور پر مولانا شاہ تفضل غنی، مولانا مفتی عبید اللہ، نجمیتر جاوید حسن (کراچی)، سید عرفان قادر (وٹسر)، گلگلی بھائی (احمدیہ)، کامران عسکرت دہلوی (ناروے)، راسخ تسلیم عثمانی (اوسلونا روے)، سلیم انجاز (دہلی)، عزیز محمد سلمان سعدی قاسمی (کراچی)، عزیز محمد عزیز احمد علوی، اسد صدف علوی (کینیڈا)۔ آخر میں اگر میں اپنی رقیقہ حیاتِ خدا کا ذکر نہ کروں تو نامناسب ہی ثابت ہوگی کیونکہ انہوں نے قدم قدم پر مجھے مفید شعور سے بھی دیئے اور گھر پر سکون اور اطمینان بھی دیا اور میری امت افزائی کی۔

الحمد للہ برسوں سے تفسیر قرآن کریم لکھنے کا جو کام شروع کیا تھا وہ تقریباً ستائیس سال میں تکمیل تک پہنچا جس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

**محمد آصف قاسمی**

مؤلف تفسیر بصیرت قرآن

چیرمین بزم مولانا محمد قاسم بانو قوی

امیر (پانی پت جیٹر مین) جامعہ اسلامیہ کینیڈا

جنٹر مین ادارہ اعلیٰ فاروق اعظمیہ نصف اہم آباد کراچی پاکستان

فون نمبر 30-10 279 905 (نورائش)

موبائل نمبر 03219240468 (کراچی پاکستان)

تفسیر بسمت قرآن کے سلسلہ میں گلی ہر کاوش و کوشش میں اپنے والد محترم

دعوت میں محمد طاہر قاسمی مدظلہ

کی دعاؤں کا ثمرہ مجھ کو اللہ کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں کہ: اے اللہ میرے والدین کی مغفرت فرما کر آخرت میں ان کے درجات کو بلند فرما دیجیے گا۔ آمین ثم آمین۔

در اصل میرے والد محترم حضرت مولانا محمد طاہر قاسمی (ابن حافظ محمد احمد ابن مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند) کو قرآن کریم سے عشق کی حد تک ذاتی و شوق تھا۔ ان کی یہ ذاتی تمنا اور آرزو تھی کہ وہ ایک نئے انداز سے تفسیر قرآن کریم لکھیں۔ چنانچہ انہوں نے ”تقریر القرآن“ کے نام سے تفسیر پر کام شروع بھی کر دیا تھا اور انتقال سے پہلے دس سیپاروں کی تفسیر بھی مکمل کر لی تھی۔ مگر جب ہم نے ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی اس وقت جو نے کیسے وہ تفسیر قرآن کا مسودہ ضائع ہو گیا اور کوشش کے باوجود اس مسودے کا پتہ نہ مل سکا۔ ہجرت کے وقت چونکہ میری کوئی پختہ عمر نہ تھی اس لئے اس وقت تو پتہ نہ مل سکا مگر بعد میں یہ احساسی بہت شدت اختیار کر گئی کہ کاش میں والد محترم کی تفسیر کو دیکھ سکتا۔ اس کے بعد میرے دل میں یہ تمنا رونمائی لینے لگی کہ میں والد محترم کی اس تمنا کو کس طرح پورا کروں۔

اللہ کا فضل و کرم اور والد محترم کا شاید تعریف باطنی تھا کہ ستائش سال میں مجھ جیسے ناکارہ اور سبب علم و عمل آدمی کے ہاتھوں تفسیر قرآن کریم کا کام مکمل ہوا اور اس طرح میرے والد محترم کی یہ تمنا پوری ہو گئی۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔

اللہ تعالیٰ میرے والدین کی ہر نیک اور بھلائی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر ان کی مغفرت فرما دے اور ان کو جنت الفردوس کی راتیں نصیب فرمائے۔ آمین

میں اپنے ان تمام سبک بھائیوں سے جو اس تفسیر کو چرچہ کرنا نہ حاصل کریں گے نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے والدین کو خاص طور پر اور مجھے اور میرے اہل خانہ کو اور میرے معاونین کو اپنی خاص دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

والسلام

محمد آصف قاسمی نانوتوی

تفسیر بسمت قرآن



## تَعَوُّذُ اور تَسْبِيح کی اہمیت

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اللہ کے نام سے ہے جو ہر شیطان مردود (بے اثر) سے

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کو تَعَوُّذُ کہ جانتا ہے۔ تَعَوُّذُ سے معنی ہیں یاد ماننا اور حفاظت مشرق و

لہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عہد دیا ہے کہ جب بھی قرآن مجید کو پڑھا جائے تو پہلے تَعَوُّذُ کو پڑھنا چاہیے تاکہ شیطان کے بچائے  
جائے جو اس سے انسان بچ سکے قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت کا کتاب ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی  
گئی اور یہی مسدّد گئے والی سہولت انسانیت کے لیے مہر و درہما ہے۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی کسی قسم کا  
نبی اور رسول نہیں آئے گا اسی طرح قرآن کریم بھی وہ آخری کتاب ہے جس کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی۔ اب قیامت تک نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و رسالت اور قرآن کریم کی ہدایت ہی جاری رہے گی۔ قرآن مجید کوئی عام کتاب نہیں ہے بلکہ وہ جس کتاب ہے  
جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور پیغمبر کے کچھ آداب ہیں۔ ان آداب اور طریقوں کو قرآن کریم اور احادیث میں بہت  
وضاحت سے ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

(۱) قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ سے پہلے ضروری ہے کہ مورت و مرد و خمری طور پر پاک۔ جوں دوسرے کہ بدھ و ہن۔ پاک  
ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مورت اپنے مخصوص ایام میں نہ ہو اور نہ ہی حالت نجاست میں ہو اور مرد و خمری پاک ہونا یہ ہے کہ وہ نجاست کی  
حالت میں نہ ہو (اگر اس کا غسل نہ ہو) جس سے تمیز کرنا ہو۔

(۲) سورہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں کو وہی اللہ تعالیٰ نے جس کو پاک و صاف ہیں یعنی فرشتے۔  
اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کو وہی اللہ تعالیٰ نے جس کو پاک و صاف ہیں جو ہر طرف کی نجاستوں سے پاک ہوں۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے کہتا ہوں کہ تم کو وہی اللہ تعالیٰ نے جس کو پاک و صاف ہیں۔

(۳) قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ جب بھی قرآن کریم پڑھا جائے تو اس کو خود سے سنو اور مکمل غاموشی اختیار کرو۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ بھی ادب ہے کہ وہ من کو انتہائی توجہ اور غاموشی سے سنا جائے۔ ارشاد ہے۔ ترجمہ "اور جب  
قرآن پڑھا جائے تو اس کو خود سے (کان لاکر) سنو اور غاموشی اختیار کرو کہ تم کو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم کو یہ فرمایا گیا ہے۔" (سورہ الاحزاب)

(۴) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن کریم کو شروع کرنے سے پہلے اللہ کی پکار اور حفاظت کی درخواست کر لیا کرو  
تاکہ تم شیطان کے چال اور فریب سے محفوظ رہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: ”بجز جب قرآن کریم کی عداوت کرنے لگو تو اللہ کی پہلا اور شیطان مردود (کے شر) سے حفاظت کی درخواست کرنا کر دے۔“ (سورہ نمل آیت ۸۰)

اسی لئے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی عداوت سے پہلے خود اپنے ذہن صحت ہے۔

(۵) نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کے احکام کاغذی طور پر لکھنا یا سن کر اس کو اس وقت تک ہاتھ نہ لگایا جائے جب تک وضو نہ کر لیا جائے۔ قرآن کریم کو چومنے، سننے اور ہاتھ لگانے کے احکامات سے یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ قرآن کریم کوئی عام کتاب نہیں ہے کہ جس نے جس طرح ملنا چاہا اور جیسے چاہا امام کتاب کی ضرورت سے ہاتھ لگا لیا اور چھو لیا۔ لکھ لکھا کہ اب دلائل واضح ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق چھو جانا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر برا اثر نہیں ہوتا ہے جو قرآن کریم کو جو جوں پر رکھ دیتے ہیں اور یہ قردوان بڑا امام ہونا چاہتا ہے کہ ایک جھوٹا قرآن کریم چھو کر اس کا حق ادا کر دے اور قرآن کو لے کر واپس لے کر اللہ کی عداوت کی بجائے چھو جائے ہیں اور ان کو یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ قرآن کے ساتھ وہ کتنا بڑا مذاق کر رہے ہیں اپنے لوگ سخت جہالت میں ہیں اور شیطان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ عذر بہر سبب تو ان کو اس سے محفوظ رکھے۔ آئینہ اصل میں شیطان انسان کا ازل دشمن ہے، احساس کی بجائے کوشش ہوتی ہے کہ وہ سے ایک ہندسہ کو اس کی عداوت سے دور رکھے اور دوسرے شیطان کا مولیٰ کی طرف متوجہ کر دے۔ شیطان کو یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان کو نیکی کے راستے سے ہٹا کر بے حیائی، بے شرمی، جھوٹ، غریب اور جہالت میں مبتلا کر دے اور اس کے دل میں تحقق قسم کے دوسرے پیدا کر دے اور اس کو یہ دلائلی سے دور رکھے اور قرآن کی عظمت کو دونوں سے نکال دے۔ لیکن جب کوئی انسان اللہ کی حفاظت اور پتہ نشہ چاہتا ہے تو اس میں ایک غیر معمولی طاقت اور قوت پائی پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ ہرگز نہ ہٹا سکتا ہے۔ شیطان کا حملہ اور وار ان لوگوں پر ہی چل سکتا ہے جو محض پر عقلیت اور بھروسے کی دولت سے محروم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نمل میں ارشاد فرمایا ہے۔

”شیطان کا وار ان لوگوں پر نہیں چلا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ البتہ شیطان کا وار ان لوگوں پر چلے گا جو اپنے آپ کو اس (شیطان) کے آلہ کار ہیں اور اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔“ (سورہ نمل، پارہ نمبر ۳۳)

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے آپ کو اللہ کے سوا کسی اور سے پناہ مانگتے ہیں ان پر شیطان کا وار نہیں چلا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور اللہ کے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنے ہر عمل میں اللہ ہی کی پناہ مانگ کر اپنے کاموں کی انجام دہی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے روش فرمایا ہے کہ ہر نیکی کے ہر موقع پر اللہ ہی کی پناہ مانگ لیں اور شیطان کے شر سے حفاظت کی درخواست کی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔

”اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں آپ سے وہ سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔“ (سورہ نوح، پارہ نمبر ۳۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہی امر انکل کو یہ بتایا کہ وہ ایک گائے داغ کر گئے تو یہوں نے کہا کہ اسے موسیٰ علیہ السلام کہا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں (اللہ کا دین پہنچانے میں) تم سے جا ملوں کہ اسرار مذاق کروں۔“ (سورہ قمر چار نمبر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عربی امر کی چلی کی بدنیت دیکھ کر فرمایا تھا۔

”اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس قصور سے کہ میں اپنے عربی جس نے مجھے بہترین محاذ دیا (اس کے انکار کو نہیں سمجھتا)۔“

(سورہ یوسف پانچ نمبر)

حضرت مریم علیہ السلام نے (جو اللہ کی ایک بندگی تھی) جب اپنے سامنے حضرت جبریل کو اللہ کی شکل میں دکھاتے

تھیں کہ فرمایا ”بے شک میں تجھ سے دشمن کی پناہ چاہتی ہوں اگر تو ملکہ کا خوف نہ کرتے (تو یہاں سے ہٹ جا)۔“

یہ کرم حضرت محمد ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ

”اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ میں فیاض کی سرکشی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

سورۃ الصلح اور سورۃ الناس میں نبی کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ ”آپ ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگیے۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ جیسا کہ مہرود اللہ کے ایک بندے پر دولت لکھی اداگامی اس کی درخواست پیش کرتے کرتے ہیں کہ اسے اللہ بھی شیطان کے شر سے بچائے اور اسے اپنی پناہ نصیب فرمادے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی شیطان کے براہوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین اور ہمیں مراد مستقیم پر قائم فرمائے آمین تم آمین۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو ۲۰ امریاں انتہایت دم کرنے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تسمیہ کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت سے پہلے جس طرح تھوڑا سا دعا

ہے اسی طرح اس کے بعد تسمیہ بھی پڑھنا چاہیے کہ اللہ اس کے چڑھے سے رحمت اور اللہ کی رحمت نصیب ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”ہر وہ کام جو راہی اہمیت رکھتا ہے اس کی ابتدا اللہ کا نام لے کر ہر شے کی جائے گی

تو کام ناکام ہے گویا وہ اکثر ہے گا یعنی اس میں برکت نہ ہوگی۔“ (اللہ علیہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وہ کام اللہ کے اسم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ملاحضوں سے خالی نہیں ہے



پاره نمبر ۱

آلَم

سورة نمبر ۱

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

• تعارف • ترجمہ • خلاصہ



تعارف سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہم قرآن کا ابتداء میں نور کی چھوڑی گئیات نامزد ہوا کرتی تھیں، سب سے پہلے کہ نور میں جو مکمل صورت بدل ہوئی وہ نور کا لہر ہے۔ قرآن کریم کی ابتداء بھی اسی صورت سے کی گئی ہے جس کی تاباں ہے بہت نصیحت قرآنی ہے

حضرت ابو حریرہؓ سے روایت ہے کہ میں مدرسۃ اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہی رتہ کہ قسم جس کے وسط قدر خط میں میری جان بے سودہ فاتحہ جیسی صورت تہ تو بیت و تعجیل اور یہ

نکات اور (سہلے پہلے) قرآن کا کرم میں نازل ہوا ہے۔ یہ وہی سید عالمؐ (چودھارہ نامی)

معاذ اللہ! میں نے اس کتاب کو نہیں پڑھا تھا۔ میں نے مجھے علم فرمایا ہے۔ (ترجمہ)





کرتی بھی سورت پر فرض، واجب، مستحب یا اس کی برکت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی کو سورۃ فاتحہ پڑھنا اس کے لئے واجب ہو کر نہ ملے اس کی نماز ہو جائے گی۔ فرقہ مرآت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مقام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے (آواز سے یا خاموشی سے) تو مستحبی کو ان کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے کیوں کہ امام تراویح عقیقہ کی ترانہ دیا کرتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خود سے نماز پڑھ رہا ہے اس کو سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ حدیث نماز میں ہوگی

قرآن کریم کی ہفتی سورتیں ہیں لیکن کم چٹکتے نے ان کے درجہ پر نام بتائے ہیں لیکن سورۃ فاتحہ کے لئے فیما بعد نام ہیں کہ ناموں کی کثرت اس سورت کی عظمت کی دلیل ہے۔ علامہ سیوطی نے ”اللاکھان فی علوم القرآن“ میں سورۃ فاتحہ کے کچھ نام گنوائے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کے چھ نام یہ ہیں۔

- |   |  |
|---|--|
| ﴿سُورَةُ الْحَمْدِ﴾                     | دوسری سورت جس میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عرش اور عرشوں کا ذکر ہے۔         |
| ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ | دوسری سورت جو قرآن کریم کے بنیادی ہوا اہم اصولوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔   |
| ﴿سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾                   | دوسری سورت جس سے دو حائل اور دو سائل فساد و رحمت حاصل ہوتی ہے۔             |
| ﴿سُورَةُ الْكَافِرِ﴾                    | دوسری سورت جو قرآن کریم کے ابتدائی اصولوں کا اصول غرر ہے۔                  |
| ﴿سُورَةُ الْأَسَاسِ﴾                    | دوسری سورت جس کے بغیر قرآن کریم کی بنیادوں کو کھٹکا مشکل ہے۔               |
| ﴿سُورَةُ الْكَافِرِ﴾                    | دوسری سورت جو تمام لوگوں کی رہبری اور رہنمائی کے لیے نکلتی ہے۔             |
| ﴿سُورَةُ الطُّورِ﴾                      | دوسری سورت جس میں دعا اور صرفہ مستقیم کی طلب پائی جاتی ہے۔                 |
| ﴿سُورَةُ الْمُشْفِقِ﴾                   | دوسری سورت جس میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنے اللہ سے آگے نہ کھڑا کیا ہے۔ |
| ﴿سُورَةُ الدُّعَاءِ﴾                    | دوسری سورت جس میں دعا کی دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔                    |
| ﴿سُورَةُ الْبُرْجِ﴾                     | دوسری سورت جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہے۔                     |
| ﴿سُورَةُ شَيْبِ الْمَحْجِي﴾             | دوسری سورت جس میں سب سے آجی ہیں جن کو دار پر چڑھانا ہے۔                    |



## سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ  
الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ ۝ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ  
الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ  
عَلَیْهِمْ ۝ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

## ترجمہ: سورۃ فاتحہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

یا اے ایمان! ہمایت رحمت کرنے والے۔

نصف (قیامت) کے دن کا مالک ہے۔

(اے اللہ)

ہم آپ ہی کی خدمت و بندگی کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

ہمیں اور امت دکھائیے جو سیدھا راستہ (مسلک مستقیم) ہو۔

جانوروں کا راستہ جو اس پر چلتے تو آپ کے انعام و کرم کے مستحق بن گئے۔

(اور اسے اللہ)

دو لوگ ہیں پر آپ کا منصب نازل کیا گیا: جو لوگ راستے سے ہٹ جاتے دے دیے ہیں۔

ان لوگوں کے راستے پر نہ چلائے گا۔ (”میں“ اے اللہ یا ہی ہو)

## ﴿ خلاصہ سورت الناقہ ﴾

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ فتح قرآن کریم کی رن تیسرا کا حصہ اور پڑا ہے جس میں سات آیات ہیں۔  
اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا دلدار، چاروں کی بارگاہ (غیبیوں) کو مال ملگا گئے۔

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ    كُوْنُ خَمْسُ    لَوْ جِئْتُ    مَلِکْ یَوْمَ یَدِیْنِ

یہی اس کائنات میں اللہ تعالیٰ ہے۔ اپنے دست قدرت سے جس چیز میں دیکھی ہو یا نہ ہو، اگلے مہینہ سورہ اور جس میں کران میں اپنے جلال، جلال اور تعالیٰ کے رفیع حمد کیے ہیں۔ آپ بعد از ان کی تعریف کرتے ہوئے بتا رہے ہیں کہ اس کا اللہ پر سب کو آپ کی فائز اور احسان ہے۔ آپ ہی عالمی مالک و رزاق اور ہر طرح کی خوبیوں کے پیدا کرنے والے ہیں۔ یہی پھر ان آپ کی حمد و ثناء کرتے ہیں۔ یہ آپ ہی اس شرف کی تعریف کرتے ہیں کہ آپ کے ایک یہ بھون و انسان کا ان مقرر کیا ہے جس میں ہر شخص کو اس کے تمام حق اور ہر سے اظہار کی جزا اور عز و جلال حاصل ہوگی اور کسی سے منحہ و بی پیمائش ہیں جو جسے اللہ سے اللہ ہم آپ کی عبادت و حمد کی کرتے ہیں۔ یہ آپ ہی سے اپنی ہر کوئی گتے ہیں۔ یہ آپ ہی سے اپنے ہیں۔ یہی پھر ان آپ کا اور پھر ان کی اور پر پانچ گتے اور کسی "ا" سے سے اپنی پیشاں و جگہ نہیں گئے اور ہر حال میں مرید آپ سے اپنی ہر ہر گتے ہیں کہ آپ کے سرور ان کی معبود اور مشکل کشا ہیں۔

اور اسے اللہ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اور سیدنا اور سجادہ کھ دیجیے جس پر ہم آپ کے ہر سے آپ کے حامی و کرم کے منتظر ہیں گئے ہیں۔ یہی ہے اللہ ہمیں ان بات سمیت اور گراہوں کے روئے پر۔ چلائے گا جو آپ کے صلب کا کار ہو گئے یا جو گراہ، سب پر چلے چلے بہانے ہوئے انھوں سے اس میں نے ہرگز نہ ہوئی۔ "آمین"

سورہ فاتحہ کے ایک ایک لفظ میں ظہنوں کے خراب ہر ہوئے ہیں جس کا ترجمہ اور تفسیر کے معنی ان کا حق و مالکوں کا ہر ہو گئے۔ لیکن کچھ کچھ کے لیے سورہ فاتحہ کے سورہ فاتحہ کی لفظ تفسیر اور ترجمہ اور حد کر لیجئے۔

﴿اللّٰهُ﴾ یہ لفظ "اللہ" سے بنا ہے جس کے معنی "تو" ہے جس میں ہر ہر اللہ کے مطابق اس لفظ میں ہے اللہ

(ہر) کو "اللہ" کہتے ہیں۔ اگلے ترجمہ کیا ہے آپ نے لفظ "اللہ" میں۔

نہ۔ اور اس وقت سے بھی اللہ وہ ہے کہ جس کی دعا سے ہر شے کی شریک نہیں ہے۔ خدا کی سے پیدا ہوا اور اس سے کوئی پیدا ہوا نہ ہو۔ نہ کے بارے میں۔ اور وہ شریک ہے۔ اسی طرح وہ تو تمام کائنات چلائے میں بھی کسی کا نشانہ نہیں ہے۔ اسی سبب کا حلقہ، کسلا وقت، صحت، بدولت اور سب کا رقی اسی کے دست قدرت میں ہے۔ اور سب کا شکل کنہ اور گھر ہے۔ سب کی قوت پر کرنے والا۔ وہ اپنے خدا میں پر ہے اور ہر شے کی جیسا ہے اس کی موجودگی میں۔ اگر کوئی شخص اس سے اور صحت میں کسی طرح کی شریک کرے تو اس شریک ہے۔ اور شریک اللہ کے الہ نالاشی صحت کی جسم ہے۔ تو میں کی دعا میں گواہ ہے کہ اللہ نے کسی شریک اور طاقتور کو نہیں اپنے کے وہ جو وہاں ہے صواب میں جگہ اور ہر اس سے چھڑے والا وہ ہیں تو وہ شریک، رطوبتوں کو دلائے۔ ہاں تو اس کو اس طرح صحت سے مراد ہے کہ ان کے کھنڈرات بھی ہوتی ہیں بچنے والا ہے۔ شریک ہونا پر کر ہر ماہ ہے تو ان کی دینا نہ دے جس ہر طرح کی منتوں سے کوئی نہ دے۔

**﴿حَمْدُ﴾** حمد کے معنی غریب کر، شکر کرنا، نام و ذکر ہے۔ کہ ہے۔ اس سے یہ کہ ہم اللہ کے شکر فرما رہے ہیں۔ اللہ کی حمد میں اس نے کہا۔ ابھی اللہ اور اس سے صلہ ہوتا ہے کہ جو اللہ کی حمد کرتا ہے وہ حقیقت میں شکر اور کرتا ہے۔ اس میں اللہ حلقہ۔ اس سے چاروں طرف اپنی اپنی مخلوق کو بھیج کر دے کہ اس شکر کرنا بھی جس میں ہے۔ اس وقت اللہ اور اس کے حمد میں کی جڑ اس میں ہیں کہ اس کا شکر کرتے ہیں۔ اللہ صحت کا یہ امدانے کہ جس شخص بھی اللہ کا شکر کرے گا تو اس میں اس کی مخلوق میں اس کی جڑ چل جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اس میں پس کے، جو وہ شکر کیوں اس کی صفی یہ وہ وہی صحت میں اس کے ہے یہی تہوار ہے۔

**﴿وَلَبَّ﴾** لب کے معنی بہت، پہنچا، پہنچا ہے کہ اس کو کہتے ہیں جو ہر چیز کو بہت بہت پرورش کرتے ہیں۔ اس کی حمد کرتا ہے، ہمارے وہ ہر ایک کا۔ ہاں اس کی قوم فیصلہ، مصلحت، عمل اور اس کے اور دے کا رہا نہیں ہے۔ ہمارے ہاں ہاں ہے اس کا ماری کا کائنات سے عقل یہ ہیں۔ وہ اللہ کی راہیں برادری کرے اور تو ہم دیا، کرنا، مخلوق۔ اس سے یہی حق ہے۔ ہر ایک کے یہ ہیں ان کی رہا ہے۔ اسی حاصل اس کی مدد و حیرت اور شکر کرتے ہیں وہ ان میں دیا ہے۔ لیکن جو ان میں کو حاصل کرے اس کی مدد و حیرت نہیں کرے۔ اس سے ہر دم بتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہر ماہ کے لیے وہی ہے صحت کے لیے اور وہ حیرت اور شکر کرتا ہے (مگر اس)

**﴿الغالبین﴾** الغلبہ کی فتح ہے۔ یا جہاں اللہ ہے جتنے جہاں ہیں ان کے ہیں وہ ہمیں معلوم ہیں۔ معلوم نہیں ہیں۔ ہم جہاں کو پائے والا اور یہی کیوں کر ہے۔ ان کائنات میں کتنے ہیں اور وہ ہیں میں یہ کاچہ طاقتور اللہ ہے



نہایت ہم آہنگی کی مراد اور بندگی کرتے ہیں یعنی اسے اللہ ہم صرف آپ کی عبادت کرتے ہیں۔ آپ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتے۔ اسی طرح ”انہماک فستجیل“ کے معنی ہیں کہ ہم صرف آپ ہی سے دعا مانگتے ہیں۔ کسی دوسرے سے دعا کرنا تو کفر ہے۔ اے اللہ ہم آپ کے سوا کسی دوسرے کو شریک نہ لائیں، سچے۔ ہر مشکل میں اللہ ہمیں صرف آپ ہی ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایک مردہ اپنے اللہ سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ ہم تو اور کسی کے سامنے بھگتا ہوا مردہ ہیں جسے تو آپ کو چھوڑ کر دوسروں سے دعا مانگیں گے۔ ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں اور آپ کی عبادت سے دور ہوتے ہیں یہی وہ توحید حائل ہے جس پر سچے کافر ان کو چھوڑ کر عادیات ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔

**﴿فَسْتَجِیْبُ﴾** ہم عبادت کے بدلے کرتے ہیں۔ یعنی وہ عبادت ہماری عبادت میں صرف آپ کے لیے ہیں۔ ہم آپ کے سوا نہ کسی کے سامنے اپنے سر جھکاتے ہیں اور نہ آپ کا دھموز کر کسی بھرہ کی سزا دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا مطلب ہے سجدہ و لا یقبل غیرک یعنی ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ ہم آپ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتے۔ جہاں عبادت کا اعلیٰ ترین مفہوم نماز پڑھنا ہے وہیں اللہ اور اس کے ساتھ ہونے والے تمام مقامینہ، حکام اور تعمیرات پرانہ کی رہنا اور خوشنودی کے ساتھ مل کر کرنے کے بھی ہیں۔

**﴿تُسْتَجِیْبُ﴾** ہم نہ مانگتے ہیں۔ یعنی اے اللہ ہمارا کام چھوڑا دو یہ اللہ اس کے لیے اہل بیت میں صرف آپ ہی سے دعا مانگتے ہیں۔ آپ ہی ہمارے مددگار ہیں گے۔ آپ ہی کی توفیق ہمارے مسائل میں توفیق دے گا اور اللہ کے سامنے کامیاب ہو جائے گا اور درست ہو جائے گا۔ ہم آپ سے ہی اطاعت و فرماؤ اور اللہ کی قوت مانگتے ہیں۔ ہم آپ ہی کے اللہ کے بھکاری ہیں۔ ہماری عاجز و درخواست ہے کہ آپ ہم پر مہربانی فرما کر زندگی کے ہر معاملہ میں ہماری مدد فرمائیے۔

**﴿اِکْبِدْنَا﴾** ہمیں بدانت دیجیے۔ ہمیں راستہ دکھائیے۔ ہمیں سب سے پہلے پہنچا دیجیے۔ ہر انت سے سہی ہیں۔ راستہ دکھانا۔ جس کی سوزن حضور ہوا اس تک پہنچا دینا ایک ممکن ہر وقت ہم سے ہر سچے راستے تک پہنچنے کی درخواست کرتا ہے۔ یہاں کہہ رہی ہیں کہ ہمیں سب سے پہلے پہنچا دینا۔ ”راہہ کی مدد و شرف نہ ہو تو مقدم پر پہنچے اور پہلے کا اندیشہ نہ کرنا۔“ ہر شخص اور شیطان اس کو پہنچانے اور لگا دینے کے لیے ہر اہل انکسار سے دکھاتے رہتے ہیں۔ اس لیے اس ہدایت اور رہنمائی کی آمد و اپرول میں ہر نئی بات پر جو صرف اللہ نے اپنے دست قدرت میں رکھی ہوئی ہے۔

﴿الْأَصْرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ﴾ سید حامد اور سید مراد مستقیم۔ ایک راستہ چنانچہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ

الحی ہمیں وہ سید اور چار ستون دکھا دیجیے جس میں آپ کا وصل، درم شامل ہو جس تک اور ہر گزچہ مستحق کار امت نہایت قدی اور  
مہر و فضل کا راستہ۔ کاسالی کار، ستارے کی درویشی بلا کسی اس، نیا اور آخرت میں نہایت عطا کرے اور سزا مراد تک پہنچا دے۔

﴿أَنفَعْتُ عَلَيْهِ﴾ جس لوگوں پر آپ سے اسلام لیا۔ مرم کیا۔ ایک بڑھ اللہ سے درخواست کرتا ہے کہ میں

اس راستے پر چلائے جو آپ کا پیغمبر اور ستارے ہے وہ راستہ کس جسے ہم سید حامد راستہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کو دیا جس ایسا کون آدمی یا  
جماعت ہے جو آپ کو گناہ نہ ہو۔ ہر ایک پر گناہ ہے کہ میں نے جس راستے کو اختیار کیا تھا بعد ہی سید حامد چار ستارے ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسا آدمی ہو جس سے کسی طرف جاری رہی ہو خیر، یعنی جو آپ کے حکم کے مطابق چلے وہ کاسا ہر  
ہو گئے اور آپ کے کرم کے مستحق بن گئے۔ وہ کون لوگ ہیں جو اسے ہم فرمایا گیا ہے وہ لوگ جو امت اور اس کے رسول کی طاعت  
کرتے ہیں وہ وقت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جس پر اللہ نے فتح ہو کر مرم کی جتنی امتیاز کر ائمہ صدیقین، صدیقین، صدیقین اور صاحبین  
جس کی رفاقت بھی سب سے بہترین رفاقت اور ساتھ ہے (سورہ نساء آیت ۶۹)

﴿غَيْرِ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِ﴾ (ان لوگوں کا راستہ) جس پر ماص کیا گیا۔ یعنی سے لے کر ہمیں ان لوگوں

کے راستے پر چلائے گا آپ کے ہر گز یہ نہ ہو کہ اور جسم بندے ہیں۔ جس میں لوگوں کے راستے پر۔ چاہے گا جو چلے پڑے آپ  
کے بعد اور غضب کا آثار ہو گئے

﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (ان لوگوں کا راستہ دکھائیے گا) جو راستے سے ہٹک چاہے راستے تھے۔ جنہوں نے آپ

کی اطاعت اور فراموشی برداری سے ہٹ کر مڑا ہوا تھا۔ جو راستے پر چلے پڑے ہٹ گئے تھے  
مستغوب اور ضالین کون لوگ ہیں۔ اس کی وضاحت کے لیے حضرت مولیٰ ابن امام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
سے اور شافعی نے اس کو اس پر اللہ کا غضب ہے۔ اس سے مراد یہودی ہیں اور جو لوگ راستے سے ہٹ گئے وہ لوگ ہیں  
وہ ضالین (بیابانی) ہیں (مسند احمد - قصیر مشرقی)

علامہ غفر بن نے مطلوب اور ضالین میں تمام کفار، مشرکین، اللہ کے نافرمانوں اور بدھوں کو بھی شامل فرمایا  
سے یہودیوں کا سب سے بدتر ہے کہ انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو جو اللہ کے پیغمبر تھے نہ لکھا کہ چنانچہ لا۔ اسی  
طرح حضرت پر مشرکوں کے خلاف؛ غفر بن کی روش غفر بن کی۔ اس لیے اللہ کا بعد اور غضب اس قوم پر عذاب ہوا۔





پارہ نمبر انا ۴

• اَلَمْ • سَيَقُول • تِلْكَ الرَّسَل

سورة نمبر ۲

# سُورَةُ الْبَقَرَةِ

• تعارف • خلاصہ • ترجمہ • لغت • تشریح







اس قوم کی پہلی فریاد تھی کہ شہید ہو گئی اور کفرانہ فتنہ ز کے پوجا و دھن کو اس باب پر بڑا گھٹنہ تھا کہ وہ حضرت ابراہیم اور  
خضر علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اللہ کے حکم سے ہندو ہندو بن گئے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے علاوہ سب کا لڑیں صرف وہی دین اور لوگ  
ہیں۔ وہ کہہ لگتی کرتے رہیں، ہندو صرف ان کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ حضرت ابراہیم جس دین کو ماننے کوئے کرتے  
اور پوری دنیا کی آدمی، میں پختہ کرتے رہے وہ یہ دین کفر و شرک، بدعتی، جہالتوں اور فتنوں سے پاک تھا۔ اسی سچے دین کا  
حضرت محمد ﷺ پیش فرما رہے ہیں۔ اس دین سے پہلے ہی پوری دنیا کفر و شرک سے نجات دلا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں قرآن مجید میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا تھا۔ اس قوم میں بیکڑوں، بیکڑوں کو بھجوا گیا۔ وہ بھر میں عزت و عظمت،  
شہرت و ناموری سال در دولت، حکومت، مملکت، ماست و بیٹھائی۔ اس وقت تک دنیا میں کھنڈے والی قوموں پر ترقی و ترقی و ترقی  
کی نعمتوں سے بالکل یکساں تھی تو ہمیں اس نیکو نے ان نعمتوں پر شکرا ادا کرنے کے بجائے جھگڑیں کی، انہی کوئی تھی جو بھی اللہ  
کے ظہیر و شرف ہوتے۔ ان کی اطاعت کرنے کے بجائے ان کو بھگوانا، سنا دل کھل کر ان کا حراج بن چکا تھا۔ آخر کار اللہ کا فیصلہ  
آ گیا۔ میں سے غصوں اور نعمتوں کو چین کر ان پر عالم حکمران مسلط کر دیئے۔ اور ان پر طرح طرح کے عداوتیں ڈال دیئے گئے۔ پھر  
وہ تمام اس طرح دنیا میں اور بدھ ہو گئی کہ جب بھی انہیں عروج و ترقی نصیب ہوتی حالات نے ان طرح کر دئی کہ بھلائی ان کی  
عزت و عظمت خاک میں مل گئی۔ اور مگر ان کو اپنا توئی و خود چھا، بھی مشکل ہو گیا۔ اور یہ مسئلہ قیامت تک اسی طرح چلے رہا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ظہور میں ان کا لقب، سرانٹ تھا۔ ان کی اولاد کو اس امر میں کیا گیا ہے بعد میں جب  
یہ امر نیک نے اپنے آپ کو "یہود" کی طرف منسوب کر کے یہودی کہہ شروع کیا تو وہی اسی ہم سے مشہور ہو گئے۔ قرآن کریم میں  
پوری وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ کفار و مشرکین، یہودیوں اور یہودیوں نے اللہ کے دین کو بڑی طرح تبدیل کر کے اس کا  
علیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ انہوں نے عداوت کے بجائے مکر و فریب کا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اسے اگر وہ ہی بدعت بھلائی آخرت کی کامیابی  
چاہتے ہیں تو انہیں حضرت محمد ﷺ کے اس دین پر چلنا ہوگا جسے وہ اللہ کی طرف سے قبول فرما رہے ہیں اور حضرت محمد ﷺ  
کے اس کامیاب و محبت سے پورے ظلموں کے ساتھ اپنی غیور کرنی پڑے گی۔ لہذا اگر کفار نے آخری نبی اور فریادوں  
حضرت محمد ﷺ اور کتاب جماعت کو سمجھنا تو ساری دنیا جہالت، کفر و شرک کے اندھیروں میں مبتلا رہے۔ یعنی انہوں نے کفر و بدعت  
نصیب رہ گئی۔ اللہ کی طرف سے یہ بدعت کا آخری موقع ہے۔ اگر اس موقع کا فائدہ نہ اٹھا لیا تو پھر وہ اپنی کوئی بدعت کی  
دھمکیوں کا اور کرنے کا موقع نصیب نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ یہی اسلام کی رانی چاہیے نہیں ہے بلکہ وہ ایک نظریہ جماعت  
ہے جو ہمیں چاہیے کہ وہ گاہ کا سیلاب ہوگا کوئی شخص جس کا دل میں جہالت ہو کہ وہ کفار کی اولاد اور اس کا نالہ سننے سے قلعہ  
ہے۔ جو بھی انہیں اور کس صراط کی حق دہانت لے کر دے گا کہ اس کو آخرت میں اعلیٰ ترین مقام عطا کیا جائے گا۔

### خداوند سوره بقرہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصدقہ و حقیر یا ماضی و مہیا اس پر مشتمل ہے قرآن کریم کی سب سے بڑی اور اہم سورت ہے۔ چالیس رکوع اور سو پچاس آیات اور زندگی گزارنے کے ایسے نیک اصول بیان کئے گئے ہیں جن میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ کتاب ہدایت ہے جس سے فائدہ اٹھا کر وہی کامیاب ہو سکتے ہیں جو توفیق پر ہیروز گامی اور غیب کی ہر حقیقت پر ایمان لاکر ہمارا کو قائم کرتے ہیں۔ جو اللہ کے راستے میں ہدف کی رہنمائی اور جوشہو کی کے ہے حرج کرتے ہیں قرآن کریم اور اس سے پہلے جس کتابوں و نازل کیا گیا ہے ان پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کی زندگی پر یقین کامل رکھتے ہیں ایسے لوگ صرف کامیاب ہیں ان کے ایمان کا سبب خود ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن ایسے ہے جس کو جس پر کسی اچھی بات اور نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ صیوں نے اپنی آنکھوں اور کانوں کو بند کر لیا ہے اور ہر حقیقت کو دیکھنے کے بجائے اپنی آنکھوں پر ہوسے ڈھانک رکھے ہیں یہ ایسے لوگوں کی آنکھوں و کانوں اور دلوں پر دھندلی کی گھڑی کا گھڑی کا بدھمن بن گیا ہے۔ بھوکوں اپنے وقتی منہ کے لیے مویوں اور کانوں و دلوں سے ملے رہتے ہیں جو زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی پر ایمان لائے ہیں اور ہمیں آخرت کی زندگی پر بھی یقین ہے لیکن ان کے دل مویوں نہیں ہوتے وہ اپنے مردگی سے فائدہ دار ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خود ایک بہت بڑے دھوکے میں مبتلا ہیں ان کا سماج ہر زندگی گزارنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے یہ دو لوگ ہیں جو اصلاح کے نام پر خدا کو کرتے ہیں جو ایمان اور سہاکی کے راستے پر چلنے والوں کو حقیر اور بے وقوف سمجھتے ہیں۔ مٹی کی گھڑی اور ہر زندگی باطل و غلط ہوتی ہے وہ ایسے مال کے سوداگر ہیں جس میں کسی طرح کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مٹی کی گھڑی اور ہر مال میں سے ملنے پھرتے ہیں۔ وہ دیریں اسلام کے سخت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو بچا کر کے مسلمانوں میں خدا تعالیٰ پیدا کیا ہے۔ ہر وہی کائنات کا مددگار اور ہر وہی کی ہر چیز کو انسانی مسکن ضرورت کے لیے بنایا ہے اور بے غیروں کے اور یہ پناہ کو بھیج کر ان کی زندگی کی مدد بنایا ہے۔ اللہ نے آخر میں اس کام میں آج بھی کو اپنے آخری نبی اور آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر بھیج کر ان کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ نے نبیانت تک سے دلوں کو صحیح کیا ہے کہ اگر کسی کو اس کے کلام الہی ماننے میں شک اور شبہ ہے تو وہ قرآن کریم کی بھی ایک سورت قیامت لکھتے ہیں



آخری ہی کی آخری صفت ہے۔ ساری نہایت کی بھولی عورت۔ سر بلندی صرف نام ازغیر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے دوسری اور آپ ﷺ کے طریقوں پر چھنے میں مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صفت کو قرآن کریم میں عظیم کتاب اور نبی کریم ﷺ کی حادیث اور پروردگار ﷻ سے آراستہ کر کے لیا صفت محمد ﷺ سے والی نسلوں کی بدایت اور صلی کا فریدہ سواپ دیا ہے۔ یہ صرف جو طرح کی کامیابیوں اور کامیابیوں کی عادت ان ہی لوگوں کے لئے آئے کی جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے اتفاق دلت سے وہاں ہوں گے لیکن جو لوگ آپ ﷺ کی بدعت اور سنتوں کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں پر چھنے کی کوشش کریں گے۔ وہ دنیا کو "حرف شریفہ" کا کام اور بد نصیب لوگوں کو شامی کلاں سے۔ نئی اسراٹل اور حیرت کا ذکر کر کے بعد آیت ہر ۳۳ اسے صحت کے آخر تک ایسے ہائیں اصولی زندگی اور شرف دہائے لئے ہیں جن پہل کرے سے جو محکم دلائل و حجوت دلائل مسودہ چلیں گی۔

شاید ان اصولوں میں اس طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ اسے صفت محمد ﷺ اور تم پر چاہئے ہو کہ فی اسرار میں طرح فرمایاں اور مشرعوں میں جھگڑا ہو نہ سوز و غم و اندام کے بعد چور سے قرآن کریم میں بیان کیے ہوئے اصولوں پر چلو تو تم بھی رہتے ہو گئے صراط مستقیم ہی میں ہر قدر بوجہ کہ آپ ﷺ کا یہ اصولوں تفصیل کا حصہ تھے جس میں سورہ بقرہ میں بیان فرمایا گیا۔ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے سادگی و اصول اور قائم الایمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مکمل اطاعت اور امت کے ساتھ آپ ﷺ کی پروردگاروں پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین



## سورۃ البقرۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ لِرَبِّكَ فِي هَذِهِ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا آتَاكُم مِّن قَبْلِكَ وَيَا لَآخِرَةٍ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۝ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

ترجمہ: سورۃ البقرۃ

الحمد للہ کہ... یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں ہے۔ ان کے لیے ہدایت ہے جو تقویٰ والے ہیں (۱) جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں (۲) اور نماز قائم کرتے ہیں (۳) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (۴) اور جو کچھ آپ کی طرف سے دیا گیا ہے اس پر اور آپ سے پہلے جو دیا گیا ہے اس پر بھی ایمان رکھتے (۵) اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔

لغات القرآن: ایت نمبر ۱۰

لَا رَيْبَ

شک نہیں ہے۔ یعنی شک و شبہ کی گواہی نہیں ہے۔

هُدًى

ہدایت ہے۔ راستہ دکھانے اور سب سے بہتر راہ کی گواہی دینے پر۔

تَقْوًى

پہچاننا اور خوف۔ (اللہ سے اس طرح ڈرنا کہ اس کی رحمت پر بھی یقین ہو)

ایمان

نہیں سے آخر رادول سے نہیں کرنا

غیب

انسان کے پچھرا حواس سے باہر جس کو صرف اللہ کے ہی پختہ اسی اس کی مرضی سے بتا سکتے ہیں

صوفیہ

انہی کی ہدایت کرنے کا وہ مخصوص طریقہ جس کو پیسے رسول کریم ﷺ سے بتا پاس کو اسی طرح (۱)

کر ہی کرنا عام میں "نماز" کہتے ہیں۔

نفاق

خون کرنا پ، رادول ملاحتوں کو خدا اور ان کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق خرچ کرنا

اور اس میں کوئی سے کام نہ لینا۔

اجنبیہ

اس دنیا کی عارضی زندگی کے بعد ہمیشہ بنے والی زندگی کا ثبوت کیا جاتا ہے۔

فلاح

کامیاب کامیابی اہل ایمان کی نصیب ہے

## تشریح آیت نمبر ۲۸

الحق بلام یحکم۔ حق وہ اور ان جیسے حروف و "حروف مقطعات" کہتے ہیں جن میں ایک ایک حرف لکے پڑھے جانے والے۔  
 سنی سے کہے ہوئے۔ ایسے حروف جن کے سنی کے حلقوں انا کہنا کافی ہے "کہ اللہ ہی ہوتا ہے کہ ان کے کیا سنی ہیں اگر ت  
 کے سنی چنانچہ ضروری ہوتا تو محالہ کرام کی حرم ﷺ سے ضرور پوچھنے کے سنی کہا ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہیں (۱) صحابہ کرام  
 کے لئے یہ بات کہی گئی اور یہ بات تھی، جس کو پوچھا ضروری ہوتا (۲) کہہ دے یہ کہ وہ جانتے تھے کہ یہاں آیات میں سے ہیں  
 میں کوئی آیت نہیں ہے۔ مثلاً "ہات" قرآن ہے جن کے سنی کاظم اللہ کہے۔ ضرور کہتا ہے رسول کریم ﷺ کو بطور ایک ہمارے کے دیا گیا  
 ہو جس کی تخلیق امت کے لئے وہ کہہ دی گئی ہوا میں آئے آنحضرت ﷺ سے جن حروف کی تفسیر پھر بتائی میں جو محفوظ تھیں۔

عام طور پر مصرعیں بھی سنی حروف کی طرف گئے ہیں۔ کسی سے یہ کہا ہے کہ عرب کے شاعروں اور ادبی معلقوں میں  
 اس طرح کے الفاظ کا استعمال عام ہی بات تھی اور اس کے لئے وہ ان شاعروں کے کام اور اشعار کو پیش کرتے ہیں..... اور کہتے ہیں  
 کہ جس کو اس کی نظر ہو اس کی روایات اور طریق پر پے بے جانتے ہیں کہ عرب اسے صرف اس طرح کے ناموں سے انہی طرح  
 واقف تھے بلکہ وہ خود بھی اپنی بہت سی پند ہا پیروں جیسے کوڑے، بھندے، کھواریں، قصیدے اور خطبات کے نام نہاسی سے سنے  
 جاتے ناموں پر رکھتے تھے۔ قدیم دور کے شاعروں کے کام میں اس طرح کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 عربوں کے لئے حروف مقطعات کا استعمال کوئی نئی اور نوآوری، بات نہ تھی۔ سبھی جانتے ہیں کہ اس بات کو نہاسی پر کام لے کر دریافت کیا اور  
 حوالہ اسوہ مشعور نے پوچھا جس کا کام ہی اسلام کی ہر بات کا حقائق ان ازلہ و قراآت سے دھکی کرنا تھا۔

یہ ہمیں ملے یہ فرمایا ہے کہ یہ حروف "ایات متکبریات" میں سے ہیں جن کے معنی اللہ تعالیٰ کا نام ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ ہمیں ملے فرمایا ہے کہ ہر کتاب کی ایک خصوصیت ہوتی ہے اور حروف متکبریات قرآن مجید کی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے۔

یہ بعض علما نے فرمایا کہ اس سورۃ کے نام میں جن کی ابتدا اس حروف سے ہیں۔

تمام سورۃ نے اپنے اپنے علم و فضل کے مطابق اس حروف کی وضاحت فرمائی ہے لیکن ایک بات پر سب متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ جانتا ہے کہ ان حروف سے کیا مراد ہے۔

"ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" قریم یہ کتاب ہے جس میں شک و شبہ نہیں ہے۔

سہام کی میزبان بڑی حاصلوں پر فخری گئی ہے جسے حضرات کی عقل جبر تعلیم کرتی ہے قرآن مجید کے ہر کلمہ اس قدر مضبوط ہیں کہ ان میں شک و شبہ نہیں رہتا اور کتب کی یہ خصوصیتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ جس میں کوئی شک و شبہ ہو، برقرار کرتی ہے۔ جس کتاب میں شک و شبہ نہ ہو وہی اللہ کی کتاب ہے۔ نیز یہ قرآن کریم ہر طرح کے شک و شبہ کو اضمحلال اور نقاباتی دھندوں سے پاک ہے یہ اقران حکیم ہر حصے کے ہر اس میں کوئی بات لکھ نہیں ملے گی جس میں شک و شبہ ہو۔

مرد و عورت کی جائے توحید کو بھٹاتا ماضی میں ہے انسان جو بھی ہم اور معلومات حاصل کرتا ہے، مہر پر اس کی بنیاد مشاہدہ ہوتی ہے جو جس طرح کی چیز کو دیکھتا ہے اس کی طرح میں کرتا ہے اس کا علم معلومات اور مشاہدہ تبدیل ہوتا ہے تو بڑے جڑے امور بھی تبدیل ہو جاتا کرتے ہیں جیسے مریض کو ہزار سال تک اس کی معلومات یہ تھی کہ میں رنگت ہے اور تو جانے چاہے سورج اور ستارے کی روشنی کے گرد گھوم رہا ہے لیکن عمل ایک اور میں کی ایجاد دے انسان کے سوچے سوئے کسی دو ہزار سال کے فلسفہ کو اسے کہہ کر دیا اور انسان نے معلوم کر لیا کہ میں تو سورج کے گرد گھوم رہا ہوں ہے۔ بعض حضرات نے تو یہی فتنہ کو اپنی عقل سے اس تک میں داخل کر کے قرآن مجید سے حوالے سے آقا جان، چاند اور سورج کو بھی زمین کے گرد گھم دیا۔ حالانکہ قرآن کریم، اربعہ اہل رسول مختلف میں تو کتب میں یہ بات موجود تھی کہ اس میں ماں ہے اور آسمان اس کے گرد گھوم رہا ہے۔

علاوہ پر ہے کہ جس علم کی بنیاد مشاہدہ پر آتی وہ اصولی ہوگی، بدیہی امور میں کہا جیسے کوئی کتب جسے عقل انسان کا مشاہدہ تبدیل ہوگا اس میں بدیہی جائیں گے۔ لیکن اللہ نے جس طرح جس امور کو بیان فرمایا ہے جس طرح اس کی بنیاد مشاہدہ پر نہیں ہے بلکہ وہ اصول میں علم ہر اس کی طرف سے ہیں جس نے انسانی عقل کو پیدا کیا ہے تو اس میں تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کا کلام قرآن مجید میں جوں کا توں لکھا ہوا ہے کہ عبادت اور مشاہدہ تبدیلی سے اس میں کوئی تبدیلی ممکن ہی نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید کی ابتداء "بسم اللہ" سے کر کے اہل ایمان کو یوں سامان دینا کہ بتا دیا گیا کہ وہ کتاب ہدایت "جس کو تم شروع کر دو" ہے اس کی بنیاد ایمان پر ہے شک و شبہ نہیں ہے۔

التحرف

دورہ فاتحہ میں اللہ نے یہ طریقہ سکھایا کہ بے لنگر کو کہہ اپنے اللہ سے "میرا مستقیم یعنی رہنمائی گزارنے کا اور راستہ مجھ کو جس پر امن و دھمک میں کرشمہ آفرینت کی رہنمائی کا سامنا ہے" کہہ دوں اور ان جہتوں میں سے جہاں سروس پر چلتا رہ سواںے دیا اور "فرست کی بجائے لے لو" کہہ سکتا۔ جب اللہ کے بندے بے اللہ کی عقلی قیاس میں پورے خواست چلتی تو غلطی نے اس کے سامنے قرآن مجید کو دکھ کر فرمایا کہ "یہ وہ کتاب ہے کہ جو تمہاری رہبر اور رہنما ہے جس پر چلو" تو تمہیں جہتوں کی منزل طے ہو گئی۔ لیکن اگر تم نے اس سے کوئی ذکر دوسرے بہت سے واسطے اختیار کر لئے تو تم اپنی منزل سے غلط جاؤ گے۔

ابھی تک وہاں تم جانتے آئے ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی جیادیت پر ہے۔

(۲) ایمان والوں کو ملے جے جانیت و رہنمائی سے جو حقوقی اختیار ہے یہی

عہد کی ہدایت ہے

[illegible]

یعنی اللہ کا یہ کلام حشر تک پہنچنے کے اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اللہ کے دوسرے اپنے عمل اور کردار کی بناء پر سے پہنچے۔  
 واپس کوئی بھی چیز تک پہنچے ہوگی۔

اس بات و اس مثل سے کہنا "ساں اوچ" فرض کیجئے ایک شخص کو کسی ایک جہ پہنچتا ہے جس سے ۱۱ الف نہیں ہے۔ ۱۲  
کسی سے راستہ پوچھتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس طرف راؤ تو اپنی منزل تک پہنچ جاوے گا وہ شخص اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل  
پڑتا ہے۔ اس میں یہ امکان ہے کہ وہ اپنی منزل تک پہنچ بھی سکے گا اور نہ۔ لیکن اگر وہی شخص جس سے راستہ معلوم کیا ہے وہ اس کو  
اپنے ساتھ نہ لے سکا ہو اور نہ ہی شخص کو اس کی منزل تک پہنچا دے تو اس کا نتیجہ بھی "ساں اوچ" ہو گا اور پہنچ نہ سکے۔

بالکل اسی طرح ہندوئی نے اپنے موموں کو کتابِ دہایت دے کر بھجوا دیا تاکہ وہ دیکھتے توئے اب اس کو دہایت کا راستہ  
دیکھ سکیں۔ اور ان کو "ثروت کی منزل تک پہنچانے کا لفظ" پر اگر کوئی غصہ نہ کرے کسی مسئلہ پر بہت سے رسولِ ہادی تشریف لاتے رہے  
اور سادہ گو مگر مرنے والے کے راستے سے دہایت پر اترنے پر مجبور ہونے کی "آخری کتاب" اپنے آخری ہی "روحِ نصرت" میں  
مصطفیٰ ﷺ پر ہمارا اثر دیکھ کر کہیں کہیں نہ ملے گا۔ وہاں کو یہ "صفت" کی بھی منزل تک پہنچاؤ چو کہ یہ آخری

کتاب اور آخری سورت میں اس نے اللہ سے اس کی شفاعت کا اور اللہ مفرما جس سے ہر ایک کتاب کے لئے ضروری تھا۔  
(۱) اللہ نے مردہ پاکرم سے اس حکام کو ماری یہ اللہ ہم ہی اس کی شفاعت کر رہا ہے۔

(۲) تحسین سال میں خود بخود کہ قرآن کو کھلنا پانا لیا تاکہ وہ ساری سے رہا ہو۔ یہ اللہ مفرما جس سے ہر ایک کتاب کے لئے ضروری تھا۔  
ہن جائیں۔

(۳) یہی کہ ہم اللہ کی سیرت کو یک باہر جن خود لکھی ہو کر اس کو دیا اور "خیرت کی کامیابی کا" اور جو دیا گیا تاکہ یہ  
کی سیرت میں وہ سارے لوگ بھی سارے دینی کے لئے بے مثال بن جائیں۔

(۴) آپ ﷺ نے مختصر مدت میں اپنے قوس و عمل سے قرآن حکیم کی ایک ایک آیت کی عملی تفسیر کر کے، موصوں  
پاکر موصوں انسانوں کو قوس و امتداد کا پیر چاہو۔

(۵) آپ ﷺ سے ۱۱ سال پہلے جو صحابہ جو قرآن کے میں اور نبی کریم ﷺ کے قول و عمل کے شہدہ دکھا دیں وہ اب یہ  
ہر اس مقام تک پہنچ گئے جہاں ان کے مفسرین پہلے فرما چکے ہیں کہ میں نے تحسین سال میں جن صحابہ کو راہ دہشت وصال ہے،  
ستاروں کی طرح روشن ہیں، رہی کی یاد رکھو، اب میں ان کی روشنی میں چلنے والے ہی منزل تک آسانی سے پہنچ جائیں گے کہ راہ  
کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کے دل کو بھی تم ملو گے جو اب چاہا گئے۔

(۶) اللہ نے صحابہ کی زندگی کو (معیاری وحدت کی) اسوئی بنا دیا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ سمیت قیامت تک  
آنے والے تمام انسانوں سے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کی طرح ایمان لاؤ گے تو ہدایت حاصل کرو گے اور اگر اس سے  
مردہ بھروسہ کرو گے تو یہاں ہی صدائے ہمت دہری ہوگی جس کے عقائد میں اللہ ان کے سے کالی ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی پر امت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اولی اللہ ﷺ کی سیرت و ذکر اور اسے اور آپ کی پیروی ہوگی  
جو امت صحابہ کا شرف ہی میں ہے۔ کیا وہ اسے مستقیم ہے جس پر ہمیں کرنا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

ہدایت و اللہ کی طرف سے ہے لیکن اللہ کا قانون یہ ہے کہ

(۱) ہدایت سے، جسے ہم چاہے کے لئے جو راہ اور روشنی ہوگا۔

(۲) ہدایت سے اور اسے کہہ سکتے ہیں لیکن نہ۔

(۳) کوئی کوئی اگر وہ نہیں کرتا بلکہ جو کہ اس کی کاروائی کر لیتے ہیں ان میں سے ہدایت کی خوشی ہوگی یا نہ ہوگی۔

اللہ نے ہدایت اور کراہی، جسے اللہ نے کراہی کی ہے کام میں پوری طرح وضاحت کر دی ہے اور اس کے حقے  
اور اسے انجام کو بھی بتا دیا ہے۔ سب کو کوئی تحسین خودی گمراہ ہو کر پہلے جہنم کا راستہ منتخب کرتا ہے تو یہ اس کی مرضی ہے۔ لیکن  
سب کے باوجود اللہ کسی کے لئے نوب کے دروازے میں جنت تک بند نہیں کرتا جب تک اس کے لڑنے سے مانتے نہ جائیں۔

اسی طرح اللہ کسی کو کہہ نہیں کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے لئے گمراہی کے گڑھے کو کھول دیتا ہے۔ لہذا یہاں کہ جس کا دل چاہے،

مردہ مستقیم کو منتخب کر کے دامن مصطفیٰ ﷺ کو تمام لئے لہر جس کا وہ چاہے اپنے لئے جسم کا مرکز بنادار لئے جو انہیں ہوتے ہوئے ان کے اندھوں کی طرف چلے کے ملو کی اور ان کو ان جہالت سے بے مکتا ہے۔

قرآن حکیم سر پر جہالت اور ادورہ ڈٹا ہے مگر وہ ان کے لئے وہ تھا ہے جس سے جہالت حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ جو "فاسقین" یعنی اللہ کے طرفین ہیں ان کو اس قرآن سے جو نہیں ملتا کیونکہ جو لوگ ظلم و عزم، جہالت، عصبیت اور اللہ سے اپنے کو چمڑنے کے لئے تیار ہیں ان کو قرآن کی جہالت سے کچھ بھی نہیں ملتا جس کی مثال اس بارش کے پانی کی طرح ہے جو درختوں پر برسا ہے تو درختوں کی جھین اور خوبصورتی میں، اضافہ ہو جاتا ہے، پھولوں کے پودوں میں گرنا ہے تو خوشبو تک اشق ہے لیکن جب وہی بارش پانی کسی گندک، گندے مے یا گندے آداب میں گرنا ہے تو بدبو اور بھینک جاتی ہے وہی بارش پانی کسی پتھر پر گرنا ہے تو اس سے بھر جاتا ہے اور کوئی بڑھو ہو نہیں سکتا۔ غور کیا جائے تو اس میں خصوصاً بارش کے پانی کا نقش ہے بلکہ عین کا ہے۔ بارش کے پانی کا کما حقہ زمین کے اندر کی صلاحیت کو بھارت ہے۔ جیسا کہ زمین بھری ہوئی ہے اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔

قرآن کریم بارش کے صفات پانی کی طرح سے ہے اگر کسی نے پتھر کی دیوار میں کو گندک کا ذخیرہ بنا رکھا ہے اور صدودرہم دھری پر لگا ہو ہے تو قرآن پاک اس گندک میں پھولوں کی خوشبو اور مہک پیدا نہیں کرتا۔

ظاہر ہے کہ اللہ نے اپنے پاک کلام سے جس جہالت اور ضلالت کے احوں چھوئے ہیں اور جو بھی بتا دیا ہے کہ اللہ کے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان احوں پر جس طرح عمل کر کے دکھائیں اور بتائیں وہی اللہ کی مرضی اور ارادہ ہے۔

اس مقام خلافت کے بعد بھی مائتوں کی شخص یہ کہتا ہے کہ میں قرآن کو سمجھنے کے لئے رسول ﷺ کی حدیث کی ضرورت نہیں ہے "بہر قرآن کس کے احاطہ سے خودی بھوس کے طور خودی اپنے لئے حکام روٹی بنائیں گے تو اس سے بڑا کمرہ اور کون ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کے الہام سے دیں اور مگر انہوں سے ٹھوکارا ہے۔" (آئینہ)

الْمُطِئِينَ:

انہیں کی پیروی ہے۔ قرآن تقویٰ اختیار کرنے والے، ارادے والے، پرہیزگار، نیچے اور حفاظت کرنے

۷۱

حدیثی لفظ میں یہ قرآن کریم ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے جو تقویٰ کے راستے پر چلتے ہیں۔

یہاں دو دنیوی امور پر کھل جائے گی قرآن سے تقویٰ کا مطلب کچھ بڑا آسان ہو جائے گا۔

(۱) ایک بات تو یہ ہے کہ قرآن کریم جو عظیم کتاب ہے جس کے ہر لفظ کا مفہام اس کا وسیع ہے کہ اس کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا ممکن ہی نہیں ہے اب مثلاً تقویٰ کا وہ معنی ہے جو عام طور پر "ڈرنا" کہا جاتا ہے حالانکہ اس لفظ کا یہ ترجمہ تقویٰ کے معنی کا حق اور اگر کسی کو ملتا ہے تو یہ ہے کہ تقویٰ کی گنجائش ہے اللہ سے اس طرح ڈرنا کہ اس میں اللہ کی ہدایت کی جی بھری

طرح امید شامل ہو گئی ہے لیکن اس کی صحیح تشریف یہ ہے کہ یہاں میں الخوف والا نہیں بلکہ خوف اور امید کے درمیان کے فرق کو سمجھنے پر۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں تو یہ خطائی اپنی ایک قسم اولیٰ ہے مگر بعض الفاظ قرآن کی تفسیر میں جا کر گرتے ہیں اور اللہ کے لئے مجرم سے مراد حشر ہے جس سے ”الحرب“ کی کئی اور ”الحق“ کے معنی ایک ہی بنتی ہیں ”۱۰۰۰“۔ حشر صرف اتنا ہے کہ وہ ایسے ذمہ دار کہتے ہیں جس میں حشر ہو اور اللہ کی رحمت سے کوئی امید نہ ہو یہ وہ خطا ہے جس کو سورہ نساء کی سے مقرر کیا گیا ہے ایمان بنانے والا اور یہ کھانا کھانے والا کی کوئی نہ تھک چکے ہیں جو اس کو ساری دنیا سے کھانا کر جنگوں میں جاتا رہے معصوم کو کھانے سے ہے اور اس کے لئے جو بھی تکلیف و رنج و مشقت کرے اس کی وہی رحمت اور شفقت اس کو جنت کا حق اور جہنم کی سزا سے محفوظ رکھے گا۔ یہاں (سورہ نساء) اور (سورہ نساء) کی تفسیر میں اس کی تفسیر میں اس کو چھوڑ کر صرف ہر عبادتوں میں لگ جانا، کام کرنا، اس بات کو انہوں نے بنیاد میں بنالیا تھا اور اسی کو بینہ دہی سمجھنے کے لئے ہی سے اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم میں صاف صاف رشتہ فرمایا کہ رہبانیت وہم سے فرمیں نہیں یا کیا تمہیں نے خود ہی اس کو گھڑ لیا تھا۔ یہ لئے ہیں کہ تم نے رہبانیت سے محنت و مشقت کا مفہوم فرماتے ہوئے اس سے بھی یہ اور کہا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کے جیسے طریقے اختیار کریں۔

۳۔ رہبانیت کے معنی یہ تھے ہیں۔

کئی قسم کا حشر ہے حشر میں لگ جانا اور اس میں ملنا (جس سے یہود و نصاریٰ کرتے)۔

۴۔ حشر میں لگ جانا یعنی حشر (حشر سے دیا چھوڑے) انہوں نے اسے نہیں کاڑھا ہے، بلکہ انظار دہی سے کہ نہ پہن کر نہ تھکے نہ پھر اس کی اصل رہبانیت سے (اللہ تعالیٰ نے یہ سادہ دین)۔

۵۔ حضرت شامہ کا کہنا ہے کہ وہی رہبانیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ نصیر اور نہ پا کر ارم خانی کی کالی جوتی دھو کر بے ہنگامی میں نکال کر بیٹھے وہ جوتی دیکھنے نہ چاہا۔ کھانے پر جانے، بعض جہالت میں لگے رہتے تھے، کالی سے دھو کر بے ہنگامی میں نکال کر بیٹھے وہ جوتی دیکھنے نہ چاہا۔ کھانے پر جانے،

نصیر علیہ السلام میں حضرت سیدنا سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا

ایک جاوہر پتھر کو رسوا کر کے پتھر کی طرح کر دیا (اسی کی جہالت مراد ہے) نے اپنی باتوں پر پتھر کی بات

اللہ سے کیا پتھر کی چٹائی پر جو درختوں میں سے پتھر ہیں۔

۶۔ مسماہ میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ کریم علیہ السلام کے ساتھ ایک چھوٹی سی لڑائی میں شریک تھے ہم میں سے ایک شخص کا گھڑا قلاب سے مارا گیا تھا اور کچھ ہوا اسی نے اسے دل میں لے کر ان میں سے ایک مرد ہوا۔ اس سے کہ نہ (اللہ تعالیٰ) رحمت اور سنی میں لگا ہوا ہے اس لئے ہر ہوا۔

چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہودیت اور عیسائیت کے کئی  
مذہب بھی گمیاں ہیں مگر یہ (تمام اے نبی) نے طریقوں سے بہت کچھ حیر کی طرف ہٹا دیا آسمان راستہ) نے کرسمس ہوا اور  
اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جانت ہے اللہ کی راہ میں لڑنا ایک شام لڑنا یا فجر سے بھرے سورہ قمر میں سے کسی  
ایک (چند) حصہ میں کھڑے ہونا اس کی سائنہ سال کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ (مشکوٰۃ طحاوی)

حضرت عثمان ابن عفان سے نقل کیا گیا ہے کہ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ سے وہابیہ یعنی قرآن و احکام کی اجازت  
مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی رہبانیت مسجد میں بیٹھنا اور قیام کا انتظار کرنا ہے۔

اسی طرح پروردگار نے یہ بھی فرمایا کہ "اسلام میں رہبانیت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ وہابیہ کے عقائد کا صرف  
مبانی اثر تھا کہ انہوں نے یہ رک دیا کہ یہ تو بلکہ ان کے فلسفے کے مطابق ہیں وہ ان کا معبود شیروں میں ہی نہیں سکا تھا اس لئے وہ  
چاندی کی عبادت کا یہ شریعت سے باہر تھے۔ یہ جو عبادتوں میں ان کے عقائد سے دیکھتے ہیں وہ مسلمانوں کی عبادتوں کا اور نہ  
نقل ہے اور نہ شیروں میں عبادت کا ان کے پاس کوئی تصور ہی تھا اس لئے انہوں نے ان کی بجائے عبادتوں کا جائز ہونا ہے تو  
اس بات کی حقیقت کھل کر سامنے آ سکتی ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے عقائد ایک اور شیروں سے  
بہرہ رسانی کی عبادت تھے ان کے گواہ ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ "اہل بیت" کے عقائد میں یہاں دور رہبانیت کا تصور دیا اور اس طرح انسان تہذیب انہوں سے دور ہو گیا اور  
تک دنیا کا اس سے سب سے بڑی عبادت بن گیا۔

انہوں نے اپنے محبوب رسول محمد ﷺ سے امت کو فقط الرب کی جگہ "تقویٰ" میں فرمایا تاکہ ان کو اللہ کا  
خوف تو ہو مگر وہ خوف اور ڈر کا غالب نہ جائے کہ انہوں نے تہذیب و تمدن ہی کا جنازہ لگ جائے۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ صرف قرآن مجید سے چاہیں وہ عمل کرے  
کے لئے تقویٰ کو بیان فرمایا ہے بلکہ حدیث کے تمام احادیث کو باطل سمجھ کر کئے کے لئے تقویٰ کی ہیصوت کا اظہار فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں یہ واضح ہے کہ یہاں دور رہبانیت میں کیا ہے جس میں تقویٰ اختیار کر کے اپنی حدیث کے یہ حوالے کر رہے  
کرنے کی تاکید کی گئی ہے خود اس کا تعلق تو رہبانیت اور عبادت سے ہے اور عبادت سے یہ عبادتوں سے جو عبادتوں کی بنیاد  
تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

اس میں جو ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جس لوگ خلا و بین صوفیوں کے کہ عبادتوں و عبادتوں کا کوئی  
انہوں کی حقیقت میں لاگو کر کے ہیں اور انہوں میں اور انہوں میں کیا فرق ہے اور جس طرح ہم رہبانیت کو خلاف اسلام  
کہتے ہیں وہیں جو لوگ انہوں کی یہاں عبادت کوئی خلاف شریعت کہتے ہیں۔ حالانکہ وہابیہ اور تصوف میں وہ عبادتوں میں  
کا فرق ہے اور اس کا سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ وہابیہ صرف اپنی ذات کو ہمارے کی ایک روشنی ہے اس کے برخلاف



[illegible]

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۖ لَهُمُ الْمَقْلُوحُونَ أَجْرٌ

قرعہ دلوں کی غیب پر ایسا قیامت لاتے ہیں کہ ہر مغرور کا قلم کرتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جو کچھ دیا ہے وہ فریاد کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں ان کو آپ بخشنے پر آمادہ کیا گیا ہے جو کچھ آپ سے پہلے دیا گیا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان کی انوکھ سے روپ کی مدد پر ہم ان کی نوک کا صواب ہوئے دے دیں۔

اس بات کو بہت تعجب سے مٹ کر یا گیا ہے کہ اللہ نے جو کتاب رسالہ کی ہے اس کی بنیاد حق پر ہے شک پر نہیں ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے سامعہ اہل بیت سے جو اللہ کی صلت رکھتے ہیں۔ سب یہ اثر شاعرانہ یا پارہ سے کہ وہ اہل حق کو ان لوگ ہیں۔ اور ان کی کائنات ہیں۔ اس جگہ پہنچنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) اذنیہ پر بیان کرتے ہیں۔

ایہی ہے مگر دین اسلام کی تمام سی نیو کنڈہاں ہے ماننا دل سے اس پر یقین رکھنا پھر اس یقین کے مطابق عمل کا فرماؤ کرنا۔

یہ تمام دو حقیقی معجزات تھے۔ (۱) اپنے پانچوں خواں (دیکھا، سنا، پہنچا، سوچا اور چمکا) سے اس کا پتہ لگا سکتا ہے اور وہی اس کا مشاہدہ اور تجربہ کر سکتا ہے جسے اللہ کی ذات مخاب (مخفی) ہوتی ہے، اس کی کیفیت دلوں و عقلم، قیامت و حرب کتاب، جزا اور عذاب، جنت و جہنم وغیرہ ان تمام باتوں کا حقیقی لہجہ ہے۔ جس کو صرف اللہ کے نبی اور رسول ہی وحی کے ذریعہ جان کر سکتے ہیں اور یہی یہ تمام باتوں پر ایمان لانا ہے ان کو ایمان بالغیب کہتے ہیں۔

(۲) خوردہ اسلوحہ کو قائم کرنے ہیں۔

حالت۔ قائم کرنا۔ حالت صلوٰۃ نماز (کے نقطہ) کو قائم کرنا۔

مصلحت سے بہت سے سختی آتے ہیں، دعا، دعا، درخت، درود اور ملازم اور خواہی جگہ نماز، رہے۔ قرآن و حدیث کے جس کو میں اور آپ متبعین کرتیں بلکہ قرآن ہی نور ہوگی جس طرح اس کی کرم چٹان سے پڑھی۔ پڑھ کر دکھائی اور اس کو پڑھنے کا طریقہ سکھائی۔ شمس کو سچا کر اتم سے نفل کی کھڑی وہ ہم تک پہنچی اور اللہ جو مسئلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ لہذا ایک ایسی جہالت ہے جو ایمان لانے کے فوراً بعد شروع ہو کر دھنک کے آخری سانس تک جاری رہتی ہے اور یہ کسی حال میں کسی کو بھی صاف نہیں ہے۔ کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے مگر کسی شہید یا شہیدہ لڑکی اور سے کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھ لے، اگر بیٹھ کر پڑھنا ممکن نہ ہو تو قیامت کے شماروں سے پڑھنا بھی ممکن ہے۔ اگر استادوں سے پڑھنا بھی ممکن ہے تو ان کے دل سے درود بھی حالت رہے تو حسب تک پڑھنے کی طاقت۔ آجائے اس کے لئے سوال ہے۔ اسی حرج وضو کے ساتھ نماز پڑھنا رازی ہے لیکن اگر کسی شہید یا شہیدہ لڑکی اور سے وضو کر سکتا ہو تو وہ ختم کر سکتا ہے لیکن نماز کی حال اور کیفیت میں عارف نہیں ہے۔

نہ سوچوں کی صراحت ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ لہذا وہ آپ ﷺ نے اپنے آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا۔ نماز اللہ کے سامنے چٹنے، اکھار بند کی کرے، اللہ سے مبرا تعلق پیدا کرنے اور امت میں تقیم پیدا کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

لیکن "اقامت صلوٰۃ" قدر کو قائم کرنا مناسب باتوں سے جدا کر کے کیونکہ قرآن و سنت سے یہی ثابت ہے کہ نماز کو مسجد میں جا کر ادا کرنا قیامت صلوٰۃ ہے وہی لئے تفسیرین نے لکھا ہے کہ اقامت کے معنی مجلس نماز پڑھنے کے نہیں بلکہ نماز پر جہت اور ہر حیثیت سے درست کرنے کا نام ہے مگر طرہ میں نماز پڑھی جاتی ہے اور مسجد میں نماز پڑھنا ہذا اللہ اور اس کے پاک دوسرے چٹنے کے حکم کی امانت، امانت اقامت صلوٰۃ ہے۔ حکام مہموم یہ ہوا کہ متبعین اور لوگ ہیں جو فہم شریف کے مطابق نماز کی پابندی کرتے ہیں مگر ان کے ہرے آداب بھی بھلا جاتے ہیں۔

(۳) اور جو کچھ ہم نے ان کو یاد کیا ہے اس کو خارج کرتے ہیں۔

اصل تھوڑی سی میری مفت ہے کہ وہ اللہ سے دے لے، ان میں سے دوسروں کی مدد کرتے ہیں بھی اللہ نے ان کو بڑی بھی اور بے جاں پر دانا سناپ میں کر نہیں دینے جاتے بلکہ اپنے سے، زیادہ ضرورت مندوں کی بھلائی میں کون کسرا تھا نہیں رکھتے جہاں بھی مناسب جائز اور ضروری موقع ہوتا ہے وہ اپنا کھانا دے دیتے ہیں۔

تھوڑے دنوں میں اللہ کی بڑی نعمت شرف کرنے کی جتنی نصیحتیں آئی ہیں وہ بتانا کہ ہے کہ اللہ کے مہمان پر خیر کرنے سے دوسرے نہیں کہتی بلکہ اس دنیا میں بھی جتنی ہے اور آخرت میں تو اس سے کئی گنا زیادہ عطا کی جائے گی۔ بعض حضرات کا یہ خیال بھی مناسب ہے کہ اس آیت میں صرف مال کی بات ہے نہ کہ جو بھی صدقہ عطا کی ہیں ان سے بھی اللہ میں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۴) اور دو گنا لے کر ان سے رکھتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ ﷺ سے پیسے مانگا کیا گیا ہے۔

اصل تھوڑی سی چھٹی مفت ہے کہ وہ قرآن کریم پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان کو بھی پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ

سے پہلے نازل کی گئی ہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھپنے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قورحیت حضرت ادا علیہ السلام پر دہر اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پر انجیل الہامی کی گئی ہے اور اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر پیغمبر تک تک جتنے بھی ہیں اور رسول ﷺ، شریعت لائے وہ سب یکہ علی بن ابی لہ کر آئے اور ان سب کا ایک علی بن ابی تھا یہاں وہ بات ہے کہ قرآن کریم سے پہلے قطعی بھی نہ تھیں ان کی اس کے ساتھ وہاں نے ان کتابوں کی حفاظت کی تھی کی، بعد ان کتابوں میں انہی طرف سے بہت کی وہ بائیس نازل کر دیں جو اللہ نے نازل کیں کی قصیر قرآن کریم نے ان میں سے جہاں ملامت کو کھوں کر بتا دیا ہے کہ اسوں نے نہ ان جہاں اصرار سے لے کر اور ہاں بہت چیزیں عام کر دیں۔ حقیقت قرآن حکیمان سب کتابوں کے لیے کھوئی ہے، جس کی کوئی یہ کہنا ہو کہ ان کتابوں میں اللہ کے احکامات باقی ہوں اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ قرآن کے مطابق ہیں اور وہ اللہ کا کلام ہے اور اگر قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کے برعکس ہوں تو وہ اللہ کا کلام نہیں ہے، لہذا قرآن میں اس پر حکم دیا ہے کہ اسے جو حق اللہ کے کلام پر ایمان لاؤ۔ بعد ازاں ہی پر ایمان لائے ہیں جو اللہ کا کلام ہے لیکن میں باتوں پر ایمان لائے گا ایمان میں پہلے آئیں جو اللہ کا کلام نہیں ہے اس مقام پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ کی اس قرآن میں پر ایمان لائے ہیں جو اللہ کا کلام ہے، ان کی ہیں لیکن جہاں اساتیر کے ہاتھوں نے بہت سی باتوں کو حذف کر دیا ہے جہاں پر ایمان نہیں لائے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایمان میں یہاں جہاں پر ایمان لائے ہیں جہاں پر ایمان لائے ہیں۔

(دیکھو آیت ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵

ترجمہ: آیت نمبر ۷ تا ۱۰

ہے ٹھیک جنہوں نے فکر (دینی سے انکار) کیا، ان کے لئے بُدائیں ہیں۔ چنانچہ آپ سا کو ذرا نہیں دیکھا  
 نہ وہ انہیں (وہ ایمان نہیں لائیں گے، لیکن نے ان کے دلوں میں ان کے کون (مستحق حالت) پر مہر کا  
 دیا، ان کی (تعمیل) (دیکھنی حالت) پر پردہ ڈال دیا ہے۔ ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

لغات القرآن اُحد نمبر ۷۵۶

كَلْبَرُوا

اسیوں نے لکڑیا، دین یا اسلام کی حق نہیں سے انکار کیا۔ چھوڑ

سَوَاءٌ

برابر ہے، یکساں ہے، ایک جیسے

اَعْدَتْ

تو نے دیا، اسی سے یہ کاتھلا بنا ہے، حرکت حیر کے لفظ کے ماقابل ہے۔ اُپر کے معنی ہیں اغوت  
 کے عذاب سے شفقت دھرم کی بنا پر اُڑا رہے اور سمجھانے والا اور اُپر کے معنی ہیں "خوشخبریں  
 سناتے والے"۔

عَتَمَ

انہوں نے میر لگا دی۔ جب بھی چیز پر میر یا علی لگا دی جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اب دیر سے  
 کوئی چیز اندر اور اس سے باہر نہیں آسکتی۔ انہوں پر میر لگے کا مطلب ہے۔ اُسے کہ حق نہ تو ان کے دلوں  
 میں داخل ہو سکا ہے اور ان کے دلوں کا کھریز بند ہو گیا ہے۔

قُلُوبٌ

قہر کی وجہ سے اس سال سے مراد وشت کا وہ جھوٹا سا لگاؤ نہیں ہے، بد وقت مراد ہے جو محض  
 دھرم اور حق اور دلی ماسر کرنا ہوا کرتا ہے۔

سَمِعَ

سننے کی حالت اس کی حالت، سماعت کے لیے اس کا ذمہ "کان" لگایا جاتا ہے۔

اَبْصَرَ

دیکھنے کی حالت ہے۔ "اَبْصَرَ" دیکھنے کی حالت ہے۔ "اَبْصَرَ" دیکھنے کی حالت ہے۔

عُشْوَةٌ

پردہ، کلاں، حجاب۔ یہ "عُشْوَةٌ" غشی سے بنا ہے جس کے معنی کسی چیز کو ڈھانپنے اور گھومتے ڈھانپنے کے  
 لئے ہیں۔

عَذَابٌ

تکلیف، مصیبت۔ یہ عذاب و عذاب کے مقابلہ میں آتا ہے۔

## تشریح: آیت نمبر ۷۶

خادم الامم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ مانگنا کہ میں نہیں ہوں شکاک کے، اور جو دنیا و مافیہا میں اسلام کی پیمائش اور اس کے فروغ کو چاہتا ہے، وہ مجھ پر لازم ہے۔ ”پس کیوں تو کہتے ہیں کہ“ ”اگر کسی طرح ضرورت ہو تو اس کی دین کے لوگ ایمان قبول کریں، اس کے لئے“ ”پس اس وقت اس طرح اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرو، اس وقت اس سے کام لیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حکمرانوں کو بھیجا تھا کہ (اس پر سے صلیب چلتا تھا) آپ کو اس میں ہل چاہئے مگر ان میں سے کہ: ایمان میں نہیں لانے، مختلف روایات سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ ﷺ اسلام کا پیغام پہنچانے میں دن رات اپنے آرام کا خیال رکھتے تھے، اس پر وہ جہد میں نکلے دیتے تھے، ایک دن آپ کو معلوم ہوا کہ ایک قافلہ کربلا سے اس طرح گزر رہا ہے کہ آج سو سے زائد آدمی مارے گئے، حالانکہ آپ اس کے ٹھکے ہوئے تھے، چنانچہ سوئے ہوئے اس کے باوجود آپ ﷺ خود اس جگہ پہنچے اور آپ ﷺ نے اپنا فرض پورا کرنے کے لئے اسے نہ تک اندھا پیغام پہنچانے کی کوشش کی۔ بلکہ آپ کی دن رات کی کوششیں بھی خود یہ تھیں کہ جن کے متعدد دینی مقامات کی حالت خراب تھی انہیں سے یہاں قبول کر کے چلے دو، آخرت سواروں اور اپنے دلوں کو، ایمان سے ہٹا کر، اور ان میں سے لیکن ان میں سے کہ: آپ کو ایسے بھی مدد ملی، بہت جلد اور بد قسمت لوگ تھے جنہوں نے کفر حق قبول کر لیا۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ دینی اسلام پر کارباماء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے انہیں دینی مسابو و جہد تک گئے تھے، آپ کی دشمنی شہادت تھی کہ آپ ﷺ نے کچھ تھکے اسلام کے اس پودے کو بڑا اور پختہ کر دیا، جس سے دنیا چھوٹی لگتی ہوئی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانیت میں چار اور تین کی قرب اور تین ایک طرف بات ہے جس میں کسی قسم کی نفسانی فائدوں پر دنیا کی نظر نہ ہو، مگر ان کی کائنات میں پیدا کرنا ہے اور حق اور سچ کی کائنات میں طبع مخالف ہو جائے کہ ہم بڑی سے بڑی چٹان بھی نہ لے سکیں، اس کے لئے اس امر کی بے نہ کانوں سے سنائی دیتی ہے کہ وہ آگھیں اس کا مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ یہی کرم اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے ان میں ایمان دلایا، چاہے کہ آپ اللہ کے چٹانوں پہنچاتے، یہی حق کے لوگوں میں اور ان کو دھوکے میں نہ پھانسیں، بلکہ ان کی ہیبت ہوئی، وہ انہی کے درپوش رہا، اور آخرت میں سوکھے گئے، جس کو بد قسمت میں بھیجے، اور انہیں اور انہیں اور انہیں کے ہوتی، انہیں کسب کی بات، انہیں احباب اور بدین احباب، انہیں یہ وہ لوگ ہیں، انہیں نے اپنے دلوں اور اپنے کانوں پر کانے اور انہیں انہیں پر پڑا، انہیں لکھے ہیں، ”پس ان کو رب میں سے برے نتائج سے روکیں، اور انہیں انہیں قبول کرے

والے لکھا ہیں۔ یہ تو ان لوگوں کی طرف سے ہے جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگر آپ کو یہ ملے گا تو اس مقام تک پہنچے گئے ہیں جہاں ایک امر انگریزی کہہ رہا ہے کہ یہ اس امر کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بلکہ مرزا ہی اس کا تہذیبی چٹا ہے۔ یہ تو ایک روحانی تہذیب سے اس منزل تک پہنچے ہیں جہاں اس کا کوئی علاج نہیں ہے اس آیت کا طعن یہ ہے۔

اسے نبی (ﷺ) آپ حق کی بات پر غصے تک پہنچے رہے، جو کلمہ کا واسطہ اختیار کریں گے بھلائی، اللہ میرے ان کا مقصد میں جائیں گے اور وہ لوگ جو آپ کے دوسرے واسطہ کی نصیحت سے آپ (ﷺ) کی مخالفت و محبت کے ہر انھوں سے دشمن نہیں گئے وہ خود اس کی طرف چلے کر آپ کے گمراہیوں کو دور کریں گے۔

خلع صلا کلام

قرآن کریم کی سب سے بڑی بات "سورہ مائدہ" جہاں کے پہلے دو آیتیں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے مدت ماضی کر کے کی ہیں ان میں "اللہ کا عہد" مضبوط ہے اور یہاں اللہ سے کہتے ہوئے رقی میں سے اللہ کے لئے حق کرنا فرقان کریم اور اس سے پہلے ہمارے لئے ہوئے میں سے اصولوں اور کلام پر ایمان، اور آخرت پر یقین رکھنا۔ فرما رہے ہے۔ یہ دو بیانیاتی تہذیبیں ہیں جن پر حق سے تعلق کی محبت اور کامیابی ہو جاتی ہے۔

اسلام کے بعد کافروں کے حضرات کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ ایسا نہیں سمجھتے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے اللہ کے دوسرے اور طریقہ اسلام کی اپنی کافر اور نصیحت ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ان میں شامل کر چکے ہیں جن کے لئے مہربان رہا ہے اور فرما دیتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس سے پہلے وہ ہیں۔ اس میں سے غلطیوں کو کر کے اپنے آپ کو ان میں شامل اور مٹا دیتے ہیں پھر ان سے کہا کہ وہ ایسی بات کو سمجھتے ہیں کہ اللہ کے دوسرے اور کافروں پر مہربان ہو گیا ہے اور انھوں پر چڑے پڑے ہیں، اب اس میں سوچئے، اپنے ہر حق بات کو سمجھنے کی حساسیت کی شکل دی۔ سو آپ (ﷺ) یہ سوچ کر مجید نہ ہوں کہ وہ بیان کیا ہے کہ آپ (ﷺ) اپنے گمراہیوں کو ادا کرتے رہے۔ یہ تو ان کا یہ کام تھا اور ایک روبرو خدا سے ملنے کا یہاں چکا ہے۔

پیسے دکان میں ہوسوں اور کھڑوں کے متعلق اشارہ فرمانے کے بعد دوسرے دکان سے کچھ سے دکان کا ذکر کیا جا رہا ہے جو وہاں سے توڑ کئے ہیں کہ سر اٹھ کر آتے ہیں انھیں دیکھتے ہیں کہ ان کے دوسروں میں انھوں کا کوئی مدد نہیں ہوتا۔ یہ لوگ مخالفت کے عرض میں ہیں۔

پیارے زمین و آسمان کے لوگ بھولے ہوئے ہیں اس کو جاننے کے لئے ہیں "اور اللہ اور اس کے نئے دوسروں کو بڑے طریقے سے دھوکہ دے رہے ہیں کہ وہ اللہ کے سامنے نہ آتے ہیں" ان مسادات کے حصول کو بڑی ہوشیاری سمجھنے لگے ہیں۔ بیان



وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتْلُو آمَنًا بِاللّٰهِ وَيُؤْمِرُ الْخَيْرَ وَمَأْمُرُ  
بِكُومِيْنٍ ۝ يُخَذُّعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يُخَذُّعُونَ  
اِلَّا اَنْفُسُهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِى قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ  
اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ  
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝  
اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا  
قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ  
السُّفَهَاءُ ۝ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝  
وَاِذَا قُلُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا حُلُوْا اِلَى  
شُرَكَائِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝  
اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِى طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝  
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوْا الضَّلٰلَةَ بِالْهٰدِى ۚ فَمَا رَجَحَتْ اَنْجَارُهُمْ  
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶:۸

لوگوں میں سے کچھ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے  
آئے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ (وہ اپنے اس طرز فکر سے) اللہ اور  
اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی ذلت کے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے ہیں۔ مگر



وہ اس سے بے خبر تھا۔

ان کے دلوں میں (مناضت کا) ایک مرض ہے ۔ جسے اللہ نے اور بلا دیا ہے ۔ وہ جوہلے ہیں ان کے جوت کی جہ سے ان کو دردناک حذاب دیا جائے گا۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں جائی ویرانی نہ بچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف بھڑکی (بیل حولی) گرانے والے ہیں۔ سنو یہی (بڑے) امدادی ہیں لیکن ان کو اس کا شعور نہیں ہے۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان لے آؤ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے ہیں (بڑی عذرت سے کہتے ہیں) کیا ہم ان بے وقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں؟ (اللہ نے فرمایا) سنو حق لوگ یہ (کفار اور منافقین) آپس میں ان کو کسی کا علم نہیں ہے۔

جب وہ ایمان والوں سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ”ہم ایمان سے آئے“ مگر جب وہ اپنے شیطان صفت ساتھیوں کے ساتھ ملے ہیں تو کہتے ہیں ”بلا شک و شبہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں ان (سمانوں) سے تو ہم ذاتی و دلی گئی کر رہے ہیں۔ قرآن اللہ خود ان سے ذاتی کر رہا ہے اور ان کو عقل و دے رہا ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں گھومتے رہیں۔ یہ دونوں ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے۔ اس میں دین میں۔ ان کو قطع ہوگا اور وہ نہ ٹھیکہ دانتے پر نہیں گئے (ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے)۔

### لغات القرآن ۷۴ نمبر

وَمَا نَسُوا	لوگ بھول گئے
يَقُولُونَ	وہ کہتے ہیں اور میں اس کا ترجمہ ”امنا“ کی جہ سے اس طرح کیا جائے گا، وہ کہتے ہیں۔
أَفَعَدَّ	ہم ایمان لے آئے
يَوْمَ أَهْبَوُا	ان کی دین و قیامت کا ان
يُحَدِّثُونَ	اور سچو لوگوں کے الفاظ ”صح“ سے جتنے ہیں دھوکا دے دیں، پتہ چمپا کر بھلا ہوا بننے کی کوشش کرنا تاکہ دوسرے اس سے دھوکا کھا جائیں۔

نہیں

عقلمندان کا حق ہے۔ یہاں ذاتِ شخصیت

عائشہ روون

وہ خود بھی رکھتے، اکثر مجھے بھیسے۔ پھر جیسا کہ فاتحہ میں ہے کہ وہ اپنی حرکت شروع کرتا تھا مگر  
میں وہاں کا احساں ہی پھر فریختی رہا۔

عزیز

یہ کہانی بڑی اچھی تھی تو وہ ہوتی ہے جہاں ساری کی بے انتہا اہمیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جس کو گھنٹوں یہ  
 جاسکتا ہے لیکن یہ مضمون پر دو جگہ پڑائی سے مشابہت نکلیں ہر کئے کو کہتا ہے۔ یہیں دو جگہ پڑائی، بڑی اچھی  
 ہے۔

 $\mathbb{Z}^1$ 

یہاں تک کہ جس کرم کے لئے اور اہل ایمان مجاہد کو قربی دے کر اللہ سے ان کے مسدود کار و بڑھانے۔  
 یہاں تک کہ وہی کار و بڑھانے، نہ وہاں کو بڑھانے دے دے۔

٢٤

یہ نقطہ اہم ہے۔ تاہم علامہ آگاہ، حجازی تفسیر و علم و ادب چاند  
 رکھتا ہے کہ 'مذہب' سے مراد جموں و غلط فہمی، حقیقت کے خلاف باتوں پہلے کے دلائل و محسوسات  
 کے بغیر ہے۔

تجلی

کہہ گئے، بتاؤ کیا

فد

[illegible]

مُضَيِّقُونَ

صلواتِ کرب کے لئے حیر خواہی اور بھائی کرتے رہے

خُيَازُ

43

موسى

نیا بھائی لایا۔ اس میں محرم کو (خود شاہ) تغیر کر کے رکھ دیا۔ اسے ایسا بنے تھے کہ ہم بھی عزت اور دولت والے اس جیسے کردار بن کر رہنا چاہتے تھے۔

کشف

(بھی) کے مثل آئے جبراً حق : کھو : غالت : نہ پیش : جو آگے نہ رہتا ہو۔

ف

۳۱۔ طے ملاقات کی۔

محمود

وہابیوں نے اس کے لئے ۷۰ روپے دیے

مستطبرق

உருவம்

اگر اتنی کڑا ہے، تو اہل اسلام کے لیے جبراً ہی چاہئے جس

يُضِلُّ  
كُفْيَانُ

وہ بھٹو ہے

مرکزی کرنا، سرخشاہی سے تدارے، ہاں یہ لفظ غلطی کے معنی میں آتا ہے۔ ہم کہتے کہ سندھ میں  
غلطیانی آگئی، ہائی اوپنلا ہوا ہے۔

يَقْمُ هُوْنَ  
الْأُضْلَلَةُ

ہم غلط جاننا، ہانا، اندھا دیکھنا

مگر وہی راستہ نکودینا، بلکہ ہانا، یہ لفظ بہت کے الفاظ آتا ہے، عاقل و حق، لغت نہ دیکھیں ہو کہ  
فصل و بحث، قمار ختم سے مراد یہ ہے کہ ان کی تجارت ختم ہو گئی۔

### تشریح: آیت نمبر ۱۷۱

جیسا کہ غلطی کا نام میں اس بات کو تدارک دیا ہے کہ حقائق وہ لوگ ہیں جو ظاہری طور پر مسلمان بنے رہتے ہیں۔ جو کچھ  
وہ ان سے کہتے ہیں اسے دلی سے ٹھیک ماننے اور جس میں دیکھتے ہیں اسے وہاں پر لکھ لکھتے ہیں، ان کا اندازہ کاروں سے بھی زیادہ  
اندھا ہو گا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ "حقائق جنم کے سب سے پہلے جنت میں ہوں گے" یہی کارکردہ اپنے فکری  
سزا کو بھٹکیں گے لیکن حقائق کو اس سے بھی زیادہ بڑی سزا دی جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک لاکھ ہزار شرک، اپنے فکری شرک  
میں لکھ، ہوا دشمن ہے اس کا تعلق اور خطرہ اس سے کسی طرف سے ہو گا جس سے بچنا، یہ "سان" ہے لیکن آئین کے ساتھ یہ دیکھنا، ایک  
ہوئے ہیں جہاں طرز و فکری لپٹے ہیں کہ پتہ کی ٹھیک چلنا اور دوسرے اس کے دہر سے جاوہر جاتے ہیں۔ جو ہے آپ کو ظاہری طور  
پر مسلمان کہتے ہو کہ کہتے ہیں لیکن میں پر وہ مسلمانوں کے حکم و ماحول میں کرتے ہیں اور اپنے دھوکے اور فریب کے جال سے  
مر جتے ہیں۔ اس سے بھی آگے کی بات یہ ہے کہ وہ ایمان کے لحاظ سے اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ وہ صرف اللہ کے بندوں ہی کو غلط فہمی  
میں مبتلا نہیں رکھتے بلکہ وہ کبھی اپنے طرز و فکری اور دشمنی سے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے لوگوں کا اسلام کا مفروضہ  
سے بھی زیادہ غیبت ناک بننا کسی چیز کی ات نہیں ہے۔ آج کے اس دور میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو کامرواں اور دشمن اسلام  
سے کامیاب و احقر نہیں ہے جتنا کہ لوگوں سے ہے جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے آئین کا ساتھ دینے  
ہوئے ہیں، وہ لوگ جو اس "ترقی یافتہ" دور میں چند ہی باتوں اور قبضہ سے کہیں پسند عمل اور ٹیک کاسوں کے سوا اسلام کے کاموں  
میں بڑھ کر حصہ لینے کو "ضروری نہیں سمجھتے" ایسے لوگ پہلے بھی تھے، آج بھی ہیں اور یہی سمت تک رہیں گے۔ جن کا کام یہ ہے کہ  
ان کے ہاتھوں، ان باتوں اور فکری سے سوائے نہ رہے کہ وہ کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا وہ جس کو تو اپنی اصلاح کا نام دیتے ہیں وہ لاکھوں یا  
لکھوں طور پر دنیا کی پستی کا سبب بنتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایمان والے ایمان، اور لوگ، ٹیک اور ٹیکوں پر چنے والے دین

مسلمانوں کے لئے اپنا سب کچھ ناپاویط کر دے۔ یہ موقف نہ کچھ، نہ ٹھیک، نہ غلط، نہ عجلت، نہ تعلل، نہ ہراسے اور معاشرے کے چھوٹے لوگ ٹھہر جاتے ہیں (تھوڑے دنوں کے بعد وہ لوگ جو ان بدلتی حالت میں ڈوبے ہوئے تھے وہ اب اس وقت غور و جہد کی شرف و حرور، آخرت سے بے خبر لوگ، دو بہت اچھے اہل مقام کھینچنے والے، عزت اور کھد، رنگ کچھ جاتے ہیں من کا کام ہے کہ جب وہ جنسوں اور مصلحتوں میں پھنس کر رہیں گی یا تھیں کرتے ہیں یہاں تک کہ اس سے، داد و سلام اور مسلمانوں کا قلبس کوئی کتب ہے۔ لیکن جب وہ اپنے کاروبار، زندگی یا دنیا کیل میں اپنے دار و مقرب کے ساتھ ہوتے ہیں ان پھر کبھی دوسرا ہوتا ہے اب وہ اسی دنیا کا تعلق بنا کر رہیں اور دین، دہوں کا بچے حال کا نشانہ مانتے ہیں۔ اللہ نے یہی ہی تو کون کے لئے کہا ہے کہ اللہ خود ان ہی رہا گیا کہ خدا ہی بنا دے گا لیکن ابھی اس کو کسی کا اندھ نہیں ہے۔ نہ اس کا دیکھنے سے کھالے کے سوداگر ہیں خود دشمنوں و چھوڑ کر اندھ ہیں اور خود ہوتا رہتے ہیں اور انہیں اس کا راستہ چھوڑ کر خود ان کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ ان کو اس دہا میں کچھ ہاتھ آئے ہو، لیکن اب تک دنیا کی کٹھڑی میں اور اس طرح ہی میں کچھ کچھ نہیں ہو سکتے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا  
فَلَمَّا أَضَلَّتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَهُمْ فِي  
ظُلُمٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿۱۹﴾ صَبْرٌ بَكْرٌ عَنِ فَمَهُمْ لَا يُرْجِعُونَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ آیت نمبر ۱۹

(مناقصین کی کھلی مثال)

اس (مناقصین) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بڑا کان، پھر جب اس پاس روشنی بجلی کی تو لہذا ان کی روشنی کو لے گیا اور ان کو اندھ کر دیا۔ اس طرح چھوٹے لوگوں کو بھی نظر نہیں آتا اور میرے، تو کئے اور نہ سے (نہ چکے) ہیں کہ اب وہ لوگ بھی نہیں سکتے ہیں۔

لغات القرآن سے لیا گیا

مثال بنیہ

مَثَلُ

اس نے بڑا کان، پھر جب اس پاس

استَوْقَدَ

ماز	آگ، جنم اور رنج
اص نہ ٹ	روشن ہوئی۔ اس جگہ تر ہوگا۔ روشن ہو گیا اس کی وجہ سے کہ اندر میں اٹھ، "حلی" نہ کرے۔
فاحول	اندگر، آس پاس
ذکب	"میں چونک بیدار صبح کے جب" "میں نے عربی کا وہ ہے اس کا ترجمہ ہو گا کیا"
برکت	پھر دیا، آگ کر
ظلمات	اندھیراں، اندھیرے۔ (ظلمت کی جمع ہے)
لا ینصرون	دشمن نہ کیسے ہیں (دشمن کو کہتے ہیں)
ضم	ہرے (میں ہم کی جمع ہے) جو نہ سکتے ہیں
بشم	کوئے، (کہا ہم کی جمع ہے) جو نہ سکتے ہیں
غمی	اندھے، (آگ کی جمع ہے) جو نہ سکتے ہیں
لا یبرحون	دشمن نہیں گئے۔ (جو نہ کرنا، نہ چھوڑنا)

### تشریح: قرآن مجید ۱۹۵۱ء

سورہ فرقان اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھے والوں کو سمجھانے کے لئے حکایتیں کی ایک مثال دی ہے کہ "حمت سے بے نیاز ہو کر اپنی صفات کے پیچھے بھاگنے والے لوگ اس شخص کی طرح ہیں جو کسی صریح دلیل میں تھا میں اورات غلطی اور تاریک ہو پھر جس کا یہ لیکن ہو کر ساری رات اس کو اسی جگہ رہ کر بسر کرتا ہے۔ اب اورات کی فوج سے بچنے کے لئے اس میں لگاؤ رہا نہیں چونکہ رنج کرنا ہے تاکہ اورات کے منتہا ہو کر اس کو جا کر اس سے رات حاصل کر سکے۔ میں اس وقت جب کہ آگ پوری طرح روشن ہو گئی اور اب وہ وقت آیا ہے جب اس کو رات اور آگ سے کی امید ہو چکی تھی کہ آگ ایک روشنی ہو گئی تھی اور سب سے آگ بجھ گئی تصور کیجئے اب اس اندھیرے میں میں یہ کہہ نہ کر چاہے گی اور یہ رات اس کے لئے کس قدر وحشت ناک اور اوریت ناک ہو گئی۔ فرمایا جا رہا ہے کہ میں منافقین کا انتہام بھی اس سے غفلت نہ ہوگا۔ یہ بھی دنیا کی دولت کے پیچھے بھاڑ رہے ہیں۔ اس رات میں دوست شیخ کہہ رہے ہیں اور اصل زندگی (حمت کی زندگی) کی اس کو کوئی فکر نہیں ہے حالانکہ اصل رات کی جگہ قبر حشر اور جنت ہے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ وہ اپنے طوالت کے لئے آج جو کوئی شیخ کہہ رہے ہیں موت کے آتے ہی وہ حق تمام اسباب اور مانتوں سے محروم ہو جائیں گے اور حق کی یہ دولت عانی شان بلا لگیں اور دنیاوی اسباب ان کے کسی کام نہ آئیں گے اور جہر کی



صَبَبَ	بارش، پھونکا، پھونکا
الْأَسْمَاءُ	کوسوں۔ بلندی، اونچی جگہ (اس کی جمع اسموات آتی ہے)
رَغَدًا	کڑک، بڑھاتا، تازہ
فَرَلًا	بکلی
أَصَابِعُ	انگوٹیاں (جمع کی جمع)
أَدْنٰ	کچھ (اگر اس کی جمع ہے)
النَّوَاعِثُ	کڑک (اس کی جمع ہے، پتھر، آواز، کڑک)
حَدَرُ الْعَوَاتِ	سوت کا دروازہ اور
مُحِيطٌ	گھیرنے والا
يَكْدُ	قریب ہے
يَخْطِفُ	چھپاتا ہے، چھپاتا ہے، چھپاتا ہے
مَشُوْ	چھپاتا ہے
فَأَمْرًا	دیکھ کر سے، دیکھ کر سے
أَخْلَمَ	ابھرا، ابھرا (اور میرا چھپاتا ہے)
شَاءَ	اگر سے چاہا
فَقَبِيْرٌ	توڑتے دیکھنے والا (اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے)

تفسیر: آیت نمبر ۱۹ تا ۲۰

مناقصہ کی یہ دوسری مثال بھی لڑوں جلدی ہے لہذا کہ جو لوگ ایمان کی کڑوری شک و شبہ اور فتنی تکفیر میں مبتلا ہیں۔ جو عداوت اور مصالحت کی ترقیب کو دیکھ کر ابھری آواز پڑھتے ہیں اور کھڑے سے نئے واسطے کا دھن کو بھی بھڑکاتے چاہتے۔ جب ان کو سلام اور مصالحت کے طریقے پانے میں اپنا فائدہ و فخر نہ پاتے تو وہ اس طرف چل پڑتے ہیں اور حسب ان کو دیا کے مشاوت میں چمکے دیکھ کر ان سے تو اس طرف سے شک پڑتے ہیں۔ لہذا چاہا دیا ہے کہ اللہ کو اس بات پر کون سا قدرت حاصل ہے کہ

گرد و غبار سے وہ کھینچنے کی حالتوں میں تھک رہا ہے۔ جب کہ وہ اپنی طرف اور کچھ سے باز رہی ہیں مگر اللہ کا وہ ہے  
 سے کہ انکی کوہلت رہے بغیر اس کو کثرت میں نہیں آتے۔ وہاں وہ نہ کی انھری زندگی میں بدل رہا ہے تاکہ وہ ان کی مثال  
 کر سکے، وہاں کا وہاں ان کے اعمال کے مطابق ہو سکے۔

خلعہ اور درجہ آیت:

سورہ فرقہ کے پہلے اور سورہ روم آیت نمبر یک سے تیس تک کا وہ فعلی کے مسموع کی محبت کا کردار کا مزج  
 اور دنیا فانی کی کارنامہ اور نریب کا ذکر کر کے بعد تیسوں جماعتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔  
 (۱) مسموع کے لئے فرمایا: "اولک ہم المفلحون" وہ سب کا سب ہوئے والے ہیں۔  
 (۲) کاروں کا انعام "لکم عندہ بہ عظیم بھیجی ہو کر وہاں دیا جائے گا۔  
 (۳) مسموع کے لئے فرمایا: "مسموع خراب لم" یعنی وہاں نہ کہ خراب دیا جائے گا۔

آیت نمبر ایکس سے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے تمام انسانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ ان کا تعلق کسی بھی  
 نہ تھے اور جو محبت سے ان کی انجالت اللہ کی بددی و اطاعت میں ہے اور یہ حالت بددی و انجالت اللہ کے شر کے طور  
 پر ہے کیونکہ اللہ نے تمام انسانوں کو جسم اور درجہ سے جو کر ان کے جسم و درجہ کے تمام تقاضوں اور ضروریات کو پورا کر کے رکھے  
 لئے یہ میر کو پورا کیا ہے۔ قسم کے لئے یہ ساری کائنات اور ان کی مخلوق کو پورا کیا ہے اور ان کی بددی و انجالت اللہ کے  
 لئے ہٹا پاکہ کام اپنے ایک بددی کے۔ یہ بدی ہے۔ اور یہ بدی ہے کہ انسانیت پر بہت بڑا احباب ہے جس سے ان کی  
 ایک۔ یہی (حضرت محمد ﷺ) پر اپنا عظیم کام بھیجو جو ہر طرح کے شک و شبہ سے پاک ہے کہ وہ قیامت تک ساری انسانیت کے  
 سے ہو جائیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا إِلَهَكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ  
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ  
 بِنَاءً ۖ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَخَرَجَ بِهِ مِنَ الشَّجَرِ مِنْ رِزْقًا  
 لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَدْ أَنْزَلْنَا  
 فِي رَيْبٍ وَمَعَانِزٍ لَنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأَتَوْا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ



وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥٠﴾  
 فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا  
 النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٥١﴾

۲۳۶-۲۲۳ = ۱۳

اے لوگو! اس مشکل عبادت و بندگی کر د جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم تقویٰ اختیار کر سکو۔

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بلور آسمان کو چھت بنا دیا۔

جسے تمہارے لئے آسمان (جنتی) سے ۲۰ درجے سا کہ ہر طرح کے کثرت پیدا کئے۔

تم نے جو مجھے اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریعت نہ

اگر تمہیں اس میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) پر اتارا ہے تو

ایک اللہ کو چھوڑ کر اپنے تمام حقایق پر غور نہ کرادیں اور اس کو جلا لیں اور اس جیسی ایک ہی سورت دعا

لہذا اگر تم چاہو۔۔۔ لیکن اگر تم نے ایمان نہ لیا۔۔۔ اور تم یہ کر رہے ہو۔۔۔ تو اس آگ

کے اپنے آپ کو بچاؤ جس کا بندھن ہمسایوں اور پھر ہوس گئے، جو کافروں کے لئے عیسیٰ صلی

ہے۔

لغات القرآن آیت لبرہن

44

ہے (حرفِ خدا) کسی کو آواز دینے اور جانے کے لیے یہ حرف استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کسی موسیٰ کو

معاویہ چاہئے تو 'یا معاویہ' آئے گا۔ روئے کے معنی ایک ہی ہیں۔

(ابجد) ہم مہارت و جنگی تمدن مہارت صرف چند رسوں کا نام نہیں ہے بلکہ ہر قوم اس کے

أخيراً

رسول اللہ کے ہر علم کو جی میں ادب و احترام کے ساتھ ماننا، حفاظت و تحفظ کرنا اور پوری کرتے ہوئے

رہنگی کو پوری طرح ادا کرنا عبادت ہے

ترہنے جدا کر۔ اسی سے حق (پیدا کرنے والا) اور مخلوق پیدا کیا گیا ہے۔

تحقیق

پہلے یہ پتہ لگایا جائے کہ کون سی معنی میں جڑا ہوا ہے

2

(اصل: تم مشاہیر کی خبر دیا کہ تم "اسیدت" کہتے تھے، تمہی ذوق "ادیب" کے لیے ہوا، ہاں۔

تعمیم

تم فتویٰ القادر کے عاصرت و دور کے شریعت کے ہر علم پر چلنا چاہیے

حَقُّونَ

”یہودیہ کو مکہ کے لیے دروازہ، سواری، ٹھکانہ، چوٹی، دوسرے چٹان، پتھر اور اجیت حاصل کرنے کے لیے ہو

۴۰

(محل جمع ہے)۔ جس کے معنی شریک، متعاقب، ملحقہ ہوتے ہیں اس کا ماضی و جہر شریک

١٠٠

— ५५ —

ہم نے اس بار کا تجزیہ کے لئے فیملی کی پوز کو اس سے بچے بہتہ بہتہ اس بار یہاں

نور

قرآن کریم کی طرف اشارہ ہے جو ماحضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس میں سورۃ الحجہ ص ۱۲، ۱۳ اور سورۃ النجم ص ۱-۴ میں مکمل

44

(شہید بنی ہاشم) جس کے معنی ہیں "مہربان بنی ہاشم"۔ آخر

٤١٢

ایک نئی جہت

وَقَدْ

الجزيرة کی فتح سے اسی سے مراد وہ ہے جہاں بہت ہی شہر و انہوں نے پناہ گاہیں دیا ایک بار کھنڈ۔

لُجْجَارَةٌ

فرمایا کہ یہ سب جنہم کا اندھن چہرہ۔

پاکستانی ہے۔

پہلی

تشریح و تفسیر

حاصلوں، کامروائی اور سائنس کا ذکر کرتے ہوئے عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: اے اللہ! اس عروج و حضرت کو خراب کرتے ہوئے نہ لیا۔

مے نہ ہو گا اور فرما رہے ہیں جو کہ تباہی ہے، اندر تو جی جی کی تعلیم صنعت پیدا ہو جائے تو اس اللہ کی عبادت، بندگی، مروتیں اور

تم نے پہچان لوگوس کو پیدا کرنا کتنی سہل ہے نہ پتا چلتا ہے کہ جب سڑک ہے

وہاں تشریف فرما عاشقوں کو جسم اور روح کا پیچہ ملتا ہے جس میں روح کی تہ و بھوسہ و قیاسی لاف صوفیوں کو چھوڑ کر بے شک

مسائل و موضوع کی وضاحت کیے ہیں۔ روح کے لئے اسے بے پناہ کام، چاہے دیر و مدتوں کے لئے، چاہے پیچھے کسی سے روح کی

رندگی اور کھانسی کے لئے دھن کو راحت، آرام کو درجہ، طاقت کو فرش کی طرح بچھا دیا ہے اور صافیت کے لئے آسمان کو ان کے سروں پر چھت کی طرح چلن دیا ہے اور ہندی سے بارشوں کو برسا کر ہر طرح کی فصل پھوس اور سبزے کو پیدا کیا ہے۔

اگر جو زمین پر آئے تو اللہ نے زمین کو لغت کے طور پر اس طرح بنایا ہے کہ اس میں چٹانا پھرتا، اعلیٰ، چمن، کھیتی باڑی کرنا، رہنے کے لئے مکانات، پھر خانے اور بڑی سے بڑی بندگیاں، کھلی کھلی فصلیں، آسمان کی غولی یہ ہے کہ زمین نہ تو اتنی نرم ہے کہ آدمی اس میں جنس جنس جائے یا اس کا چٹانا پھر دھوا ہو جائے اور نہ اسے کی طرح سخت دیا ہے کہ اس کو استعمال کرنا آسان ہے لیکن نہ جو جگہ زمین نرم تو اتنی ہے کہ ایک پیچھے بھی ٹھکرتا چاہے تو ٹھکرتا چلا جائے اور مضبوط طاقی ہے کہ اربوں، لاکھوں انسان، ان کی زندگی گزارنے کا سامان، ہلکے دھاتوں، تیل، اور بڑے بڑے پہاڑوں کا جو اٹھائے ہوئے ہے، نہ ٹھکتی ہے نہ دھکتی ہے نہ دھکتی ہے۔ زمین کو ایسا کارآمد بنایا ہے کہ ایک کسان زمین میں ابل یا تریکٹر چلا کر اس میں چند دنوں کے اندر کھاد ادا کر پائی اور اپنے ابل خانہ کی سالانہ بھری مٹی پیدا کر دیتا ہے، ایک کھیتی باز کو کچھ بچھڑا کر اس سے بہتر بھل، پھول، بہری ترکاریاں، مٹے، دھاتیں، آواز، دھتے پیدا کر دیتا ہے، فوہا، گیس، تیل، بکٹری اور دوسری مصدقات بھی آبی زمین سے حاصل کرتا ہے جس سے وہ سبز و خرم، گاریاں، ابلے مکانات اور بخند و بالا کھادیں پیدا کرتا ہے۔

اللہ نے آسمان کو اس کے سروں پر ماسانوں کی طرح تار دیا ہے جو ہمیں کائنات کی بزرگس، قوت اور طاقت کو دیکھنے والے حریف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہر جہت حقیقات کے مطابق اس کو نیچے پر ایک چاندی کی ڈال دی گئی ہے جس کو "کودون" کہہ جاتا ہے۔ اس کے چند کام ہیں مثلاً موسموں کی تبدیلی میں یہ معاون اور مضبوط ہے۔ آسمان سے ہر جہت جو انجم کیا جانے لگا جذبہ کر کے اپنی کئی سالوں کو اس سے محفوظ رکھتا ہے۔ زمین ہے کہ اسی کو زمین کو اس "جگہ" آسمان، ارض، کھاد، جو صحت کی طرح ان کے سروں پر موجود ہے۔

خدا تعالیٰ نے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنا کر آسمان کو چٹانا، سورج اور ستاروں سے خوبصورتی اور راحت بخشی ہے جو دونوں دنیاؤں میں ہیں اور ماضی، حال، و مستقبل پر غلبہ دیا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اس آسمان نے ہندی سے پانی کو برسا کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کی شکل میں پانی بھرا جو سارا زمین پر چھوٹی چھوٹی چھوٹی پانی کی ندیوں کے ذریعہ بہہ کر کائنات کے کھن کو بھی بڑھاتا ہے اور کھیتی کو پھل اور درختوں کو پھول دیتا ہے اور کھیتی پانی انسانوں کی تمام ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے۔ وہی کی تہہ بہہ پانی، جوا، مٹی، روٹی اور حرارت، ایک ایسی جگہ ہر اگلے والی چیز کی شکل، صورت، اور بناوت، پائیدار، محفوظ اور خوشگوار ہوتی ہے اور کھانے، دکانگ، رہنے، رہتی، جاننا، اسی بندھ جاتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، ارض، مٹی، پانی اور درختوں کا یہ نظام اس بات کی مکمل تصدیق میں



(۲) کیا چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قرآن کو گزرا ہے تو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرم دیجئے کہ تم اس جیسی دس سو تیس ہی بنا کر لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جس کو بھی اپنی عداوت کے لئے بھانا چاہتے ہو اس کو چلاؤ اگر تم چاہو۔ (سورہ بقرہ ۱۲۹)

(۳) (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے کہ تم اس جیسی ایک سو تیس ہی بنا کر لے آؤ اگر تم چاہو۔ (سورہ بقرہ ۱۳۰)

یہ تیس سو تیس نہ صرف صلی اللہ علیہ وسلم ہی چاہیں بلکہ دوسرے صحابہ کرام سے خطاب تھا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو انہیں بھڑک اٹا اور یہ مطالبہ امت مسلمہ میں پہنچا کرتے ہوئے فرمایا کہ

(۴) لو کہ تمہیں اس میں شک ہے کہ ہم نے اپنے رب سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے تو اس جیسی ایک سو تیس سو تیس بنا کر لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر اپنے تمام پیغمبروں کو چلاؤ اگر تم چاہو۔ لیکن اگر تم نے یہ نہ کیا اور (اس کو) کہہ کر تم میرا کہہ بھی نہیں سکتے تو اس آگ سے بچو جس میں انسان اور پتھر اس کا اندھ من ہیں جو ان کے وہ جنم ایسے بکھر رہی ہیں کہ لئے جاتی ہیں۔ (سورہ بقرہ ۱۳۵)

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
 مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا  
 الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا  
 أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۵﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵

(اے نبی ﷺ) آپ ان کو خوش خبری دیجئے جو ایمان لائے گئے ہیں اور انہوں نے نیک  
 اعمال کئے ہیں۔ یہ جہنم کے لئے ایسی جہنمیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ جب بھی  
 ان کو وہاں کا کوئی نیک کھانے کا پتہ چلے گا تو انہیں کھانے کا پتہ ملے گا۔ یہ تو وہاں ہے جو ہمیں اس سے پہلے بھی  
 (دیا تھا) اور کیا تھا۔ اور ان کو ان ہی سے ملے جتھے (جنت کے) نیک دیئے جائیں گے۔ ان  
 کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

لغات القرآن ” نمبر ۵۵

بشر	خوش خبری سنا دے
عملوا	انہوں نے کام کئے۔ عمل کئے
الصلوات	پاکیزہ عورتیں
جنت	جہنم
تجری	جاری (بہتی ہوں گی)
ثبات	پہلے
کُتِبَ	مب، جب بھی
رُزِقُوا	دئے گئے

هَذَا لَدُنِّي	مذہب ہے
لَتَوَّ	دینے کے
مُنْتَبِهًا	متنبہ ہونے کے
لِأَوَاحٍ	(روح) اجڑے، بکریاں، مرغی
مُطَهَّرَةً	پاک صاف، مہربان صرف متحرک ہوا کریم
عَذْوَنَ	بیشہ بے داس

### تفسیر: آیت نمبر ۲۵

اس سے پہلے یہ ذکر ہوا تھا کہ لوگ جو قرآن کریم صیبا کا چم نہیں لاسکتے، اپنی حالت خراب نہ رہی کیونکہ جس سورہ اور نہ نورا کو ماننا سہار اور مصروف سمجھتے ہیں وہ خود اپنے آپ کو اندھن بن جائیں گے اور ان کے کام آنا کھنکھے۔ اس کے بعد یہ فرمایا جا رہا ہے کہ جو توبہ ایسا اور عمل صالح کا راستہ اختیار کرے والے ہیں ان کے لئے اللہ سے ایسی جنتیں تیار ہوں گی جن میں چار گرجوں میں جس کا اس دنیا میں جہ جہ ہوئے تصور بھی ناممکن ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی کرم کیا کہ وہ ان کو ان کے لئے جنت کی باتیں صرف دینی طور سے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوں جوں یہ دلائل کے لئے صوری طور و مقامی اعتبار سے پاک صاف بن جائیں گی۔

یہ آیت میں "لَدُنِّي" سے پہلے، تین اور دہرائی ہیں۔

(۱) ایمان اور عمل صالح۔

ایمان اور عمل صالح کا چھٹی اس کا ساتھ ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہنگاموں، مقامات پر ایمان اور عمل صالح کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ایمان اس جہنم کو کہہ دیتے ہیں جس میں ایک شخص اس کو نہ دیکھتا ہے اس کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے اس کا وہی شریک نہیں ہے اور وہ اس کی صفات اور جہت سے بے نیاز ہے نہ اس کو کسی سے پیدا کیا۔ وہ اس کے کوئی بیٹا یا بیوی ہے وہ اس مادہ کا نہایت دور اس کے ایک ایک اے کا تعلق نہ لگتا ہے۔ نہ نہایت اور نہایت میں وہی شریک نہیں ہے۔ مقامات، بندگی کے ماقبل صرف ایسی کی حالت ہے وہی سب کا معبود اور پائے والا اور ہر کرم ہے اس سے اس میت کی رہائی اور جہالت کے لئے ہر دور میں ہر حال رسول اور یہ بھی جہنم سے اللہ کا بیٹا یا بیوی کی بات سے چھٹا کر پڑ پڑا ہوا کو سہارا دیتی اور گئی راہ دہائی ہر ایک سے۔ اسے یہی طور و مقام کے ختم ختم غام الامیہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا شریک کہہ کر بھیجے

آپ کے بعد فرقہ کوئی ناپ آئے گی اور نہ کوئی کسی طرح کا نبی، سوائے آئے گا۔ یہ بات تک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا باہر دینا ہی انسانیت کی برتری، انسانیت کے لئے کالی بیگا۔ اس بات پر بھی ایمان لانا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ صحابہ اور سارے لوگوں کی کسی بات کا استہزاء نہیں ہے۔

ایسا کہ اس طرح دیکھنے کے بعد عمل صالح کا مفہوم کچھ بڑا بہت و سال ہے چونکہ جب ایک انسان سے اس بات کو اس دور اس سے ملنا چاہئے کہ اس کا نفع کا ملنا، مالک فقہ ہے اور سارے نبی ضرور اس کی جیسے ہوئے ہیں تو اللہ کے نبیوں اور اس کے رسولوں کے طریقوں پر چلنے سے کوئی عمل صالح کہہ جائے گا۔ اس سے بہت کم ہوگی کام کے جائی گئے جو اللہ کا مقابہ کرتے ہی نیک۔ وہ ثواب کے کیوں سے اس کا سون پر دیا میں نیک ہے کچھ دیکھوں جائے لیکن تو غرت کی اصل یہ تھی کہ میں کوئی انجام اور بدلہ نہیں دے گا مثلاً آپ شخص قرآن کے اس میں پورا دانا کرے گے جیسے اس رقم کو عیسوی میں تقسیم کر دے تو اس کو صدقہ کرے گا ثواب ضرور مل جائے گا لیکن دوسرا یہ پورا دنا تھا، ادا نہ ہوگا اور نہ یہ، لڑائی کرے گی اس کو سہرا مل جائے اور یہ صدقہ ہے اس شخص کے ادا نہ کرے کی وجہ سے اللہ کی گرفت سے بچ نہ سکے گا۔ اب عمل صالح کی تعریف یہ ہوئی کہ جو وہ کام جو اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکامات کے تحت کیا جائے وہ عمل صالح ہے۔

(۲) جنتیں:

جنت کے معنی میں کریم ﷺ نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ ”جنت وہ مقام اور جگہ ہے جس کو کسی کلمے میں رخصت، کسی کان سے ٹپکنا اور اس کا تصور بھی کسی دل پر نہیں گزرا“۔ اس حدیث کا ایک میں نبی کریم ﷺ یہ اشارہ فرمایا ہے جس کو جو بہت وہ جو بصورت اور جنتیں ان جگہ ہے جس کا کار رہا کسی طرح کا تصور کر سکیں میں نہیں ہے وہ جنتوں کے تصور اور خیالات سے بھی بہت بلند ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جنتوں کے بارے میں ہم آتے ہیں۔ جنت افراد ہیں، جنت ملائکہ، جنت انجمن، دارالقدر، جنت طہارتی، اور جنت وغیرہ جنتیں ملتی ہیں اور بھی نام لکھے ہیں اور انکلاں اور اسلام اور اور اور انقرضہ جنتوں ہے جنت ایک علی موخر انسانی اعمال کے لحاظ سے جنت کے یہ مختلف درجہ ہیں۔ نام بتائیے فرمادے کہ قرآن وحدیث میں چار جنتوں کا حوالہ دیا ہے جب کہ ایک حدیث میں جنت کے ”تور و ملائکہ کا ذکر ملتا ہے۔ یہ جنتوں کا حوالہ دیتا ہے کہ اس سے اپنے ایک جنتوں کے لئے کئی جنتیں تیار کر دی گئیں ہیں۔ اللہ میں حسن عمل اور جنت کی ارتقا نصیب فرمائے۔ آمین

(۳) پھل دیئے جائیں گے

فرمایا گیا کہ جب کسی کن کن جنتوں کے پھل دیئے جائیں گے تو ان کے پھل سارے جنتی جنتی ہوں گے تو وہ بہ ان میں گئے کہ بہت ہم سے کیا میں بھی جانتے ہیں لیکن حد و حد تک پھل کو ان میں گئے اور ان کو وہ بہت حق دے اور سب سے پھل پائیں گے تو وہ دور۔ گئیں گے اور ان کی کیا مطلب کو پورا کیا جائے گا اور ان کی خوشی کے مطابق اور بہت سے پھل دیئے جائیں گے کیونکہ اس



پھوس فاعراضی ہوگا اور ہر گاہ و بے گاہ کے چپے پھوس کا مطلب اس مناسبت کا ذکر ہے کہ لہجہ میں پھوس سے واقف ہوتا ہے اس کو کھانے میں تلف کیا ہوگا۔

(۴) پاکیزہ بیویاں:

یعنی وہ بیویاں جو عورت پر عورت پر بیویاں ہوں گی جو جسمانی مردمانی اور اخلاقی کی ہر زندگی سے پاک حساب ہوں کی طہارت کی آفتابیں اور کبریاہیہ بعض بھی بری فعلتوں سے پاک ہوں گی۔

(۵) ہمیشہ رہیں گے

تم اللہ انہی سب سے درجہ اولیت اور برتری سے یہ کہ بہتر سے بہتر نعمت اور راحت بھی کر حاصل ہو جائے لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کے چھوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے ان کو راحت کے ساتھ اس کے چھوٹ جانے کا غم بھی لگ جاتا ہے لیکن ہمیشہ فاعراضی ہی اس راحت پر حرکت کی مدت میں حساب نہ کرتا ہے بلکہ حقانہ سب کو حساب کی اندکی راتیں غیب فرمائے جو میں

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوثُهُ قَوْمًا

قَوْمًا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا

الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۖ يُضِلُّ

بِهِ كَثِيرًا وَهُدًى يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۚ

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ

هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

ترجمہ: آیہ نمبر ۲۷-۲۸

بے شک اللہ اس بات سے ڈر رہا تھا کہ وہ صحرا اس سے بھی بڑھ کر کسی چیز کی مثال بیان کرے جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ان کے پروردگار کی طرف سے ہے لیکن وہ

لوگ جسوں نے خیر کا راستہ اختیار کر رکھا ہے وہ سب میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں اس مثال سے اللہ نے کیا چاہا ہوگا؟  
 اور بہت سوں کو بھٹا دیتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت دیتا ہے لیکن وہی بھٹکتے ہیں جو انحراف  
 میں۔ فاسق و فاجر مان وہ ہیں جو (۱) اللہ سے پکارا اور کہتے ہیں کہ اللہ اس کو قود دے (۲) اور  
 بن (دشمن) کو کھانے کا قہر پائیا ہے اس کو کات ڈالتے ہیں اور (۳) زمین میں لٹا دیتے  
 ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

### آیات سورہ ۵۴

لَا يَسْتَعْمِلُ	دو نہیں کرتا
أَنْ يَضْرِبَ	کہ وہ بچ کر
مَثَلًا	وہی مثال
بَعْرًا	بھر
قَوًى	اوپر سے بھر
الْحَقُّ	جیسا کہ ٹھیک
أَرَادَ	کہا اور چاہا
يَهْدِي	نہاں ہے۔ (بے سے، ہلا، بھٹلا، بھٹل)
يَهْدِي	دو طرفہ کرتا ہے اور سب بھٹا دیتا ہے
يَنْقُضُونَ	اور توڑتے ہیں
عَهْدَ اللَّهِ	اللہ کا عہد و پیمانہ
عِثًا	پکا اور پختہ وعدہ
يَقْطَعُونَ	اٹکھٹ کرتے ہیں۔ کاٹتے ہیں
أَمْرًا لَّهُ	اللہ کے حکم کے





یٰٰعِیْسٰی	وہ نہ کرے؟
بِاٰیۃِ	کی ایک طرف (کی طرف ایک) (۱۰۰)
تُرْجَعُوْنَ	تم لوٹے مارے
ہُوَ الْاَبَدِیُّ	وہی تو ہے (محرم) الہی (نہ جسے۔ ترجمہ ہو گا وہی تو ہے جس نے)
جٰہِیْنِ	سیکس
اِسْتَوٰی	وہ برابر ہوا اس نے تو پر کی
صَوٰی	اس نے برابر کی
صَنِیْعِ	اس نے برابر کیا
مَسُوْثٍ	آسمان (۲۰ کی سی)
عَلِیْمٍ	بہت ہی جانتا ہے

### تشریح: آیت نمبر ۲۸ تا ۳۹

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسان پر اپنی سے امتیاز متور کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ملائے کہ تم نے جاں تھے بھئی اس سے پیچھے نہ ہوا، اور جو وہی نہ تھا اس سے تمہیں روہ کی کی تخت سے خواہر اور تمہاری رعیت و بقاء کے سروے سامان میں کرو پئے بھر دے تمہیں موت کی نیند ملا دے گا، اگر دیکھا جائے تو جہاں روہ کی ایک تخت سے موت بھی موت ہے کہ تمہیں ہے کہ نیکوہ لہذا آخرت کی موتیں اور وہاں کی روہ کی نیند، موت سے علی ہوتی ہے یہ وہ موت کا زور یہ بھی موت علی ہوا کرتا ہے۔ قرآن کریم سے موت کے بعد وہاں سے تمہیں (قیامت کے دن) بھر یک کی روہ کی دے گا، جو ہر ایک لکڑی کے سبب تمہیں جس کی بدشہادتوں سے ہم کنار ہوئے گی۔ فرمایا کہ اللہ سے انسان کو روہ کی روہ تو اس کی رامت کے سامان بھی پیدائے گئے۔ یہی کی پیدائیا تو سات آسمانوں کو محکم اور مضبوطی تو اس کی طرح تعمیر کروایا کہ نظام کائنات کو اسن طریقہ سے چلا دیا جیسے۔ فرمایا کہ جس اللہ نے تمہارے جسموں کے لئے زمین، آسمان پیدائے اور تمہاری روح کے لئے آسمان کو صاف کر دیا تو اس کی رامت کا ذکر کی جس سے اللہ کی رامت میں ہے تمہیں ہر طرح کی خدمتوں سے خواہے تم اس سے کچھ اور نہ ت کر کے وہ اس سے نہ میرا نہ نہانے جو نہ کی تار کیوں کے اور کہاں جانتے ہو۔ تمہیں روہ کی روہ تو وہی کے دے گا۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۚ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَنْسَاءُ كُلُّهَا نَّمْرُ عَرَضُهُمْ عَلَى السَّبْكِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا اسْمُكَ لَا نَعْلَمُ لَكَ إِلَّا مَا قُلْتُمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَا أَدَمُ ابْنِ هَؤُلَاءِ بِأَسْمَائِهِمْ لَكُمُ اسْمَاهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ الْغَيْبَ السَّمُوحِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝

**مجلس شورای اسلامی**

۱۱ (یاد کرو) جس اللہ آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا، میں زمین میں اپنا خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے عرض کیا، اے اللہ! کیا آپ اس کو زمین میں نائب بنائیں گے جو فساد پیدا کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم آپ کی غیبی بات پہنچتے رہتے ہیں اور آپ کی ذات پاک کو یاد کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ میں جہاں ہوں جو کہ تم نہیں جانتے۔ اللہ سے تم کو ہر چیز کے نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے رکھ کر فرمایا ان کو تم سے بہتر ان چیزوں کے نام (اور ان کی تمام خصوصیات) بتاؤ۔ تو فرشتوں نے عرض کیا اے اللہ! آپ کی رحمت پاک اور بندہ بہتر ہے۔ ہم تو بس اتنا ہی جانتے ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا ہے۔ بے شک آپ ہی جانتے دے اور اس کی حکمت کو سمجھنے والے ہیں۔

پھر اللہ نے آدم سے کہا اے آدم حقان کو ان تمام چیزوں کے نام بتاؤ جب تم نے انکی  
ان تمام چیزوں کے نام بتا دیئے۔ جب اللہ نے فرمایا مٹی سے مچھلی کیا تھا کہ اسیوں اور

زمین کے تمام پھل میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرو گے اور جو کچھ تم چھپا دے گے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۲۳۳

خَلِيفَةً	نائب، جہ کی کاظم مقام
اتَّخِذْ	کیا کرتا ہے (لے لیا، جسے لے لیا ہے)
يُفْسِدُ	فساد پھیلانے کا، بربادی پھیلانے کا
يَسْمُوتُ	خوفن پھانے کا، کسی سے قطعاً آتا ہے 'سماکت'
لَذَنَاءٌ	حقین (دم خوں)
نُسَبِحُ	ہم تسبیح کرتے ہیں
لُقَدْسٌ	ہم پاکیزگی مان کرتے ہیں
عِلْمٌ	اس نے سکھا
الْأَسْمَاءُ	نام (اسماء)
عَوْرَصٍ	اس نے سامنے رکھ
الْأَنْبِيَاءِ	مجھے بتاؤ (اسی بتا دے) انبیا و رسل و اولیاء (میں مجھے)
صِدْقَيْنِ	دو سچے لفظوں کے
نَجْنِ	پاک اور بے عیب و عیب
عِزَّتِنَا	جسے ہمیں سکھا
أَلَمْ أَقُلْ	کیا میں نے نہیں کہا تھا
تَبْلُغُونَ	تم ظاہر کرتے ہو
تَكْفُرُونَ	تم چھپاتے ہو

تشریح: آیت نمبر ۲۳-۲۴

ان انھوں میں انسان زندگی کے ہزاروں پہلو بیان کیا گیا ہے جس کے معلوم ہونے کا اس کے سوا اور کوئی ذوق نہیں ہے کہ اس کا نکتہ کمال کج و حق اس کی پوری حقیقت اور حیثیت کو بیان کر دے۔ اس کے علاوہ یہ آیت آدم کو معلوم کرنے کے جو بھی طریقے اختیار کئے جائیں گے اس کی حیثیت محض ایک خذل اور گناہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ فرشتوں نے طلاف آدم کے حقیقی پرچہ ہے اور اہل فہم کیا ہے۔ وہ چمچا چمچا رہے ہیں کہ وہ اللہ آپ کو کوئی بھی کام نکتہ و مصلحت سے غافل نہیں رکھتا۔ انسان کے خلیہ بنائے جاتے ہیں کیا مصلحت ہے؟ کیونکہ انہوں نے طلاف کے نکتہ سے ناگھبرا تھا کہ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد محض تسلی و لذت پسئی تو نہیں ہے کیونکہ یہ کام آدم ہی کر رہے ہیں بلکہ اس کی ہر آیت کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک خاص جہ سے ہر کام کے مخصوص اعتبارات دیئے جائیں گے اور اختیارات کا صحیح استعمال کیلئے انسان کام نہیں ہے۔ ان اختیارات کو ہر انسان کے قدم و گام اس لئے ہیں کہ اس کا ذی تجر و ثر اور مددگار یہ قرار دیا جائے جس کو کلمہ نے کے لئے فرشتوں نے اللہ سے سوال کیا تھا۔

انہی اعتبارات سے فرشتوں کی بات سن کر پہلے تو حاکم۔ جو ہر کام میں حقیقت کو سمجھنے میں پختہ نہیں جانتے۔ سمجھ اس کے بعد عیناً جواب دیا اور یہ بھی کہ وہ علیہ السلام تمام چیزوں کے نام و خصوصیات لغی اور خصائص کی تفصیلات سمجھ لیں۔ اس چیزوں کا کام ان کو چھوڑ دیا کہ اس میں جھگڑا کیا۔ ہر فرشتوں کے سامنے رکھا کہ فرمایا کہ تم اس ظلم کی حقیقت کو دیکھتے ہو ہر فرشتوں کا جواب صرف یہ تھا کہ ی "پس کی ذات اس سے بلند و تر ہے کہ آپ کا کوئی کام بھی نکتہ و مصلحت سے غافل اور ہم نے اس اندیشے کا طیارہ کیا ہے کہ اس کی کم ظلمی کا نتیجہ ہے ہمیں تو میں، خالق ہم ہے جو آپ کے ہمیں سکھایا ہے۔ ہر طریقہ و نکتہ کا اثر و اثر آپ ہی کی قدرت ایک ہے۔

فرشتوں کی اس معذرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے "وہ علیہ السلام سے کہا کہ ہے آدم تم ان کو یہ سارے نام بتاؤ۔ حضرت آدم نے اپنی نعمی صلاحتوں کا ظہار کرتے ہوئے تمام نام بتا دیے اللہ تعالیٰ نے اس پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب بات ہے جو تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ میں کائنات کے ذمے دار ہے کا خالق ہوں اور اس کے تمام ارباب سے واقف ہوں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم یہ بات کیوں نہیں پوچھیں اور اس کے اسباب کیا ہیں؟

اس چہرے والے اللہ اور پھر اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ اللہ نے انسان کو ظلم کی بنا پر حکمت و نکتہ و مصلحت عطا فرمائی ہے۔ اس سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس کائنات میں ایک عالم کی بڑی اہمیت ہے۔ اس بات کوئی نکتہ و مصلحت ہے کہ "ایک عام لوگ کسی کا یہ پوری حقیقت ہے جو حکمت کے ایک معمولی درجے کے مسلمان سمجھا حاصل ہے۔"



# وَاذْكُرْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبٰلِيسَ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ۝۳۴

ترجمہ: آیت نمبر ۳۴

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم ۲۰ کو سجدہ کرو تو ابلیس (شیطان) کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور بولی جس کو کہہ دیا فرمان میں بیٹھا۔

لغات القرآن آیت نمبر ۳۴

اَسْجُدُوا	تم سجدہ کرو (فعل امر)
اٰدَمُ	سب سے پہلے انسان اور اللہ کے سب سے پہلے نبی
تَسْجُدُوا	ابلیس نے سجدہ کیا (ماضی)
اِبٰلِيسُ	نامیہ مصلحہ، اوست سے نکلا
اَبٰی	اس نے انکار کیا
اِسْتَكْبَرَ	اس نے بڑا ہونے کی کوشش کی

تشریح: آیت نمبر ۳۴

جائزہ و نساہت کے ساتھ ایک اور پیدائشی کا کسی کے سامنے بھلا دیا "سجدہ" کہاں ہے۔ سجدہ دہی بطور عبادت کیا جاتا ہے اور کسی بطور تعظیم یہ تو ظاہر ہے کہ سجدہ عبادت کے لئے نہیں ہو سکتا کیونکہ غیر اللہ کی عبادت شرک و کفر ہے جس میں یہ احساس ہی نہیں کہ جس وقت کسی شریعت میں جائز ہوئے اہم ہو کر صاف میں نے احکام القرآن میں فرمایا ہے کہ انبیاء و صالحین کی شریعت میں ۲ اس کی تعظیم کے لئے سجدہ و تعظیم مباح اور جائز تو شریعت محمدیہ میں مسموع ہو گیا۔ وہی حضرت "ہم کو فرشتوں کا سجدہ اور حضرت یوسف کو کھانا کے والدین اور بھائیوں کا سجدہ و توحہ قرآن میں مذکور ہے سجدہ تعظیمی تو جس کی حیثیت ان کی شریعت میں مباح، سجدہ اور دست بوسی کی بھی حد شریعت تھی یہ میں اس سجدہ کو بھی غیر اللہ کے لئے حرام کر دیا گیا جس لئے سجدہ کے سوا کسی کے

نے بھی کو طرح کا سجدہ جانز نہیں۔

لاہری بات یہ ہے کہ یہ اللہ عز و جل کا بھی ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں بھیجے سے پہلے کا اللہ ہے جب اس دنیا میں انسان ہی درجہ فرشتہ۔ لیکن جب فرشتہ کی توہم طرح کا سجدہ جو اللہ سے کیا گیا تو کیا ہے؟ اور تمام ہے۔  
 مرد و عورت میں شیطان اور جنس جس کو کیا گیا ہے اس کا اصل نام عمر ریل ہے۔ یہ دم جنات میں سے تھا، نہایت نیک،  
 عبادت گزار، جن جنات کا بھی سرپرست اور اس لئے اس کو توہم فرشتہ کا سرور بنا دیا گیا تھا لیکن اس کو اس کا سرور اور عجب سے ڈاھا  
 اور اللہ کا حکم یہی کہ اس سے بچے آپ کو اللہ کے ہاتھوں میں شامل کر لیں۔

## وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ  
الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۰﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا  
فَاخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ  
عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حَبِيرٍ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۲۰-۲۱

اور ہم نے کہا اے آدم وہ تجھ کی بیوی دونوں جنت میں رہو اور جہنم میں سے چاہو  
جیسے چاہو اور تمہاری جنت کے قریب ست حنائی اور تم سے بڑھ جانے والوں میں سے ہو جاؤ  
مگر پھر شیطان نے ان دونوں کو گمراہ کیا اور دونوں کو (اس راحت و آرام سے) نکلوا دیا جس میں وہ  
تھے اور ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے بچے اور جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے، تمہارے  
لئے زمین میں ایک مستحکم وقت تک غزوہ کا سامان ہے۔

تفہیم القرآن آیت نمبر ۲۰-۲۱

اسکُن توجہ ہو جا



اس کی تفصیل دیکھ جائے گا کہ صورتِ انزل نے انہیں بے کراؤ میں داخل کیا تھا۔ ان کے لئے ہمیشہ کسی ایک معمولی چیز کو خوشنکھ کیا جاتا ہے جیسے حضرت طاہرات کے ساتھ ان کا ایک سرور آؤز لایا گیا تھا اور ان کا یہ سبب کو ہفتہ کے دن پھیلنے کے شمارے۔

شیطان جو انسان کا بڑا دشمن ہے، اور انسان سے شدید بغض و حسد رکھتا ہے اس نے آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے لئے منہیں کھا کھا کر بڑے عظیم و بزرگ خرافات کا یقین دہا دیا اور کہہ کہیں تو صرف آپ کی بھلائی چاہتا ہوں اس لئے آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ جس درخت کے کھانے سے منع کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے مگر آپ بس کوکھائیں گے تو مجھ اسی بخت میں رہیں گے۔ اور آپ درخت سے نکال دیئے جائیں گے۔ ہم انہی کی بددلی، اتالیقی اور انہی کے لئے درانہ انہی سے اس منحوس درخت کا جمل کھا لیا۔ جسے ملانے والوں نے اس درخت کا جمل کھا تو ان کے بدن سے درخت کے پڑے اتر گئے اور وہ اپنے بدن کو درخت کے بدن سے چھپانے لگے۔ لہذا کیا کہ ہم نے جسوں پیروی اس درخت کے ٹھکنے سے منع کیا تھا۔ اب تم دنیا میں جاؤ اس ایک خاص درخت تک نہ رہو، کھاؤ، پوچھو، رہو، جسے خداوند کی تخلیق پر برداشت کرو۔ پھر تمہیں اللہ سے ہی پاس ملے گا۔ چنانچہ اس کے بعد، وہ دنیا کو جنس سے اس دنیا میں بھیج دیا گیا وہ دم خراساں الخرشچہ پر بے انتہا شرمندہ ہونے اور انہی نے مدد کو اللہ سے اس الخرشچہ کی معافی مانگی۔ جس درخت کے پاس قبول کر دیا گیا وہ دم خراساں الخرشچہ کی ہی بخت صاف کر دیا گیا۔

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٠﴾  
 قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ هُدًى لِمَنِ نَجَّى  
 هُدًى فَلَاحِقُهُ عَلَيْهِمْ مَوَلَّاءُ ﴿٥١﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
 وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥٢﴾

قرآن مجید: تفسیر نمبر ۲۷-۲۸

بھڑم نے اپنے رب سے کہہ کھاتے (الفاظ) سمجھ لئے، اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی،  
 بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا بخیریت مہربان ہے۔ ہم نے ان کو حکم دیا کہ تم سب نیچے ہاتھ  
 چاؤ پھاڑ کر جہنم کی طرف سے کوئی بداعت یا پتھر تو جو لوگ اس ہدایت کو قبول کر گئے ہیں ان کے  
 لئے نہ خوف ہوگا اور نہ درد، لیکن ہوں گے اور جنہوں نے اس ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کیا وہ  
 جہنم والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ آية نمبر ۲۵۴

تَلْفِي	اس نے سیکھا
كَلِمَتٍ	(کلمہ) کلمہ، الفاظ
ثَابِتٍ عَلَيْهِ	وہ اس پر متحکم رہا (اس نے اس کی توبہ کو نہ کھلایا)
أَلْتَوَّابٍ	بہت توبہ قبول کرے والا
يَا بَلِّغْهُمْ	تمہارے پاس آئے؟
فَبَيِّنْ	جس سے بات کی (دوبارہ)
لَا يَخْرُؤُونَ	وہ غم نہ کھائیں گے
كُلُّنَا	ہم سب کے
أَهْلًا	گھر کے
أَصْحَابُ الثَّوَابِ	مہربانی کے (مہربان کی بات ہے)
خَلْدًا	کبھی نہ ختم

## تفسیر: آیت نمبر ۲۵۴

اسی واقعہ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو چننا یہی علت تھی کہ اسے گناہ کرنے کے ساتھ ہی اس کی توبہ قبول کر لی گئی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ کلمات یہ ہیں۔

رَبِّ ظَلَمْنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۖ وَادْعُ لَنَا وَادْعُ لِمَنْ حَمَلْنَا ظُلُمَاتِنَا مِنْ غُلَامٍ

مہربانی (جس میں) کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے گناہ کیا حضرت موسیٰؑ، ہزاروں لاکھوں سال گزرنے کے باوجود جتنے انسان اس دنیا میں آئے وہ سب کے سب گناہ گار تھے۔ (خود یا اللہ) پکارا اللہ نے اپنے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا کہ آدمؑ اور سارے انسانوں کے گناہ اپنی گردن پر لے کر ساری پرچہ لکھے اور اس طرح سب کے گناہ معاف کر دیے گئے۔

(صوبہ) عجیب بات یہ ہے کہ گناہ کوئی کرتا ہے اور سولی پر اس کا پناہ چاہیہ جتا ہے کسی کا اس معاملہ سے کوئی ملحق نہ تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان اس منہبہ بنانے کی قانون میں کیا ہے؟ تو گوارا کیا جاسکتا ہے کہ کوئی کرے اور چاہے کسی اور سے کوڑھ یا جائے اگر تاج پائیں کوئی نب لا کر بیٹھے تو اس پر ساری دنیا چلاوٹھی گئی۔ سچے کی بات ہے کہ اللہ پر یہ گناہ اور ہم ہے کہ اس نے کسی گناہ دوسرے کے سران (حوضہ) اور چوکی پر چڑھا کے لئے اسے پناش پناہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے کوئی گناہ دوسرے کے سران نہیں دکھا سکتا۔

بہر حال قرآن کریم نے ایک سادہ کی بات میں سب کچھ کہہ دیا کہ آدم علیہ السلام سے طرش ہوئی وہ شیطان کے بکائے میں آگئے۔ جس آدم علیہ السلام کو بچھے ہی اس کا اس اس ہوا کہ اس سے یہ بچوں ہو گئی وہ فرقہ کے سامنے جھک گئے اور اپنی اس غرض پر غماض سے اسوہ باخروا کر دے۔ اللہ نے اس کی ندامت اور شرمندگی کو بھولی کرتے ہوئے معاف کر دیا اس لئے کہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندوں کے سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

قرآن کریم کو اب رہنمائی دے رہا ہے کہ وہ اس کے لئے رہیں گے کہ وہ چہ سے جب بھی تمہیں میری طرف سے کوئی بدعت ملے اس کو قبول نہ کرنا۔ تمہارے میری تعلیمات کو قبول کیا تو تمہارے لئے یہ فوٹو ہو گا اور کسی قسم کا ریاہی نہیں میرے رسولوں اور نبیوں کی فانی ہوئی تعلیمات سے جن لوگوں نے سچے ہو تو پھر اس کے لئے وہ جسم نیاد کی گئی ہے جس میں وہ بیٹھ بیٹھ رہیں گے۔

وہ آیت:

پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع کی آیت (سورہ بقرہ آیت ۴۰ سے آیت ۱۲۲ تک) مختصر اور چوٹے چھوٹے صنوبر میں اللہ نے اپنی مہربانی کے لئے گئے گئے کائنات و مہمانداروں کے جواب میں اس کی مہربانی بہت دیر سے اور اس امر میں کہ وہ گناہوں کا ذکر کر رہا ہے۔ اس سے پہلے پھر رکوعوں میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان، کفار اور منافقین کا تفصیل سے ذکر کر کے بعد تمام اسانی کر دی کہ اس کو خطاب کرتے ہوئے صرف اٹھا کر ہم نے اس شخص کے جسم کے لئے کائنات کا دروازہ اور دروازہ کی تاجدار کے لئے اپنا کلام عطا فرمایا ہے (اور یہی اسلام ہے) اور وہی جو اللہ سے قوریت اور اور انجیل میں انسانوں کی ہر صفت کے لئے نازل کیا تھا اس نے قرآن کریم میں عظیم کتاب نازل فرمائی جس میں اس کی ہر نکتہ کی کوئی گئی ہے۔ قرآن کریم اور کلام سے جس میں شک و شبہ نہ ہو اس پر اعتراض کرنا سب سے بڑی مخالفت ہے جو لوگ ہر پاسہ کی کلام نہیں ہے۔ کسی کو اس بات کا شوق ہے کہ وہ اس جیسا کلام لے کر نکلتا ہے تو فریاد اور خود کشی بخدا کے سوا ہر دین کے مصلحتی اور دغا دہانوں کو بل کر اس قرآن میں کوئی ایک سورت ہی ہا کر لے آئے۔ لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ فرمایا یہ لوگ کہ اس اپنی آخرت پر، مگر کے جنم کا بندھن بچا ہے جن فرمایا کہ اگر ان رسول نے اپنی رشتہ نہ چلے تو ان کے ہم نے ان کے اس کی ہاتھوں کے ہاتھ سے یہ پھر کرت سب کے سب جنم میں جو کچھ دیکھ جائیں گے اور کہیں کسی طرف سے اس کی مدد نہ کی جائے گی۔

يُنَبِّئُ اسْرَآئِيلَ اذْكَرُوا بَعْمَقِي الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا  
بِعَهْدِي اَوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَايَ فَاَرْهَبُونِ ۝ وَاْمُوا بِمَا  
اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا اَوَّلَ كَافِرِيْهِ وَلَا تَشْرَوْا  
بِاِيَّتِي ثَمَنًا قَلِيْلًا وَاِيَايَ فَاتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ  
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعَاوُنُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۝ اَقَامِرُّوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَكْسِبُوْنَ  
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاَسْعَيْتُمْ بِالصَّبْرِ  
وَالصَّلَاةِ وَاَنْهَا لِكَبِيْرَةٍ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ  
اَنْهُمْ مُّكَلَّفُوْا اَنْ يَّوْمَرُوْا وَاَنْهُمْ اَلْيَوْمَ رَجُوْنَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۶-۳۲

اے اللہ محبوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جس نے تم پر کئے ہیں۔ تم مجھ سے کئے  
ہوئے عہد کو چرادر میں پناہ دے پورا کروں گا۔ تم مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔ اس کتاب پر ایمان لاؤ  
جو میں نے ان کی ہے۔ اور وہ کتاب جو تمہارے پاس ہے یہ کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے تم  
ہی سب سے پہلے اس کا کار کرے والے نہ ہو۔ میری آیتوں کو ظہور و کھرا سامان سے کفر و کفر  
ذکر صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔ اور حج میں جھوٹ۔ عداوت۔ جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ نہ  
کاظم کرو اور گواہ دیتے رہو اور (نہ کے سامنے) ٹھکنے والوں کے ساتھ جھگو کیا تم کوں کو بھلائی کی  
باشہر سکھ نے جو گھرا ہے آپ ہی کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم انکا بھی  
نہیں سمجھتے؟ مہر ہر روز سے مدد مانگو ہے کہ نہ رہا نہ ہے۔ مگر ان کے لئے جو بد نہیں ہے جو اللہ

سے دے دیے ہیں۔ جو اس کا خیال رکھتے ہیں کہ ان کو ایک ر پہنچا دینا چاہیے مانتا ہے اور  
انکے اتنی نافرمانیوں کو کرنا ہے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۴۱

جی	میں باور دلائل سے ملتا ہوں ہے اور اس کی وجہ سے اس کو گناہ
فسر نزل	ظہور یا ظہور کا لقب ہے۔ ترجمہ اللہ کا بندہ
اولو	پہلے
غفلہ	دھڑلہ
ارہبوں	مجھ سے ڈرو۔ (رسو) تم ڈرو۔ اور اگر اللہ کا حکم قبول کرو۔ (نہ کرنا)۔
مصدقی	تصدیق کرے اور اس کا حوالہ دے
لا تکتوبوا	تم نہ
کی کر	انکے لئے دلائل
لا تشرؤا	تم نہ
فما فیہا	تو وہی قیامت، کثرت قیامت
حائثوں	مجھ سے ڈرو۔ (رسو) تم ڈرو۔ اور اگر اللہ کا حکم قبول کرو۔ (نہ کرنا)۔
والتبسوا	وہ
الغی	ج
البجل	جھوٹ
تکتسوا	تم نہ پسند کرو۔ یہاں میں میں لفظ ہے، مکتسوا۔ (نہ پسند کرو)۔



اِنْ شَعُرُوا  
اَنْهَ مُرَوَّنٌ  
يَكُونُ كَرِهًا  
كَيْفَ تَعْلَمُ بِمَا تَصْنَعُونَ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ آيَةُ ۲۴۰-۲۴۱

اسرائیل پر ان راوی کا کھڑے ہونے سے پہلے ہی "مفہم کا بار" اسرائیل حضرت محمد پر ایمان کے پڑے حضرت یعقوب کا لقب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے ہیں جن کوئی اسرائیل پر لایا گیا ہے۔ جو بعد میں اپنے "پ" کو ہودی کہنے لگے۔ یہ روٹ میں ہی اسرائیل (یہو) سے خطاب کیا گیا ہے جس پر اللہ نے بڑے بڑے نعمات کئے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت یعقوب سے حضرت یحییٰ تک قتر باچار ہزار انبیاء گرامتہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حکمت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں جو بات کی جا رہی ہے اسرائیل کو سارے عرب میں جو آثار حاصل ہوئے عرب کے دیکھ کر وہی معاملہ میں ان کی طرف دیکھتے تھے اور ان کے قصور کا انکار کیا کرتے تھے نئی قریم لکھنے کی کھڑی ہوئی کے بعد عرب کے لوگ اس قصے کے شکر کرتے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبی اسرائیل سے پہنچ کر رہے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے سورہ بقرہ میں نبی اسرائیل سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ کہ یہ چار ہا ہ کلمہ کی سرانجام لکھ کر ان تمام نعمتوں کا شکر ادا کرے جس سے پڑے اس کو کرم سے تمہارے اور یہی ہیں جنہیں آج اور میں سے پہلے جو کئی نعمتیں حاصل تھیں اس میں تمہاری ذاتی صلاحیتوں، اہلیوں اور کامیابیوں کا کوئی دخل نہ تھا اور نہ ہی تمہارے اس نئی دنیا اور نئی شرافت کا نتیجہ ہے جس پر تم خود فخر کرتے ہو بلکہ یہ فضل اس کا فضل اکرم ہے۔ اب تمہارے یہ ہر اللہ کا سب سے بڑا فضل اکرم یہ ہے کہ تمہارے اللہ نے تمہاری صلاح کے لئے جیسے کئے ہیں جس کے آنے کی خوش خبری تمہاری کمائیوں میں موجود ہیں اور جن کے آگے کے تم منتظر تھے۔ وہ تمہاری کتاب کی تصدیق کرنے والے ہیں اب یہ تمہارا ہر کام لے آؤ اللہ کی شریعت کی پابندی کرو تاکہ وہ کے دین کے اور یہ تمہیں بھروسہ دینے والے ہیں حاصل ہو چکے جو تمہاری ہر کامیابی اور کامیابیوں کی جہت میں ہے۔

تمہارے محمد سے شریعت کی پابندی کا وعدہ کیا تھا اور میں نے اس کے بدلے تمہیں ایمان کی بہترین دھمکی دی۔ اس کی راجح اور عظمت دے اور آخرت میں دائمی نعمات اور بڑی سکون کا وعدہ کیا تھا۔ آج اگر تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لے آؤ تو تمہیں جہنم کی بھروسہ ہوئی ہوگی۔

## يَبْقَىٰ اسْرَائِيلَ

اَذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي نَمَتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٥٠﴾  
 وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ  
 مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٥١﴾  
 وَاِذْ نَجَّيْنَكُمْ مِنَ الْفِرْعَوْنَ يَسُوءُكُمْ سُوءًا لَعَنَآبِ  
 يَذِّحُونَ آبَاءَكُمْ وَيُهَيِّئُونَ لَكُمْ لِسَاءَ كُفْرًا فِي ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ  
 رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمْ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَالْحَمْدُ لَآلِ  
 فِرْعَوْنَ وَآلِشُرَّتْ تُنظَرُونَ ﴿٥٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵۰-۵۳

۵۰۔ یاد رکھو میری نعمت جسے میں نے تم پر کیا اور جو میں نے تم پر دیا  
 کی ساری قوموں پر پڑائی دی تھی۔ اس دن ہے! اس دن کوئی کی کے کام نہ سکے گا۔ کسی کی  
 شہادت قبول کی جائے گی۔ کسی سے معاملہ نہ جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد بھی ملے گی۔ اور اس  
 وقت کو یاد کرو جب تمہیں ہم سے فرعون کی قوم کے ظلم سے نجات دلائی گئی جو تمہیں شدید تکلیفیں  
 پہنچایا کر رہے تھے تمہارے انکار کو دیکھ کر تھے اور تمہاری حرمت کو رمد و کھا کرتے تھے یہ  
 تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

۵۱۔ یاد رکھو جب ہم نے دو (دو یا بے شمار) گتھارے (مٹے پھاڑ دیاتھ) تمہارے  
 پہنچا دیے اور تمہاری قوم کو ذرا دیا تھا اور تم دیکھ رہے تھے۔

تشریح: آیت نمبر ۵۰-۵۳

آیت ۵۰ میں ایک مرتبہ ہماری اس نیکوئی کا ذکر ہے کہ دنیا کی جس انسانیت اور قوت پر ہمیں غرور ہے وہ عظمتیں اللہ

عی نے ارحم کی جس۔ گرم بحر وہی عکس میں مائل کرنا چاہتے ہو اللہ کے دین سے پاری طرح کا عقلی اعتبار کرلو۔ جس سے اور اس  
 دس سے ارحم دوس دس نہاد ہے یہ جو ہے لفظ و خبر کام نہ۔ سنیں گے۔ کوئی کسی کی سقاوی کر کے گمانہ بکھڑے دھا کر بھرت  
 نیکے گا اور نہ کسی طرف سے نہ دئی جائے گی، ان عمل انبیاء کی ممت ہا کر کرنا اور صرے مسعودوں کے دہا ہرے جسوں سے نہیں  
 مٹا ہوں کی دہا لیں میں پھر دیا ہے کسی کا نہ؟ سنیں گے وہی صرف اللہ سے کیا اہل مہدی ہیں، یہی ہیں اور میں صلیح کا ہا نہیں گے۔  
 ان شخصیت آمود ہا ہوں کے ہمدی اسرائیل کی و دگی کے پند اہم پھتات کر ت کر کر میں انتہائی مقصد سے جان کے  
 ج ہے ہیں یہ واقعات جو عرب کے پہلے پہل کی وہاں پر ہے اور سب کو بھی طرح معلوم ہے وہاں کے لئے مسلمان ہجرت ہیں  
 حضرت ابراہیم کے بعد حضرت یعقوب تک ان کی اولاد (نعمان) لکھن میں رہی۔ پھر بھائیوں کے بعض وحدہ کی بناء پر  
 حضرت یوسف کو دہا میں حیثیت سے مصر پہنچا گیا، اور شام مصر کے پاس میں کو بہت زیادہ اور ان اور و فی انصیب ہوئی۔

جس شخص میں شدید قضا پرانہ سعادت محض ہو، ان کے بارہوئے مصری میں آدھو گئے مصر میں اللہ نے اس کی  
 کھلا کو خوب بڑھایا ہوگی، سہا سل کے بعد فرزان کی و لا اور ایمان و اس کی خود کھلا کھوں تک پہنچ گئی تھی ان ہی امر اعلیٰ کہا جانے گا  
 جو سب حد اطلاق کے اصال اور حرمان سے مرکب جانے کے بعد مصعب فرعون تختہ سلطنت پر بیٹھا، اس کو ہی سرائس سے کی  
 خود راجت اور اوستھی کی اس نے ان کو دلیں کرے کے لئے تمام اہل پرچے اختیار رکھے تھے وہ دہا مارا کے سب سے مہمون  
 کام کر کے والے میں کر دینگے۔ موٹی کالوں کے کھلا و تمام امت و مشق کے کام بھی مازی اور اوست گورے کا کام لیا جانے گا، ہر  
 فرعون کی حد سے اس کا حشر تھا، ان پرستے زبردست عیس لگائے تھے کمال کی کر دھری ہو کر رہی تھی۔ اسی سب کے بارہو  
 ہی سرائس کی مٹی بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھی اس سے فرعون کو اور بھی پریشان تھی اس نے اس نے ہی امر اعلیٰ کے تمام  
 بچوں کے قتل کا امر لڑا کیوں وہ وہ کھیلے کا تھم، ایا کہ وہاں کیاں جواں ہو کر میں کی و لا ہاں میں نہیں۔

فرعونیک فرعون سے ہر اعتبار سے ہی امر اعلیٰ کو جس میں سر کے کھلا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو ایا تمام پر ہم آ گیا اور فرعون کے گھر  
 میں یک عرصہ موت بنا چڑ فرمایا جس کا نام موسیٰ (پاپی سے نکال گیا) تھا کیا۔ اللہ جانے اچھے قدرت سے ان کو فرعون کے کال  
 میں پرورش کر دیا اور تاکہ اس کا نکات میں سرائی طاقت و دلاست اللہ ہی کی ہے، موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے انہوں نے ہی  
 امر اعلیٰ کو نصیحت کی، ان کا کیا کہہ رہی ہیں انہوں کی وجہ صرف یہ ہے کہ تم نے اس چھرا سے جو چھوڑ دیا جو اللہ کی عبادت کا اور ایک  
 لوگوں کا راستہ ہے، تم تم بھرتے عکس میں حاصل کرنا چھوڑو اللہ کے دین کے اختیار کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلعت سے  
 قوم ہی امر اعلیٰ میں ایک نیا دہا اور جوئی پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکمت کو تسلیم کر لیا اور حضرت موسیٰ نے  
 فرعون کو طرح طرح کے ٹھٹھکے مگر وہ اپنی حدود میں اصرار ہی پر اڑا ہوا۔ یک دن حضرت موسیٰ نے اللہ کے حکم سے بڑی  
 مار داری کے ساتھ اپنی قوم کو اس بات پر راہ کر دیا کہ وہاں دانت مصر سے نکل جائیں تاکہ فرعون کے حکم سے نہ بھرتے حاصل ہو سکے۔  
 ایک دانت پر ہی قوم میں امر اعلیٰ مصر سے روانہ ہو گئی یہ قوم سمندر بڑھ کر اس کے کنارے پہنچی تھی کہ فرعون کو اطلاع ہو گئی اور وہ  
 ایک بہت بڑا لشکر لے کر ہی اسرائیل کے ساتھ میں روانہ ہو گیا۔ جس نے اسرائیل کو اس کی اطلاع ملی کہ فرعون اور اس کا لشکر

کے نقیب علی رضا صاحب رحمہ اللہ اس تصور سے ہلکے گئے کہ "میں سمندر ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر" نہیں ہاں میں مجھے کیا کوئی جگہ نہیں ہے اس واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے عصا کو سمندر پر مارا تو اس میں بارہ رتے بن گئے اور انہی اسی رتوں کے پار وہ پہلے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بغیر کسی ٹھکانے کے سمندر میں رہے۔ ابھی اسی طرح پہنچے تو نے دیکھا کہ فرعون اور اس کا لشکر وہاں پہنچ گئے۔ اس نے فرعون کو دیکھا کہ وہ اس میں غرق ہو چکا ہے۔ اس کا حکم دیا۔ ہسٹریکون ہارو اس کا لشکر سمندر کے درمیان میں پہنچ گئے تو اللہ کے حکم سے پانی پھیل گیا اور فرعون اور اس کے تمام لشکر کو غرق کر دیا۔

فرعون کے حکم سے نہایت فرعون اور قوم فرعون کے فرق ہوئے۔ بعض نے وہ واقعات کی طرف اشارہ آیات میں یا وہ حالتی کراہی گئی ہے کہ ظالم کے حکم سے سات سو فرعون اور اس کی قوم کے فرق کر کے اس میں تمہارے اور پرستاروں کا انعام تھا۔ مگر تم نے اللہ کا شکر کرنے کے بجائے تکبر اور غرور کا درس دیا۔

### وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ عَقَبْنَاكَ  
عَنْكَم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥١﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَىَ  
الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ  
يَقَوْمِ إِنِّي كُنْتُ نَذِيرًا لَّكُمْ أَنْتُمْ بَارِعْتُمْ عَنِّي فَأَنْتُمْ أَغْوَىٰ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ  
إِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَتَيْنَاكَ بِهِ هَدًى وَإِن يُدْرِكْكَ مِن بَعْثِ رَبِّكَ  
قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الْعِجْلَ مِن قَبْلِهِ وَأَنَا مِنَ الْمَقْتُولِينَ ﴿٥٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۴۹-۵۳

یاد رکھو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا۔ پھر تم نے (ان کے جانے کے بعد) ایک عجلہ (کوس کی عبادت شروع کر دی تھی) تم بہت زیادتی کرنے والے بن گئے تھے۔ پھر بھی ہم نے تمہیں صاف کر دیا کہ تم احسان مانو۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب اور ہنجرہ عطا کیا تاکہ

تم سیدھی راوا اپنا سکو۔ جب سوئی نے اپنی قوم سے کہا کہ اب میری قوم تم نے چھڑا دیا کر اپنا چار  
تھکان کیا ہے۔ اب تم اپنا چار کرتے داتے سے تو پر کر دو اور ایک دوسرے کو آپس میں قتل کرو۔  
یہی طریقہ تمہارے خالق کے نزدیک بہتر ہے۔ بے شک وہی سوال کرنے والا ہے اور ان ہے۔

# ذات القرآن ایت ۱-۲۸

وَاغْنِنَا	ہم سے دھرو کیا۔
اَوْ بَعِثْ	پا بھس
لَيْلَةً	رات
اتَّخَذْتُمْ	تم نے کیا
الْعَجُلُ	چھڑا (گائے کا چر)
عَمَلُوا	ہم نے کیا کر دیا
مِنْ تَعْدِ ذٰلِكَ	اس کے بعد
تَشْكُرُوْنَ	تم شکر کر دے
اٰتَيْنَا	ہم نے دیا
الْفُرْقَانُ	تم پر ہاتھ لگے اور میں فرق کرے ہاتھ
تَهْتَدُوْنَ	تم ہدایت حاصل کرو گے
ظَلَمْتُمْ	تم نے ظلم کیا
بِإِيجَادِ	پیدا کر
تَوْبُوا	تم توبہ کرو
بَارِئٌ	پیدا کرنے والا
الْقُلُوبِ	قلوب کو

میں نے

مکتبہ

المجلة

١٠

تشریح: آیت نمبر ۵۱-۵۳

[illegible][illegible][illegible]

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسَىٰ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ إِلَٰهَ جَهَنَّمَ  
فَأَخَذْنَاكُمُ الضُّعْفَةَ وَأَنْتُمْ تَنْصُرُونَ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ  
بَعْدِ مُوسَىٰ أَنْعَمَكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٥﴾

قرآن: آیت نمبر ۵۶۳۵

اور (یہ) جب قرآن موعی سے کہا ہم تمہارے ادھر اس وقت تک ایسا نہ لائیں گے  
جب تک ہم اللہ کو اپنے سامنے نہ دیکھ سکیں گے۔ پھر تمہیں بجلی نے تھمرا اور تم دیکھنے رو گئے تھے پھر  
ہم نے تمہیں تمہارے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھ کر لیا شاید کہ تم فکرت گزارو بن جاؤ۔

لَقَدْ اَلْقَاكَ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

فَلَنُؤْمِنَنَّ

قرآن: آیت نمبر ۵۶۳۵

جب حضرت موسیٰ کو طاقت تو یہ تھی، ایسی تحریک لائے خود وہاں جو پہلے سے تھے اس  
سے بھی گزرا لوگوں نے کہہ شروع کیا ہے موسیٰ تم کہتے ہو کہ اللہ تم سے اٹھ کر تانے بہاں بات کا کیسے ہیں کر لیں جو اس  
وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک اپنی آنکھوں اور کانوں سے سب کچھ نہ لیں۔ حضرت موسیٰ نے پوری اوم میں  
سے مزدور اور لوگوں کا انتخاب کیا۔ یہاں کو حور ہے گئے۔ جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے کام کیا کہ اے میں کو یقین نہ لائے گئے  
ہم تو اس وقت تک یقین نہ کریں گے جب تک حور اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے، اسی گنتی پر ایک ایسی ذمہ داری چٹ  
پہ لائی کہ میں ایک بیت نامک آواز بھی گئی۔ اسی آواز کے اثر سے ان کے دلوں کی دھڑکیں بند ہو گئیں اور وہ سب کے سب  
مر گئے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ سے دعا کی کہ رب عاقلین میری قوم بہت جلد و گنہگار ہو جائے وہ سمجھیں گے کہ میں نے اللہ کے  
لہجہ کو سنا ہے۔ حضرت موسیٰ کی دعا کو قبول کر لیا اور اس کو دوبارہ عود کر دیا۔ دوبارہ عود کر کے علیہا ان کے لئے ایک بہت بڑا  
پہنچا کر اس کے بعد بھی ابھرنے لگی تھی۔

وَوَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ  
وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوىَ كُلَّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا  
رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵

ہم نے تمہارے لایہ دار کا سایہ کیا جس سے وہ ساری چیزیں یاد رکھ گیا (یا) ہم نے تمہیں جو پاکیزہ چیزیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ (اس کے بعد) تمہیں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا البتہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے۔

لغات القرآن ۲۷۷

ظَلَّلْنَا	ہم نے سایہ کیا
الغمام	پادل یا مہ
مَنَّاءُ	میں دھبیے کے دانوں کی طرح لایہ دار شیریں دھنی کی طرح
السَّلْوى	سوی (سحروں سے بچا کا پتہ دینے)
ظَلَمُوا	انہوں نے ظلم کیا۔
مَا ظَلَمُونَا	انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔
يَظْلِمُونَ	وہ ظلم اور دانی کرتے ہیں۔

تشریح: آیت نمبر ۵

یہ امرائے کائنات وں شامہ (الطین) کا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں حضرت یعقوب اور ان کے تمام





کہاؤ (مگر) اور ان سے میں بھیجے دیکھے داخل ہوں۔ اور وہاں سے کہنا **حِطَّةٌ** (یعنی الٹی توبہ) ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیں گے اور اچھا طریقہ اختیار کرے۔ دلوں کو ہم ہر فضل و کرم سے نواز دیں گے۔ اس کے بعد ان ظالموں نے اس بات کی کوبیل ڈالا جو ان سے کہی گئی تھی۔ پھر ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے ان کی زیادتی کی وجہ سے عذاب نازل کیا۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۵۵

أَوْخَلَوْا	داخل ہو چکے
أَلْقَيْنَا	سحق دہی، ڈالیں
سَجَلًا	لکھے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے
حِطَّةً	الٹی توبہ
نَقْلُوهُ	ہم سناں کر دیں گے
حُطْبًا	خطابی، مغز میں
بَدَلًا	بدل
غَيْرَ إِلَهٍ إِلَّا هُوَ	جو کی دنیا کی
أَنزَلْنَاهَا	ہم نے نازل کیا، دیا
وَجُزْءٌ	عذاب، جزا
يَكْسِفُونَ	لٹک کر رہتے ہیں، ہار رہتے ہیں

### تشریح: آیت نمبر ۵۵-۵۹

لک ساہی ایک ہستی "یہ کون ہے؟" آج کل "کدھکا" کہتے ہیں بڑی خوشحال ہستی تھی۔ اس سخی حالوں کو زندگی کی تمام کوتاہیاں اور راتیں حاصل تھیں۔ سرسبز اور شادابی پھلنے سے وہ بے حد نئے باغات اور کھیتوں سے پانی ملتا تھا۔ مگر وہ زندگی کی بہن راحوں میں نہ کر سکتا تھا۔ اور آخرت سے اس قدر غافل ہو چکے تھے کہ جھوٹا عیب اور دھوکا دہی ان کی زندگی کا معمول بن کر رہ گیا تھا۔



اضْرِبْ	فلا ضرب
غَصَا	اُمی
اَنْفَجَزَتْ	پھٹی۔ (بہرے)
اَشْنَأَ عَشْرَةً	بہر
غَبَا	چھڑا۔ (پانی کا چھڑا)
قَدْ عَلِمَ	چینا مان ہوا
كُلُّ اَنْسَابٍ	سب لوگوں سے
مَشْرُوبٌ	پینے کی مشروبات
لَا تَنْفَرُوا	نہ بھڑو نہ بھڑو
مُقْبِدِينَ	مہارنے والے

### تشریح: آیت نمبر ۲۰

جب ہی اسرائیل جٹا کا دیکھتا ہے کہ اس کے قریب پہنچے تو انہیں پانی نہ ملا۔ یہ اس کی شدت اور سرکھٹ اور اطمینان نے لوگوں کو حال اور پریشانی سے بہرہ ور کیا۔ اسرائیل حضرت موسیٰ سے غلط گئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہر حق صرف میں ہی ہوں۔ اچھا کہ تم کو کب نبی کی ضرورت ہو یا قبول کیا کرتی تھیں؟ آج ہم پانی کے قطرے قطرے کے لئے سخت پریشان ہیں حضرت موسیٰ نے انہیں ان سے درخواست کی، فرماؤ کیا کرتے ہو؟ انہیں نے کہا کہ ہم نے کچھ ذمہ دار جوڑ رکھے ہیں کہ ان کو ساتھ لے کر جاؤ۔ چنانچہ پناہ عطا ہوئی پانی دے دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا اور عطا کے بعد سے ہی اس چٹان سے بارہ چشمے بہنے لگے۔ تمام قبیلے کے لوگوں نے اپنے اپنے پانی کے گھٹے میں پانی پیا۔ چنانچہ اس سے بارہ چشمے بہنے لگے۔ جو یہ انہی کے پاس آج تک موجود ہے۔ یہی اسی زمانے میں ہے۔ اسی زمانے میں ان کے اختلافات مقدمہ کی جگہ پرانی تحقیق کے لئے فوراً لے گئے۔ یہ اس چٹان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ چٹان اس قدر اونٹ کے دو سالانہ بلند ہے۔

آگے کی طرف تڑپ رہی ہوئی ہے اور اس صفحہ کے قریب "جہا" کی دستخط دادیں میں واقع ہے۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ سے ملنے والا نیک ہے جہاں بہت سے کرم کئے گئے ہیں یہی ایک بہت بڑا کرم ہے کہ اس نے ریگستان میں بھی پانی کے چشمے بہا کر دیے ہیں اور کائنات کے سارے نظام میں صرف یہی ایک قدرت کا اثر ہے لیکن یہی امر انکھلنے والے جہاں اللہ کی بہت سی عطا کی ہوئی نعمتوں کی جگہ دہی اور بھڑکی کی اس نعمت کا بھی پتہ چلنے والے کوئی انسان نہ دے گا اور سوائے اللہ میں کوئی کی نہ کہ۔

### وَإِذْ قُلْتُمْ يَحْيَىٰ

لَنْ نُّصِيرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ قَدْ خُلِقْنَا بِكَ يُخْرِجُ لَنَا وَمِمَّا  
 تُسَبِّتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقَتَائِبِهَا وَقُومِهَا وَعَدَسِهَا  
 وَبَصِلِهَا أَقَالَ اسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
 لِّهَاطِلُوا مِصْرًا فَإِنْ لَّكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ  
 الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبِنَا إِنَّهُنَّ ذُلٌّ لِّهَاطِلُوا  
 كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ  
 بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾

ترجمہ: آیات ۶۱

اور جب کہ تم نے یحییٰ سے کہا ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے تو آپ نے فرمایا کہ  
 سے دعا کرو گے کہ وہ صبح کے لئے اسکی چیز لے کر دے جو زمین سے آئی ہوں (جیسے لڑکائی، لکڑی،  
 ٹھیکے، مسور اور پتھر۔ سوئی سے کہ، کیا تم ہجر حج کے مقابلے میں جہاں جہاں چاہے ہو؟۔ (جہاں تم گئے  
 شہر میں ہر بڑا دہاں جمی ہو سب کچھ لے کر جہاں گئے ہو۔ (آخر کار) اوستا لکھی ان پر سب سے زیادہ  
 کی طرف غلبہ الہی کے مستحق بن گئے، یہاں سے ہزار کہ اللہ کے حکامات کا انکار کرتے اور ناحق اللہ  
 کے نبیوں کو قتل کر رہے تھے یہ ان کی بے نظری اور اللہ سے بددعا جانے کا نتیجہ تھا۔

## عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۱۰۱

لَنْ نَصْبِرَ	ہم سہمہ نہ کر سگے
طَعَامٌ	کھا
وَاجِدَةٌ	ایک
أُذُنٌ	تو دھاکر
يَخْرُجُ	نکلے
ثَبْتُ	اگلا ہے۔
يُقَلِّدُ	تکرار کر، ساک
قِلَافًا	گڑی
فُؤَادٌ	گیموں، (ہمت)
عَدَسٌ	مسور
نَصْلٌ	پتہ
اتَّسِبَلُونَ	کیا تم بے سہ ہو
أَذَى	گھنٹھ مسموم، بے قیمت
خَبْرٌ	زیا دہ بھڑ
مَضْرُ	شہرہ اس سے مراد ملک مصر بھی ہو سکتا ہے جہاں کی ذمہ دہری، رنگی سے نکل کر آئے ہیں۔
سَأَلْتُمْ	تم نے سوال کیا
ضَرْبٌ	بارش کی، مس، کر، کی
أَلْبَلَةٌ	اُلت سے مراد، غوری



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّبِيَّانَ  
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۲

ہے شک جو لوگ ایمان لائے، جو یہودی ہو گئے اور نصاریٰ اور سبکدوش پرست بن گئے ان  
میں سے جو کسی نہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے گا اور اس نے نیک کام کیے ہوں گے تو ان  
کے لئے ان کے پروردگار کے پاس اجر و ثواب ہے نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۶۲

هَادُوا

جو یہودی بن گئے (یہی وہ مسلمانے تھے جو نے یہودی بن گئے)

النَّصَارَى

نصرانیوں کا نام ہے جنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے اثر و ماسوت سے حضرت عیسیٰ نے ہجرت کر کے کریم بنی

چھوڑا

الصَّبِيَّانَ

بچے (مرد و عورت) کو کہتے ہیں۔

صَالِحَاتٍ

نیک اور بھلا کام

أَجْرٌ

ہجرت

لَا يَحْزَنُونَ

اور غمگین نہ ہوں گے

تشریح: آیت نمبر ۶۲

ان آیت میں مسلمان، یہودیوں، نصاریٰ اور سبکدوش کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ جو ان کے لئے ہر قسم کو اللہ تعالیٰ  
اور ان کے رسول پر ایمان لائے اور ان کی باتیں اور حکام کو اپنی زندگی میں عمل کرے اور ان کے احکامات کو اپنی زندگی میں



اس میں اہل کتاب و غلبہ کر کے لے رہی تھیں کہ اس کتاب کو سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ پر لیا جانا چاہئے تھا کیونکہ ان کتابوں میں ہر دور کا مصلحت کی تشریح اور کسی سے حق واضح بنائیں اور غریب موزوں ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں اہل کتاب کے ساتھ مومنوں کو کیوں شامل کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں بحیثیت ذلیل و غلبہ اور ایک گروہ کے مومنوں کو بھی شامل کر کے کیا جارہا ہے کہ تہذیبی و اخلاقی بات کا ہمارا ایمان اور عمل صالح پر ہے اور اہل کتاب کا بھی۔ مگر مومن بھی ایمان اور عمل صالح کا ساتھ رکھنا چاہئے۔ ان کی نجات کا ہمارا ایمان اور عمل صالح ساری انسانیت کی نجات کا سبب ہے اور اللہ کے پاس عزت و عظمت حاصل کرے گا اور جہنم بھی جلی ہے۔

اس اہل کتاب سے میں باقوں کا مطالبہ کیا ہے (۱) ایمان ماننا (۲) ایمان والا خیرت (۳) اور عمل صالح۔ یعنی جس میں کسی پر تین باتیں ہیں کہ اللہ کے پاس اس کے لئے اجر عظیم موجود ہے۔ جب ایمان آتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پر اس کے تمام رسولوں پر، کتابوں پر، فرشتوں پر اور بالخصوص نبی کریم ﷺ اور ان کی خدمت نبوت پر ایمان لاؤ اور آخرت کی زندگی پر یہ یقین رکھنا کہ وہاں ہمیں ایک لمحہ کا حساب دینا ہے۔ تیسری بات عمل صالح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عمل صالح وہی ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مسدود کیا ہے اس کے سامنے چلنے کی ہے۔ اگر کسی کا ایمان نہ ہوگا تو وہ ایمان اس کی طرف سے عام و کرام اور آخرت کی دنیا و دوسری کائنات سے لگے گا۔ اس میں اہل ایمان کو اس نے شامل کیا ہے تاکہ یہ بات نہ دلی جائے کہ اللہ کے نزدیک یہاں سے ہیں ہے کہ کوئی دنیا غیر ہوگی ایمان اور عمل صالح کی روح کی تعمیر کرے وہ اللہ کے کرم کا مستحق ہوگا۔

وَلَا تَأْخُذْ بَعِثَاتِكُمْ وَلَا تَقُولُوا قَوْلُكُمُ الظُّلُمَ وَلَا تَأْخُذْ  
بِأَنفُسِكُمْ بِمُؤَوَّاتٍ ذِكْرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۰﴾  
تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ  
لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰-۱۱

اور یاد کرو جب ہم نے ظور کو تمہارے سروں کے اوپر مقلیٰ کر کے تم سے پکارا وہ یہ تھا اور کیا تھا کہ جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے اس سے مضمونی سے تمام لوگوں کو کہ اس میں (حکایت) ہیں ان کو یاد رکھنا کہ تم تقویٰ حاصل کر سکو۔ پھر تم نے اس (اقرار) سے مدھوز لیا۔ اگر تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم ضرور تھکنے والے ہو جاتے



یہ مصحفی انصاف، رسم ہے کہ ان غیر فکسوں کے ساتھ خود اللہ سے تن پہنچ رہا ہے سب مسطہ کر کے ان کو تیار رہا پڑھیں کیا لکھا  
کی اس اوپر سے مل کی دعا قبول کر لیا اور ان کو ایک مرتبہ بھروسہ کر لیا۔

وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الذِّكْرَ اَحْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ  
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۖ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا  
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۳-۱۶۴

اور تم ان لوگوں سے خوب واقف ہو جنہوں نے تم سے ہفتہ کے دن (بچل کا حکم  
کرنے میں) تمہارا کیا تھا تو ہم نے ان سے کہا تم ریل و خوار بندہ بن جاؤ۔ پھر ہم نے اس واقعہ کو  
اس زمانے کے لوگوں اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے ہدایت اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے  
میراث و نصیحت بنا دیا۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۶۳-۱۶۴

لَقَدْ	الذِّكْرُ (قرآن کے سلسلے پر آیا ہے)
عَلَّمْتُمْ	تم نے جان دیا
اَعْلَنُوا	جنہوں نے دنیا میں کی حد سے باہر گئے
السَّبْتِ	ہفتہ کا دن، سبت
كُونُوا	تم ہو جاؤ
قِرَدَةً	بندہ
خَاسِئِينَ	ذلیل



وَأَذَقْنَا لِمَوْلَى الْقَوْمِ

إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكُمْ أَنْ تَدْخَبُوا بَقْرَةً قَالُوا أَتَشْعِدُنَا هَؤُلَاءِ  
 قَالِ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَلُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا  
 نَبِيَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ قَالِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا فَائِضٌ  
 وَلَا بَعْثٌ عِوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فافعلوا مَا تَأْمُرُونَ ۝  
 قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْثُهَا قَالِ إِنَّهُ يَقُولُ  
 إِنَّهَا بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقْبَعُوا لَوْثَهَا فَسَرَّ الظَّالِمِينَ ۝  
 قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقْرَ شَبَهَ عَلَيْكَ  
 وَإِلَّا أَنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْذَنُونَ ۝ قَالِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقْرَةٌ لَا  
 ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شَبَهَ لَهَا  
 قَالُوا الشَّنْ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبْخُوهَا وَمَا كَادُوا يَعْمَلُونَ ۝  
 وَأَذَقْنَاكُمْ نَفْسًا فَادْرَأْهُمُوهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ  
 تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا هَرَبُوهُ بَعْضُهُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ لِلَّهِ الْوَلِيُّ  
 وَيُرِيدُكُمْ أَيْدِيَهُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ثُمَّ سَفَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ  
 بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْجِمَارِ تَوَأْسُ قَسْوَةً وَإِنْ مِنَ الْحِجَارِ

لَمَّا يَنْفَجُرُ مِنْهُ الْأَثَرُ وَإِنْ مِنْهَا لَمَّا يَشَقُّ فَيُخْرِجُ مِنْهُ  
الْمَاءُ وَإِنْ مِنْهَا لَمَّا يَنْطَبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ  
عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰

اور جب مٹی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو۔ مٹی نے کہا میں اللہ کی بات، لگتا ہوں اس بات سے کہ میں چاہوں میں سے ہو جاؤں۔ کہنے لگے، پتہ تو ہے ہمارے مغلطو کا کچھ کہہ کھول کر بتا، کہ وہ کیسی ہو؟ مٹی نے کہا اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ نہ بڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ میان عمر کی حد اور جسمیں جو کچھ علم دیا گیا ہے اس پر عمل کر رہے کہنے لگے مٹی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ اس کی وضاحت کرو کہ اس کا رنگ کیا ہوا؟ مٹی نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا ہوا ہو، یکھنے والوں کو بھی لگتی ہو کہتے تھے مٹی آپ کو دکھاؤ، چہ بچے کہ ہمیں وضاحت سے بتا دے کہ وہ گائے کس طرح کی ہو گی کہ اس گائے کے بارے میں شہرہ پڑ گیا ہے اور اللہ ہم ضرور بہت پالیں گے

مٹی نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ گائے نہ تو اس میں جوتی تھی نہ زرد و کھیت میں پانی نیچنے کے کام میں آئی ہو اور گچس لم ہو اور جس میں کس طرح کا بھی دغا نہ ہو اس پر کیسے بند کیجھو؟ تم نے نہیں غور کیا بات بتائی ہے۔ پھر اسوں نے گائے کو ذبح کیا اور اسے کرنا نکلیں چاہتے تھے۔ اور یہ کہ وہ جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس قتل کو ایک دوسرے کے سر توپ دے تھے وہ لاکھ مرنے پر پہنچا رہے تھے اللہ اس کو کھانا کر دیا چاہتا تھا۔ اس لئے ہم نے تمہیں حکم دیا کہ تم اس گائے کا ایک ٹکڑا مرنے والے کے جسم سے نکالو (تاکہ وہ قاتل کا نام بتا دے) اسی طرح اللہ (جاسم کے ذریعہ) اسوں کو زندہ کرے گا۔ اور وہ جسمیں، بنی اللہ جس کی نشانیں وہ گناہ ہے تاہم عقل سے کام نہ لیں اس کے بعد تمہارے دل بھر کر طرح طرح ہو گئے بلکہ پھر سے بھی زیادہ غصہ۔ اہل چتر تو وہ ہیں جس سے نہیں جاری ہو جاتی ہیں، بعض اہل چتر بھی ہیں جو چھٹ جاتے ہیں اور ان سے اپنی نکلے ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو اللہ کے خوف سے رُپڑتے ہیں۔ اللہ تمہارے ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

خاتم القرن آیت نمبر ۷۳۶

يَا مُرُ	اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تَذَبُّحُوا	مذبح کرو
بِقِرْفَةٍ	گائے بکر
أَتَجِدَارٍ	باتو تم کو طاقات اور (تم سے کتاب)
هُرُورٍ	دانی
أَبْنِ الْكُورِ	یہ کورس اور کورس
يُبَيِّنُ	کلاس اور کورس کورس کورس
مَاهِي	ماہی (پکڑنے کی جگہ)
فَانْصُصْ	پکڑو
مَكْرُورٍ	پکڑ کر
عَوَانِ	درمیان
فَانْقَسِبُوا	چونکہ یہ (ب) پکڑ کر
تَوَمَّرُوا	سہل پکڑ کر
مَالَوْنِ	اس کا ایک تیار (یا پکڑ کر)
صَفْرَةٍ	.
ذَلَعِ	گہرا
تَسْرُ	خوش کر دیتی ہے
النَّظَرِ	دیکھو اس
تَشَابَهَ	شیر یا گھوڑا
لَا دَلِيلَ	خیر ہے بحث۔ تو یہ وہ شریک۔ وہ گنہگار

فَيُثِيرُ الْأَرْضَ	وہیں کہ (را) کا حق ہے
لَا تَنفِقُ	بچتی نہ ہو
أَمْحُثُ	بکھینچی
نَسْلَمُ	تھیں تو، ب
لَا تَنِيَّةَ	بڑا نہ کہ تہیب نہ
لَا	اب
حَسْبُ	تو آ (حسب) یعنی تو حق سے (ہو)
فَلَمَّا بَلَغُوا	انہیں سے (تاکید) کہ (ب) ۱۱ (نور) (میں) ۷، (تاکید)
مَكَادُورًا	دو قریب سے (۱۱) (کدوا) (بلعوں) (دور) (بکھر) (پا) (جے) (جے)
فَتَنَّمُ	تم سے (تاکید)
كَرَاءَتَهُ	تو ایک (اور) سے (پڑا) (شے) (جے)
مُخَوِّجٌ	کا (لے)
ضَرْبُهَا	خبر (دور)
بِخَبَرِهَا	میں (اور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
بِخَبَرِهَا	دور (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
أَلَمْ تَرَ	مگر
فَلَمَّا	دور (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
الْحِجَارَةُ	مگر (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
أَلَمْ تَرَ	مگر (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
بِخَبَرِهَا	مگر (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
يُثَقِّلُ	پہلے (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)
أَمَّا	پہلے (دور) (مگر) (کے) (کا) (خبر)







دل چھوڑ سے ریچھو نہت ہو جایا کرتے ہیں مگر کے بعد نکل اور تقویٰ کے بڑھنے کی صلاحیت عارضی اندر ہر کل ختم ہو جاتی ہے۔

(۲) انسان اگر اپنے آپ کو کمال میں ہے تو آہستہ آہستہ اللہ کے قانون کے مطابق ان تمام عملوں سے محروم ہو جاتا ہے جو اللہ نے اس کے اندر رکھا، لیکن چتریت سے سخت ہو کر بھی چھری دوتا ہے۔ اس کے اندر پانی کے ٹپے جاری ہونے کی صلاحیت اگر فروغ نہ ہوگی ہے تو اس نئی کے وجود یہ چیز اس کے اندر دتی جاتی ہے۔ لیکن اگر انسان کا اس اخلاقی بگاڑ میں کسی حد سے سخت ہو جائے تو اس کے دل کے تمام سونے بالکل نکل جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص ایک دفعہ کلامِ ناب ہے اس کو اللہ کے کلام اس کی درجہ بال کر بھی سوا نہیں سکتا۔

### أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يَحْرِفُونَ مِنْ بَعْدِ  
مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱﴾ وَإِذَا قَالُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا  
آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بِعَضُدُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا  
فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لِيَخْأَوْهُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۲﴾  
أَوْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۳﴾  
وَمِنْهُمْ أَقْبِيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانًا وَإِنْ هُمْ  
إِلَّا يَكْفُرُونَ ﴿۴﴾ قَوْلُ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ  
تُحَرِّمُوا لَكُمْ هَذَا مِنْ عِنْدَ اللَّهِ لِيُخْشَوْا بِهِ فَمَنْ  
قَلِيلًا قَوْلُ لَكُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَقَوْلُ لَكُمْ  
مِمَّا يَكْتُمُونَ ﴿۵﴾

## ترجمہ: آیت نمبر ۷۵ تا ۷۶

کیا پھر تم ان سے، اور رکھنے ہو کہ انہی کی پٹ میں گئے، ان لوگوں میں سے بہت سے لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ کا حکم سننے میں بھڑکی چلے، پھر ان کو بدل دیتے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں (کہ وہ برا ہے جس سے)

جب وہ مسلمانوں سے ملنے ہیں تو کہتے ہیں ہم ان سے آئے اور یہ، انتہائی ہی ایک دوسرے سے بٹتے ہیں، کہتے ہیں جو، تم اللہ سے تمہارے، پھر تمہاری کتاب میں (کھول دی) ہیں، ان کو کیوں بنا دیتے، یا ہم ان کا کس کھتے ہو، وہ ہیں۔ یہ چہ تمہارے، اب کے سامنے (تاریک کے، ان) تمہیں ملے

فرمایا یہ لوگ، تاہم کس چیز سے کہ وہ کچھ یہ چھو ہے میں اور جو وہ ختام کر ہے میں ان اللہ کو چاہئے ہے (ہماری جماعت دے) جو کتاب ان کا کوئی علم نہیں رکھی، انھیں وہاں آدروں اور تمہیں میں ہی ہوں سے، مانی، وہی ہے، ان کے لئے تو ہے انھوں سے کچھ کر سکتے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے یہ ہے تاکہ ان کے یہ تو تھا، ان کا ان کا حاصل کر لیں۔ ہر گز نہ ہوں سے ان کے سے (ان تحریف تہذیب کی وجہ سے) جس کو ان کے ہاتھوں نے لکھ، وہ ان کو چاہئے ہے ان کے سے ان کوئی کی مدت جو وہ لکھ رہے ہیں۔

## لغات القرآن آیت نمبر ۷۵ تا ۷۶

لَطَمُوا	تھپا پھر نہ توڑتے تھے، یا، پھر تھپوں، نہ توڑتے
لَا يُؤْمِنُوا	یہ کہہ رہے ہیں، یہ کہتے
لَرَبِّیْ	یکہ، مدت
بِسْمِیْ	دیکھتے ہیں
بِحُرْفُوْ	وعدہ لے میں
عِدْوَةٌ	جس کو اس نے لکھا

أَتَّخِذُوا لَهُمْ	کیا تم ان کو پتہ دیتے ہو۔ (ان کا بخیر و شر نہ جانتے ہو، ہم ان کو)
لَخَبْرُ الدِّينِ	لہذا خبر دے
لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	تاکہ تم سے بھنکریں۔ (لی تاکہ یہ خبر دو بھنکریں، ہم تم سے)
يُسْرُوْنَ	دو چپائے ہیں
تَغْيِبُوْنَ	دو باطن کرتے ہیں لکھ کر کرتے ہیں
أَقْبُوْنَ	ہاتھ ملانے پڑھ (ایک دوسرے پڑھ)
أَعَابِيْ	ترنا میری (غیبیہ نہ ہے)
يُظْلَمُوْنَ	دو گنا کر مٹے ہیں
وَقِيْنَ	برہنہ دیتی
يُحْكَمُوْنَ	دو گنتے ہیں
يَقُولُوْنَ	دو کہتے ہیں
لِيَشْعُرُوْا	تاکہ وہ یہ نہیں محسوس کر لیں
كُتِبَ	کلیا

### تشریح: آیت نمبر ۷۷-۷۸

ان آیتوں میں یہودی منصفین کے رد میں یہودیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ ہیں میں ایک گروہ جو وہ سے جس کا سامنا اور اس کے رسول کی دشمنی کا ٹکٹ اور دین اسلام کے خلاف سازشیں کرتا ہے، دوسرا وہ گروہ ہے جو الیہ پڑھا اور جاہل ہے۔ ان کا کام صرف یہ ہے کہ دوسرے کا تو کوئی غم نہ رکھتے ہی ہیں، ان میں رسول کو ادا کر کے من گھڑت خیالات، آراء و روایات اور سنن اور ان کے عقائدوں سے کھینچتے رہتے ہیں، یہی میں پتی سمات سمجھتے ہیں۔ ان جاہل اور خوش عقیدہ لوگوں کے سامنے رہا ہے انھوں سے تو ریت میں تبدیلی کر کے مریض طرح کی ہے سراپا، ان میں عداوت ہے، ان کے دل سے ان کا نام نہ ملے، عمل نہ کیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اپنے انھوں سے بھونکی باتیں اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور لوگوں کی کم مائی اور جہالت سے فائدہ اٹھا کر ان کی دولتہ بخورے ہیں ان کی یہ سازشیں بھروسہ رکھائی، ان کے لئے آخرت کا دہریں بھروسہ ہے۔

وَعَالُوا لَنْ نَسْنَأَ النَّارُ إِلَّا آيَامًا  
مَعْدُودَةً قُلْ أَخَذْتُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ  
اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ بَلَى مَنْ  
كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَعَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٢﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۸ تا ۱۲

کہتے ہیں کہ ہمیں جہنم کے چمکدوں کے ساتھ اور زخ کی تک چھوئے کی بھی نہیں آپ کیسے  
کیا تم نے اللہ سے کوئی وعدہ لے لیا ہے کہ وہ ہے کہ اب وہ اپنے وعدے کے مطابق رہے گا کی نہیں تم اللہ  
پر ایمان رکھتے ہو کیوں کہ تم نے جو جہنم جانتے ہی نہیں۔

جی ہاں کیوں نہیں جہنم سے کوئی بڑی عاقبتی ایسا ہی کے کیا ہوں نے یہ کہ ہر طرف سے  
تھیم ہا تو وہی جہنم ہے۔ ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے  
نیک عمل کیے وہی جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

نکات القرآن - آیت نمبر ۸ تا ۱۲

لَنْ نَسْنَأَ	جس پر ہم نے
آيَامًا مَّعْدُودَةً	چمکدوں پر، ہر کا خیال ہی کہ اگلے چھ چھ برس میں رہیں گے
أَتَعْلَمُونَ	تم سے پوچھتا ہے

لَنْ يُخَفِيَ	وہ ہرگز غائب نہ کرے گا
أَم عَفْوَ بَرٍّ	یا تم آجئے ہو
بَلِيٍّ	کیا اس کی جگہ ہاں
سَبَّةٍ	مگر، اے اقی
أَحْطَطَ	اس نے گھیر لیا
أَصْحَابُ الْمَأْثَرِ	چہرہ والے
خَلْدُونَ	نہ بد رہتے والے
أَصْحَابُ لُجَّةٍ	جنت والے

### تشریح: آیت نمبر ۸۸ تا ۸۴

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں یہود کا یہ قول تھا کہ یہاں تو فرشتے ہر سال سے۔ ہر روز ارماں کے طے سے ہر لوگ ایک دن اور رات میں رہیں گے اور سات دن سے زیادہ نہیں عذاب نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تم نے چاہیں نہ تک چھڑنا ہی پر تش کی قسم مانتے ہیں لیکن دن تک ہم آگ میں رہیں گے جس کے بعد موت کی تمام راتیں طوے لئے ہوں گی۔ ایک روز ہر ایک یاس گئی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرشتے میرے کان کی کڑیاں جھٹکے گا کہ وہاں کون کون لوگ ہیں؟ میرا بچے کے حساب سے کہ تو نہ ہوں تو ہم جہنم میں رہیں گے اس کے بعد ہم ہر ایک پر پہنچا دیئے جائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم جو جسے یہ کہتے ہیں کہ تمہاری جگہ نہ جائیں گے بلکہ تم ہی ہو، ہوش ہو، دور سے ملنے رہا ہے۔ اس طرح کی بہت سی روایات ہیں جو احادیث میں آتی ہیں۔ یہ حال یہودیوں نے اسی عرصہ کی ہے سرودہا نہیں ہے تو ان کو کھانہ کی نہیں تھی، جس کے ہمارے وہابی غرض میں ملتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کسی کی ہمت نہ کرو۔ حقیقت ایمان، عمل صالح کے۔ یہ وہی اصل ہے کہ اللہ نے کسی کو جنت کا حکم نہیں دیا ہے۔ ایسے لوگ نہ تھے کہ ان کے اعمال صالح کی روش اختیار کر رہے تھے۔ اس جنت کے وارث ہوں گے لیکن میں انہیں سے ایمان اور عمل صالح کی روش کو پھرا : سے قطعاً اپنے لئے کسی چیز میں نہیں دیکھ رہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ -  
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٥﴾  
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ  
أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ ﴿٦﴾  
ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فِرْيَةً مِّنْكُمْ  
مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظْهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدَاوَةِ وَإِنْ  
يَأْتُواكُم بَشِيرٌ أَوْ بَشِيرٌ يُفْضَوْنَ مِنْكُمْ وَهُمْ مُّحْزَنٌ عَلَيْكُمْ فَخَرَجْتُمْ  
عَلَيْهِمْ فَمَا جَزَاءُ  
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ  
الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ عَذَابٍ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا  
تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ وَلَيْسَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ  
فَلَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَإِنَّهُمْ لَيُنْصَرُونَ ﴿٨﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۸۳ تا ۸۷

وہاں کہہ رہا ہے کہ بنی اسرائیل سے اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ تم صرف اللہ ہی کی



ہند کی نہ کرو گے۔ ہاں باپ، رشتہ داروں بے باپ کے بچوں، اور ضرورت مندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے۔ لوگوں سے سبلی اور بہتر بات کرو گے۔ نماز قائم کرو گے اور زکوٰۃ دے رہو گے، حکومت میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا اکثر اس محمد کی پابندی سے چلے گئے اور تم ہو ہی (اقرار کر کے) منہ پھیرنے والے۔

یاد کرو جب تم نے تم سے اس بات کا پتہ دودھ لیا تھا کہ تم آئیں میں ایک دوسرے کا خون نہ بہا، اور نہ آئیں میں ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے نکالنا، تم نے اس کا قتل کیا تھا، جس پر تم خود غی ہو گئے، ابھی ہو۔ پھر تم اس کے ہاتھ آج میں ایک دوسرے کا خون بہاتے ہو، اور ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو اور کن دو غم کے ساتھ انہوں کے تکلف دوسروں کی مدد کرتے ہو اور جب وہ قیدی بنا کر تمہارے پاس لائے جاتے ہیں تو ان کا بدلہ (فدیہ) دے کر چھڑواتے ہو جب کہ ان کا نکالنا ہی تمہارے لئے حرام تھا۔ کیا تم اللہ کی کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصے کا انکار کرتے ہو؟ جو لوگ دینا کرتے ہیں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ دنیا میں بھی دلیل دہرا دے کہ وہ آخرت میں وہ سخت سزائے سختی میں ہائیں گے۔ بہر حال جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ غافل نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلہ میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے۔ لہذا ان کی سزا اس نہ تو کی کی جائے گی اور نہ اس کو کہیں سے کوئی مدد پہنچے گی۔

### لغات القرآن آیت ۱۲۸

لَا تَقْبَلُوا	تم عبادت نہ کرو گے
بِإِحْسَانٍ	اچھا بننا اور بہتر معاملہ
فِي الْقُرْبَىٰ	رشتہ دار
يَقْنَىٰ	(قیم) بے باپ کے بچے
حَسَنٌ	جیسا کہ بھلائی کی بات
قَوْلُهُمْ	تم بات کرتے

مَعْرُضُونَ	سجیدہ والے
لَا تَسْفِكُونَ	تم۔ بہاؤ کے
دِمَاءَ كُمْ	اپنے کے دھرم
دِيَارَ	گھر
أَقْرَبَكُمْ	تمہارے قریب
تَسْهَلُونَ	تم کو آسان
هُوَ لَا يَهْدِي	وہ (تم کو) نہیں
تُظْهِرُونَ	تم چمکاؤں کرتے ہو چمکا کر دیتے ہو
الْإِنَّمِ	مکھڑ
لُغُلُوانِ	زیرِ قی، علم
أَسْرَى	(اسیر) بیوی
تَقَادُوْهُمْ	تم میں کانہ پھینکتے ہو، بدلہ دیتے ہو
مَحْرَمَ	حرام کردہ بچی
أَقْتُلُوا مَوْتًا	کیا بھڑم بھان لائے ہو؟ (کیا، اب، بھڑم بھان لائے ہو؟)
مَاجِرَاءَ	کیا بدلہ ہے، کیا سزا ہے
يَجْرِي	رسوائی
يَزْدَرِي	دلوں کے جاگیر کے
أَلْقُوا الْقُلُوبَ	سخت مذاق
أَشْتَرُوا	انہوں نے خرید لیا
لِضَلَالَةٍ	گمراہی
لَا يَخْشَفُ	کچھ نہیں ڈرتا
لَا يَنْصُرُونَ	مدد نہیں دیتے جاگیر کے



وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَفَقَيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِرُسُلٍ  
وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ  
أَفَكُلَّمَا جَاءَكَ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكَ تَسْتَكْبِرُ ثُمَّ  
فَقَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَلَقِرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٨﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ  
بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَأْيُومُونَ ﴿٨٩﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۸۸-۸۹

اور بلاشبہ تم نے موسیٰ کو کتاب دی، اے انیس کے بعد وہاں سے بھیجے جا رہے ہیں  
یعنی عیسیٰ کو ہم نے بھیج دیا ہے، اے انیس کے بعد وہاں سے بھیجے جا رہے ہیں  
حاکمیت کے لیے کیا گیا ہے۔ ”کہ جب بھی تم سے پاس کوں رسول ہو گا تو اسے کراہی جو تمہاری  
خواہش کے خلاف تھا تو تم اسے کراہی کی باتوں میں۔ یہاں حاکمیت کے لیے کیا گیا ہے  
یہاں حاکمیت کے لیے کیا گیا ہے (یہاں سے لے کر) کہ جو کہ تم سے کراہی میں  
مختلف ہیں۔ حالانکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر یہ عذاب کی منت ہے۔ اس کے بعد وہاں سے  
ایسا کہہ سکتے ہیں۔

الحمد للقرآن آیت نمبر ۸۸-۸۹

توبہ	نہایت
توبہ	ایسا کہہ سکتے ہیں
یٰٰدٰی	نہایت کراہی

رُوحَ الْقُدُسِ	جبرئیل (عزیزوں پہنچانے والا رشتہ)
لَقَدْ كُنْتَ	کیا پھر یہ کس ہوا کہ جب بھی گئی
لَا تَهْوَى	بہت دھڑکاؤں میں تھی
كُذِّبَتْ	تم نے جھٹلا
غِلَافٍ	غلاف (گھڑا، کپڑے وغیرہ)
لَعَنَ	لعن کی لعنت کے معنی تیرا شکر دہشت سے دوری

### تفسیر آیت نمبر ۸۸ تا ۹۶

اللہ تعالیٰ اس کا نام کے کلام کو درست رکھنے کے لئے پاکیزہ نفس بنیبرون کو نساہتوں کی بدیت کے لئے مسلسل ایک کے بعد ایک جزدوں ماحول میں بھیجنا تاکہ نیکے ہوئے انسانوں میں سبائی کرتے رہیں۔ یہی وہ کرامتیں ہیں جو انہیں اسلام کو دہشتوں کو اللہ کے رسالت کی بھیجنا اور مخلوقات کے درمیان مستقیم پر چلانے کے لئے۔ وہ دل جن میں سچائی قبول کرنے کی اہلیت و صلاحیت تھی انہوں نے جو محتویات کو قبول کیا۔ لیکن وہ مسکوں نے اپنے دلوں پر حق بات کو نہ کہنے کی عہدیں لگا رکھی تھیں انہوں نے کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر کسی کی بھی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ ہمارے دلوں پر کلام چڑھ سکتے ہیں اللہ نے فرمایا کہ یہ غرور کی بات نہیں بلکہ اللہ کی لعنت ہے جو ان کے دلوں پر چھائی ہوئی تھی مردہ اس لعنت کو بھی پہنچنے سے جنت بچتے تھے۔ یہی وہک ہیں اللہ کے دیکھنے والوں کی تعبیرات سے نکال کر تے ہیں کی تو ہیں رہتے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام جیسے پیغمبروں کو بھی قتل کیا اپنا کارنامہ سمجھتے تھے جن کو مردوں کے دلوں میں رکھ دیا۔ ان سرگرمیوں میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علم سے بیوقوفی انہوں کو آنکھیں کو زبردستی کو کشا اور دلوں کو دہشت کی دہشتوں سے نکال کر نیکے مخلوقات دکھائے مگر پھر بھی یہودیوں نے نہ صرف یہ کہاں کی تعبیرات کو بھلا یا بلکہ اس سے شدید دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ کبھی وہ ان کو جادو کہتے اور کبھی سہرہ کہتے تھے۔ یہودیوں کو یہودیوں کا سرور و سلطان ہوں ان کی دعا کہ ہے (نور اللغات) اللہ تعالیٰ نے فرما کر جنہیں انہیں مریم کی بد بھریاں کہہ دے وہی چتر ٹکڑوں کی تائید اور حفاظت کرتے تھے جنہوں نے اللہ کے حکم سے تمہارا دنیاوارہ مکی تائید اور حفاظت کی۔ یہ بات یہ کہ ان کے لئے اس چتر میں کی ملی حوالہ میں اسی خواہش میں کے مٹانے جو بھی بات کہی جاتی اس کو دور کرنا ہے تو یہ فریب سمجھتے تھے۔ اور یہی اس کے لئے اللہ کی سب سے بڑی لعنت تھی ہے۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ  
وَكُنُوزًا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفِخُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا وَقُلْنَا  
جَاءَهُمْ نَعْمًا وَمَعْرِفُوا كَقُرْآنِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ٥  
بِسْمَا اسْتَرْوَاهُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا آتَاهُ اللَّهُ  
بَعْثًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ  
قَبَاءً وَبِعَظَمِ عَلَى عَصَبٍ ٦ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ  
مُهِينٌ ٧ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ امْنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا  
تُؤْمِنُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَيُكْفُرُونَ بِمَا وَدَّعُوا وَهُوَ  
الْحَقُّ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ قُلْ قَلِيلٌ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ  
اللَّهِ مِنْ قَبْلُ ٨ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ٩ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ  
مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ أَخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ  
ظَالِمُونَ ١٠ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ  
الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا قَالُوا سَمِعْنَا  
وَعَصَيْنَا وَأَشْرِكُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ  
قُلْ بِسْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيْمَانُكُمْ أَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ١١

ترجمہ: آیت نمبر ۹۳ تا ۱۸۵

اور جب اللہ کی طرف سے کتاب آگئی جو ان کے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے (تو انکار کرنے لگے) حالانکہ وہ اس سے پہلے کاروں کے خلاف فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس وہ آگیا جسے وہ پچھو بھی چکے ہیں تو اب اس کا انکار کرتے ہیں۔ سے منکر وہاں بر اللہ کی لعنت ہے۔ وہ کتنا ہی چیز ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا۔ کھلی دلی صدمہ کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہا اپنے فضل و کرم سے (اس کتاب پر) رحمت کو نازل کر دیا۔ یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق بن گئے بن مکرین حق کے لئے سخت ذلت والا غم ہے۔

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے مارا یہاں تو کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف جو کچھ مارا گیا ہے اس پر تو ہم ایمان رکھتے ہیں لیکن جو اس کے علاوہ ہے اس کو ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ فرمایا کہ اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے، اگر تم واقعی مومن ہو تو اس سے پہلے میرا کوئی نقل کیوں کرتے تھے؟ سوئی تمہارے پاس کھلی کتابیں تھیں کہ ان سے پھر بھی نہ مڑو کیوں بنا لیا تھا؟ تم بہت ہی خام لوگ ہو۔

یاد کرو! ہم نے کبھی طور کو تمہارے علا پر انکار تم سے عہد لیا تو کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس کی سختی سے پابندی کرو خود سے سو۔ تم نے کہا کہ ہم نے اس کو تو یہ ہے مگر ہم انہیں ماننے کے نہیں اور تمہارے کیا محبت میں تم دیکھتے ہو گئے تھے اسے نبی ﷺ! ان سے کہتے ہیں کیا تمہارا ایمان ہے؟ مگر یہ ایمان ہے تو کتنا بڑا ایمان ہے جو تمہیں بالکل حراش کرنے کا حکم دیتا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۷۳ تا ۱۸۵

يَسْتَفْتِيهِمْ ۖ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ

عَرَفْتُمْ اَسْمَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ





کتاب کی پیمائش میں اس کا سوا مل ہی نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے یہی امر انکس سے یہ سوال کیا ہے کہ اگر واقعی تم صاحب ایمان رہے ہو تو آج بھی جو تو تم یہ عطا کر دے اللہ کے فضل و کرم پر تمہاری کتاب ہے۔ یہ کتاب تمہاری حق کے لئے آئے تھے تم نے ان کو کس قتل کر دیا تھا حضرت موسیٰ کی سوچ کہ جس تم نے پھر بنا کر اس کی عبادت کیوں کی تھی۔ جب تمہارے سروں کے نیچے کہہ دو کہ کون کا کرتے اس بات کا عہد لیا تھا کہ دیکھ اس عہد پر مضبوطی سے ہے رہنا لیکن پھر تم اس عہد پر چمک رہے ہو کہ اگر اچھا تھا ایمان حق پرستوں کے قتل، پھر اس کی عبادت اور عہد شکنیوں کا حکم دیا ہے تو پائیمان بنا لیتے ہیں۔ تمہیں اپنے ایمان کی ساسی کی فکر کرنا پڑے۔

ان آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عاف حال فرما دیا ہے کہ انہی کے خلاف اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر اگر تم حضرت محمد ﷺ پر ایمان لیں گے تو تمہارا تمام گناہوں کی تمام سزاؤں سے عفو ہو جائے گا اور تمہاری ایمان کی لوگوں میں عطا جائے گا جنہوں نے اللہ کے فضل و کرم کو ایمان کر لیا اور اُورثت پر مرکوز رہی۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَلَتَجِدَنَّ يَهُودَ أَحْزَنَ النَّاسِ عَلَى حَيَوٰةٍ ۖ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنْ يُعَمَّرَ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحَّزَجٍ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ وَاللَّهُ بَصِيرٌ ۖ وَمَا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۴-۶۷

(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر ان کے ہاں آخرت کا گھر سوائے تمہارے کسی اور کے لئے نہیں ہے، اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ لیکن اللہ ان ظالموں کو ٹوبہ جاتا ہے۔ اپنے اعمال کے سبب جہانوں نے آگے پیچھے ہیں موت کی تمنا ہرگز نہ کریں گے۔ اے نبی ﷺ آپ ان

گورنمنٹ کے بارے میں زیادہ دلچسپی پائیں گے بلکہ شرکوں سے بھی زیادہ ان میں سے ہر ایک پر  
چاہت ہے کہ اس کی حرکتیں ہر سال کی ہوں۔ لیکن اگر عربیہ ہو گئی ہے تو ان کو اللہ کے  
عذاب سے بچانے والا کوئی شخص ہے۔ اللہ ذکر کر رہا ہے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۶۴

الَّذِينَ آمَنُوا	آہستہ آگے (جست)
وَأَبْصَرُوا	ناظر۔ (جس میں کوئی شریک نہ ہو)
فَنَسُوا	تم تنہا کرو
مَنْ يَتَمَتَّعْ	وہاں کی ہرگز تنہا نہ کریں گے
أَبَدًا	بیحد (کبھی بھی)
فَلَمَّا مَثَّ	آگے بچھا
أَنفُسُهُمْ	ان کے ہاتھ
فَجَعَلْنِي	تو سرور دہائے گا
أَحْسَرُضَ النَّاسِ	لوگوں میں زیادہ دلچسپی
الَّذِينَ آمَنُوا	جنہوں نے شریک کیا
يَوْمَ	پسند سے
أَحْمَسُهُمْ	ان میں سے ہر ایک کو
بِعَمْرٍ	زیادہ دلچسپی نہ ہو جائے
فَمَنْ خَرَجَ	پہلے والے پہلے نکالنے والا

### تفسیر: آیت نمبر ۱۶۴

دنیا پر سب پہنچی جہاں آپ کو اللہ کے بیٹے اور محبوب کچھ کر گھنڈہ رکھتے تھے۔ ہیں ان کا خیال تھا کہ آخرت میں



كَفَرُ سُلَيْمَنُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ  
 الْبَصَرُ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ  
 وَمَا يَعْلَمُ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا  
 تَكْفُرْ فَيَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يَفْتَرُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ  
 زَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ  
 وَيَتَعْلَمُونَ مَا يَصْرِفُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا  
 لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ  
 مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ  
 آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ  
 لَّو كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۷۹-۸۳

(اسے نبی مقرر کیا) آپ ان لوگوں سے جو جبریل کے دشمن ہیں کہہ دیجئے کہ بے شک وہ  
 قاتل کے حکم سے آپ کے قلب پر یہ کلام نازل ہے۔ وہ کلام جو پہلے آئی ہوئی کتابوں کی  
 تصدیق داتا کرتا ہے۔ درپہر آئن مومنوں کے لئے دھما اور خوشخبری ہے۔

یو مدد اس کے فرشتوں، رسولوں، جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہے اللہ ن کافروں کا دشمن  
 ہے اور (اسے نبی مقرر کیا) ہم سے آپ پر اپنی کمل ہوئی کتابیاں نازل کی ہیں جن کا ناکاروی کر سکتے  
 ہیں جو دُعا میں ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہوا کہ جسے کبھی کسی نے نہیں نے کوئی مہد کیا تو اس کی میں سے یک  
 جماعت نے اس مہد کو زور دیا بلکہ کٹر کر پر یقین ہی نہیں رکھتے۔

اور جب بھی ایمان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو ان کے پاس ہے تو اہل کتاب عیسیٰ سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو چنہ پیچھے اس طرح پیٹک دیا جیسے وہ اسے جانتے ہی نہیں۔ اور اس کے پیچھے پڑ گئے جو سیدان کے اور حکومت میں شیطان پڑھا کرتے تھے حالانکہ سیدان نے یہ کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے ٹکڑا کرنا جو لوگوں کو چارو سکھا یا کرتے تھے اور اس کے پیچھے پڑ گئے جو اہل میں اور فرشتوں ہارستہ و مروت پر نازل کیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں جب بھی کسی کو کلمہ سکھاتے تو یہ ضرور کہتے کہ تم تو محض ایک آدھ ایمان کے لئے ہیں تم تو کفر و کفر کو گروہ گروہ لوگ ان دونوں سے وہی چکھتے تھے جو شر ہر گرجی کے درمیان چھائی ڈال دے۔ حالانکہ وہ لوگ اس چارو کے درمیان سے کسی کو بھی اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے، یہ وہ چیز ہے جو ایمان کو نقصان پہنچاتے وہ ایمان کو نقصان کو قلع دے وہ ایمان کو نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اور وہ بھی طرح طرح جانتے تھے کہ میں نے جلد سیکھا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ کتنی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا۔ کاش وہ اس کو سمجھتے۔

اور گروہ ایمان لائے وہ نفرتی اختیار کرتے تو انہیں اللہ کے پاس زیادہ بہتر بدلہ ملے، کاش کہ وہ اس کو جانتے ہوتے۔

### نکات القرآن آیت ۸۳ تا ۸۷

عَلَوْا	دین
قَلْبُ	د
بُشْرَى	خوشخبری
عَهْدُوا	اپنی نے دیا کیا
قِيلَ	پوچھا گیا
لَوْ تَوَالَيْكُمْ	کتابہ کی (ال کتاب)
عَلَوْز	(عہد)



سے پکے کہوں نے بہت سے انبیاء پر انکار کیا کہ بڑی خیریت، بہت کامیابیوں کی ہے۔ ایکے تھے کہ مرنے تو جاؤ حضرت سیدوں  
 سے یکساں ہے اور حضرت سیدوں آخری وقت سے بھی تو حیدر و نمودار پٹی شرک جو ہر کے چھوٹے سیدوں کی عبادت کرنے  
 لگے تھے اور پانچ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کمر سہاں سے نہیں کیا ۱۱۔ سیدوں نے جاؤ انہی تمام چیز کی کہ تعالیٰ دوسری بات یہ  
 ہے ہر بات و دولت اور شے جو ماضی شلوں میں اہل کے لوگوں کی آزمائش کے لیے بھیجے گئے تھے ہی اسر کل ان سے یہ  
 آیت ۱۰ کیجی کہ خواہش کئے تھے کہ جس سے شہر ہو رہی میں جدائی ہو جائے اور یہ اس کو بھیجیں۔ حالانکہ ہر بات و دولت  
 کوئی بات بھی کہ سے سے پہلے ان کو اس سے کما کر دیا کرتے تھے کہ حکومت یہ چیزیں نہ نکھو جو قرآنی حرمت و پرہیزگاری کی  
 ہیں۔ ہم تمہاری آزمائش کے لیے آئے ہیں مگر وہ لوگ انہی چیزیں نہیں کرتے تھے جو ان کو اللہ نقصان دینا ہوئے وہی قصص  
 اللہ تعالیٰ کے فرمایا کہ کاش یہ لوگ ان جہانوں کے بڑے اہلکار اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرتے تو شاید اس روز یا آج صبح کی بہت  
 کی بجائے ان کا صیب ہو جاتیں اور وہاں کے بے ہوش ہاں بھر دیتے لیکن انہوں نے ہمیشہ غدار سے گھبراہٹ سے روٹی کو اختیار کیا۔ جو  
 ہمیں سب دیکھ رہے تھے، غریب کو بھی دینے والی ہے۔

### يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَ

قُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۚ وَلْيَكْفُرْ بَيْنَ عَذَابِ إِلِيمٍ ۝  
 مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ  
 أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ  
 بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝  
 مَا تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۚ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ  
 عَلِيمٌ عَلِيمٌ ۝ قَدْ يَرَىٰ ۙ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ  
 مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ  
 وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۷۳

ہے ایمان والو تم "راہ" مت کہا کرو "نظر" کہو اور غور سے ملاحظہ کرو۔  
 کافروں کے لئے دردناک مدد ہے۔ لیکن کتاب اور شریعت میں سے جو کتب کافر ہیں  
 ان کو یہ بات سخت ناپسند ہے کہ کوئی حدیث کی بات کہتا ہے پھر وہ ان کی طرف سے  
 مہربان دیکھا جائے گا۔ حالانکہ وہ لفاظ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص  
 کر دیتا ہے وہ بڑے فیصلہ والا ہے۔

پھر جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یہ بھلا دیتے ہیں (اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ)  
 اس کے بارے میں اس سے بہتر آیت بھیج دیں۔ یہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت  
 رکھتا ہے۔

یہاں نہیں معلوم نہیں کہ "مناہ" میں کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے یا اللہ کے  
 تمہارا دل تھکتا ہے اور وہ دکان

لغات القرآن آیت نمبر ۱۰۷۳

لا تقولوا	تم نہ
نظروا	ان کی طرف سے
يختصروا	مستثنا ہے
ويفضل	افضل اور مراد
ما يصح	ہم نہیں کہہ سکتے
تبر	ہم ہم سے
ما تب	ہم سے کرنا ہے
انہ يعلم	یہ وہ نہیں جانتا





وَأَصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ ۖ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا  
 لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ يَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ  
 بَصِيرٌ ۖ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا  
 أَوْ نَصْرًا يَتْلَىٰ تِلْكَ آيَاتُهُمْ فِي هَٰذَا نَبِّئُكُمْ إِنَّ كُنتُمْ  
 صَادِقِينَ ۖ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ  
 أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۸ تا ۱۱۲

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے دلوں سے مکی و مسلمات کو جس طرح اس سے پہلے مکی  
 سے سوال کئے گئے تھے (دیکھو) جو کوئی بھی ایسا نہ ہو بے فکر کا سودا کرتا ہے۔ چنانچہ انھیں  
 سیدھی دے دے بلک جاتا ہے۔ اسی کتاب میں سے انھوں نے انھیں احمد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں  
 کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر سے کمر کی طرف بھٹکیں دیں۔ حالانکہ ان پر بالکل  
 واضح ہو چکا ہے۔ تم ان سے اس وقت تک رہنا کہ وہ جب تک اللہ کی طرف سے ان کے حق میں  
 کوئی فیصلہ نہ جائے۔ یہ شک و شبہ برحق پر قائم ہے۔ غم نہ کرنا تا کہ ان کو زکوٰۃ دینے پر مجبور ہو جائے  
 بھلائی کے کام چاہنے لئے کہ ان کے پاس کو اللہ کے پاس ہو تو پاداشی بلاشبہ جو وہ ملے گا کہ وہ  
 اللہ اس کو بخیر ہے۔

دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی انھیں اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جب تک وہ یہ سناؤ

یہودی۔ سوز، مایہ نکتہ بھی نہیں ہیں۔ کہہ دیجئے "رتو چے رتو نہ کا کوئی ثبوت ہے کرتاؤ۔"  
 ہاں کہیں نہیں جس نے اپنی روبا اللہ کے لئے جھکا دی اور وہ عجب کام کرے اللہ ابن کی تو میرا  
 جس کے پروردگار کے پاس ہے "ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ اور نیکو ہوئے گئے۔"

### لغات القرآن آیہ ۱۶۸-۱۷۱

اُمّ	کی
تَوَيْسُونَ	تم چاہتے ہو
أَنْ تَسْتَلُوا	یہ کہہ سوال کرو
صُنْ	پر بھائی
فَبَذَلْ	تہہ دل کرے
حَصْ	بلکے گیے
مِوَاءَ مَسْبُحٍ	میدھا رات
وَذُ	ہند ہے
يُرْذُلُكُمْ	دو جہیں پڑا دیں گے
حَسْبُ	ہیں بھی
نَبِيٍّ	واجع ہو گیا اکل کر
اِغْفُوا	خاف نہ کرو
اِضْغَضُوا	رگد رگد و خیاں مگر نہ کرو
حَتَّى يَأْتِيَ	بہت تک نہ آئے
بِأَمْرِ	اپنا حکم دے گا لایندہ
لَقَدْ مَرَّ	تم آئے کچھ گئے
تَحْجِزُهُ	خبرائی کو پاؤ گئے



وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتْ النَّصْرَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصْرَى  
لَيْسَتْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ  
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ وَلِلَّهِ يَخْضَعُونَ كُلُّ يَوْمٍ  
الْقِيَمَةَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ  
مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهِ اسْمُهُ وَسُئِلَ فِي خَرَابِهِ  
أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي  
الدُّنْيَا آخِرُهُ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ السُّرُوقُ  
وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَرَّوْجُهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ  
عَلِيمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ  
وَالْأَرْضِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَدْبِغُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ  
وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱۳ تا ۱۱۷

یہودی تو کہتے ہیں کہ یہودی کسی جیاد پر نہیں اور یہودی کہتے ہیں کہ یہودی کسی راہ پر نہیں  
اس کے باوجود کہ وہ دونوں ایک ہی اسم کے تحت پڑھتے ہیں کہ طرح کی بات وہ بھی  
کہتے ہیں جو ان کے اسم سے جاملی ہیں۔ پھر یہ ان کے یہاں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ  
کہے گا جس میں وہ خلاف کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم تو ان کا جو اللہ کی مہربانی میں  
ان کا نام ہے نہ سچ نہ جادو اس کی برہان اور دین کی کوششوں میں لگا رہا ہو ان کی حالت  
تو یہ ہوئی جو کہ یہ وہاں مسکندوں میں لگا رہا ہو ان کی حالت تو یہ ہے۔ اس کے لئے وہی

شک میں رہتا ہے اور آخرت میں بلا مذہب ہے۔ شرقي و مغرب اللہ ہی کے لئے ہے، تم جس  
حرف کی طرف مڑو گے، میں اللہ کو پوچھوں گا کہ اللہ ہے جتنا بخش کر سنے، والہ اور سب کو  
جاننے والہ ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جتنا بنا رکھا ہے، ہر ایک اس کی ذات تو ان چیزوں سے پاک ہے۔  
بلکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ سب ہی کے فرماں بردار ہیں۔ وہی  
آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب وہ کسی کا سر کاٹتا ہے تو یہ تو یہی ہے "موجہ" تو  
وہ موجہ ہے۔

### طاعت القرآن اہم خبر ۱۱۴۱۳ھ

قالت	ہو
غشی شیء	کسی کیفیت پر کسی مبادی
بشئوں	وہ ہوتے ہیں
بحکم	فیصلہ کر کے
بشئہم	ان کے درمیان
تخصیص	ویا تفکیک کرتے ہیں
انظم	رہنہ نظام
مع	روک
نہ نہ تکرر	پاک نہ کیا جائے
سعی	دو کوشش کر رہا ہے اس نے کوشش کی
حراب	بربادی چراغ
خالہیں	ڈوے ڈوے
خبرئی	دوہائی
اہما	بہتر طریق

وَجْهَ اللَّهِ	انہ کا چہرہ جسکی اللہ کی وجہ سے موجود ہے
وَلَدَهُ	پن
مُتَبَخَّاتُهُ	اس کی ذات پاک اور بے عیب ہے
عَابِقُونَ	نرسلے ہوئے، اچھے دالے
يَبْدِئُ	پہلے کرتے ہیں
فَقْصِي	اس سے فضل کرنا
نَحْيُ	بچا
يُكُونُ	ہو جاتا ہے

تشریح: آیت نمبر ۱۱ تا ۱۵

حضرت ابن ہاشم فرماتے ہیں کہ ان کے چچا یسویں کا ایک بھتیجہ بن کر پہنچے سے شکایت کرے اور بعض مسائل پر بحث کرے کہ لئے آپ اس موقع پر اتفاقاً کہہ بیٹھیں اور یہودی میں بھی ہنگامہ شروع ہوئی بات بہت تھی آگے چڑھ گئی کہ گفتگو کے مناظر سے بنی عقل اختیار کر لی، واضح لیکن حرد یہودی نے کہا 'ے خداوندی قبلہ سے دین کا کوئی تہا نہیں اور نہ کوئی مباد چھاس پر چھاسی ہر گز نہ دیکھ کہسے لکھے یہودی کہ حقیقت پر ہوتا تھا تو کوئی دین ہی نہیں ہے۔ یہ منظر اس حد تک آگے چڑھ گیا کہ قیام کرنے دوسرے کی بنی بھرتو چیں وہ لکھ لی، اور یہ دوسرے کو کافر ٹھہرے لکھ۔ ان آیات میں ہی منظر کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ جب تو رحمت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کے آنے کی خوشخبری، روانہ کی اور مسالت و نبوت کا ذکر موجود ہے تو رحمت پر بیان دیکھتے دے یہودیوں کو اس کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کریں۔ اسی طرح انجیل میں کھلتی ہوئی صلیب اسلام کی نبوت کی بے شمار شہادتیں موجود ہیں۔ صلیب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار دیکھ نہیں دیتا۔

مسیح صلیب پر چڑھ کر اور عیسائی قیام دوسرے کو کافر قرار دے دین تو مردے سے تھے ان کے دیکھا دیکھی حرب کے وہ شریکین جو پہلے جاہلی اور اللہ کی کتاب سے ناواقف تھے انہوں نے یہودی اور عیسائی دونوں کے متعلق یہ کہہ دیا کہ دونوں بے دین ہیں اور ان کے کہہ سب کی کوئی بنیاد نہیں ہے البتہ تعالیٰ نے انہیں اس دنیا میں جو ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں اس کا فیصلہ تو قیامت کے ان کا ہی کرے گا لیکن ان سب کے ہاتھوں جس طرح اللہ کی مسجدوں کی بے رحمی اور بے عزتی ہو رہی ہے وہ ان کے جرائم کی منہ بولتی تصویر ہے ان کا فیصلہ تو انہیں خود ہی کر رہا ہے اچھا بچہ رام کے جیسے انہوں نے

ہو، جس سے انتقام لینے کے واسطے ہمدردی و ہمت مقدس کی خواہش کا خیال رکھنے والے کو کھنڈہ و لار و پرانہ کا یہ ملک  
وہی سراٹھا کر کی تو ریت کو چھو گیا وہاں کے لوگوں سے عزتی کی گئی، اسی طرح یہودیوں سے عیسائیوں کی عداوت  
کا بوب کی مٹی مرتبہ عزتی کی خوشی کی یہ وجہ قائم ہیں جن کو تاریخ کے صفحات سے مزید چھل جائیگا۔ یہی روشی چھلنے ہوئے  
مجلس، مجلس و ستارہ، منصب کی وجہ سے کی کہ پہلے وہ مسلمانوں کو ہمدردی کے مقام پر پہنچا، اللہ کی عداوت و عداوت سے روکا  
گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کریم اللہ کا گھر ہے جس سے اب داخل ہو گا تو اس کا قتل ہو گا۔ اس کا پتہ داخل ہونے کے  
اس کے برعکس ظلم کی بنیاد ہے کہ اس میں سے اللہ کے بند یا کو اللہ کا کام ہے۔ عداوت کے گھر سے روکا۔ ان کو برائے  
ہاتھ میں لائی کسر نما، ان سے لڑا کر اور ان کا نام دے رہا ہے۔ دوسرے علم یہ ہے کہ انہوں نے ایک گھر کو چھوڑ کر نئے  
مہر و بنا کر کے ہیں، یہودیوں نے حضرت کریم کو ہمدردی سے ملنے کی، لیکن مریم کو اللہ کا بیٹا بنا دیا ہے جبکہ اللہ اور اس کی  
شر اس سے جدا ہے۔ جب ساری کائنات ہی کی ملک ہے۔ مشرق و مغرب کا وہی ملک ہے جس کا کوئی حصہ کے لئے  
بنا ہے وہ چھوٹا ہے، ان دنوں ان دنوں سے وہ کسی کائنات میں ہے جس میں کوئی چیز نہ رہے، یہی حکم ہے۔

### وَقَالَ الَّذِينَ

لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَنْزِلُنَا آيَةً ۖ كَذَلِكَ  
قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُهُمْ  
قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۖ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ  
بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ۝  
وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۚ  
قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ هُوَ الْهَدَىٰ وَلَئِنْ أَتَبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ  
الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۖ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وِزْرٍ ۚ وَلَا تَصِيرَ  
الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ الْكُتُبَ يَتْلُوهُ حَقٌّ وَلَا وَتِلَاوَةٍ أُولَٰئِكَ يَوْمُنُونَ بِهِ  
وَمَنْ يُلْفِئِهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝



ترجمہ: آیت نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۸

جے علم لوگ کہتے ہیں کہ اللہ خود ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ارے پاس کوئی نشان کیوں نہیں آتی (اے نبی ﷺ) ان سے پہلے بھی لوگ اسی طرح کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان کے دل آپ کی باتوں سے ہلکے ہیں۔ ہم نے یہ نشانیاں ان لوگوں کے لئے بیان کر دی ہیں جو عقلمن رکھتے ہیں (اے نبی ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو چار دین دے کر خوشخبری سنائے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ سے جہنم میں جانے والوں کے متعلق سوا دل نہیں کیا جائے گا۔

(اے نبی ﷺ) وہ یہود اور عیسائی اس وقت تک آپ سے خوش نہیں ہو سکتے جب تک آپ اس اعلیٰ کے طریقوں پر نہ چلے گئیں۔ آپ کہہ دیجئے بے شک جہنم تو وہی جہنم ہے جو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر آپ تم نے جانے کے بعد ان کی خواہشات کی پیروی کر لیں گے تو آپ کو اللہ سے بچانے والا کوئی سہارا ہی نہ دے گا۔

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی علامات اسی طرح کرتے ہیں جیسا اس کی علامات کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہی انھماں اٹھائے والے ہیں۔

علامت القرآن آیت نمبر ۱۲۸ تا ۱۳۳

لَوْلَا بُكِّلْنَا

ہم سے بات کیوں نہیں کرتا

تَشَاهِدُنَا

ایک جیسے ہیں، جتنے جتنے ہیں

لَقَدْ بَيَّنَّا

بائیں ہم نے بیان کیا، ... واضح کر دیا

أَوْ مَلَائِكُ

ہم نے آپ کو بھیجا

لَوْ كُنَّا

تو کہیں آپ بھیجا جائے گا

أَصْحَابُ الْغَيْبِ

... اور غائب

لَنْ نَرُضَىٰ

وہ ہرگز خوش نہ ہوں گے

حَتَّىٰ تَبْعَ

جب تک کہ وہی نہ کرے

جنت	دین طریقہ مذہب
خُذْ لِي	اللہ کی ہدایت، اللہ کی رحمت
اِبْنِ	تو نے میری
اَهْلًا	(سہ) خواہشات خجائی
وَلِي	مائی
نَهِي	دیکھ
خُذْ فَلَا وَنَه	اس کی عداوت کا حق، اور اگر کے

تشریح: آیت نمبر ۱۲۸-۱۳۱

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدمیت ہونے والی مخلوق سامنے آتا تو کھار کہا کرتے تھے کہ اے خدا ہم سے تو کھم کیوں نہیں کرتا؟ یہ سب کوئی شکلی کیوں بنال نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ راجحوات یہ کہہ دے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے کے لوگ بھی اسے یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اگر خدا نہایت کا حراف ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ان کے سامنے بنکر دیکھ لے ہوئے تجھ سے "تو نہیں کہ کوئی کہہ کر بھی دو ایمان نہ لائے۔ جس کو ایمان لانا ہوتا ہے اس کو کسی مخلوق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا کہلے ہمارے پیغمبر ﷺ نے آپ کو بھی دینے والا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کی ذات خود ایک بھی ہوئی دیکھیں چلا اور مخلوق ہے یہ آپ کو دیکھ کر ایمان نہیں لاتے " آپ کی ذات کے بعد ان کے سے اور کون سا مخلوق مثالی باقی رہ جاتی ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ان کے سامنے ہے۔ وہ بھی طرح طرح جانتے ہیں کہ آپ نے دنیا میں کسی انسان سے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی لیکن آپ کی زبان مبارک سے چلائے وہ کلام ظاہر ہونے لگا جس کے سامنے تمام کلمہ ایسوی انصاری اور منافق و مہر ہیں جس قرآن کی ایک سورت بھی تو عقل رکھنا نہیں سکتے ہوائے نبی ﷺ آپ کی ذات اور قرآن کریم سے بڑھ کر وہ لوگ اور کس مخلوق کا مثالی کہنے میں حق بجانب ہیں۔ آخر میں یہی دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کا اعتراف یہاں ہے عرض ہے یہاں اہل تک آپ سے خوش ہوئی نہیں سکتے جب تک آپ نہ لے کے جسے طرحوں کو ظہار نہ کر لیں۔ وہ طریقے جن پر حال کر کوئی بھی اللہ کی عبادت و صحت کا سخی نہیں ہو سکتا۔ آپ ان کی پر دانہ کیجئے جن لوگوں سے اسی قرآن کو پڑھا ہے وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ اس کی عداوت کا حق دلا کر دیتے ہیں لیکن لوگ جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ بزدل خسار واد و خصال اٹھائے دے ہیں۔

يَبْقَىٰ إِسْرَآءِيلَ إِذْ كُفِّرُوا

بَعْقَىٰ النَّبِيُّ أَلَمَّتْ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَفُضِّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٣٢﴾ وَاتَّقُوا  
يَوْمَآ لَا تَجْعَلُنِي لَنَفْسٍ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَ  
لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٣٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۲-۱۳۳

اسے اور دیکھو! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہارے ادب کی ہے، میں نے تمہیں  
تمام دنیا والوں پر بڑائی عطا کی تھی۔ اس دن سے ذرا جب دوا بھی کوئی کسی کے کام نہ آ سکے گا نہ کسی  
کی طرف سے ہمدونوں کیا جائے گا۔ نہ کسی کی سفارش کام آئے گی اور نشان کی کسی طرف سے مدد  
کی جائے گی۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۳۲-۱۳۳

عَقْلٌ معاضدہ  
لَا تَنْفَعُ لِلدُّنْيَا

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۲-۱۳۳

یہی اسرائیل کی زندگی کے خاص خاص حالات و مشاہدہ حرکات، واقعات اور عظیم و عظیمیہ امور و حادثات کے تفصیلی  
ذکر کے بعد آفریں دیکھو! یہاں کو بھی یاد دہایا گیا ہے کہ اسے نبی اسرائیل یہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے عباد پر کرم کئے تھے اور تمہیں  
دنیا کی زندگی میں جو شرف اور برتری عطا کی تھی وہ انھیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بے شمار غلطیوں اور گناہوں کے  
بوجود ہمارے کرم کے بدلے میں پھر بھی کرنا۔ لیکن جب اس کا بعد آ جاتا ہے تو ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس کی گرفت  
سے کسی کو بچا نہیں سکتیں۔

یہ اسرائیل کو یہ بات سے بوجھنا کہ وہ ان کی طرف ایک مرتبہ پھر توبہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ وہ اس قدر دانا و پاک دن



ترجمہ: آیت نمبر ۱۲۹

یاد کرو جب براہیم کو اس کے پروردگار نے چند باتوں سے آراہا تھا اس نے ان کو  
پہرا کر دکھایا۔ پھر اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم میں تجھے سب لوگوں کا رہنما اور نشان بناؤں گا۔  
ابن ابراہیم نے عرض کیا، کیا میری ناداد میں سے بھی؟ (یعنی احمد ہے) فرمایا: میرا احمد خالصوں کے  
لئے نہیں ہے۔

اور یاد کرو جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے واسطے مرکز اور پناہ کی جگہ بنا دیا تھا اور  
(کہا تھا کہ) مقام براہیم کو گنہگار پڑھنے کی جگہ بنا دو۔ ہم نے ہی اور ہمہ واسطی کی طرف یہ علم  
بیجا تھا کہ میرے مگر کو طواف کر لے والوں کا مکاف کرنے والوں اور عیدہ کرنے والوں کے  
لئے پاک و صاف رکنا۔ یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کیا: اے میرے پروردگار اس شہر کو امن  
دار شہر بنا دیجئے۔ اور میں نے اپنے واسطوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لائے آئیں ان کے  
لئے ہر طرح کے ثمرات کا رزق عطا فرمایا۔ فرمایا: جو شخص ان میں سے گھر کا راستہ اختیار  
کرے گا میں اس کو بھی تھوڑے دن رتی پہنچاؤں گا مگر پھر اس کو جہنم کی طرف جبر فرماؤں گا جو  
بدترین جگہ ہے۔

اور یاد کرو جب ابراہیم واسطی بیت اللہ کی بنیادیں پتھر کر رہے تھے تو دعا کرتے جاتے  
تھے اے ہمارے پروردگار ہم سے (اس کو خوشی کو) قبول فرما۔ بے شک آپ ہی سننے والے اور  
جانتے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں بھی پناہ فرماں بردار بنا لیجئے اور ہماری اور دوزخ  
میں سے ایک ہی سمت کو اپنا فرمان بردار بنا لیجئے گا۔ ہمیں فتح کرنے کے ساتھ اور مسائل  
سکھادینے اور ہمیں صاف کر دیجئے، بنا کر آپ ہی توبہ قبول کرے والے صبر مان ہیں۔ اے  
ہمارے پروردگار، میں ہی میں سے ایک رسول بھیجئے جو آپ کی آیتیں تلاوت کرنا جائے اور تعلیم  
لکھ سکے، سزا کرنا جائے اور حکمت کی باتیں سکھا کر ان کے دلوں کو انجمن جائے۔ بے شک  
آپ ہی درست حکمت والے ہیں۔

تفسیر القرآن آیت نمبر ۱۲۳ تا ۱۲۹

ابلی	آدم
کلیمت	چند امیں
اتھہر	اس سے چور کر دکھایا
عام	رضاعاً پیشوا، سرکار
قوتی	میری اور
لابال	نہیں، بے گناہ
امن	امین و سکون کی جگہ
مضی	نقاد کی جگہ
ظہوا	تم اہل اس پاک کو گھر
انطا یقین	طاہر کرے والے
الما کفین	استکاف کرنے والے
ہذا بلدا	اس شہر کو اس سب سے
امع	شہر میں ان کو رہا کہ وہ وہاں کا
اضطر	میں بھٹکوں گا
لمبیر	نکاح
برفع	بلند کرنا ہے
انقوا عید	دیہتمند
مسلحین	فرمان بردار
ارما	میں دکھا دے، میں دکھا دے
مناسک	حج کے کام و عبادت

يَا أَيُّهَا	اے محمد
يَتْلُوا	کتاب کو پڑھنا ہے
وَعَلِّمُوا	سکھانا ہے۔ تعلیم دینا ہے
بِالْحِكْمَةِ	دانا کی، حکمت
فَرِحْتُمْ	دعا کا کرنا ہے
الْفَرْقِ	برکت
لَعَلَّكُمْ	مکمل ہو

### تشریح آیت نمبر ۱۲۹-۱۲۸

اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل کے تمام جرائم اور اللہ کی حکمت کی مدنی لغت سے کی تاقدیری کو چھری تحصیل سے بیان فرمایا ہے۔ آیات میں نبی سرگسل کو یاد دلایا گیا ہے کہ اللہ نے ان پر اپنی نعمتوں کے وسیع ہوا فضل و کرم کیا مگر انہوں نے ان نعمتوں کی تاقدیری کی اور راہ راست کو چھوڑ کر اپنی غیر مسیحی پختہ فریوں پر چلا شروع کر دیہ جو راہ راست سے انہوں کو بہت دور کر دیتے دانی ہیں۔

اسب والا اعلیٰ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل سے اکر خبر فرمایا ہے تاکہ نبی سرگسل کو ان کے منصب امامت سے محروم کر کے نبی اسماعیل یعنی امت محمدیہ کو قیامت تک کے لئے اپنی ہدایات دی جائیں جو ان کے لئے مشکل ملنا پائی۔

حضرت ابراہیم نے مصر و عراق، فلسطین اور شام سے لے کر ریگستان جزیرہ مصر کے کونے کونے میں محرم پھر کر گم کردہ راہ انسانوں کو اللہ کے اہدی پتہ نام کی طرف دعوت دی۔ انہوں نے اس مقصد اور مشن کی تکمیل کے لئے حضرت اسماعیل کو اندروں عرب چار میں حضرت اسماعیل و شام و فلسطین میں اور چہ بیچے حضرت لوطا کو شرقی عرب کے علاقوں میں مقرر فرمایا۔ تاکہ معلوم دنیا کے اس مرکز میں رہنے والے انسانوں کو پھر سے اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کی طرف دعوت دی جائے۔

جن علاقوں میں حضرت ابراہیم نے نبی انوں کو مقرر فرمایا اللہ نے ان کو اور ان کی اولادوں کو اپنی نعمتوں سے نوازا

حضرت اسماعیل جو حضرت اسماعیل سے اسی سال ہوئے تھے جزیرہ العرب میں پروان چڑھایا قریش اور عرب کے بعض قبائل کا تعلق انکے سے تھا۔ دوسری طرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ارضی شام و فلسطین میں خوب چھلی بھولی، حضرت یعقوب، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ان کی اولاد میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت یعقوب کا لقب سر اسحاق تھا جس لئے ان کے بارہ بیٹوں کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جانے لگا جب بنی اور دین یعقوب یعنی اور حزل میں جٹا ہوئی تو پہلے یہودیت اور پھر عیسائیت نے علم لیا۔

یہ بات ارشاد الہی کی کتاب اسم نے ہی اسکا مکمل معنی امت کو یہ کہ کیا اس امت کی بھلائیوں سے سرفراز کر دیا ہے جس کی سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ ان میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت ابراہیم، اسماعیل نے عیت اللہ کی بنیادیں بنائیں کرتے وقت اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہوئے درگاہِ رب کی تھی۔

طریقہ اسی ہے جو حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت اسماعیل، یعقوب علیہم السلام اور دوسرے تمام نبیوں کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ ان تمام ظہیروں کی تصدیق کرتے ہیں جو اللہ کی طرف سے حقانیت کی حدیث کے لئے بھیجے گئے تھے۔ یہ اسی رستے کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں جس کی طرف انبیاء ہدایت دے رہے ہیں۔ یہی اللہ نے والی مخلوق کے لئے اللہ کی تقدیر سے ہدایت کا ذریعہ بنی۔

### وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ

إِبْرَاهِيمَ الْأَمِينِ سَبِيَّةَ نَفْسِهِ وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا  
وَلَئِنْ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ  
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَضِعْنَا يَمَافُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمَ  
يَعْقُوبَ يَنْبَغِي إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا  
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ  
الْمَوْتَ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ  
إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا



وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٠﴾ تِلْكَ آيَةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ  
وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَنْهَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١﴾  
وَقَالُوا لَوْ كُنَّا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ  
حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ  
إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَ  
الْكَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ  
رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣﴾ قُلْ  
أَمَّا بِمِثْلِ مَا آتَمْتُمْ بِهِ فَقَدْ هَتَدُوا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَمَا نَعْمَا  
هُمُ فِي شِقَاقِي فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٤﴾  
صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ  
عَبِيدُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَمَّا جُؤَنَانِي فَلِلَّهِ وَهُوَ رَبُّكُمْ وَلَنَا  
أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٦﴾ أَمْ يَقُولُونَ  
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْكَسْبَاطَ كَانُوا  
هُودًا أَوْ نَصَارَى قُلْ أَنْتُمْ أَتْلُمُّوا أَمْرَ اللَّهِ وَمَنْ أَظْلَمُ  
مِمَّنْ كَثُرَ شَهَادَةٌ عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا  
تَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ تِلْكَ آيَةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ  
مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَنْهَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۰

ابراہیم کے طریقے سے کون سے پھر سکتا ہے جو اے اس کے جس نے اے آپ کو حفاظت میں چل کر یہ ابراہیم کو ہم نے دنیا میں بھی غیبِ غصبت عطا ہے اور آخرت میں ان کا شکر صالحین میں ہوگا۔ جب اس کے پروردگار نے کہہ کر تو اللہ کے سامنے اپنی گردن جھکا دے یعنی فرماں بردار بن جلا اس نے کہا میں رب العالمین کا فرماں بردار بن گیا۔ اور یہی وصیت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو فرمائی اور یعقوب نے بھی (اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کی) اسہوں نے کہا اے میرے بیٹے! یہ شک اللہ نے جنہیں پر دین میں کر اور منتخب کر کے دیا ہے۔ یہ اتم زمین کے خلی سافس تک اسی کے فرماں بردار بن کر رہنا۔

کیا تم اسی وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت قریب تھی۔ جب بیٹوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا کہ تم میرے بعد کسی کی مہدیت دینا کی کر دے؟ ان سب نے ہ تھا۔ ہم اسی ایک اللہ کی بندگی کریں گے جس پروردگار کی مہدیت دینا کی آپ اور آپ کے آباء اجداد ابراہیم واسحاق اور اسماعیل نے کی تھی اور ہم سب اللہ کے فرماں بردار ہیں گے۔ ایک جماعت تھی جو کر دینی اس کے لئے وہ ہے جو اس نے کیا اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کہتے ہو۔ تم سے تمہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی میں جاؤ تو جہالت ملے گی۔ (اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ ابراہیم کا راستہ سب سے بہتر ہے۔ جس میں کوئی کئی نہیں اور ہر بات مشرکین میں سے۔ جسے آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو ہم پر نازل کیا گیا گیا اور جو ہم پر ایمان واسحاق و یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اس پر بھی جو سب سے بڑی اور تمام نبیوں کو ان کے پروردگار کی طرف سے عطا کیا گیا تھا۔ ہم ان کے درمیان کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے۔ (آپ کہئے) ہم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔ اے مومنو! اگر وہ اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو تمہارا وعدہ پائیں گے۔ لیکن اگر وہ اس سے منہ پھرتے ہیں تو پھر (جان لو کہ) سوائے خدا اور ہمت دہری کے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ان کے مقابلے میں اللہ تمہاری حمایت کے لئے کافی ہے اور خوب مستحق ہے اور جانا بھی ہے۔ کہہ دیجئے ہم نے اللہ کا رتبہ (قول کر رہے) اللہ کے رتبہ سے بھر کس کا رتبہ ہو سکتا ہے ہم اس کی جڑ کی کرتے ہیں۔

آپ کہہ دیجئے۔ کیا ہم سے اللہ کے ہارے میں ٹھنڑے ہو۔ حالانکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے۔ اور تمہارا بھی۔ ہمارے لئے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں۔ ہم تو خاص اللہ کے ہیں۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم واسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد میں یہودی و عیسائی تھیں؟ آپ کہہ دیجئے ہم زیادہ جانتے ہو یا اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اس کو چھوٹاتا ہے جو اس کے لئے اللہ کی طرف سے ثابت ہو چکا ہے اللہ ان باتوں سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔ یا ایک جو امت بھی جو گمراہی اس کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے کیا اور تمہارے لئے تمہاری کمائی ہے۔ تم سے کس پر چھوٹا ہے مگر وہ کیا کرتے تھے۔

## لغات القرآن ۱۷۱ تا ۱۸۰

يُرْغَبُ	مرد بھڑکا ہے۔ (طرف کے علمی رشتہ کئے تھے ہیں لیکن چونکہ عرفی کے بعد من آگیا ہے اسی سے اس کے معنی نہ سمجھنا)
جَلَّتْ اَبْوَالُهُمْ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں ان کا طرح
سَلَفَهُ نَفْسُهُ	میں نے اپنی ذات کو پہلے خود کا لیا یعنی اپنی ذات ہی سے امتیاز رہے نفوذ ہو۔
اِضْطَفَبَا	ہم نے منتخب کر لیا
اَسْبِمْ	گروہوں جھکاوے، فریادیں بھڑکنا
وَضَى	میں نے وضو کیا
لَا تَمُوتُنَّ	تمہیں ہرگز موت نہ آئے
شَهِدَاةٌ	موجود (شہیدان کی جمع ہے)
خَصْرٌ	نیا۔ (چونکہ وہ دیکھا صحت و صحت ہے اس لیے اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے قوی)
تَعْبُدُون	تم (کس کی) بندگی کرو گے
عَلَيْتُ	مگر وہ

کَسْبَتْ	میں نے کمائی کی
لَا تَسْأَلُونِي	تم نہ پوچھو ہمارے
حِيفَ	صرف اللہ کی بڑی کرنے والا
الْاِسْبَاطُ	اولادیں (سب کی کٹی ہے)
زُبِي	دیا گیا
لَا تَفْرُقْ	تم تعزین نہیں کرتے (یعنی آپ کی وہ بھی ہم سے دوسرے کو سامنے)
اَنْتُمْ	تم ایسے لے لے لے
بِهَنْدُوا	آپوں نے ہانت دی
بِشَقَالٍ	مرد
لَسَيَكْفِيكَهُمْ	پھر وہ آپ کو ان کے خد بڑے بکر کالی ہے
حِبَّةَ اللّٰهِ	لذکار تک
اُخْسَ	وہ وہ خوبصورت
اَنْعَا جُزَا	کیا تم سے بھڑے ہو
مَحْلُصُونَ	خالص کرے لے لے (ای کے ہیں)

**تشریح: آیت نمبر ۱۳۱ تا ۱۴۱**

ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ حق پرست حضرت امیر المومنین علیہ السلام جن کی زندگی کا ایک لمحہ اس کا گواہ ہے کہ انہوں نے وہاں سے جنگ ہوئے نادوں کو ایک لمحہ کی عمارت و زندگی کی طرف بڑھا دیا جو وہی اللہ کے لہاں برودا سم تھے اور لوگوں کو بھی اسی طرف بلایا کہ وہ حق پرست مسیح بن کر زندگی گزاریں۔ یہ تھا کہ کاہن پریتہ زندگی جو دھروں کے لئے روشنی کا بیجا تھا۔ اس سے بہتر طریقہ اور کی ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے کو سرائے اس شخص کے جس نے اپنے آپ کو فریب نفس و حرص و تناسل کی دلدل میں جھنسا رکھا ہے اور کوں نہ بھڑکتا ہے حضرت برہم کی اولاد میں بہت سے مشیر آئے جنہوں نے حضرت اور ہاتھ کے راستے پر چل کر دھروں کو چالے کی خوشی کی۔ وہ حضرت بھڑپ جس پر ہی اسراٹکل کو دھروں باز ہے بلکہ ان پر غر بھی کرے میں انہوں نے زندگی کے آخری سالوں



أَوْثُوا الْكِتَابَ لِيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا  
يَعْمَلُونَ ﴿١٠﴾ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا  
قَوْلَكَ وَمَا أَنْتَ بِتَالِحٍ عَلَيْهِمْ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَالِحٍ قَبْلَهُ بَعْضٌ  
وَلَئِنْ أَتَيْتَ أَهْرَآءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذَا  
لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ أُتِيَهِمُ الْكِتَابُ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ  
أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٢﴾  
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳ تا ۱۷

مغرب بے طرف لوگ تھک گئے کہ ان (مسلمانوں) کو بچے اس قلعے سے کس چیز نے  
بھروسہ دیا جس پر وہ پیچھے سے تھے۔ آپ کہہ دیجئے مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں اور جو چاہتا  
ہے سیدھے راستے کی جہاں رہتا ہے۔ وہ اسی طرح ہم نے جنہیں ایک ایسی ہی امت بتایا ہے  
جو (ہر پہلو سے) اعتدال پر ہے تاکہ تم (کیامت کے دن) اس بات کو جان لو کہ جو لوگوں پر گواہی جاؤ اور رسول اللہ  
پر گواہی مانو۔ آپ مسلمانوں پر تھے وہ ہم نے صرف اس لئے بنا دیا تھا کہ یہ معلوم کریں کہ کون  
رسول کی ہی دن کرتا ہے اور کون اپنی اڑیوں کے بل اتار پھرتا ہے۔ بڑے شہید بات بڑی بھاری تھی  
مگر اس کو گواہی کے لئے نہیں جنہیں اللہ نے۔ اور دعائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں ہے کہ تمہارے  
ایمان (امت کے لئے) گئے کاموں کو منافع کر دے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا  
سہارا ہے (اے نبی ﷺ) آپ کا چہرہ جو بار بار مسلمان کی طرف اٹھ رہا ہے اس سے ہم دیکھ رہے ہیں  
مغرب ہم آپ کو اس قدر کی طرف بھروسہ دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ آپ آپ اپنے چہرہ  
سجدا اٹھام کی طرف بھروسہ رکھتے (اور اے مسلمان) تم ہمیں بھی یہاں پہنچاؤں وہاں کی طرف بھروسہ کرنا  
بے شک وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ بالکل برحق ہے اور ان کے پروردگار کی

طرف سے ہے اللہ اسی سے ہے خبر نہیں ہے جو کچھ ادا کر رہے ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے  
جن کو کتاب دی گئی ہے تمام کتابیں لے آئیں تو میں بھی وہ آپ کے ہتھ کی بیرونی دیکھ کر  
میں آپ ان کے ہتھ کی بیرونی کرنے والے ہیں اور ان میں سے کوئی (افریق) بھی دوسرے (افریق)  
کے قبیلے کی بیرونی نہیں کرتا۔ اور اگر آپ نے ظہر آجائے کے باوجود ان کی خواہشات کی بیرونی کر لی  
تو بے شک آپ بے انصافوں میں سے ہو جائیں گے۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ  
(ان رسول اللہ) کو اس طرح پہنچاتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو بھیجتے ہیں۔ بلاشبہ بعض لوگ  
ان میں سے وہ بھی ہیں جو جانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتے ہیں۔ حق وہی ہے جو آپ کے پروردگار  
کی طرف سے دیا گیا ہے۔ آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۷۵ تا ۱۸۲

ما وَجَّهَ	ان کو کسی چیز سے پھل دیا (ہائیا، ولی پھل دیا پھل سا کو)
يَهْدِيْ	ہدایت دیتا ہے، راستہ دکھاتا ہے
اُمَّةٌ	جماعت
رَسُلًا	رسل یا مہذوب جن کے حال میں فرائز ہے
يَتَّبِعُ	پکچ چلتا ہے، ہدی کرے
يَتَّقِبُ	پت پاتا ہے
عَقِيْبَهُ	پٹا یا پٹوں پر (عقبہ اصل میں عقیب تھا توں کو یہ عقبہ یا پٹ)
لِيَضْعَعَ	تاکہ وہ ضائع کرے (لیضیع، یضیع)
رَوَاتٍ	مہربان ہتھ کی ایک ہتھ ہے
قَلْدَرِي	تھیں ہم دیکھ رہے ہیں
نَقَلْتُ	لے آیا، بار بار لے لے
فَوَازِيْنُ	ہم دیکھ رہے
شَطْرَ	عرب سمت

کے مسجد الحرام عزت و ان سحر، حرام و ان سحر

بغیر فرقہ وہاں کو بیٹے ہیں (ہر نوں ۱۰۰ پچائے ہیں ۱۰۰ کو)

بے (عربی کا رو ہے کہ وہاں عرب پکارتے ہیں جیسے بے چشوں کو بیٹے ہیں۔)

بیٹھنویں اہل دہر چہ پتے ہیں

انصہرین شک کرنے والے (انصہر انکھ کرے دین)

### تشریح: آیت نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۷

مکہ مکرمہ میں آپ جتنے پرانے مسلمانوں پر قادیان فرس کی چوٹیں تھیں اور آپ بیت المقدس کی طرف نہ کرے نمازیں اور انہیں کہتے تھے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے بعد بھی صورت حال یہی رہی اور سزاوارتہ چاروں تک آپ بیت المقدس کی طرف نہ کر کے نمازیں ادا فرماتے رہے۔ لیکن آپ کی دینی رزا اور حواس میں بھی کسی کہ بیت المقدس کی جوتے بیت اللہ کو قبول فرمادے نہ جاتے اسی لئے آپ ہمارا آمان کی طرف نہ اٹھا کر اٹھ کر رہے تھے کہ اس سلسلہ میں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا پتا چرے ایک دس آپ ہمارا سکا پر کرام سجدہ عوامانہ میں جس سلسلہ میں ظہر کی بار اور فرار ہے تھے اور کنکیش ہو چکی تھیں کہ وہ ان نماز حضرت جبریل علیہ السلام کے کہل آئے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ اور سجدہ عوامانہ بیت المقدس کی طرف نہ پھیر لیجئے۔ آپ ہی وقت بیت المقدس کی سمت سے بیت المقدس کی سمت کی طرف میں نہ پھریجئے گا۔ کرام بھی جڑتے چلے گئے اور اسی طرح اور نماز جو بیت المقدس کی سمت میں شروع کی گئی تھی بیت اللہ کے رخ پر ختم ہوئی۔ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ کی تبدیلی کا صاف مطلب یہ تھا کہ یہ نبی سرانسل کو باقاعدہ راستہ ہو رہی تھائی کے مقام سے ہر طرف کر دیا گیا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا ہر مطلب اور شروع ہو چکا ہے۔ قبلہ کی تبدیلی پر کفار، کفار اور عوامانہ نے بڑا شور مچا کہ یہ مسلمان تو ہر چیز میں اپنا راستہ لے لیتے ہیں چار ہے جسی بھلاؤ فقید جو صحابہ میں سے میرا تمام کا قید تھا اس کی تبدیلی کا کیا مطلب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو سبکی نکال دیتے ہیں وہ اس پر اعتراض ضرور کریں گے لیکن شاہد ان کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ شرف و مغرب کی سمتوں میں سجدہ نہیں سے اور ہر جگہ موجود ہے جس طرف بھی سر کیا جائے گا وہیں اللہ رب العالمین کو پا لیں گے۔ اہل صرف قبلہ کی تبدیلی کی کہیں سے بلکہ اللہ وسع الکافہ و دنیا کی امت و جبریل کے لئے منتخب کر لینے کی ہے اور اب قیامت تک انسانیت کی نجات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے جو اس راستہ کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ نکالتی ہے کہ وہ بھی غلط آیت ہے جو کہے گا اور جو کہی ان سے منکر ہوئے لوگوں کے راستے کی پیروی کرے گا اسے نہایت ہی مہمل ہوگی اور نہ وہ کسی حد کے سخی ہوں گے۔ خدا کا کہہ گا کہ میں لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ اس قبلہ کی تبدیلی اور حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلیت کو بھی طرح پکارتے ہیں جس مرتبہ ایک آپ



اپنے بچے کو بچانے میں کوئی دشمنی محسوس نہیں کرتا۔ اسی طرح وہ اپنی مکرر مہرور اسلام کی عظمت کو اچھی طرح پہچان چکے ہیں۔ خدا اور  
 بہت دھڑکی کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ فرمایا گیا کہ اسے مسلمانوں پر تم نہیں بھی ہو، کسی حال میں بھی ہو، ہمیشہ بیت اللہ کی طرف  
 نہ کر کے لازماً حضور و عثمان اسلام کی پرہیزگار کرنا چاہئے کہ اس کا کام ہی اعتراض کرنا اور رسول کی اطاعت کرنا ہے۔ حق دہی ہے نہ  
 اللہ نے نہیں چاہا کیا ہے اس میں شک و شبہ کو کوئی موقع اور گنجائش نہیں ہے۔ ایک سوال ہر شخص کے ذہن میں گردش کر رہا تھا کہ وہ  
 لوگ بدعت اللہ کی طرف سے کر کے نماز پڑھتے رہے ہیں اور تہجد کی تہجد جلی سے پیہی وہ اعتقاد کر چکے ہیں کیا ان کی نارہری  
 مانع ہو نہیں یا ان کو ان کی مہربانی کا لالچ ملے گا؟ قرآن کریم میں اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اللہ جو اپنے بندوں پر یہ انتہا صبر و  
 ہرور و کرم کرنے والا ہے ان لوگوں کی نیکیوں کو کیوں ضائع کرے گا؟ جو ان کی حالت میں دیکھیں ان کو کیا ہے۔ ان کی  
 نیکیاں بھی قبول ہو چکی ہیں کیا نہیں کی۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے پہلی آیات میں تہجد کی تہجد کی یاد دلایا جس میں مسلمانوں کو تہجد کی یاد دلایا گیا تو اس وقت یہ  
 نہیں لڑا کہ تہجد اللہ کی طرف سے بھیجی ہو بلکہ لڑا کہ تم کھنڈ کی ہو کسی حال میں بھی ہو ہمیشہ مسجد الحرام کی طرف سے بھیجی ہو۔  
 اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد الحرام کی سمت منہ پھرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے "موت اور جنت" ہے۔ اگر ایک شخص منہ منہ  
 میں ہے یا کسی اور ملک و شہر میں ہے تو اس کے لئے میں کھنڈ کی طرف نہ کر جوری نہیں ہے بلکہ سمت کعبہ کی طرف نہ کرنا ہے۔  
 جو کہ مسجد الحرام میں ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص مسجد الحرام میں موجود ہو تو اس کے لئے میں کعبہ کی طرف نہ کرنا لازمی اور ضروری  
 ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور حکمت ارشاد فرمادی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم و عفو ہے۔ "لیکن اس کی تجلیات کے نزول کی جگہ  
 بیت اللہ شریف ہے جس سے واضح و عارفانہ زندگی کی بنیاد ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیا جگہ پانچ آفوں میں چھ مروجہ اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ چھ مروجہ اہل ایمان  
 جو حال میں مسجد الحرام کی سمت منہ پھریا کریں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تہجد کی طرف نہ کرنا مہاجرین کو دوح ہے اور اس سے کسی حال  
 میں منہ مولا جائز نہیں ہوگا۔ انہوں میں سے کعبہ کا ماحول و برعایت میں کیا جائے گا تا کہ اس سمت کا رخ بھی ایک ہی طرف ہے۔

وَلِكُلِّ وُجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّئُهَا فَاتَوَلَّوْا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتُمْ اَیْنَ مَا تَكُونُوا  
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۱۰ وَ مِنْ حَيْثُ  
 خَرَجْتُمْ فَاُولٰٓئِكَ شَطْرُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ  
 وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱۱ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ فَاُولٰٓئِكَ  
 شَطْرُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

ثُمَّ لَآتِيَنَا السَّيْفَ الْحَرَامَ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا  
يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَحْشَوْهُمْ  
وَأَحْشَوْنِي ۚ وَلَا تَمْرُقَتَيْنِ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ لَمَّا  
أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو آيَاتِنَا عَلَيْكُمْ وَيُزَكِّكُمْ وَيُعَلِّمُكُمْ  
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيكُمْ قَالُوا نَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۚ قَالُوا كَرُوفِي  
أَذْكُرْتُمْ أَهْلَكُمُوَالِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۚ

ترجمہ: آیہ نمبر ۱۳۸-۱۵۰

پھر (یعنی) ادا کے ایک قبلہ سے جس کی طرف وہ سب مہاجر ہے۔ تم نہیں ساری آگے  
چلو۔ ترجمہ ساری آگے ہو گے اللہ تمہیں ہدایت کر لائے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا  
ہے۔ آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں تو اپنا چہرہ سبہ الحرام کی طرف مچھلایا کریں۔ یہی آپ کے  
پہلو اور ان کی طرف سے حق ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے اور جہاں سے بھی  
آپ نکلیں اپنے سبہ و حرام کی طرف نہ نکلیں اور تم جس جگہ بھی ہو کروڑوں کی طرف کر دنا کرو گوں کہ  
تم سے محبت کرنے کا موقع نہ ملے، سوائے ان ظالموں کے جو بے انصاف ہیں (دو تو کہتے ہیں  
گئے) کہ ان سے ضرور صرف کچھ ہی سے ادا کرنا کر کے اپنے فضل و کرم تمہارے دلوں پر پورا کر دوں گا اور تم  
دلوں کا جیس کر ہم نے تمہارے اہل ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا ہے جو ہر دلی آیتیں تلاوت کرے  
پہلو اور تمہارے دلوں کو، لکھتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں دوا بھی سکھاتا  
ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ تم مجھے یاد رکھو کہ تمہیں یاد رکھوں گا میرا احسان مانو، ناشکری نہ کرو۔

طہات القرآن آیہ نمبر ۱۵۲-۱۵۴

بکلی ہر ایک کے ہے





## لغات القرآن آمدہ نمبر ۵۳-۱۵۷۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو۔ ۱۵۷۷
اسْتَعِينُوا	توڑنا، اگر
الضُّعُفُ	سہ ہستی، کمزوری، ناتوانی، کمزوری
الْمُضَوِّفَةُ	مرا، مہارول میں سب سے افضل مراد
يُقَلِّصُ	در دہانتہ
أَحْيَاؤُ	رہو
لَا تَشْعُرُونَ	تم شعور (درد) کو محسوس نہیں کر سکتے
لَيَسْؤَنَّكُمْ	یہ تمہیں درد آں، کراں کرے گا
الْجُوعُ	بھوک
نَقَصُ	کمی، نقصان
شَعَرَاتٍ	بچھ، بچھوں، مبر، مبروں
بَشَرٍ	دنش، شریک، پیچھے
أَضَابَتْ	پھینکی، پھینکی
وَأَجْعَلُونَ	وہ بنائے گا
ضُلُوكًا	رہیں (مسلوہ کی جڑ ہے)

## تفسیر: آیت نمبر ۱۵۳-۱۵۷۷

اللہ کی راہ میں، جان کا پہلا مصر۔ جو مرد و دیر پہلا ہے اس میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے تھے۔ کچھ لوگوں نے  
اشک، دھن، پاشیا، بچے، انور کے لئے اطمینان سے نہیں کرتے ہوئے تھے۔ اے ان لوگوں کو ان شخص مر گیا۔ کچھ دن بعد وہ خود بخود

یہ دنیا کی زندگی کے بہت سے فائدے حاصل کرتا۔ زندگی کی مدتوں سے مسکن دار ہوا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **یَا مَعْزُومُ** زندگی اور موت، فیض و نقصان سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس کو چاہے دے دے۔ یہاں رکھنا چاہتا ہے زندہ رکھتا ہے اور جب اس کی زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے تو اس پر موت کی کیفیات کو طاری کر دیتا ہے۔ آج سے ۷۰ سال پہلے میں وہ دنیا کی راہ میں چلے آئے ہیں۔ صراحتاً ان کا تھک سے نہ چھوڑنا کہ جو جس ہاتھ سے صراحتاً چھوٹ گیا اس میں اللہ کے دشمنوں سے مقابہ کرنے کی استعداد طاقت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ بعد ازاں کہ وہ لوٹ کر حالات کا مقابلہ کرنا اس سے نہ سمجھتا۔ نہ اردوں کے ذریعے سے اپنی بدنئی کے قلعے کو مضبوط کرتے چلے جاؤ بغیر اوروں سے بہت حد تک ہاتھ دے جب کامیابیاں تھک سے ختم ہو گئیں۔ یہاں جو لوگ اللہ کے دین کی سرپرستی کے لئے جہاد کے مصائب اور نقصانات کو برداشت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں ان کو اللہ کا عالم برزخ میں ایک ممتازی شان کے ساتھ رہا دیں جسے کی تمام مدتوں کو حاصل کر رہے ہیں لیکن ان اس دنیا میں رہتے ہوئے اس عالم کی کیفیات کو سمجھ نہیں سکتے۔

اس بات کو دراز طاقت سے اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ

موت کے بعد انسان کی روح ایک اور جہان میں منتقل ہو جاتی ہے اس عالم برزخ کہتے ہیں۔ عالم برزخ میں ہر نفس ایک نیا زندگی عطا کی جاتی ہے جس میں کچھ سہولت کے بعد اس کے عذاب و ثواب کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے جسے جزا اور سزا کہہ دیتی ہیں۔ صریح اور ناک ہوتا ہے لیکن جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں ان کو کام کو گول کے مقابلہ میں ایک خصوصی طور پر دینی برزخ کی زندگی عطا کی جاتی ہے جس کے اثرات محدود رہتے ہیں۔ لیکن ان کے جسم پر بھی باقی رہتے ہیں۔ یہ وہ بات ہیں کہ ہم علم اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت سے لیکن شہید کو بھی یہ مقام حیات انبیاء و کرام کے مقابلہ عطا کر دیا جاتا ہے۔ شہید جس طرح اور جس حالت میں دفن کیا جاتا ہے۔ وہ اسی حالت میں قیامت تک زندہ و عطا ہونے کا وعدہ ہے۔ مثلاً اگر ایسا ہو گیا ہے کہ قیامت کے دن جب شہید قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے جسموں سے یہ طرح خون بہتا ہو گا جس طرح وہی اسی شہادت کے وقت اس کا خون بہہ رہا تھا۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی مل باتوں کو طے کر دیتا ہے موطا میں حضرت امام مالک نے شہیدوں کے جسم خاکی کے بانی ہے۔ کبھی ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر و ابن العاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے احد کے حوالے میں شہید ہوئے تھے ان کو ایک دن قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ غزوہ احد کے تقریباً پچاس سال کے بعد جب سلاطین کی وجہ سے ان کی قبریں کھدائی گئیں تو یہ حیرت ناک واقعہ برآوردہ دیکھ کر ان کے جسم و لعل ای طرح فروزا اور تھکھک و شادمانہ تھے جیسے انہیں آج بھی دفن کیا گیا ہو۔

اسی طرح جب وہ اپنے وعدہ حضرت محمد اللہ ابن ہارون دوسرے شہیدوں کی قبروں کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ تو حکومت عراق نے ان شہیدوں کے جسموں کو حضرت سلطان فارسی کے حوالے کر کے قبر میں منتقل کرنا چاہا۔ تو وہ صدیاں گزرنے کے بعد جو ان کے جسم ہارون، لعل کچھ ملامت پائے گئے ہر مذہب و مکتب نے قرآن کی صدفیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شہیدوں کو نہ صرف تمام برزخ میں حیات عطا فرماتا ہے بلکہ اس کے جسموں کو بھی برقرار رکھتا



إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ  
شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْكِتَابِ وَاللَّهُ  
مِنْ بَعْدِ مَا يَبَيِّنُهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ  
وَيَلْعَنُهُمُ الْمَلَائِكَةُ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنَّوْا  
فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ  
كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ خَلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ  
وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ وَالْكَافِرُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵۸ تا ۱۶۲

ہے شک عطا اللہ مردہ اللہ کی نشانگوئی میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ حاج و عمرہ ادا کرے  
اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے۔ حائضہ کی شوق سے کوئی نکل کرنا  
ہے اللہ (اس کیلئے) بڑا قادر دان اور سب کچھ جانتے والا ہے۔ ہے شک بعض لوگ سے چھوٹے  
تیرا جو اللہ نے لوگوں کے لئے کتاب میں صاف حکم اور ہدایت کی دہنیں چھل کی ہیں تو اس پر اللہ کی  
بھی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کر لی  
اور حق بات کو بیان کر دیا تو ان کو میں صاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا توبہ کا قبول کرنے والا نہایت  
مہربان ہوں ہے شک جنہوں نے کفر کیا اور کفر پر ہی سرگئے ان پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت



اور تمام لوگوں کی محنت ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے نہ تو عذاب ملے گا کیا جائے گا اور نہ  
نہ کو کوئی دوسری محنت دی جائے گی۔

تمہارا محبوب صرف ایک محبوب ہے اسی کے سوا کوئی محبوب نہیں ہے۔ وہی رحمان اور رحیم ہے۔

### لغات القرآن آیت ۱۴۵ تا ۱۴۸

فَعَالِرَ	مٹا دیں (شمیر و مٹائی)
جَعِجَ الْيَتِيمَ	پتہ اندھا کج کیا۔ (بچ کے سنی ہیں اور دھوکا)
إِغْتَمَرَا	مرو گیا
لَا حِثَّاحَ	گناہ لگ ہے
أَنِّي يَغْلُوفَ	یہ کہ وہ غلوب کرے (مرو ہے سنی کرنا) پھر بے لگاے
تَطْلُوغَ	دل کی جھٹکی سے کوئی کام کرنا
فَا بَكَرَ	تذکر کرے والا قدر دان
لِيَحْمَمُوا	البتہ ہی چھپانے پیر
يَأْتُرَ	وامت کرے۔ (محنت ملانے کی محنت سے دوسری)
لَعَنُوا	محنت کرنے والے
تَابُوا	جنہوں نے توبہ کر دی
أَصْلَحُوا	اصلاح کر لی، نیکی کر دی
بَيَّنَّا	بیان کر دیا بھول دیو
الْوَبِ	میں حویہ ہوں۔ توبہ قبول کر رہوں
لَا يَنْظُرُونَ	دور دیکھے نہ جائیں گے اہمیت نہ ملے گی
إِلَّا	محبوب جس کی محنت کی جائے



نہ تھی ہے اس جہد مخالفہ کا کر کر رہا کر رہا۔ میں نے سناؤں گا ہر وہ حال کہ وہ اپنے کہہ کر کہے اللہ کے شعرا یعنی  
نشانوں کو چھپانے کی جو کمر بند و دشمنی کی ہے اس پر صرف تہا رہا ہے اور اللہ کی رحمت سے جہد غاصباتوں اور مفسدوں کی بھی رحمت  
سے کہ کہہ کر نے جائیداد جو راہداری نشانوں اور رسوں اللہ ﷻ سے متعلق باتیں جو میں کو چھپانے کی کھڑا رہا ہے۔

إِنِّي خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَخْلَفْتُ اللَّيْلَ  
وَالنَّهَارَ وَنَفَخْتُ الْهَيْجَى فِي الْبَحْرِ مِمَّا يَمْلَأُ النَّاسَ وَمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا  
وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ  
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۱۶۴﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۴

جا شہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے آنے جانے میں۔ وہ  
کھسکا (جہاز) جو لوگوں کے لئے نفع کی چیزیں لے کر سمندر میں بھیجتی ہیں جن میں جو کچھ  
(آسمان) ہماری سے اللہ نے ہائی نازل کیا جس کے روح پروردہ زمین میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔  
زمین، میں قسم کے جو جانور پیدا کئے اس میں، ہواؤں کے اگلے پلٹنے میں اور جن ماحولوں میں جو  
آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پلٹنے ہیں ان سب چیزوں میں عقل رکھنے والی قوم کے لئے  
نشانیاں ہیں۔

نکات القرآن آیت نمبر ۱۶۴

خلق	پیدا کرنا
نخل	آگ
لللؤلؤ	رات

النَّهَارُ	دن
الْفَلَکُ	مشی، جہاز
یَنْقَعُ	لغ (جائے)
السَّمَاءُ	بندگی، آسمان
بِئْسَ	اے بھلا دنیا
ذَابَتْ	رہیں پر چھوٹنے والے ہر جاندار کو کہتے ہیں۔ ہر طرح کے جانور
تَضَرُّعٌ	الٹا پھینکا
الْوَبِیْغُ	ہوا کی (دشمن کی فتح ہے)
الشَّحَابُ	بارش
الصُّخْرُ	تالچ، بھمبھٹنے والا
لَا یَذَرُ	البتہ نہ چھوڑاں گی

### آتش سے تہ نیر ۶۳

قرآن کریم اسان کو کھ و شہ کی دلدل سے نکال کر یاقین کی منزل تک پہنچانے کے لئے اسکی کھلی ہوئی دلیلیں پیش کرتا ہے جس سے ہر شخص اپنی الجھت و مصلحت کے مطابق حق کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔ ان دلائل میں جو شخص بھی پیچیدگی سے غور کرے گا یقین و یقین دہانت سے ایمان مال ہوگا۔

ایہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے کائنات اس اس کے مرتب نظام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ کیا تم میں وہ منہ کی پیدائش، پانچ دھرتی، ستاروں سیاروں اور سورج کے طوفان و طروب کا نظام، رات دن کی حکیم گردش ان کا گھٹنا و جھٹکا اس سلسلہ کے چنے پر سماروں اور راتوں سے لگتی ہوئی ششیں اور جہازوں کا آنا جانا و دشمن کا نظام جسم سے مردہ و شین برقی ٹھری ہو جاتی ہے، رات ہوئی میں راتوں کا سنا لانا، کھجک برسا اور کھجک تندرست، طرطرح کے چہرہ پر بندہ و نہ۔ یہ تمام چیزیں آنکھیں اور عقل رکھنے والوں کے لئے کھلی ہوئی کتابیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔ اس نظام ظہر کی علم و غیر مستحق کے چلانے کوئے چل رہا ہے۔ پھر اس ساری کائنات کے پیدا کرنے اور چلانے میں ایک ایسی ہستی کا کام ہے جو انسان کے تمام احوال سے بھی اونچی طرح واقف ہے اور وہ اللہ کی ذات پاک ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِذَا دُعِيَ إِلَى اللَّهِ فِى الْحَيَاةِ  
 اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشْهُبًا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا  
 إِذْ يَدْعُونَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ  
 الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا  
 الْعَذَابَ وَلَمْ تُلْقَطْ بِهِمُ الرِّيبَةُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ  
 أَنَّ لَنَا كَرَّةٌ فَلَتَنْبِرَآ مَعَهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ  
 أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِمُطِيعِينَ مِنَ الْكَاذِبِ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶ تا ۲۷

بھس دگ وہ ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو شریک بناتے ہیں اور اس سے کسی  
 نسبت کرتے ہیں جیسی انہیں اللہ سے محبت کرنی پڑے۔ حالانکہ ایمان والے اللہ سے سب سے  
 رہا وہ محبت کرتے ہیں۔ کاش یہ ظالم اس وقت کو دیکھتے جسے وہ عذاب کے وقت بہر حال  
 دیکھیں گے کہ بے شک تمام حالت و وقت اللہ ہی کی ہے۔ بے شک اللہ کا عذاب بڑا شدید  
 ہے۔ جن کی ہمدردی کی گئی تھی جب وہ ان لوگوں سے بیزار ہو کر انہیں دیکھیں گے جنہوں نے ان  
 کی پیروی کی تھی۔ اس وقت وہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے اور تمام سبب کا سلسلہ قطع  
 ہو چکا ہوگا۔ (وہ بڑی حسرت سے کہیں گے) اگر ہمیں دیا نہیں جانے کا ایک موقع اور سزا  
 کا جو ہم بھی نہ اسے اس طرح بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح یہ ہم سے نفرت کا اظہار  
 کر رہے ہیں۔ (اب اس حسرت سے کیا فائدہ) اللہ ان کو وہ اعمال جو انہوں نے کئے تھے اس  
 طرح دکھائے گا کہ وہ حسرت اور شرمندگی سے ہاتھ دھو رہے ہوں گے۔ وہ آگ سے نکلنے کی  
 ناک کوئی دروازہ نہ مل سکے گی۔

## لغات القرآن آیت نمبر ۱۶۴ تا ۱۶۵

يُفَيْدُ	فائدہ دیتا ہے
يُحْتَبُونَ	دعوت کرتے ہیں
كُتِبَ لِلّٰهِ	لکھا گیا کہ اللہ سے محبت کرنا
أَشْدُّ حَيًّا	بے انتہہ حیات
نُورًا	چاندنی کا علم، نفرت کا اظہار کیا
أَلَيْسَ أَتَفْهَمُ	جی نہیں دیتی کی گئی (خیر و بد)
أَلَيْسَ أَتَفْهَمُ	جی نہیں دیتی (اشارہ کی)
زَاوًا	دیکھیں گے (دیکھا)
نَقَطَتْ	گت جائیں گے (گت گئے)
مَكْرَةً	دور و ہٹانا
يُرِيدُكُمْ	وہ اپنا کر کھائے گا
خَسِرْتُمْ	حیرت محسوس
عَادِجِينَ	نکلنے والے
الدَّارِ	وہاں جائیں اور رہیں

## تشریح آیت نمبر ۱۶۴ تا ۱۶۵

سب سے پہلے لوگوں کو یاد کرو کیا ہمارا ہے جن سے کس سے ہمارا کام کیا نکالتے ہیں جس میں اللہ کی رو بہت اور شان رحمت صاف نظر آئی ہے مگر ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے وجود میں کوئی نیکوئی نہیں آئی۔ وہ دن راست اس خطرہ اور مرتبہ کام کا نکالتے ہیں جیسے کہ ہم کو چاہے کہ اس کام کو چاہے کہ الیٰی وہ ذات ہے برفقہ اور مطلق ہے مگر وہ اپنے ہاتھوں سے جانے کھائے اور کو پوری اہمیت دیتے ہیں ان سے اس محبت کرتے ہیں جیسے کہ ان کے کارسار ہیں۔ فرمایا میں صرف اللہ سے شہ پروردگار محبت کرتے ہیں کیونکہ میں کہیں ہوتے کہ ان سے محبت کرتے ہیں کہ ان کے علم کے بغیر نہیں جانتے۔

فرمایا کیا آج میں بنوں پر یہ سوار کئے جھٹے میں اور کھٹے ہیں مگر یا اور؟ فرست میں ان کے کام میں گئے کاش یہ اس وقت کا قصور ہی کر لیتے جسے قسمت کسوں میں بھی ہر طور وجود اس بات سے صاف نکال کر دیں گے کہ ہم نے اس سے نہیں کہا تھا کہ یہ ہماری عبادت و بندگی کر رہا۔ اس کا اٹھنا، لاٹھلی کے بل پر جسے ان کے سامنے ہوا اب آج کے کافروں کو ان کے تمام حساب منقطع ہو چکے ہیں گے اس وقت چلا آئیں گا اور لڑاؤ کریں گے انھی ہمارے ساتھ بہت بڑا ہو کہ تو یہاں ہم لوگوں کو اپنا کارہ راز کھتے تھے مگر ہوں تو ہمیں دھکا دیا ہے ہم سے بہتر اور ہلکا کر کے ہیں انھی میں۔ ناپائیدار بنائے کالیک اور مونس علی سے تو ہم ان سے تنہا ہے تو وہی اور لڑے کا اظہار کریں گے اور آپ ہی کی بدگئی کریں گے۔

فرمایا کیا کتاب تو بلا منت مگر ہونا کتاب تو فیض کا وقت ہے اب یہاں رو قہاری مسرت کی وجہ کی ہون جہم کے پدی طلب سے تم کو نکالیں گے۔

### يَا أَيُّهَا النَّاسُ

كُلُوا مِن مَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ  
إِنَّهُ لَكُمُ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالشُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَن  
تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا  
أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ  
آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
كَمَثَلِ الْإِذَى يَتَّبِعُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُرِبَتْ لَهُمْ  
عُجُوٌّ لَهُمْ لَا يَصْقِلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ  
مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ رَآئِهِ تَعْبُدُونَ ۝  
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِ وَمَا أَهْلَ بِهِ  
لَعَنَ اللَّهُ لَعْنًا مُّطَرَّعَةً غَيْرَ بَاطِلٍ وَلَا عَادٍ ۚ فَلَا تُحَرِّمُوا عَلَى اللَّهِ

عَفُورٌ رَجِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ  
يَسْتَرْفِتُونَ فِيهِ لَغْمًا قَلِيلًا ۝ وَلِلَّهِ مَا يَكُونُ فِي بُطُونِهِمْ  
الْأَنفَالُ ۝ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَهُمْ عَذَابُ  
الْعَذَابِ ۝ وَلِلَّهِ الَّذِينَ اسْتَرَوْا الصَّلَاةَ بِالْهَدْيِ وَالْعَذَابُ  
بِالْعَفْيفِ ۝ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ كَرِهَ  
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۝ وَرَأَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۷۶ تا ۸۸

۔ دو گز زمین میں جو مٹی طلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں کہیں کھاؤ اور شیطا کے پیچھے نہ  
چلو، یہ غلبہ دہشتہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں برے اور بے حیائی کے کام سکھاتا ہے۔ اور یہ کہ تم  
اللہ پر براہ جوئی یا نہیں کھاؤ جس کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔

اور یہ بات سے کہ جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی تابعداری کرو تو وہ کہتے  
ہیں کہ ہم داس کی تابعداری کریں گے جس پر ہم نے اپنے آپ کو پایا ہے۔ (بھلا) اگر اس کے  
مابعد اللہ تو سمجھتے تھے ہیں اور صحیح راہ پر ہوں (کیا پھر بھی وہ ان کی تابعداری کریں گے)

ایسے کافر صوفی کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایسے جانور کے پیچھے چلا ۲۲ سو ۲۲ سو اے پکارا،  
آؤں کے کچھ شکاری نہ ہوں یہ کفار بھی میرے کو لگے اور خد سے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے

یہ ایمان والا نام ہے تمہیں پاکیزہ اور عدل جتنے میں ہیں۔ انہیں کھاؤ اور کریم اللہ ص  
کی باتوں کی کرے والے ہوتے اس کا اس نعمتوں پر شکر د کرو۔

اس نے تمہارے دہر مراد جانور و غنہ جزیر کا گوشت اور برہہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی کا  
بھی نام لیا گیا اور حرام کر دیا ہے۔ لیکن جو شخص سے اس اور مجبور ہو جائے۔ کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اس



جزیروں کا استعمال کرے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا مقصد نہ تو مافوقی ہو اور نہ حد سے بڑھنے کا ارادہ ہو۔ بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

بے شک وہ لوگ جو اللہ کی ناس کی ہوئی کتاب میں سے چھپاتے ہیں اور اس کے معادلات میں تھوڑا سا مال (وامت بھی حاصل کر لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ آگ سے مر رہے ہیں۔ کیا امت کے دین تہ تو اللہ ن سے کلام کرے گا۔ نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کو شدید اور دور تک عذاب سے دوچار ہو جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بدیت کے بڑے گمراہی اور مضرت کے بدلے میں عذاب کو خرید لیا ہے۔ (اللہ نے ہر کے طور پر فرمایا) ان کا حوصلہ بھی کتنا عجیب ہے کہ وہ آگ پر مہر کھائے ہیں

اللہ نے اپنی کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے۔ بلاشبہ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ خود میں دوچار ہیں۔

لغات القرآن ترجمہ نمبر ۱۷۹۲۸

مُكَلِّمًا	کہاؤ
خَلَا لَاحِظًا	حلال اور پاکیزہ چیزیں
عُطُوَات	(خُفُوَات) خُفُوَات (مُكَلِّمَات) خُفُوَات
النَّسْوَاء	عورتیں
الْفَخْرَاءُ	فخر اور بے حیا
الْقَبْ	ہم نے ہا
الْبَاوَنَا	ہمارے پاس ہا
يَنْجِي	چلائے
دُعَاة	نہا

لَمَّا	۳	وَلَدَ
الْمُتَّيِّنَةِ	۴	مَرَدَدَ
الذَّمِّ	۵	ثَوْنِ
لِخَلْمِ الْغَنِيِّ	۶	سَوَاكَ كُوشَتِ
أَهْلٍ	۷	پَاڑا دِکھا یا کھا
عَبْرَ بَاغٍ	۸	جھلوت کرے والاں پر
لَا تُغَادٍ	۹	نہ ڈاؤنی کرے ۱۱۹۰
يُطْلَوْنَ	۱۰	( طعن ) یہاں
لَا يُكَلِّمُ	۱۱	دوست نہ کرے
لَا يُرَتِّقِي	۱۲	دوپاک نہ کرے
يَا أَصْبَحَ	۱۳	کیا صبح ہے
جُعَلَى	۱۴	خدا
بَعِيدٌ	۱۵	دور

### تشریح: آیت نمبر ۱۶۸ تا ۱۷۱

انصتولے بھڑک چڑھ کر کے شعل سے تلخ کیا ہے اور چھل چیراں کے استہزاء کی جارت دی ہے، جس چیراں کی ابدیت اس ہے یعنی حصار کی ہے وہ کنگھار پائیکر، معتدل و صحت بخش اور روح پرور ہیں اور جس چیراں سے تلخ کیا ہے یعنی اس کو خوار و مقرر کیا ہے وہ سب کی سب روح، عقل جسم اور خلاق و کردار کو نقصان پہنچانے والے اور بدکارانہ ہے حیاتی کردار کھولنے والی ہیں۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ سے ارشاد فرمادینے کے ساتھ موسواہیں چیراں کو ہم سے حد بنا کر دیا ہے حال میں سے حلال اور پائیکر و جہیز لکھ رہا پائیکر و جہیزوں سے مراد یہ ہے کہ وہ چیراں جو ظاہری گندمی، عقل اور اخلاقی وجود کر کے راجح ہیں ان کو استعمال نہ کر لیں کیونکہ ان چیزوں کا بار اور سب اثر اسماں کے گروہ پر پڑتا ہے۔ اسی

کے خلاف وہ چیز جن میں ظاہری گندگی یا باطنی گندگی ہے جن سے اس کی گرد اور حاشہ ہوتا ہے۔ اس کو نہ کھو وہ انسان کے لئے حرام اور بدنہی ہیں جیسے مردہ جانور، مہیا سمجھان، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے ہمارے غیر اللہ کا نام لے کر اس کو غیر اللہ سے منسوب کیا گیا ہو قطعاً حرام ہیں۔ لہذا اگر کسی جنگی مجبوری ہو کہ انسان مذکورہ چیزوں کے علاوہ کچھ ملتا ہی نہ ہو اور جنگی پچاسے کا مسئلہ پیدا ہو جائے تب ان چیزوں کے استعمال کی محدود اور وقتی اجازت ہے یعنی اسی حد تک جس سے انسان اپنی جان بچا سکتا ہو وہ ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے مرنے سے مراد مرنے کا ہے کسی شیعہ مرنے میں کوئی مومن ڈاکٹر اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اگر وہ کسی جانور کا خون پئے گا تو اس کی جان بچ سکتی ہے اس صورت میں مرنے کا ارادہ بھی نہیں ہے اسی طرح اگر انسانی جان بچانے کے لئے کسی کو اپنا خون دیا جائے یا دوسرے کی جان بچانے کے لئے خون استعمال کیا جائے اس میں قطعاً کوئی مریخ نہیں ہے۔

شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال قرار دیا ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بعض لوگوں نے خود سے بھی محض شرکاء نہ ہونے کے تحت جن چیزوں کو حلال یا حرام قرار دیا ہے ان کی شرعی اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مگر اللہ کی حلالی اور حرامی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے کہ تو یہ شیطان کے نقش قدم پر چلنے کے برابر ہوگا۔ فرمایا کہ شیطان تمہارا کھانا نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے ساتھ شیطان کی دشمنی کچھ مکمل نہیں ہے بلکہ وہ انسان کا کھانا نہیں ہے جو ہر انسان کو اخلاقی قسمت دینے کے پیکر میں لگا رہتا ہے۔ وہ انسان سے اپنی اس مکمل دشمنی کا اعلان اللہ کے سامنے کر چکا ہے جو دشمن اس سے کھلے الفاظ میں اپنی دشمنی کا اعلان کر چکا ہو اس کے لڑائی دشمن ہونے میں کسی کو شک ہو سکتا ہے اس لئے قرآن کریم میں اس کو ”عدو“ قرار دیا گیا ہے یہی حکم اللہ دشمن اور فرمایا گیا کہ مجھے اور اے دشمن سے دھوکا کھا جا، لیکن ہو سکتا ہے لیکن کھائے دشمن سے دھوکا کھا جاتا یہاں تک کہ اس کو اپنا دوست، اور کارساز بنا لیتا، اس کے مشورہ پر چلا کہاں تک عقل مند ہی ہے۔

لہذا شیطان نے لوگوں کو توحید کے سامنے سے ہٹانے کے لئے کمر ہمتی کے راستوں کو بہت آسان بنا دیے اور بدترین سے حیالی اور بے شرمیوں کی طرف بڑے خوبصورت انداز سے دعوت دیتا ہے لیکن عقل مند وہی ہے جو اس کی گتے ہوئے دشمن کے چکر میں نہ پھسے ورنہ انسان اپنے تمام اعمال کو فاسخ کر بیٹھتا۔

غلام یہ ہے کہ نہ تو جن چیزوں کو حلال اور پاکیزہ بنا دیا ہے ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جن چیزوں کے استعمال سے منع کیا ہے ایک مومن کو اس کے قریب بھی نہ جانا چاہئے۔

شیطان انسان کا لڑائی دشمن ہے اس کے بچنے کے لئے حجتاً کر محال کو وہ ہر قسم کے محال قرار دیتا کسی طرح جو ذرا صاحب نہیں ہے

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ لِبَرِّمَنِ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَاٰیَوْمِ الْاٰخِرَةِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيِّنَ، وَاٰتٰی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهِ ذَوٰی الْقُرْبٰی  
وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي  
الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتٰی الزَّكٰوةَ، وَلَمْ يُوَفِّقُوْنَ بِهٖمْ  
اِذَا عٰهَدُوْا، وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاسِآءِ وَالضَّرَآءِ وَحِيْنَ  
اَلْبَاسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۷۷

یہی جی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف کر یا کر دیکھ لاہی انکی یہ ہے کہ  
آدھی اللہ پر قیامت کے دن برائی کے فرشتوں پر، کتابوں پر اور پر نبیوں پر یوں، بے اور مل  
کی صحت کے جو جوئی و رشتہ داروں، غیروں، محتاجوں، مسافروں، مانگنے والوں اور (قرض سے)  
گرو، غیر چلنے پر پتہ مال لڑی رہے اور تو کر کے، کوئے تار سے اور دھڑکنے کے جہاں  
کو پورا کرے، لڑی، آکھوں اور ی کے وقت ہر کرے کی بچہ لوٹ ہیں اور کیا پر ہر گاہ ہیں۔

نجات القرآن آیت نمبر ۱۷۷

لہر	پہی نکل
قبر	طرب سے
اتنی	۱۷

غلیٰ حنبہ	اس کی محبت پر (اس کی محبت کے باوجود اس کو کھڑکی محبت پر قربان کرنا)
الرفیق ب	(الرفیقہ) گروں
الْمَوْلُودُ	پورا کرنے والے والا عہد کرنے والے
وَالْيَأْسَاءُ	منجیاں
الضُّرَّاءُ	تکلیفیں
جَوْنٌ	جس وقت
خَلْفُوا	ابھلنے سے بچنا کی۔ (بچاؤ دیکھا)

### تشریح: بیت نمبر ۷۱

یہ کرم چنگے۔ آری ہے کہ جس سے اس بیت پر عمل کیا اس سے اپنے ایمان کو کافر (مکمل کر لیا اس لئے کہ اس سے تمام اصولوں کا خلاصہ سنی چیزیں ہیں مثلاً تکلیف، اصلاح، مصلحت، مدد کی جس حسن معاشرت اور حسن کی امداد، قہر، عیب، ماں آید جس میں ہی تین باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ارشاد ہے کہ جو تک نہ ہو، کی چند ظاہری باتوں اور رسوں کو ادا کر کے صرف ضابطے کی مانند پڑی کرتے ہیں وہ حقیقی اور حقیقی تکلیف نہیں مانتے، حقیقی تکلیف کو وہی لوگ سمجھتے ہیں، جو حقیقت، مبادات، مصلحت اور مصلحت کے تمام اصولوں پر عمل کرتے ہیں اس آیت میں جو باتوں پر عمل کرنے کو حقیقی تکلیف قرار دیا گیا ہے۔

(۱) ایمان نہ۔ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی دعوت اور وصات میں کسی کو کسی بھی انداز سے شریک نہ کیا جائے۔ سمجھا جائے اور ایک سو گن چوری طرح، ہے آپ کو اللہ رب العالمین کے پروردگار سے۔

(۲) ایمان بالاخرت۔ اپنے ہر قول اور فعل کے لئے اپنے آپ کو آخرت میں جواب دینے والا مرنے کے بعد اٹھانے جانے پر ایمان لائے والا اور مولیٰ مصلحتات میں گمراہی سے بچنے والے والا ہے۔

(۳) ایمان باعلائکہ۔ اللہ کی حسی کو تسلیم کرنا ایمان کا محسوس، ایمان بطور حتمہ، اللہ کی ہدایت لائے والا اور اللہ کے حکم سے تقوا اور قدر کے تمام فضائل کو ادا کرنے والا ہے۔

(۴) ایمان بکتاب۔ تمام آج کی کتابوں کو اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتابیں ماننا یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں دیا ہے ایمان رکھنا اور اس زمانے کے لئے وہی واجب العمل حکم قرآن و سنن ہونے کے بعد چونکہ کچھ کتابیں اور



سیرت و کردار سے ہے، لہذا جا رہا ہے کہ گردن کی ہانسی میں وہ دھوپ کا پور کٹا ہوا سر کرنا ہوا کی حیثیت رکھتے ہیں لہذا اور اس کے  
روٹوں پر لیکن لائے، یہ ان کے کلب میں جو روٹی پیدا ہوئی ہے، نہ صرف وہ صبر اور چائے محمد اس کو بھگا دے چکے ہیں، یہ تمام  
باتیں ایک سلطان کی افراڈی اور انتقامی زندگی کی صورت میں چاہئے کیونکہ امتحان و آزمائش کا اصل میدان انسان کی سیرت و  
کردار ہی ہوا کرتا ہے۔

یہ سیدہ خواجہ اخلاق بھائی بہت میں جان کیا گیا ہے جو لوگ بن جوہر لوگ پر عمل کرنے والے ہیں وہی کئی نیک کے  
مستحق ہیں اور عزت و مراعات پہنچے والے ہیں لیکن جو لوگ شر و معصیہ کے حق بھگتوں میں چڑے ہوئے ہیں کہ وہ شر کی  
طرف کرنا چاہتے یا سرب کی طرف درحقیقت یہی لوگ یہ تو ظلم و باطل کے ہیں اور نہ ہی انکی سے ہٹنا ہونے والے ہیں۔  
اور بھٹے ہائے بھٹ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرْبُ  
بِالْحَرْبِ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ  
شَيْءٌ فَاتَّبَعْهُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَّ إِلَى الْيَتِيمِ بِالْحَسَنِ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ  
مِّنْ رَبِّكَ وَرَحْمَةٌ فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَعَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥  
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ٦

ترجمہ: آیت نمبر ۵-۶

اے ایمان والو! تم پر قتل کے جانے والوں کا قصاص (بدلہ لینا) فرض فرمادیا گیا ہے، اور دو  
کے بدلے آدھ، غلام کے بدلے آزاد، اور عورت کے بدلے عورت کا قصاص ہے۔ البتہ اگر کسی  
قاتل کے ساتھ اس کا کوئی سبب یا بھائی کچھ فری کرنے کو تیار ہو تو اس کے لئے دستور کی ضرورتی کرنا  
اور خوش دلی سے عمن پس انداز کرنا چاہیے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی و مہربانی ہے۔  
اس کے بعد بھی تم قصص و واقعات کو یاد رکھ کر اس کے نئے دردناک سزا ہے۔ اور اے صلہ رکھنے والو!  
قصص ہی میں تمہارے لئے زندگی اور بچا ہے۔ تاکہ تم (خود پرانی سے) پرہیز کرو





نہیں بدلی کہہ دی جاتی تھی۔ چہرے اور خوب آدمی اور خاص طور سے ملاصل کی جان کی تو کوئی قدر و قیمت ہی نہیں تھی اور غریب  
مستول کے ارشوں کی سننے والا کوئی نہ تھا جسے مگر کسی اونچی ناک والے ٹیپے کا کوئی فردار جاتا تو خوش انتظام کا یہ حال نہ تھا کہ یہ  
فصل کے بدلے قاتل کے حامیان کے ساتھ دلوں کو لٹکی کر دیا جاتا تھا اور پھر بھی انتقام کی آگ نہ بجھتی تھی۔ قرآن کریم سے اس  
آیت کے رد، یہودیہ بتایا ہے کہ تل کا اعلیٰ خواہد کسی بھی شکل میں عورت سے لیا جائے گا اس میں چھوٹے، بڑے، مسمر، عرب،  
عورت، مرد، عظیم طاقتور یا کاکولی مسلح نہیں ہے جس نے تل لیا جہاں اس کی مراد بھگت چڑے گی۔

اسلامی قانون میں خصائص کا حق متاع کے دلوں کے لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی لئے متاع کے وارث قاتل سے  
قصاص کے سیکے اور سب کر سکتے ہیں اور چون یہ بھی لے سکتے ہیں۔ متاع کے وارث اور قاتل جس بات پر رضامند ہو جائیں  
اس میں نہ کسی برادری کو نہ اجماعت کا حق ہے اور نہ کسی شخص کو۔

فرمانِ باری تعالیٰ ایک سولہ ص ۱۰۱ ایک بڑا اور چار پانچ بڑا اور کم ہیں بلا اس کے برعکس قسم ہے۔ متاع کے وارث اٹلی  
مرضی سے اس متاع کو کو بھی کر سکتے ہیں۔ یہی رنہ مندی سے ان مضرہ متاع اور اس سے مراد ہی مالِ دولت پر بھی لین دین  
کر سکتے ہیں۔ اسلامی تقسیمات کی رو سے خون بہا قاتل کے بدلے سے بچ جائے گا کسی اور سے وصول نہیں کیا جائے گا اور وہ مال جو  
قاتل سے بچ جائے گا متاع کے وارثوں میں ورثہ کی طرح تقسیم کیا جائے گا۔

متاع کے وارثوں میں سے اگر کسی بھی وارث نے اپنا حق قصاص صاف کر دیا تو وہ سب کی طرف سے صاف ہو جائے  
گا یہ کہ تل کی تقسیم ہو گئی ہو۔ بلکہ خون ہائیں بقیہ وارثوں کا حق محفوظ رہے گا۔ مثلاً اگر متاع کے چار بڑے پیرا۔ ان میں سے  
ایک نے قصاص صاف کر دیا تو تل کرنے میں نہیں ہائیں وارث بھی ختم ہو گیا یہ وہ تینوں میں کر قاتل کے تل کا دعویٰ یا مطالبہ  
نہیں کر سکتے البتہ وہ تینوں اپنے بھیس کا خون بہا پیئے کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ  
لِلَّذِينَ وَالِ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمَوْتِينَ ۖ فَمَنْ  
بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَأَنَّمَا أَمْرُهُ عَلَى الَّذِينَ يُمِيزُونَ ۚ  
إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۖ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوَسِّعًا أَوْ لَمَّا  
فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْرَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۶

تو رہے اور عرض کیا ہے جب میں سے کسی شخص کی موت کا وقت قریب آجائے اور  
اس نے وہ بھی چھوڑ دیا وہ والدین اور رشتہ داروں کے لئے معروف طریقے سے وصیت  
کر جائے یہ حکم پروردگاروں کے لئے نازل ہے ہر جس شخص سے اس وصیت کو سن کر وہ  
ذاتِ اقدس کا گواہی شخص پر ہے جس سے اس وصیت کو سنا گیا ہے۔ اے شک اللہ سے ڈالو اور  
جائے دلا ہے۔

پھر یہ شخصی شخص اور وصیت کرے دے کی طرف سے یہ نہ بڑھو کہ وصیت صرف نازل کی  
کلام کے ساتھ کی گئی ہے۔ ہر اس سے سوئے سے حق رکھے اس کے درمیان ہر صبح کرے  
اس شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اے شک اللہ سے ڈالو اور ہر اس سے ہر اس سے

نجات القرآن آیت نمبر ۱۸۶ تا ۱۸۷

حزب	دل (اللہ سے مال و خیر فرمایا ہے)
یٰۤاَنۡلُوۡنَ	چھوڑتے ہیں
مَوۡجِبِیۡنَ	وجوب کر کے
خَفَیۡ	حرف داو کی تھی
اَصۡحٰ	اسلام کر کے اور موت کر کے

تشریح: آیت نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۶

یہ عہد وقت نازل ہوا تھا جب سرے والے کے ترکہ تقسیم ہوا تو ان مال میں ہر وہ عہد وی تو ان میں  
میں سے رائے تھی کہ اس طرح کی طرف خود دانی تھی۔ یہ وہ عہد تھا جس نے موت کے بعد ہر مال کے لئے  
تقسیم کی جس طرح کی میں جہاں ہر مال کا جو عہد ہے وہاں وہ مال کے تقسیم میں بھی ہے۔ یہ  
ہر مال کے بعد اس کی تمام جائیداد مال سرے والے کے لئے ہے کہ ہم ہر مال کے مال کے تقسیم میں موت کا

یہ لوہا بن کرنے کے لئے دور دراز کے رشتہ داروں کے کام دہشت کا کٹر حصہ مقرر کر دیا جا چکا ہے، لیکن ہماری ہمدردی سے قریبی رشتہ داروں کو فخر مانا کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وصیت کرنے کے بعد اس میں توبہ کی کوئی گناہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر انہوں نے مرنے والے کی وصیت میں کوئی تبدیلی کی یا قصاصوں کے حق میں کوئی ریاضت کی تو حق لوگوں کو کھانا پکانے کو دینا ہے جس بات کو چاہیں گے ہیں اس پر عمل کرنا ہے۔ وصیت سے پہلے ان کے لئے وصیت کرنا ہے کہ وصیت کر کے جس نے کوئی مالکی وصیت کیا ہے جو طرف داری یا کلمہ چھٹی ہے جو اس معاملہ سے عقل رکھنے والوں کے لئے ہمارا ہی مسئلہ ہے کوئی تبدیلی کر دے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس آیت میں اس وقت تک عمل نہ کرنا کہ جب تک آیت میراث میں تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن جب آیت میراث میں میراث کی تقسیم کے شرعی اصول بیان کر دیئے گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ اس بکڑے ہوئے معاشرے میں ایک دم تبدیلی سے یہ مسائل پیدا ہو چکے تھے انہوں نے اس معاشرہ کو درست کر کے کے لئے قرآن حکام کو آہستہ آہستہ رہا کیا ہے تاکہ وہ شریعت اسلامیہ کے صحیح طرح کو سمجھ سکیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الضِّيَاعُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكُمْ لَكُمْ عَلَيْكُمْ تَقَوُّونَ ۖ أَيَّامًا مَعْدُودَةٌ فَمَنْ  
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى  
الَّذِينَ يُعْلِيْقُونَهُ فِذْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا  
فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝  
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ  
بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ  
فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ  
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ  
وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا

سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ الْحَيْبُ دَعْوَةُ الدَّاعِ إِذَا  
 دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلِّهِمْ يَرْشُدُونَ ﴿٥٠﴾  
 أَجَلَ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفِثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ  
 لَبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لِهِنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ  
 تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ  
 بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى  
 يَبْتَلِيَنَّ لَكُمْ يَخِيطَ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدَ مِنَ الْفَجْرِ  
 ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْتِ وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ  
 عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا  
 كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لِبَنِي الْإِنْسَانِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾

قرآن مجید سورہ البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۷

سے ایمان والوں کو ہم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے  
 فرض کئے گئے تھے تاکہ تم کوئی اختیار کرو۔ یہ کھلی سی کھوپڑی کے تو ہندوں ہیں۔ پھر اگر تم میں سے کوئی  
 شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں اس تعداد کو پورا کر لے۔ اور جنہیں روزے رکھنے  
 کی طاقت نہیں ہے وہ ایک سسکین کو کھانا اس کے بدلے میں دے دیں۔ پھر جو شخص اپنے دل کی  
 خوشی سے کوئی کام کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر تم روزہ رکھ کر ہی ہوتا یہ بھی  
 بات تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سمجھ رہے ہو۔

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ جو تمام انسانوں کے لئے رہبر و رہنما  
 ہے جس میں جہالت کی کھلی ہوئی کتابیاں ہیں اور وہ حق و باطل کے درمیان فرق بنائے والا ہے۔ جو

کوئی قسم میں سے اس صیغے میں موصوفہ اس کے درجہ سے دیکھ کر جو شخص پتا ہو یا سطر میں اس سے  
دوسرے دونوں میں تعدد چوٹی کر کے فقہ تہارے لئے آسان اور سہولت چاہتا ہے انہیں  
دشوازی میں ذرا تیس چاہتا کہ تردد دونوں کی گنتی بھی پوری کر لو اور لفظ کی عظمت و کبریاں بھی پتا  
کر دے جس سے انہیں صحیح طریقہ بتایا جائے کہ قرآن کا شکر ادا کر دے

اس کی حقیقت جب میرے منہ سے میرے دل سے اس کی آپ سے پوچھتے ہیں تو ان سے کہہ  
تے ہیں میں تو قریب ہی ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارتا ہے میں مستانوں اور اس  
کو قبول بھی کرتا ہوں۔ انہیں میرا کھانا چاہئے۔ کچھ پر بیان مانا جائے تاکہ وہ نیکو بلا پر جائیں۔  
وعدہ کی باتوں میں انہیں پتی پتی جوں سے مباشرت کر کے کی جلات دے دی گئی ہے  
اور تہارے لئے ہاں ہیں۔ دشمن کے لئے کاس کی طرح ہو۔ اللہ میں کو بھی طرح یا تہا ہے کہ تم  
چنے حق میں شہادت یا کرتے ہو۔ اللہ نے معاف کر دیا اور تم سے درگزر کیا اب تم ان امور سے  
( رمضان کی راتوں میں اسے لکھتے قرابت حاصل کر دے اور تلاشی کرو جو اس نے تمہارے لئے مقرر  
کر دیا ہے۔ اس وقت تک کھانا نہ کھاؤ۔ اب تک صبح صادق کی مفید دعا کی رات کی سیاہ دعا کی سے جدا  
رہو۔ سوچئے۔ پھر ہم روزوں کو رات تک پورو کرو۔ پتا اور توں سے اس وقت قرابت نہ کرو جب ہم  
مسکروں میں عتاب کی حالت میں ہو۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں ان کے نزدیک۔ چاہوں  
اسی طرح لفظوں کو اس کے واسطے اپنی آغوش کو دھستے بیان کرتا ہے کہ وہ دیکھتے رہیں۔

لغات القرآن آیت ۱۸۲ تا ۱۸۵

مَعْدُوذَاتٌ (معدوذات) ہند

عَذَّةٌ دہت

أَيَّامٌ عَزْرٌ دوسرے دن

يُطْلِقُونَهُ اس کی طاقت ہو (اصل میں بیلے بطریقہ ہے یعنی جس کو اس کی طاقت نہ ہو)

مَنْعَامٌ مَنْكِبَيْنِ یک طرفہ کھانا

تَضَرُّعٌ تضرع و رنج

شَهْرٌ شہر

خُفَّهٖ	مروڑ دھڑا، چروڑے
لَا يَرْفَعُ	نہیں اٹھاتا ہے
الْيَسْرُ	آسانی، سہولت
الْفُسْرُ	عقی، بڑھاوا
لِيُكْبِلُوا	تاکریم عمل کرے
لِيُكَبِّرُوا	تاکریم (اللہ کی) بڑائی بیان کرے
سَأَلْ	اس نے پوچھا
عِبَادِي	میرے بندے
أُجِيبْ	میں جواب دیتا ہوں
دَعَا	لکھے پکارا (دعا مانگی)
فَلْيَسْتَجِيبُوا	پھر قبول کرنا چاہیے
وَالْيُؤْمِنُوا	اور ایمان لانا چاہیے
أُجَلِّ	مطل کر دیا گیا
أَلْزَلْتُ	پے پڑا، آنا اور قوی سے درجت کر
تُخَانُونَ	خیم خانہ کرتے ہو
بَايَعُوا	خیم صحبت کر
اِتَّخُوا	خیم طائر کر
الَّتِي تَبْعُ الْآلِهَةَ	مقلد و حاکم (مذہب سابق)
الَّتِي تَبْعُ الْآسْرَةَ	مقلد و حاکم (مذہب)
اَتَّبِعُوا	خیم پڑا کر
إِلَى النَّبِيِّ	مذہب تک
عَلَّا يَفْزَنَ	مذہب کرنے والے ٹھہرنے والے



ساری چیزیں تم پر جانی تھیں لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا کر دی کہ وہ جس چیز کو چاہے اس کی حالت ہو اس کا حق میں جو کھدوں میں کیا جاتا ہے کے علاوہ مالوں کو جو جس سے قربت کی عازت دے دی گئی ہے۔ یہ سب تم پر بیعت کی ایک خصوصیت ہے ورنہ اگر شیخوہ حق میں اس کی اجازت نہیں تھی۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتَذَلُّوا بِهَا  
إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا قِوَيْمًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ  
بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸۸

تم آپس میں، جائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ ورنہ ان مالوں کو (رشوت کے طور پر) حکام کی طرف سے ۱۰ (تم چاہے ہو کہ) تمہیں ظلم و ریاضت کے ساتھ دوسروں کا مال دانت کر جائز طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے گا۔ حالانکہ تمہیں (اس کے قصاصات کا اچھی طرح) علم ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۸۸

لَا تَأْكُلُوا	تم نہ کھاؤ
أَمْوَالِكُمْ	اپنے مال
بِالْبَاطِلِ	۱۔ جائز طریقہ ۲۔ نام طریقہ
تَذَلُّوا	تم بھیجی
لِتَأْكُلُوا	تاکہ تم کھا جاؤ
قِوَيْمًا	دانت کر رکھو گے



تشریح: آیت نمبر ۱۷۸

یہ اسلام کی تعلیمات اور ہدایت پر مشابہ ہیں کہ رزق طلال حاصل کرنا اور اس کے لئے جہد کرنا ایک اہم عبادت ہے۔ رزق طلال انسان کے دل کو نور سے بھر دیتا ہے اور ناچاز اور حرام ذریعوں سے کئی ہوئی دولت سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے۔ کیا کریم ﷺ نے ارادہ ہے کہ طلال روزی حاصل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ جو شخص چاہے جس دن تک طلال روزی کھائے گا جس میں حرام کا شائبہ نہ ہو تو خدا تعالیٰ اس کے دل کو نور سے بھر دے گا۔ ”پہلی کار شمار ہے کہ طلال روزی کھایا کرو تاکہ تمہاری رہ توبہ ہو۔“

اصل لوگ ہوشیاری، چالاکی اور دھوکہ دہی سے دھرموں کا مال بڑپ کر جاتے ہیں اور اپنی کواچی کا سوا لی جگھے ہیں حالانکہ اسے لوگ سخت ناکام ہیں۔ وہ لوگ اپنی طور سے توبہ دہائی کے ذریعہ دھرموں کے حق مصیبت کر سکتے ہیں لیکن اپنے لوگ خدا پرست باخون ہانپتی شریعت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔

اور وہ لوگ کامل اور زمرہ سے کھانے کا اور ان آج بھی ہے کہ وہ حکام کو رشوت دے کر اپنے حق میں فیض کر چیتے ہیں۔ کیا کریم ﷺ نے ان اپاک ذریعوں سے حاصل ہونے والی دولت کو عظیم کی آگ سے تعبیر فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ”میں تم صبر انسانوں میں تم میرے پاس ٹھکے چکانے کے سلسلہ شہادتے ہو۔ لیکن ہے تم میں سے ایک فرد فری زہد و جذب زہد ہو اور وہ اس کے حق میں فیصلہ دوسرا آرا ہے کیا معاملہ میں کسی کو اس کے بھائی کا حق دے دوں تو وہ اسے ہرگز نہ دے۔ جب تک وہ اس کے حق میں آگ کا ایک گڑا ہے۔“

قاضی شریعہ بعض اہل فہلہ کرتے وقت فرمایا کرتے تھے کہ سے مدنی حیرت حق میں فیصلہ دے رہا ہوں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ وہ غلام ہے لیکن میں گواہوں کی گواہی سے مجبور ہوں اور کوئی گواہی میرے لئے نہیں ہے مگر یہ کہ میرا فیصلہ میرے لئے حرام کو طلال نہیں کر سکتا۔

علامہ سیب سے کہہ رہی طلال کے حکام میں روزی حرام کی ذمہ داری تھی حالانکہ اس وقت طلال سے کوئی کامیاب نہیں نہ ہو باقراس کا حکام بہت عرصہ سے اس آیت میں بھی دست بجاتی تھی کہ

اے مسلمانو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناچاز اور حرام طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ دھرموں کو رشوت دے کر حق کو حرام کھاؤ یا نہ ذرا نہ تیرا اس شرط نہ ہو کہ وہ جائے گا اور آخرت کی بدیعتوں سے محروم ہو کر رہ جائے گا۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِهْلَةِ

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَاجَّةِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ

تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْإِبْرَئِيمَ اتَّخَذَ  
وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ  
تُفْلِحُونَ ﴿۱۸۹﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸۹

۱۱۔ آپ سے چاند کے (گھٹنے پر سے) تعلق پر پتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ چاند  
لوگوں کے سرورج کے سے عبادت خانے کا درجہ ہے۔  
۱۲۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم (حج کے دن میں) اپنے گھروں میں بیٹھے رہ اٹل ہو بلکہ اللہ  
سے ڈرنا مکی ہے اس سے تم اپنے گھروں کے دروازوں سے آیا جایا کرو اور اللہ سے ڈرتے ہو  
تا کہ تم کامیاب و باسعادت ہو۔

خلاصہ القرآن آیت نمبر ۱۸۹

الْأَهْلَةُ	چار
مَوَاقِفُ	دقت
ظُهُورُ	(غیر) پیچہ پشت
أَبْوَابُ	(باب) دروازے

تشریح: آیت نمبر ۱۸۹

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے منیٰ کیا کہ  
سے اللہ کے پاس یہ بیانات ہے چنانکہ مکی تو بار یکہ دعائے کی طرح نظر آتا ہے بلکہ جتنے بڑے پتے ہر چاندنی جاتا ہے بلکہ اسی  
طرح گھٹنے گھٹنے ہاتھ کی طرح یاد یک ہو جاتا ہے ان کے سوال کے جواب میں یہ آیت مازلل ہیں کہ چوتھم ہمارے کام میں



وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ

يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٠﴾  
وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ  
حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَلِفِتْنَةٍ أَمَدُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا  
تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُفْتَلُواكُمْ  
فِيهِ فَإِنْ قَتَلْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاءُ  
الْكَافِرِينَ ﴿٥١﴾ فَإِنْ ائْتَمَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٢﴾  
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ  
بِاللهِ فَإِنْ ائْتَمَوْا فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَالْعَلَى الظَّالِمِينَ ﴿٥٣﴾  
الْشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَتُ قِصَاصٌ مِمَّنْ  
اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاَعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٤﴾ وَأَنْفِقُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْمِكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ  
اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٥﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹-۴۵:

اور لو کہ تم سے لڑتے ہیں تم امدت، دھمکان سے نہ اکر کسی پر زبانون نہ کرو۔ بے شک  
خدا تعالیٰ یہ دقتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرنا۔ جہاں تم کو ہوا قتل کرو۔ انہوں سے جہاں

سے تھیں، نکالا تھا تم بھی ان کو وہاں سے نکال دو۔ (شرک کا) فتنہ قتل سے کہیں نہ یہ دوست ہے اور  
 سید الحرم کے اور گرد (مسیحی عزم میں) ان سے اس وقت تک نہ لڑو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں۔ پھر  
 گرد و غم سے لڑتے ہیں تم بھی ان کو مارو۔ ان کافروں کی بھی سزا ہے۔ پھر گرد و باز آ جائیں تو اللہ  
 بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اس سے اس وقت تک جنگ چار کی رہو جب تک (شرک کا یہ) فتنہ  
 مٹ نہ جائے اور رین (خالص) اللہ کے سے نہ ہو جائے۔ پھر، رُو باز آ جائیں تو سوائے  
 خاسر کے کسی پر کوئی زیادتی جا ناز نہیں ہے۔ عزت والا مجتہد عزت دے بیٹھے گے ہرے میں  
 ہے۔ کیونکہ عزت و حرمت رکھنے میں براہ کی ہے پھر (عرب و لے سینوں میں) کسی نے تہرہ سے  
 ساتھ زیادتی کی تم بھی اس پر اتنی ہی رادتی کر سکتے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس بات کو انہی  
 طرح سے چن لو کہ اللہ ان کے ساتھ ہے جو صحیحاً توڑنے سے بچتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو  
 وراپے ہاتھوں سے خوراپے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ غلوں سے گام نہ لیں کرو۔ بلاشبہ اللہ سب سے کام  
 کرنے والا ہے، پسند کرتا ہے۔

### لغات القرآن سورہ نمبر ۱۰۹

قَاتِلُو (لڑو) (مہلو کر دو)

يَقَاتِلُونَ جڑتے ہیں

لَا يَحِبُّ ہندسکیا کرتا

الْمُحْتَدِينَ وہ سے بڑھتے والے

تَقَاتِلُوهُمْ قرآن کو پاؤ (جَعَلْنَاهُ دُونَ)

اٰخِرُ حُو کا

اِنَّہُ وہ کہ شدید ہند

اِنَّہُمْ دور کی گئے

لَا تَكُوْنُ نہ رہے

لَا عُدُو وہ نہ ہو

## لَشَهْرِ الْحَرَامِ

حزرت داسے پہنچے (و جب اسی وقت وہی پہنچا اور حرم ان کچھ دیکھیں مگر سلام سے پہلے بھی جنگ کو حرام سمجھا جاتا تھا اور شریکین مکہ اسی کے پابند تھے نیز شہداء سلام میں کسی حد تک سبکی کا قانون نافذ تھا۔

حزرت کرے بھی

لِخُرْمَاتِ

برابری ہے (و حرام کرنے میں تو ہم بھی احترام کر رہے)

لِقَبَاصِ

اس میں

بِجَنَلِ

فریادوں کی

أَعْبَادِی

خریج کر رہے

أَعْفُوا

تم نہ کرو

لَا تُنْفِرُوا

جاکت ۲۰۰

الْفُتْلَکَ

نگلی کر رہے

أَخْبِسُوا

## تَفْصِيْلٌ: آیت نمبر ۱۹۰ تا ۱۹۵

مکہ کی بیروہ سالہ زندگی میں مسلمانوں کو خود مقررہ روداشت اور صبر کی تلقین کی جاتی تھی۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب اگلے سال ہی کریم ﷺ نے مدینہ کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت و عمرہ کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام اسی کا شہر پرانہ چلے گئے کہ مکہ مکرمہ پہنچے اور وہاں تو ان کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی اور ان کو نقصان پہنچا دیا۔ یہاں پر پشیمانی کے دنوں میں اسے اس پر سخت آجیتا تھا کہ اس نے جو مکہ مکرمہ پہنچا تو ان کے مسلمانوں کو جہاد و فتنہ کی اجازت دے کر چند مصلوب اور غلامی باتیں بتائی گئی ہیں۔ فرمایا گیا کہ اسے حوسا چونکہ یہ جہاد و فتنہ کی رو میں ہے انتقام کی آگ بھڑکنے یا ملک گیری کی ہوگی مگر نہیں ہے اس لئے تم ان ہی سے جہاد و فتنہ کرو جو اللہ کی راہ میں ہر گناہ سے پاک ہیں اور وہ تم سے بیت اللہ میں لڑتے ہیں تو تم ان سے بیت اللہ میں لڑو۔ مگر وہ غیر حرم یعنی درست والے مسلمانوں کا خیر نہیں کرتے تو تم بھی نہ کرو۔ اور اگر وہ جنگ کرتے ہیں تو تم بھی ان انہیں میں ان سے جنگ نہ کرو۔ مگر تمہاری طاقت و ہمت و قوت تم بھی ان کو وہاں سے نکالنا یا یہ کہ وہاں سے انہوں نے تمہیں ہجرت نہ کرے پر مجبور کر دیا لیکن ان تمام باتوں میں جس کا خاص طور پر خیال رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ تم کسی پر زبانی نہ کرو، غرضی، چپس، جادوں، بولوں، کھڑوں، پارس، شہر میں، نامی بیڑوں کو کھل نہ سنا سناں کی کھینچاں، عازنہ کسی کے گھر، کوہک لگاؤ، اور سے نہ کہو۔ مزاحمت کا راستہ چھوڑ دینا، یہی تمہاری کامیابی ہے کہ پھر اصل چیز ترک نہ کرنا کہ تمہارے مس کو بڑا عذاب دے گا، کھاؤ پیو، نہ دہی ہے۔ اس خدشہ کو مٹانے کے لئے طاقت کا معمولی استعمال کوئی گناہ یا بدی نہیں ہے تمہاری جہاد و عبادت اس وقت تک جاری رہنی چاہئے جب تک کہ یہ جہاد نہ کرنا سلام کے عادی نظام کو قائم کرنے کی راہ میں صاف اور واضح نہ ہو جائے۔

یہ آیتیں ہیں جس میں طاعت کا جو سب طاعت سے زیادہ عزت دہی ملی ہے۔ مگر یہی آیتیں عطا فرمادی ہیں۔  
 ۱۵۔ رشتہ کا جو جس سب پر گوارے کو مسلمانوں سے پیشہ جو کی پہلی اللہ کیا ہے۔ اس کی حوا میں عالموں کی گروہیں کا گئے۔  
 عکسوں کو ان کے پیادوں کو ان کے گروہوں کے لئے تھا ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کے سب ایک اصول کی چاروں طرح پابندی  
 کر کے بنا دی کہ یہاں طاعتوں اور حج سے کسی کی برکت سے سب سے کچھ کاموں سے ملتی ہے۔ اس میں مسلمانوں کو پتا چلے گا  
 کہ ان کے لئے جس میں جہاد میں جہاد سے مسلمانوں کو فائدہ کی گواہی ہے جس میں

### وَاتِمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ

أُخْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ  
 حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ  
 أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ مَسْكٍ ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ  
 فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ  
 لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثًا ۚ أَيْكُمُ فِي الْحَجِّ وَسَعِيَ ۚ إِذَا رَجَعْتُمْ مِنْ  
 ثَلَاثِهِ فَامْلُوا مِنْ هُنَا حَتَّىٰ تَأْتُوا مَحَلَّتَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ  
 أَصْلُ حَجِّ الْعَامِ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹۶

جہاد ہر وہ حالت کی کہ جس نے پورا کر دیا۔ مگر کسی جگہ جہاد تو جو بھی قرآنی کا جانور ہر  
 جو وہ بھیجے۔ اس وقت تک ہے مردوں کو نہ ملے اور جب تک قرآن کا ہر وہ ہے لکھا ہے (حج)  
 تک نہ پہنچ جائے۔ مگر جو بھی قرآن سے پورا کر دیا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ اس سے کوئی  
 صدقہ دے۔ یہ قرآنی کو کہ جس مرد کے لئے کالہ ہے "اگر ہے۔ مگر جب نہیں سمجھتا، اطمینان حاصل  
 ہو جائے تو شخص کو ہر وہ کہ ایک ساتھ مل کر کالہ ہے کالہ اور کالہ اس کو قرآنی سے جو ہر وہ  
 وہاں کے لئے رہا ہے۔ ہر وہ کوئی یہ شخص جو حج و عمرہ کا مدد حاصل کر رہا ہے جس کو قرآنی

کا جاو میسر نہ ہو تو وہی کے دوسرے میں رہا کر کے لے اور جب وہ بیچ سے مانع ہو جائے تو  
ساتھ رہا کرے اسی وقت رکھ لے جب کہ وہ اپنے گھر لوٹ جائے اس طرح یہاں رہا کرے کہ  
ہو جائیں گے۔ بیچ و خرید ایک ساتھ کرنا کدوا حاصل کرنا ان کے لئے ہے جن کے گھر پر کچھ فراہم  
کے قریب نہ ہوں۔ انھوں نے فرماتے رہا اور اس بات کو جان لو کہ اللہ تخت خدا ہے یہی اللہ ہے۔

### لغات القرآن آمین ۱۱۶

أَخْصِرْتُمْ	تھوڑا کر دیئے گئے۔ تھوڑا کر دیئے جاؤ
يَسْتَفِيسِر	چوستا رہتا ہے، چوستا رہتا ہے
تَهْدِي	قریبی کا ہونا
لَا تَخْضَعُوا	تم نہ ہٹو
زُلُمٌ	(ظلم) سر
حَتَّى يَبْلُغَ	جب تک پہنچ جائے
مَجْلَةٍ	ایک جگہ
أَذَى	کوئی تکلیف
نَسَكٌ	روح پران
أَفْشَمَ	تم طریقہ سے بہتر رہتے ہو
نَمَّ بَعْدَ	تھیں پڑا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ	تین دن
سَبْعَةَ	سات
رَجَعْنِي	تم لو
عَشْرَةَ كَامِلَةٍ	کامل دن
نَمَّ يَكُنْ	تھیں ہے
فَهْمٌ	اس کے گمراہی
حَاصِرِي	رہے واسے ہو
شِبْهَ يَدِ الْفَقَابِ	تخت خدا





”مصر پر تاریخ نویسی کرنے کے وقت حج ۱۳۶۸ھ میں شریف دی بن احمد نے اس کی کاپی کو اس کے ساتھ ساتھ جمع کئے ہیں۔  
 حج ۱۳۶۸ھ میں حج کرنے والے عمر ۱۰۰۰ سال کا امام ایبہ ماحوی، دہلی کے ایک بڑے عالم و فاضل تھے۔ ان کی خدمت میں اس کاپی کو  
 امام بخاری نے دیکھا۔ ان فرمایا کہ آفرین کی وجہ سے اگر تک تاساں کاں والا کرتا رہے تو اس کو حج کر کے پانچ تین دن کو  
 ظراہا ہارنے اور قرآن کے بعد اس کو تاساں کوٹنے کی عادت ہوگئی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک قرآن و احکام سے پاک  
 دوسرا مسئلہ ہے یہ کہ حج کیا ہے اور حج قرآن تھا۔ یہ وہ ہے جو شخص اپنی پہلی سالہ پر ہے کہ حج کے سوا حج پر ہی نہیں کر  
 پاتا ہے یا حج قرآن۔“

لَتَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرُهُمْ مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۚ  
 فَمَنْ قَرَضَ فِيهِمْ خَيْرًا يَرَهُ ۚ وَمَا تَعْمَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۚ  
 وَتَزِدُّوا قِيَامًا خَيْرَ الزَّكَاةِ ۚ وَاتَّقُوا يَوْمَ تُأْوَلَى الْأَلْبَابُ ۚ  
 لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ  
 فَرَدَّ أَقْسَمُ مِّنْ عَرَفَاتٍ ۚ وَذُكِّرُوا اللَّهَ عِندَ  
 الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۚ وَادْكُرُوا كَمَا هَدَيْكُمْ ۚ وَإِنْ  
 كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ ۚ ثُمَّ أَيْضًا مِّنْ  
 حَيْثُ أَقَاصُ لِّنَّاسٍ ۚ وَنُفِطِرُوا اللَّهَ ۚ رَنَ اللَّهُ  
 عَفُورٌ رَّحِيمٌ ۚ فَإِذَا قُضِيَتِ مَتَابِعُكُمْ  
 فَادْكُرُوا اللَّهَ ۚ كَذَكَّرَكُمُ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۚ  
 فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا  
 لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَمِنْهُمْ مَّن يَقُولُ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولَٰئِكَ لَهُمْ نُصِيبُ مِمَّا كَسَبُوا  
وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي آيَاتِهِ  
مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ  
عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ الْاَثْمُ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَالْعِلْمُؤَا اَنْكُرُ اِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۷ تا ۲۰۴

جج کے چند مہینے ہیں جو مشہور و معروف ہیں۔ جو بھی ان مہینوں میں حج کو لا رہا ہو کہ جتنا ہے  
(سنت کرتا ہے) تو اس میں گنہگاروں سے بے عتاب ہونے کی، گناہ کرنے کی اور لڑائی جھگڑا کرنے  
کی اجازت نہیں ہے اور قرآن مجید کی کاحیجی کا ذکر کر کے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ پورے ارادہ (سفر  
خریج) لے کر یا کر دوسرے سفر اور ملک و بزرگاری و تقویٰ ہے۔ بے عمل و بکھر گئے والدین  
سے علی اور۔

اگر تو موسم حج میں اللہ کا فضل (تجارت و ربح معاش) تلاش کر دے تو اس میں تمہارے اوپر  
کوئی گناہ نہیں ہے۔ پھر جب تم عمرات سے (حرم اللہ کی حرمت) اور تو مشرک حرام (حرم اللہ کے پناہ)  
کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور اللہ کو اس طرف یاد کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت بخشی ہے مگر چہ تم اس  
سے پہلے اس راہ سے ہٹ سے ہٹا لیں یا اللہ نے۔ چرم بھی وہ ہیں سے جو کہ وہ اس آ کر وہ جہاں  
سے (عمرت سے) اور سب لوگ وہی آیا کرتے ہیں۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو۔ بلاشبہ اسی  
تو ہے جو بخشنے والا بہت مہربان ہے پھر جب تم حج کے تمام احکامات کو پورا کر لو تو اللہ کا ذکر اسی  
طرف کرو جس طرف (کبھی) تم پہنچا ہو اور اس کا (الحرم) کو ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اللہ کا ذکر اس

سے بھی زیادہ کر دے۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں اے اللہ! ہم پر روزگار نہیں جو کچھ دیتا ہے سب کچھ بس اسی دنیا میں دے دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ انہیں وہ ہیں جو کہتے ہیں میں نے سب کچھ اسی دنیا میں بھلائی عطا فرما دی اور آخرت میں بھی کوئی نوبت نہیں عطا فرما دی۔ میں اور سب کی آگ سے محفوظ فرما۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں آپے حال کے ہرے آخرت سے حصہ مل کر رہے گا۔ اور اللہ جل جلالہ اپنے والا ہے غشی کے چند دنوں میں لہو کا خوب ذکر کرتے رہو۔ پھر جو کوئی (مسیحی) جلدی کرے وہی حق میں چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جس نے دین سے ناخبری کی تو اس پر بھی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ اللہ کا خوف رکھتا ہو۔ اللہ سے ڈرنے والے اور یہ جان لو کہ یہ ملک تم میں اس کی طرف فتح کیے جاوے گا۔

### انعام القرآن آیت نمبر ۲۳۳

مَغْلُوبَاتٍ	معموم، مشہور
فَرَضَ	جس سے لازم کر لیا
لَا رَفْتَ	مردوں سے ہے پرہیز (محب و میر نہ کرے)
لَا فُسُوقٍ	گناہ نہ کرے، نافرمانی نہ کرے
لَا جِدَالٍ	جھگڑا نہ کرے
تَفْعَلُوا	تم کرو گے
تَرُدُّوْا	تم سزا کا حق لے لو گے اور لو
خَيْرُ الْاَوْدِ	بہترین طرزِ حق
فَصْلٌ	جہالت کا دریا بحرِ ہدی
الْفَصْمِ	قہر کرنے
مُضَائِجٍ	گمراہیوں کے لئے

اَلْاَنفُسُ	تم لوگوں پر
اَلْقَاضِیْنَ	رکھ رہے ہیں
فَلَنَسِفَنَّ	تمہیں ہرے کرے
ضَآئِبِکُمْ	پہنچے گا کام
تَحِلُّکُمْ	جیتھو دے گا کرنا
اَنْشُدْکُمْ	بہت زیادہ کر
خَلَاقِ	صہ
فَنَآ	ہیں چاہے
فَنَصِیْبُ	صہ

تشریح: آیت نمبر ۶۰-۶۳

ان سات آجوں میں اللہ تعالیٰ نے لوہا تمہاری طرف سے

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ عہد کے لئے کوئی چار سو سینہ دن ضرور لکھی ہے سال بھر میں جب چاہے عہد ادا کر سکتا ہے اللہ کے پاس دلوں میں عہد ادا کرنا کھڑکی ہے یعنی انہی ذی الحلیہ سے تیرہویں ذی الحجہ عہد ادا کر لے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن حج کے لئے سینہ ہر اس کے تمام افعال و اعمال کی خاص تاریخیں اور عہدات مقرر ہیں اس لئے بتا دیا کہ حج کے لئے عہد چاہیے ہے کہ حج تک شامل ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے چھ دن مقرر ہیں۔ ان ہی دنوں میں حج کا احرام باندھا جائے گا۔ اس سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں ہوگا۔

(۲) دوسری بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ حج میں جن دنوں سے پرہیز کرنا لازمی اور واجب ہے۔

۱۴ احرام باندھنے کے بعد نہ عورتوں سے قربت حاصل کی جائے اور نہ کوئی ایسی کھلی کھنگلی جائے جو محبت و قربت کے لئے ہمدردت کو بھڑکانے والی ہو۔

۱۵ اسی طرح تمام مجھنے والے، کئے، یا چھپے گا ہوں سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔

۱۶ اور منگو، بھڑکانے والی یا ایسی کھلی کھنگلی سے قربت حاصل نہ کرے۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد چھٹا لازمی ہے۔





وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝  
إِذَا تَوَلَّى سَوَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ  
وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسَادَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ  
اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَيْسَ  
الْمِيهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ  
مَوْصَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۰ تا ۳۴

اور وہی شخص قوالیہ ہے کہ دنیاوی زندگی کے کاموں میں اس کی ہمتیں آپ کو بڑی بھلی اور  
دکھل سمجھتی ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر بار بار قسمیں کھاتا کہ وہ کو گواہاتا ہے۔ (اللہ کی  
قسمیں کھاتا ہے) حالانکہ وہ امت محمدیہ کو ہوتا ہے۔

اور جب وہ آپ کی کھٹل سے خوش ہے تو زمین میں خنڈوں سے اپنے گھر کے لئے اور دھواں پھرتا  
ہے۔ کھیتوں اور مٹیوں کی تالی کا سامان کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ نے وہ پھند نہیں کرتا اور جب اس  
سے کہا جاتا ہے کہ تو اللہ کا خوب کر تو وہ اس کو پنی عزت کا مستند بنا کر گناہ پر اڑھاتا ہے۔ ایسے شخص  
کے لئے جہنم کی مزا کافی ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

اور (اس کے برعکس) لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے  
کے لئے اپنے وجود کو بھی کھاتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت شفقت کرنے والا ہے۔



لَقَاتِ الْقرآن آیت نمبر ۲۴۲

يُحِبُّ	پندتا ہے
يُشْهِدُ	گواہ کرتا ہے
الَّذِي يُحْصِي	جو جھڑا
تَوَالِي	روپلا
سَمِي	اس نے کوشش کی
بِهَلِكْ	ہلاک اور برباد کر دیتا ہے
الْمَحْرُكِ	کھین
السُّلِّ	جانور، سہیلی
هَلَى اللّٰه	اللہ سے ڈر
أَخَذَ نَهْ	اس کو پکڑ لیتا ہے (اس کو پکڑ لیتی ہے)
حَسْبُهُ	اس کو پہنچتی ہے
يَعْرِى	فراغت کر دیتا ہے
إِيضًا	غائب کر دیتا ہے
مَرْحَابَ اللّٰه	اللہ کی رضا و خوشنودی
أَلْبَدُ	(عبد) ہمیشہ

تشریح: آیت نمبر ۲۴۰ تا ۲۴۲

یہ آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مخلصوں اور کفر کر دہ کے دشمنوں کی کمیتیں اور ظفر و سحر کی شانیں اور صفات بیان

فرمائی ہیں

لہذا کہہ دے کہ بہت سے وہ منافق جو پہلے پندہ کھاتے تھے اور صاف سحرے لہاں جاسے ہیں جو اپنے کردار کی



ترجمہ: آیت نمبر ۲۰۸ تا ۲۱۰

حدا یمن والو تم سب پر انی طرح اسلام میں داخل ہو پاؤ۔ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔  
 ، شہر و قہار نکلا، ہوا دشمن ہے۔ پھر نہ صاف صاف نکھر آجائے، اور جو تم دشمن گائے تو بھی  
 طرح چاہی ہو کہ سب شک اندر برست ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔  
 کیا باد اس کے منظر بیٹھے ہیں کہ اللہ اس کے فرشتے حراشی بالوں سے ساروں  
 میں ان کے ذن آجائیں اور اس کا نکات کے امکا مول کا فیصلہ کر دیا جائے۔ دلائل سے  
 کاموں کو اللہ ہی کے حضور پیش ہونے سے

لغات، قرآن آیت نمبر ۲۰۸ تا ۲۱۰

الاسلام	سردہنی
کافہ	ہر انی طرح چارے ہوئے
واللہم	تو اللہ کے
ظلل	ساتے (غل میں)
قصی	بعد سرایا
الامور	امور
نزع	لے جائیں گے
الامور	میرا کہ (ظاہر ہو)

تشریح: آیت نمبر ۲۰۸ تا ۲۱۰

یہ اسلام کا سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ وہ ایک مکمل کی زندگی ہے اور وہی کے قیام کی سوس چار دھوس میں

ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔

قرآن ربیم کے ادبی اصول اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں اور ارشادات نے زندگی کے ہر شعبہ میں کامل رہنمائی فرمائی ہے۔ حاکم، چاند، مصلحت، معاشرت، معیشت، حکومت، سیاست، تجارت، اور راعت و صنعت اور فن و فنیہ کے ہر شعبہ کی ایک ایک بات پر رہنمائی فرمائی ہے۔

جب اسلام ایک مکمل دین اور زندگی کا مکمل نظام ہے تو اسلام اپنی امتیازی شان کی وجہ سے اپنے ماننے والوں کو ان تمام طریقوں کو چھوڑ دینے کی تاکید کرتا ہے جس سے کسی بھی طرح دوسری قوموں کی مٹ بہت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

مذاہرات میں یہ امتیاز ہے کہ سورج نکلے اور ستارے اترتے ہیں (زمانہ کے وقت) دوسری قومیں سورج کو منہ دکھاتی ہیں اس نے فرمایا کہ تم ان اوقات میں بندہ نہ کرو۔ یہودی اہل عزم کو روزہ رکھ کر خوش مناتے تھے آپ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صبر سے حوریا کی خوشی میں تم بھی اہل عزم کو روزہ رکھو مگر اس کے ساتھ ایک اور دورہ اطلاع ہو اور اہل عزم کو روزہ رکھنا اور عزم کو روزہ رکھنا۔ یہودی عزم کے روزہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو کھانا یا گیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

اسی طرح معاملات میں دوسری قومیں سول و حرام، جائز و ناجائز کی پروا نہیں کر سکتے مگر مسلمانوں کو فرمایا گیا کہ تم اپنی ایک ایک بات پر نظر رکھو کہ وہ روق حلال ہو روق حرام نہ ہو اور نہ تہجد کی زندگی کی برکتیں انھیں جائیں گی بہر حال زندگی کا کوئی شعبہ ہو اس میں اس امتیاز کو قائم رکھنے کی تاکید ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی قوم کی مٹ بہت اختیار کی اس کا انجام بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسلام اپنی امتیازی مصلحت اور زندگی کے ہر شعبہ میں یہ چاہتا ہے کہ جو شخص بھی اسلام قبول کرتا ہے تو وہ پورے طور سے اس کی قبول کرے اسی میں اللہ کی رحمتیں اور برکتیں منقول ہوتی ہیں۔

حضرت محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سب سے پیارے ہیں کے ایک بڑے عالم تھے انہوں نے کور چند صغیر کرام نے یہ چاہا کہ اگر تم شریعت صوبہ پر مکمل کرنے لگے وقت کے دن کی نصیحتوں اور صاف گوشت کو حرام سمجھتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر شیخنا کہیں ناز نہیں کہ سلا متون نے جب اسلام کا دامن تمام یہ ہے تو لب اس میں ہمارے پورے داخل ہو جاؤ ساتھ شریعتوں کی طرف سے دیکھو ساری توفیقوں بھرا دلو مکمل جائے گا۔

سَلِّ بَنِي إِسْرَآءِيلَ كَمَ

اَتَيْنَهُمْ مِنْ آيَةٍ بِهِنْدٍ وَمَنْ يَبْذُلْ نَفْسَهُ لِلّٰهِ  
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُ فَإِن اللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑥  
رَبِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوَقَّعَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَزُرُّ  
مَنْ يَشَاءُ بِعَدْرِ حِسَابٍ ⑦

ترجمہ: آیت نمبر (۶۱) تا (۶۴)

اے نبی ﷺ آپ ہی اسرائیلی سے پوچھیے کہ ہم نے ان کو کتنی کئی کئی نجاتیں عطا کی ہیں  
(ایسی یہ بھی معلوم ہو گا کہ) جو بھی اللہ کی نعمت حاصل کرے بعد اس کو بدل دیتا ہے اس کا عذاب سخت ہو جاتا ہے۔  
وہابی زندقہ کی نگاہوں میں یہ سیدہ اور گمشدہ ہادی گئی ہے اس لئے وہابی نا والوں پر  
ہنستے ہیں حالانکہ اللہ کا خوف رکھنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے بلند و برتر ہوں گے۔  
(اگر یہ تو اس کا نظام ہے کہ) اللہ جس کو روزی دے گا دیتا ہے اس کو بے حساب دیتا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۶۱ تا ۶۴

سَلِّ	پہنچے، پہنچا دینے
كَمَ	کتنی، کتنے
رَبِّنَ	فرمانبرداری، ہدایت
يَسْخَرُونَ	دھتارے، مذاق اڑاتے ہیں (دھتاری کرتے ہیں)
يَزُرُّ	روزی دیتا ہے
بِعَدْرِ حِسَابٍ	بے حساب

نئی امرائیں وہ قوم ہے جس کو کتب و جوت کی روٹی دے کر دنیا کی رہنمائی کی جائے۔ اسے مقام پر گھڑا گیا کہ انہوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑا دھرم انصاف کے تحت نہیں دیا، انہوں نے اس وقت پر حال کر رہے آپ کو اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا تھا اور انہوں نے اللہ کے غضب کو جوت دی تھی۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اسے سلطانہ آج نہیں جس میں سب پر غارت کیا جا رہا ہے، انہیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس امرائے سے چھڑ جائیے کہ ان سے صلوات ہے جو اللہ سے ان پر نہیں کئے تھے مگر انہوں نے جیسے لڑکی خستہ کی قدر کرے کے ہمارے ان کو اپنی محنتوں کا ثمرہ لے رہا ہے۔ فرمایا کہ یہ کسے سزا اللہ کی قوم کی بھی نافرمانی پسند نہیں ہے اس کا اور ایک سزا ہے اس میں کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہے کہ بد عمل قوم کو تہ بہ تہ کر دیا جائے اور جسے اعمال اور بدعت کر دے، ایک لوگوں کو پرمان چھڑتا ہے۔

ارشاد ارادہ کہ ہم سے مل کر نیک کو عظمتیں دی گئیں تاکہ وہ نیکوں پر قائم رہیں، ان کے دہاں ال کا یہ عالم ہے کہ وہ خود تو سب سے محروم ہیں جو لوگ نیک ہیں، پر ہیزار ہیں ان کا ذلیل ہوتے ہیں ان کے انار کو اتنی قدر دیتے ہیں فرمایا گیا کہ وہ لوگ جو خستہ قرار دے رہے ہیں وہ بے شک اپنے بار و قرائی کی وجہ سے آج تک دست اور کریم ہیں۔ لیکن قیامت کے دن یہ بے شک ہوں گے اور جہاں تک طربت و کھٹ مائی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکام ہے کہ وہ جب بھی چاہتا ہے اسے لیک اور سبکی بدوں پر وہی رحمت کے وعدہ داروں کو کھول دیتا ہے۔ مشکلات و مصائب اور پریشانی بھی ان کے درجہ کی زندگی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

فَعَثَّ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَعِيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

## ترجمہ: آیت نمبر ۲۱۳

شرعاً میں نہ ایک ہی طریقہ پر تھے (پھر اس میں اختلافات پیدا ہوئے) تو اللہ نے اپنے  
 پیروں کو بھیجا جو تحریر پہنچا دے اور ان کے لئے اور ان کے ان پیروں کے ساتھ جو کہ  
 تادمی روح تھا کہ وہ لوگوں کو دریاں انبیاء میں پہنچا کریں جس میں وہ ان میں لڑھکے  
 ہے۔ اور جس میں کو کتاب دین کی قیامتیں ان کے لئے آجاتے ہیں اور اختلاف نہ ہو  
 آیت کی صحت کے لئے کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی جانت سے یہاں ان میں سے ہر ایک عطا کی  
 جس میں وہ اس کے ساتھ کر دے تھے اور وہ جس کو چاہتے تھے عطا کر دیتا ہے۔

## لغات القرآن آیت نمبر ۲۱۳

کُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
أَنْعَمُ وَجَدَهُ	یہ بہت
بَعَثَ	بجھا
مُتَّبِعِينَ	جو پیروں کے ہیں (ان کے پیروں کے لئے بھیجے)
مُتَّبِعِينَ	جو پیروں کے ہیں (ان کے پیروں کے لئے بھیجے)
لِيُخَلِّمَهُمُ	تاکہ وہ نجات پزیر ہو سکیں

## تشریح: آیت نمبر ۲۱۳

حضرت محمدؐ ان میں سے وہ ہیں کہ یہ بھی وقت کا تھا ہے جب حضرت آدمؑ کے لئے زمین پر قدم رکھا تھا  
 اللہ نے "پ" اور "دیں" کے الفاظ رکھے اور پہلے ہی کے لئے حضرت آدمؑ کے لئے ایک اور سال کا حرم ہوتا  
 ہے کہ تمام لوگ ان ہی شریعت کے ہیں اور ان کے پیروں کے ہیں اور ان کے پیروں کے ہیں اور ان کے پیروں کے ہیں  
 آیت سے معلوم ہوا کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
 عطا کر دیتا ہے کہ ان میں سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

نفس اور مختلف رہنوس میں اپنے نہیں اور رسول کو بھیج دے۔ وہ اس کی چلی غیبت کے ذریعہ امت کو نگرے بکڑے ہوئے سے  
بچا سکے اور امت کی اور غیبت کی رو کو حاصل کر سکے۔ جو لوگ انفس و حسد اور عداوت کی شے میں پھنس گئے تھے انہیں نے ہی، نہ انہوں  
آفریت پر ہانکرا ان اہل ایمانوں سے اپنا انکار مت اختیار کیا وہ دنیا و آخرت کی سعادت سے ہم کنار ہو گئے۔

ان آجروں میں وہ حکمت مسطور ہے کہ اسی ذمہ داری کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو آخری رسد ہونے کی وجہ سے ان کے  
کا دعویٰ پورا پوری ہے لہذا کہ جب تمہارے اندر اللہ کے آخری ہی (ﷺ) اور آخری کتاب (قرآن) کی ہے جو ہر امر پر ہدایت ہی دے گا  
ہے اب اگر تم نے بھی اور انہوں کی طرح بائیں و حقوقات اور لڑتے بند ہیں کہ وہ اپنی تمہارا انجام بھی گزری ہوئی قوموں سے تلف  
ہو گا۔ جس کو تم نے نبی و فرستادہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر یہی طرح عمل کیا تو نتیجہ دنیا و آخرت کی تمام  
کامیابیوں اور سعادتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

اَفَرَحِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ  
الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَهْمِرُ الْبَاسَاءِ وَالضَّرَاءِ  
وَلِكُلِّ لَوْاحِطٍ يَقُولُ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ  
مَتَى نَصْرُ اللَّهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم کو جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ  
حالات ابھی پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں۔ انہیں شدید مشکلات اور تکلیفیں  
منگھیریں۔ وہ حالات میں ہمارے کچھ یہاں تک کہ رسول اور اولاد لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے  
تھے کہہ دیے کہ اللہ آپ کی مدد کرے گا؟ سو فیصلہ اللہ کی مدد بہت قریب ہے۔

علامت القرآن آیت نمبر ۱۰

اَمْ حَسِبْتُمْ  
کیا تم گمان کر رہے



اِنْ تَذُنُّوا  
لَعَنَّا بِأَنفُسِكُمْ  
خَلَقُوا  
مَسْتَهْزِئِينَ (نہ ہنسا)  
رَلُّوْا  
هَٰذَا بَشَرًا اَلَا اِنَّمَا  
هِيَ بَصُرُ الْاَلْبَانِ

یہ کرتے مائل ہو جاؤ گے  
سب کا یہ تمہارے پاس  
جو کہار گئے  
ال کو ہنسی (نہ ہنسا)  
ہاؤ بچے ہو، اہل الاکھا  
الذی مدد کب آئے گی

### تشریح: آیت نمبر ۳۱۲

امت محمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرما کر یہ بتایا جا رہا ہے کہ اسے سوسائٹیاں اور کفار کی مخالفت، ایذا و سازشوں اور ذوق دہانی سے بے تحاشہ امت جاننا۔ ابھی تو وہ مشق میں تھک چکا تھا ہے آگے اس سے کئی زیادہ مشکل اور کس مسامحات آئے اس کے پس منظر میں حالات سے جس میں گزرا ہے وہ یہ بات یاد رکھو کہ اس زمانہ میں جو بھی حق و معصیت کے علم پر مدد ہونے ہیں ان میں اس حالات سے گزر کر ہی جنت کی دروازہ کھلے گا ہوتا ہے جس سے پہلے بھی جنی و فوجوں کے سر میں قدم رکھا ہے ان کی زندگی حالات اور مصائب سے واسطہ پڑا ہے وہ آؤنا سٹریا، پیار چرس اور تکلیفوں میں اس طرح جلا کر رکھے گئے کہ ایمان و یقین سے بیکر رسول اللہ اس کے سامنے والے بھی چلا آئے کہ ان کے مذہب حالات سے متاثر کرتے ہوئے اس میں نہیں رہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے جبر و برداشت پر اپنی نصرت اور دکاؤں پر کیا اور دکاؤں کا سبب ہمارا ہوئے۔

امت سے فرمایا گیا کہ آج جو مشکل حالات تمہارے سامنے ہیں وہ بہت بھاری جائیں گے ہماری مددگار کے قدم جو ملے کہ تمہاری مدد کے مستحق ہو کر لوگ ہوتے ہیں جو مشکلات میں جن حق و معصیت کی راہ نہیں پھرتے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُ مِنْ  
خَيْرٍ فَلِلّٰهِ الدِّينُ وَالْاٰقِرِبٰتِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسْكِيْنَ وَابْنِ  
السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوْنَ مِنْ خَيْرٍ اِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝



كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا  
وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۱۶﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۲۱۶

فرمانِ کرنا فرض کیا گیا ہے، حالانکہ آپ کو یہ لڑنا پسند نہیں آئے گا، لیکن  
ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس سے بہتر شے ملے اور آپ کو اس سے برا لگے۔ لیکن اللہ جانتا ہے  
جو آپ کو دیکھ کر نہیں جانتا ہے۔

لغت القرآن آیت ۲۱۶

القتال	جنگ
کُرْهُ	پسند نہ ہونا
أَنْ تَكْرَهُوا	آپ کو پسند نہ آئے
خَيْرٌ	بہتر
أَنْ تُحِبُّوا	آپ کو پسند آئے
شَرٌّ	برا
يَعْلَمُ	جانتا ہے

تشریح: آیت نمبر ۲۱۶

جہاں تک لڑنا اور لڑنا آپ کو پسند نہ آئے گا، لیکن اللہ جانتا ہے کہ آپ کو دیکھ کر نہیں جانتا ہے۔



ترجمہ: آیت نمبر ۲۱-۲۸

وہ آپ سے رحمت واسے میںے میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کیسی ہے؟ آپ غلط کہہ دیجئے کہ اس میں لڑا بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن کسی کو اللہ کی رحمت سے رکنا، اللہ کا شکر کرنا اور لوگوں کو مسخ حرام سے روکنا حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور اللہ پیدا کرنا قتل و غارت گری سے بھی بڑا گناہ ہے۔ بے مروتانہ قری سے ہمیشہ جنگ کرنے میں رہیں گے تاکہ جب بھی ان کا کسی قوم پر حمل جائے تو وہ نہیں سمجھا دے دیں سے پھر دیں۔ (یاد رکھو) جو کوئی قوم میں سے رہیں سے پھر پائے گا پھر وہ کفر کی حالت میں رہ جائے گا تو دیا و آخرت میں اس کے تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔ ایسے لوگ فحشی ہیں اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے، جنہوں نے ہجرت کی، اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

لغات القرآن ۲ بعد نمبر ۲۸

مَجْبُورٌ	بلا (مجبور)
إِخْوَانُ	کان
أَهْلُهُ	س کے گھر والے
أَكْثَرُ	بڑا اور زیادہ (بہت بڑا گناہ ہے)
لَا يَزَالُونَ	ہمیشہ
إِنْ أَسْطَغَوْا	اُنہیں میں طاقت
يُوقَدُ	جو پتہ گیا (سرد ہو گیا)



يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمِرِ  
 قُلْ فِيهِمَا آثَمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُمَا أَكْبَرُ  
 مِنْ نَّفْعِهِمَا ۚ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ  
 كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ترجمہ: آیت نمبر ۲۱۹

اوپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گنہگار ہے اور ان کوئی کے لئے اس میں کچھ فائدے بھی ہیں۔ لیکن ان دونوں کا ٹھکانہ ہے  
 فاعول سے بڑھ کر ہے۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (کتنی) خرچ کریں۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو  
 تمہاری ضرورت سے (اذا ہو) اللہ ہی جتنی کھوں کھوں کریں کرتا ہے تاکہ تم دنیا و آخرت کے  
 معاملات پر غور و فکر کر سکو۔

لغات القرآن آیت نمبر ۲۱۹

الْخَمْرُ شراب و جوئے برائے کھانے کا عذاب ہے

الْمَيْمِرُ

آثَمٌ كَبِيرٌ

مَنَافِعُ

الْعَفْوَ

پہنچاؤنی ضرورت سے (اذا ہو) اللہ ہی جتنی کھوں کھوں کریں کرتا ہے تاکہ تم دنیا و آخرت کے





پائی ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اس میں عرصہ عداوت کی حالت دہی کہ جب بارش آتی تو شراب کی بوتلوں کے مٹی پر ٹکڑے پڑ جاتے تھے۔  
اس طرح وہ عرب جس کی گھنٹی میں شراب پڑی ہوئی تھی اسلام کی حرکت سے اس میں ہلچل مچ گئی (یعنی ایمان کی جڑ) سے  
نجات حاصل کرنی۔

ان واضح آیات اور صریح کلام کے طور پر اس کے بعد بھی گزرتی تھیں کہ شراب و خمر کہاں کہاں ہے تو اس کی عقل و  
صرفہ و ضمیر کی کیا جھٹکا ہے۔ ان آیات میں دوسرا مسئلہ یہ بتایا گیا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ فریضہ کریں؟ جواب یہ دیا گیا کہ لاپرواہی سے  
پیش کی انتہائی صورتوں سے جو بھی بچ جائے اس کو اللہ کی مدد میں خرچ کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر طاعت کی حکمت اور سعادت کے لئے  
ضرورت پڑ جائے تو ان کی اگر ضرورت پڑے جو کچھ کما کر بچ سکتے ہو، جو کما کر بچاؤ پر قربان کر دیا جائے۔ جب یہ ہے تو ان کی مدد کی میں  
کبھی کبھی یہ حالات اور واقعات بھی سامنے آتے ہیں جب سب کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حراج کی طرف ہلکے  
کرنے کو فرمایا ہے۔ اپنی انتہائی ضروری حاجات کے علاوہ جو کچھ بھی بچ سکو وہ خرچ کیا جائے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بدلتا  
میں جب زکوٰۃ کے احکامات نہیں آتے تو اس حالت میں عقیقہ کرنا بھی ضروری ہے (اگرچہ کچھ بھی ہو سب کا سب اللہ کی راہ میں  
دیئے جاتے۔ بعد میں ہی کریم ﷺ کے ہمراہ کی روشنی میں ہر صاحب نصاب کو حلقہ لکھ دینا ضروری قرار دیا گیا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ  
لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ  
مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنْ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

ترجمہ: ۱۰۔ یسئلوک عن الیتامیٰ

وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ ان کے حال کی  
اصلاح و تدبیر کرنا بہتر ہے۔ اگر تم ان کو اپنے ساتھ شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تو  
ان کی طرح جانتا ہے کہ کون بگاڑ جاتا ہے اور کون طیارہ دیکھتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ تمہیں شدید مشکلات  
میں مبتلا کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ کو ہر بات پر بلند طاقت حاصل ہے۔ اور وہ صاحب حکمت بھی ہے۔





ہبذ شو من

موسى غلام

یل خون

دہا تے ہیں

## تشریح: آیت نمبر ۲۳۱

روم کی کے عباد کی سامعہ میں انسان کو بہت عید کی سے سوچ کھ کر کہ اس کا پاپ نہ کو نہ ہو کہ زندگی کے مساوت  
 میں رہے سوچے سمجھے اپنی اقدار سے اندازہ لیتے ہیں اور وہ زندگی بھر بچتے ہیں  
 خاص طور سے متذکرہ ایہ جیسے معاملات میں تو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ہر آدمی کا ساتھ ہے اس میں غلط  
 اور بے خبر ہو سکتی اکثر اگلی طرح کر دے کا سبب بنے جا کر ہے ایک شخص ظاہری حسن و خوبی سے متاثر ہو کر شادی کر لیتا ہے  
 لیکن بعد ہی عرصہ کے بعد جب زندگی کا یہ بد ہونی شروع ہونے لگتا ہے تو خاندان اور اولاد کے جسے مسائل پیدا ہونا شروع ہو جاتے  
 ہیں جن کی کئی خاندان کے مسائل میں بڑے بڑے سمجھداز کا سبب بنی جاتا کرتے ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
 مسلمان کو اپنے نکاح کے لئے دین دار اور صالح عورت کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ اس کے لئے اسی صورت دینی احادیث میں  
 مددگار ثابت ہو اور اس کی اولاد کو بھی دین دار ہونے کا موقع مل سکے۔

اس حدیث رسول ﷺ میں ملاحظہ کرنے کی بات یہ ہے کہ جب بے دین عورت سے نکاح نہ ہو تو کسی غیر مسلم  
 عورت سے نکاح کو کیسے پسند کیا جاسکتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور میں جب آپ کا غیر بچا کر اٹان اور شام کے مسلمان کچھ مال  
 کتاب کی لڑکیوں سے شادیوں کر رہے ہیں تو آپ نے حکماً اس شادیوں کو روک دیا اور فرمایا کہ یہ شادیوں مسلم گھروں کے لئے  
 بڑی خرابیوں کا سبب بنی جائیگی اور مصائب کے بھی مظاہر ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان شادیوں کے میں منکر و رمان کے سبب تک مبالغہ کا  
 بھی مرتبہ انداز کر لیا تھا کہ کسی کا بلا اثر تہہ نہ ہوگا۔

ایسے آقاؤں میں نبی اکرم ﷺ کے شرک مروجوں اور شرک مروجوں کے متعلق یہ وضاحت کی جا رہی ہے کہ اس صورت کو تو  
 بے انکار میں جانا پڑے ہوا ہے اپنی لڑکیوں ان کے نکاح میں دینا چاہئے۔

فرمایا کہ ایک موسیٰ غلامی ایک آقا شرک عورت سے نکاح کر دیا، وہ بھڑکا کر چلا، اور شرک عورت جس میں ستمی اور  
 کیوں لگتی ہو اس طرح ایک موسیٰ غلام ایک آقا شرک عورت سے نکاح کر دیا، وہ بھڑکا کر چلا، اور شرک عورت جس میں ستمی اور

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگر یہ سارا عمل صحیح ہی ہو تو یہ ہے جو ہمیں رہنے دیتے دت برادری سے متاثر کرے وہی  
 چیز ہے اس میں ہندو اور اپنا ہندو سب سب ہے اور نہ جس اور صورت بلکہ صرف اور صرف انہی اور عمل صالح ہے۔

رہتے تھے ان کے اثرات زندگی پر تھی اور کچھ کچھ چلتے بگڑتے ہوئے گہرے ہوتے ہیں۔ اگر ایک شخص ان چیزوں میں مل جائے  
 اور ان میں عمل کرے تو کوئی اہمیت نہ ہے صرف ملنا، جس سے کمالان یا تعلقات کو سامنے رکھتے ہوئے ملتا ہے کہ وہ اپنے عمل خیر پر اپنے  
 گہر میں ایک ایسی حیثیت کو وضع کرے کہ وہ صرف اس کے لئے نہیں بلکہ سب لوگوں کے لئے بھی ایک مثال بن جائے۔  
 نئی اس بات کی تاریخ کا مطالعہ کرے۔ یہ حقیقت گھر کر رہا ہے آج بھی ہے کہ اس کے لئے یہ ظہر ملانے کی گراویں ہیں  
 محضوں کے رہنے پھیلنے اور اور کثرت پرست قوموں سے مل کر گئے تھے یہی طرح ۱۲۰۰ کے ملے ہوئے ہیں بے ہندو راجاؤں کے  
 ساتھ جو باہمی مسئلوں کی بنا پر شہر میں تھے ان کی ان کیوں کے ساتھ ساتھ ان کے علاوہ وہاں پر بھی رہ گئے اور مہمان کے بھروسے  
 طریقے بھی ان کے ساتھ تھے اسے۔ عکاسیہ ہے کہ زندگی کے اس معاشرے میں خزانہ داری اور مالی کثرت ہے کہ شادی و ملا کے معاملات  
 مل کر آئی کو انسانی عجیبہ ہو کر وہ انہماک ہے جو وہ اس کے لئے عہدہ کندہ ملوں کے لئے کسی نہ کسی طرح کا سبب بن جائے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَخْضِ كُلِّهُ أَدَّى فَأَعِزِّ لِمَا لِلنِّسَاءِ فِي  
 الْمَخْضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِنَّا نَظَرْنَا وَأَنَّهُنَّ  
 مِنَ حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ النَّوَافِينَ وَيُحِبُّ  
 الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ نِسَاءُ كَمْ خَرَبْتُ لَكُمْ فَأَتُوا خَرَبْتُ لَكُمْ لِي شَيْئًا  
 وَقَدْ مَوَالٍ أَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلْقَوُونَ وَ  
 بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۵۲ تا ۵۴

وہ آپ سے (محدثوں کے) حیض کے حلق پر پوچھتے ہیں کہ ایجنے وہ ایک کھدائی کی حالت  
 ہے تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے ناگوار رہو اور ان سے اس وقت تک ہم بستی نہ کرو جب  
 تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ مگر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ وہاں سے اللہ نے تمہیں  
 علم دیا ہے۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے تمہاری عورتیں  
 تمہارے لئے بھیجی کی طرح ہیں تو اپنی بکیتی میں جس طرح سے جاؤ اور اپنے واسطے آگے کی

(آخر تک) تحریر کرتے رہو۔ اللہ سے اے رے روادار! چکی طرح چاق لو کہ تمہیں اس کے حضور خوش ہوتا ہے اور اے نبی ﷺ، یہاں دلوں کو خوشخبری سناتے ہیں۔

### طہات القرآن آیت نمبر ۲۳۲ تا ۲۳۷

لَمْ يَحْضُرْ	میں (عورتوں کے قصور، ایام)
ذِي	چاک کی، سدا کی، پہاڑی
اَعْمُرُ لَوْ ا	تم طہور، اور
لَا تَقْرَبُوا	تم قربت نہ کرو نزدیک نہ جاؤ
حَتَّى يَطْهَرُوا	جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں
وَيُؤْخَذَ	پھر کم آئے ہاں
اَلتَّوْبَتِ	بہت توبہ کرنے والے
مَنْطَقَتِهِمْ	بہت پاک رہنے والے
بِغَاةٍ	غریب
خَزَنَةٍ	بھی
اَتَى جَنَّتَهُمْ	جس طرح تم چاہو
لَقَدْ مَوَّا	تم آئے بھیر
مَنْفُورَةً	تم اس سے ملے والے
رَبِّهِمْ	خوش خبری، بدینے

### تشریح: آیت نمبر ۲۳۲ تا ۲۳۷

آج، ہمارے افعال، شراب، دوا، تیسری سے بدھ کی، شرک، مردوں اور عورتوں سے نکاح کے مسائل کے بعد یہاں سے عورتوں کے حقوق اور ان سے متعلق بعض مسائل کی ذکر فرما رہا ہے۔

ایام ماہوں سے اس مضمون، اس لئے شروع کیا گیا ہے کہ اس سے نکاح، طلاق، عدت وراثت اور دوسرے تمام مسائل کی سہولتیں ملتی ہیں۔

سولہ بی بی جا رہے کہ انہیں ہوا دہلی میں مروتی سے ملجھ رہے تھے کیا ختم ہے؟ اور شاور فرمایا گیا ہے کہ اسے سونا اقمال سے اس وقت تک ہم مٹریں گے کہ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ جب وہ شری طور پر پاک ہو جائیں تو ان کے پاس یا تو اور قربت حاصل کر لیں گے۔ اگر نہ آئے تو میں صرف قربت و محبت سے منافعت کی گئی ہے لیکن پاس لینے لینے سے منافعت نہیں آئے گی۔ یہ کہہ کر موت ان لوگوں میں کوئی اچھوت نہیں ہوا بلکہ جس طرح چند لوگوں اور کچھ مٹری تو سوں میں ان پیام میں موت کو اچھوت بنا کر رکھ دیا جا رہا ہے۔ اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ اگر اس مروت کا سایہ کسی شخص یا چیز پر پڑ جائے تو وہ شخص کھیر یا پاک ہو جائے۔ یہ قرآن کا حکم صرف وہاں شہر کے مخصوص تعلقہ قائم کر کے ہے۔ یہ ایک شری، پاک ہے جب کہ مروت سے پاک نہ ہو جائے تو جس کے بعد یا کم از کم ایک نہروا وقت گزار جانے کے بعد ان شہر کے تعلقہ قائم کر لئے جائیں تو کئی حرجات نہیں ہیں۔

مرتبہ ہی اس کی بھی تعلیم دے دی گئی ہے کہ اپنے غلی کو وہ لوگ بہت سی پسند ہیں جو پاکیزگی اختیار کرنے والے نہ ہو۔ کر کے دلوں کی صفائی حاصل کر لے والے ہیں۔

نیمری بہت پہ فرمائی تھی کہ زندگی میں گھر پر زندگی کا سارا سکون اور چین میں چھٹی کے اچھے تعلقات سے وابستہ ہے۔ ان کی خیمہ خیموں کی "اور اس پر حضرت کی چند مٹری پابند ہیں کے سوا کوئی پابندی یا مگرانی نہیں ہے۔ انسان جب سچے اس میں مشورہ کے باعث میں داخل ہو اس کا خیال رکھنا ہمارے کہ یہ اس کی پٹیا کھینچے کوئی جھگڑا اور جھگڑا نہیں ہے جس میں وہ جس شان کے ساتھ آ رہا ہے وہاں لے لیں اس بلدا کا رخ ہونا اور کھینچ کر ہر مٹری نظر سے۔

ہر کسان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اسے اپنی محبت سے برابر، جمعی اصل ملتی رہے۔ یہاں یہ وقت اس پر مل چلا رہا ہے، کھار اور پانی کی ضرورت ہو تو رو دیا جائے۔ سو کہ "انہوں سے وہ کھانا دے، اور وہ چھوہ ہر دھن میں چھوہ اس کو نقصان نہ پہنچائیں۔ جب وہ اس کو دیکھتے تو اس کی محبت میں غرضت و شرافت بھی دے دیا جائے۔ جب وقت آئے تو وہ اپنے چلوں اور پلوں سے اپنا دامن بھرے۔ لیکن مقصد ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو جسے تمہاری محبت کی طرح میں ان میں جیسے آ جا رہا ہے اور اس کی حفاظت دے گا۔ اس کا سامان کرتے رہو۔ اللہ سے ڈرتے ہوئے لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو کیونکہ جب وقت آئے گا وہ تمہیں اللہ کے سامنے حاضر ہو کر ایک ایک لمحہ کا حساب دے گا۔

وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ  
تَبْزُوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۰﴾  
لَا يُؤْخَذُ كُمْ بِاللّٰهِ بِاللّٰهِ فِیْ أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤْخَذُ كُمْ  
بِمَا كَسَبَتْ فُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ آیت نمبر ۲۵۲-۲۵۳

یہی قسمیں کھانے کے لئے اللہ کے نام کو آڑ نہ عطا کر جن کا مقصد ملکی، پرہیزگاری، یا لوگوں کے درمیان صلہ صنائی سے باہر رہنا ہے۔ اللہ سب کچھ مستار اور جانتا ہے۔  
تم جو بے مقصد اور بلا مادہ قسمیں کھاتے ہو اس پر تو اللہ تعالیٰ تمہاری گرفت نہیں کرے گا لیکن وہ قسمیں جو تم دلی ارادہ کے ساتھ (یہی قسمیں) کھاتے ہو اس پر گرفت کرے گا۔ اللہ سب سے عاقل کرے والا اور سب سے دانشمند کرنے والا ہے۔

لغات القرآن ایت نمبر ۲۵۲-۲۵۳

لَا تَجْعَلُوا	تم نہ عطا
عُرْضَةً	نکاح نہ کرو
أَنْ تَبْرُوا	یہ کہ تم بھلائی نہ کرو (یہاں بھلائی کے لیے ہے)
فُضِّلُوا	یہ کہ تم صلاحت نہ کرو (یہاں اصل میں ان سے صلہ نہ کرو)
بَيْنَ النَّاسِ	لوگوں کے درمیان
لَا يَبْرَأُ أَحَدُ	نہیں بکارتا ہے
لَكُمْ	یہ کہ تمہاری باتوں
أَيْمَانُ	قسمیں (یعنی قسم)
كُنْتُمْ	کلیا
خَلِيفَتُمْ	برداشتہ کرے والے



تشریح آیت نمبر ۲۲۳ تا ۲۴۲

نکاح اور طلاق وصیت کے مسائل سے پہلے قسموں کی ایسی کو واضح کرنے کے لئے درج فرمایا ہے کہ کافر غدار بگنے کا کام جیسے منسلک بتاؤ گی اور لوگوں کے درمیان مسلح معاشی یا چپے کام ہیں جن کو کافر مومن کی قسم دہی ہے۔ لیکن اس جملے اور بہتر کاموں کو کرنے کے بجائے ایسے کام نہ کرنے کی قسمیں کھانی یا نہایت ہے اور طلاق کا استعمال کرنے کا مطلب یہ تھا کہ اس نے جملے اور بہتر کام نہ کرنے کے لئے اللہ کے نام کو زنا یا بھائی ایک مومن کو عیب نہیں دیتا کیونکہ اللہ کے نام کو تو ان چیزوں کے اعتبار کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ نے درج فرمایا ہے کہ کسی قسمیں تو اسے چاہے گا کلام اس آدمیوں کو کھانا کھانا یا کچھ پینا یا کچھ دوسرے کو کھانا کرنا ہے۔

بہتر فرمایا کہ قسمیں جو بلا ارادہ یا بغیر حکم کے منہ سے نکل جاتی ہیں جن کا تعلق دل سے نہیں ہوتا ایسی قسموں پر مواخذہ تو نہیں ہے لیکن گناہ کی بات تو ضرور ہے، البتہ وہ قسمیں جن میں زلی ارادہ اور عزم پایا جاتا ہے اگر کسی قسمیں کھا کر تو زوی جائیں گی تو ان پر اللہ کی طرف سے ضرور مواخذہ ہوگا۔

بہتر حال قسمیں کھانا کی کوئی بات نہیں ہے جہاں تک جانے پر کھانا ضرور ہوتا ہے۔

الَّذِينَ يُولُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ نِكَاحًا أَرْبَعًا أَشْهُرًا فَإِنْ طَلَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبَعُو لَهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۝ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

تاریخ: ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸

وہ لوگ بھائی بھریں سے ملے اور ہنسنے کی قسم کھا بیٹھے ہیں ان کے لئے چار بیٹے کی مہلت ہے اگر وہ اس عرصہ میں رجوع کر لیں تو اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے اور اگر پہلے لوگ چھوڑنے کا (طلاق دینے کا) کچھ ملو کر لیں تو اللہ بخشنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

جن مردوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ تین مہینے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ اگر وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ نے ان کے رجوع میں پیدا کیا ہے وہ اس کو چھپائیں۔ اور اگر وہ دونوں سلوک سے رہنا چاہیں تو ان کا اللہ عورتوں کے خاتمہ و درہن حدت ان کو کوٹا لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔ ان عورتوں کے لئے قاعدے کے مطابق مردوں پر وہی حقوق ہیں جیسے قاعدے کے مطابق مردوں کے عورتوں پر ہیں۔ بہر حال مردوں کو عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

نساء القرآن بعد فیرمی

يُولَدُونَ	وہ جنم کاتے ہیں
تَرَاهُمْ	وہاں سے انکار کر رہے
أَرْبَعَةَ أَشْهُوٍ	چار بیٹے
لَاءَ وَ	بہل کے بہت بگے
عَزَمُوا	انہوں نے ارادہ کر لیا
الْمُطْلَقَاتِ	طلاق والی عورتیں
يَتَرَبَّصْنَ	انتظار کر رہی

ثَلَاثَةً	میں
قُرُوءٌ	میں
لَا يَحِلُّ	حلال نہیں ہے
أَنْ يَتَخَنَّصَ	یہ کہ وہ چھپو میں
خَلْقَ اللَّهِ	اللہ نے پیدا کر
أَوْ حِمِّ	(دہم) اور قر کے رہ
بَعُولَةٍ	شہر
أَحَقُّ	راہ و حق دار
مَرْدٍ	ان کو نکالنے کے
أَزْوَاجًا	انہیں ملا کر

### تشریح: آیت نمبر ۲۲۸ تا ۲۲۹

مگر کوئی شخص اپنی بیوی سے دن یا شہر کے تعلقات نہ رکھے کی قسم کھائے تو اس کو شریعت میں بلا کہتے ہیں اس طرح کی قسمیں چونکہ ازدواجی تعلقات کے خلاف اور برائقی کے مساوی ہیں، اس سے ایسا گوارہ باطل صحت ہو کر رد ہوتی ہے اس وجہ سے اسلام نے اس طرح کی قسمیں کھانے والوں سے نئے چار مہینے کی مدت مقرر کی ہے ان چار مہینوں میں اگر شوہر اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات نہ رکھے اور اپنی قسم پورے کرے تو قسم کا حکم رد کر دیا جائے گا۔

(۱) انھیں اگر ایک شخص چار مہینے تک اپنی قسم پورا نہ کرے اور نہ عہد کرے تو اس صورت پر طلاق یا تنہا ہو جائے گی۔  
 انہی اب بھیر نکالے جو اس سے اور مدت تک ہوگا۔ اس صورت میں مرد و عورت دونوں ہی سے طلاق کر سکتے ہیں تو اس کو حلال ہے۔  
 عہد مدت تک نہ ہوگی۔

(۲) ان نہوں میں دوسرا حکم یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کا حال تو اس عورت کو تکلیف دہ ہے۔ اسے تکلیف دہ کرنا ہے۔ اس کے بعد اس کو کسی دوسرے سے نکاح کر سنے کی اجازت ہے۔

(۳) تیسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ عدت کے دوران جو بھی مصروف حال ہے وہ ایک مومن عورت جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اسے یہاں کرنا چاہیے کہ اس کو جس سے بالکل کیونکر آسائش ہوگا تو اس عدت میں غولیا تک نہیں لگے پھر چلا ہوے تک بھگے۔ اور سب بھی نہ بہت ہوگا۔

(۴) چوتھی بات یہ بتائی گئی ہے۔ مرنے والے عورت کی بیٹی دی ہے اور وہ آپس میں املاک کی قیمت سے ہمارے لئے رازتہ چاہتے تو پسند خاطر اس بات کا رد سنتی ہے کہ وہ ملے سے نکاح کرے۔ اس کا اپنی بیٹی کی حیثیت سے رکھ دے لیکن اگر عورت نہ چاہے اس پر ہر کسی شخص کی جائز ہے۔ یہی رضامندی ضرور ہے۔

(۵) پانچویں اور آخری بات یہ اشارہ ملتی ہے کہ یہاں کی بھلائی ترقی میں لاچرہ دل کو فائدہ پہنچانے کی مشیت حاصل ہے عورت اور دوست رشتہ میں نہ نہیں جائیداد کی چیزیں یہاں نہ نکاح کا ذریعہ ہیں اور دوسرے کے لئے اور معاشرے کی ترقی کا ذریعہ بھی بن جا سکتی ہیں۔ تمام حقے اور جو یہاں ہیں اس میں کسی حدت پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے وہ بچتا ہے۔ جب اس کو اس مقام اور موقع سے ڈرا اور اظہار کیا جائے۔ تمام نے خوف نہ ہو کر ملے گیا ہے اس میں عورت اور اولاد کو ان کے ملنے کے مقام پر رکھا ہے تاکہ ان کے ذریعہ تمام فوائد اور ثمرات حاصل ہو سکیں۔ جس میں ہر مرد کو ملے دولت کی جگہ تقسیم کے لئے۔ لانا حاصل یہاں کے لئے ہیں وہیں کوئٹہ کے اور مردوں کے تمام حقوق اور وہاں میں کوئٹہ میں سے ملنا فرمایا گیا ہے کہ مردوں کو کوئٹہ پر اور سارا خریدا گیا ہے۔ دوسرے قرآن خاندان کا سربراہ اور سرپرست عورت کو نہیں بلکہ سر کو نہیں۔ یہاں جس طرح ایک دوست کا تمام دانتوں کی ایک سربراہ کوئٹہ میں ہے اسی طرح چھوٹے بچے پر ایک گھر کا نظام اور انتظام بھی بھروسہ رکھ کر زندگی میں ملنے کے ملک ہے۔ مرنے والی پر عورتوں کے تمام حقوق کو دیکھ کر لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا یہاں ہے کہ عدت سے عورت اور مرد اور جو شرف و برکتیں کیا ہیں تمام حقوق انسان میں یہی کا دیکھنا ہے۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَإِمَّا تَرَوْهُ بِمَعْرُوفٍ أَوْ  
تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا

اتَّيْمُوهُنَّ سَيِّئًا إِلَّا أَنْ يُخَافَا إِلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ  
 فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا  
 فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْدُوهَا  
 وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ①  
 فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ  
 زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ  
 يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ  
 حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ② وَإِذَا طَلَّقْتُمُ  
 النِّسَاءَ فَبَلَّغُنَّ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ  
 أَوْ سِرِّهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَافًا  
 لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ  
 وَلَا تَتَّبِعُوا هِيَ اللَّهُ هُزُوا وَادْكُرُوا يَوْمَ عَمَّتِ اللَّهُ  
 عَلَى كُمْ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ  
 يُعْظِمُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَعَلَّكُمْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ③

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۱-۲۴۲

طلاق (رہی) کہہ رہے ہیں اس کو فریے سے کہہ کر، عیہ بھائی کے ساتھ نمودار ہے

تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم نے اپنی عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کوئی بھی اور شخص کو سواے اس کے کہ تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ دینی یا عہد کی حدود کو قائم نہ کر سکے گی۔  
پھر اگر تم اس سے ڈرتے ہو کہ وہ دونوں اللہ کا کھجکا تم نہ رکھ سکیں گے تو اس میں کوئی عیب نہیں ہے کہ عورت یہ کہہ دے کہ جان چھڑا دے۔ یہ اللہ کی ہدایت ہوئی ضرور ہے۔ تم نہ مانو گے نہ بدخوا اور جو اللہ کی مقرر کردہ حدوں سے آگے بڑھیں گے وہی لوگ ظالم ہیں۔

نو (ا) مرتبہ طلاق دینے کے بعد بلا یک طلاق اور دوسرے دہائیے تو مجدد عورت اس کے لئے حلال رہے ہوگی جب تک وہ عورت (بعدت گزار) ہے بعد اُنکی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اور اگر وہ دو اسے طلاق دے کر پھر اُنکی سے (عرب) ایک طلاق دے دی تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ایک دوسرے سے رجوع کر میں بشرطیکہ وہ دونوں اللہ سے عہد و کوہ کر لیں کہ وہ کبھی نہ نکاح کر سکیں۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ حد ہے جسے میں وہاں تو اس کے لئے یہاں مخالف ہیں۔ وہ ہے جو ہم پر عہد رکھتے ہیں۔  
جب تم اپنی عورتوں کو طلاق (اصلی) دے دو اور وہ اپنی بدعت پوری کر چکیں یا تو ان کو پہلے طے کرنے سے روک لیا جائے طریقے سے ان کو نہ صرف کر دو۔ نہ انہیں نقصان پہنچانے کے لئے اور نہ سے اگر وہ کے رکھو گے تو نہ زیادتی ہوگی۔ اور جو یہ سے گا وہ ہے شک اپنا غی نقصان نہ کرے گا۔  
اللہ کے احکامات کو انہیں چیل نہ دے اور اللہ تعالیٰ کے من حکم سے کوئی اور کھو جس نے تم پر لکھ دیا اور اس کو آپ دیکھتے کو پھر کھو اس نے تمہیں بھیجتے کرنے کے لئے ہمارے ہی ہے اللہ سے ڈرتے رہو اور اس بات کو جان لو کہ اللہ میرے لئے کر جائے والا ہے۔

### معارف القرآن ۱۱۲ نمبر ۱۱۲

مراثی	اور عرب
امسک	روانہ
بمغز و لب	شکل، بیان سے
نسرین	گہوارہ دینا
ابستوہن	خبر سے غور و غور
نہ بخالقا	یہ کہ وہاں اس لئے ہیں

اَلَا یَقِیْمُوا	یہ کہ وہ قائم نہ کر سکیں گے
حَتّٰی تَنْجِیْح	جب تک نجات نہ کرے
رُوح	شہر
غَیْرَہ	اس سے دوسرے
فَإِنْ یَتَوَاحِشَا	یہ کہ وہ دونوں درجوں کر لیں
إِنْ ظَنَّا	اگر وہ دونوں خیال رکھتے ہیں
یَلْفَن	وہ خود تم سے بھی جائیں
أَجْلَلْہُمْ	بہت بہت (یعنی مدت پر مدتی کر لیں)
أَصْبَحُوا	نہروں کو
مَبْرُحُوا	تم چھوڑ دو
لَا تَمْسُکُوْهُنَّ	نہروں کے کھانوں کو
حُزْرًا	ایدا اور تکلیف
فَعَصُوا	یہ کہ تم نافرمانی کرو
لَا تَتَجَلَّوْا	نہ نہ
حُزْرًا	خدا
یَعِظُ	دعا و نصیحت کرتا ہے

### تشریح: آیت نمبر ۲۳۹-۲۴۱

قرآن کریم میں کئی مقامات پر نکاح و طلاق کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ ان آیتوں میں اہم نبیادی قائم ہوا تھا اور ان کے لئے ہیں۔ اسلام شہر خان مرد اور عورت کے ساتھ ساتھ ہر مرد کے لئے ہوا ہے کہ ساتھ ساتھ ان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے لئے کیا گیا ہو۔ یہ دیکھیں کہ یہ مضبوط اور محکم ہونا چاہئے جس کے لئے یہ قائم ہونے کی نوبت رہے لیکن اسلام کے دوسرے مذہبوں کی طرح یہ نہیں کیا گیا کہ ایک مذہب لایا جانے کے بعد اس کو توڑنا ملے گی نہ یہ بلکہ شریعت ضرورت اور سمجھنے کی وقت





اس وقت کرتے اور اعداد و احکام کا فیصلہ دیتے چلے جایا کرتے تھے، اس طرح عورت بھی اس کے پیچھے سے باہر نکلی ہی نہیں نکلتی تھی۔ سارا سہ جہاں عورتوں کو چلنا تھا سوائے حقوق دینے میں اس میں سے طاقتوں کی تعداد کو جس تک محدود کر کے عورت پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ مرد و عورتی سے اس حق متونی کو دینا تھا جس کا ان کے بھی عورت کو اپنے لوہے میں مرکب ہے جس کو ذہنی و فنی طریقہ پر بھی جس نے عقل کیا ہے اس عورت پر مل کر بھی اس کے عقل کا استعمال کر سکتا ہے لیکن میں طاقتوں کے بعد ایک مرد کا عورت سے کوئی نقص نہیں، جتنا اس بات میں طاقتوں میں ملے گی طاقی درمل اس سے ہے ان دو طاقتوں میں نہ گناہیں رکھی گئی ہے کہ وہ طاقتوں سے مسئلہ بالکل ختم نہیں ہو سکتا۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ اس سے رجوع کر لو تو اس کی چھٹی طرف گناہیں دیتی ہے جس کی بدولت گناہ کرنے پر اس کا عقل ختم ہو جائے گا اور عورت بدلت گئی اور اس کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کرے گی اور وہ بچائے گی

ان کے بقول میں طاقتوں کا ذکر فرما رہا تھا ہے۔ عسری طاقی اور اس کے احکامات کو بیان کر کے سے پہلے درمیان میں ایک اور بات سمجھنے کا ذریعہ ہے جو عورتوں کی معاشیات میں رہا ہے کے بعد چلی آئے۔ یہ ہے کہ ایک خاص مشورہ نہ دیا کہ عورت کو نکاح چاہتا ہے اس وقت اس کے بنیادی حقوق دینا چاہتا ہے بلکہ تنگ کر کے اس کی بنیادی سے قائم رکھتے ہوئے اس سے وہ مال و دولت کما چاہتا ہے جو اس نے عورت کو یہ قدر فراوان کر کے صاف لفظ میں بنادیا کہ اس کی حرکت کرنا محدود نہ کرنا بلکہ یہ حرام ہے۔ اس سے اگر عورت محسوس کرتی ہے کہ اب اس کی بنیاد مشکل سے رہے گی۔ اس میں ہلکی ہلکی تبدیلی کی پابندی نہ کر سکیں گے تو آخر عورت اپنا مال و دولت نہ دے گی جس سے اس کے مال کا عالم مشورہ سے اس کی چند چھوٹ جائے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کو شریعت میں مطلع کیجئے ہیں اور یہ چہ کرے۔ اس سے عورت بھی عورت میں ہر دلی مال بھی لینے کی اجازت نہیں ہے۔

درمیان میں اس مسئلہ کو بتانے کے بعد اب پھر اس مسئلہ طاقی کی طرف بات کو دینا ہے کہ اگر وہ طاقتوں دینے کے بعد پھر ایک طاقی اسے دلی تو اس کا شمار کا عداد و بعد کے لئے ختم ہو جائے گا۔ یہ وہ حقیقی حق تھا جو اس نے استعمل کر لیا ہے اب یہ عورت مرد پر تمام ہو گئی ہے۔ چونکہ اب مرد نے شریعت کی حد کو پار کر لیا ہے اب اس سے اب نہ کوئی چیز ہے۔ شریعت کے عورت کو اسے آزاد ہے عورت کو اس کے لئے جو مال پر عورت کسی اور مرد سے نکلتی تو اس کے لئے ہے۔ اگر اس وقت سے اس سے اور اس پر بھی اس کو طاقی اس سے دے دیا جائے تو اس کی بدولت گناہ کے لئے یہ عورت پیسے دے شہر ہے۔ اور اس کا شمار کرتی ہے اس کو طاقی نہ کرتی کہتے ہیں۔

آخر میں یہ فرما دیا کہ جسے کہ جسے میں اس کی حد کو خیاں رکھا ہے اسے اللہ کے احکامات کو کسی نہیں نہ چاہا جائے اور اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کو اس کتاب و حکمت کو یاد رکھا جائے جو اس نے ان میں طاقی سے کی ہے تاکہ اس کے حقوق اللہ کی عت اور شریعت کی قدر کرتی ہیں نہ کہ اس کے خلاف اس طاقی میں لیکن جو اس نے اللہ کی عت اور اس کی حد میں کر کے ان میں صوابوں چاہئے کہ اللہ کی عت اور اس کی عتوں کو بھی طرح چاہئے والہ ہے۔

وَإِذَا طَلَقْتُمُ الرِّسَاءَ فَلْيُفْلِحْنَ  
فَلَا تَفْضَلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا  
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ  
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَُمْ آمَرَ كِ  
لَكُمْ وَأَظْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۲

جب تم مردوں کو طلاق دو تو تم ان کو اس بات سے منع کرو  
کہ وہ اپنے رہنے والوں سے نکاح کریں۔ جب وہ آپس میں (دوسروں کے مطابق) راضی  
ہوں یہ نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے جو تم میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔  
ان میں تمہارے لئے یہ بات پابندی کی شائستگی ہے۔ اس بات اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

نکاح القرآن آیت نمبر ۲۳۲

لَا تَفْضَلُوا	ترجیح نہ دو
أَنْ يَنْكِحْنَ	یکہ نکاح کریں
تَرَاضَوْا	آپس میں راضی ہو جائیں
أَمْرٌ كِ	پہنچاؤ کی بات
أَظْهَرُ	زیادہ شریعتی اور حق ہے

تشریح: آیت نمبر ۲۳۲

جو مرد طلاق پسند کے بعد اپنی مدت پوری کر چکے ہوں، اور وہ راضی ہو جائیں کہ وہ اپنی  
پسند اور مرضی سے نکاح کر سکیں، اس کے لئے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنے  
دوسروں کے مطابق راضی ہو جائیں۔

مکات کی بنا چاہیے۔

عرسہ میں یہ جہالت عام تھی کہ عورت کو طلاق دینے اور بدعت گزر جانے کے بعد بھی طریح طریح سے نکل کر جانا تھا اور اس بات کو اپنی توجہ اور ذرا بت سمجھتے تھے کہ جو عورت نکاح کے کاغذات کی سہولتوں سے محروم ہو چکی ہے وہ ہم سے جدا ہو کر کسی دوسرے گھر میں کیوں جائے ماس کے لئے اور طریح طریح کی سازشیں اور کاوشیں بھی کرتے تھے۔ قرآن کریم میں اہل ایمان کو تنبیہ دیا جا رہا ہے کہ جب یہ عورت کو طلاق ہو چکی اور وہ اپنی عدالت بھی عمل کر چکی ہے اب اگر وہ شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کسی دوسرے سے نکاح کرتی چاہتی ہے تو اس میں تم، مکات نہ ہو بلکہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ تم اس عورت کے ساتھ نہ ہو اگر رشتہ جاؤ تو پھر وہ عورت کی گزارش کرنے کی گواہی دے۔ اس میں معاشرہ کی پاکیزگی ہے۔

وَالْوَالِدَتُ يُرَضِّعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ  
يُتِمَّ الرِّضَاعَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ  
لَا تُكَلِّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لِاتِّصَارِ وَالِدَةٍ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ  
لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ  
تَرَاضٍ مِنْهُمَا دَتْسَاوِرَ فَلَاحْنَجَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدَا أَنْ  
تَنْزِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلِاحْنَجَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَأَلْتُمُوهُمَا أَلْيَمُ  
بِالْمَعْرُوفِ وَأَتَقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۳

اور، امیں بچے پھل کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔ جو باپ چاہے ہیں کہ پوری مدت رضاعت تک بچے کو دودھ پلائیں۔ باپ پر ذرا دباؤ ہے کہ وہ ان عورتوں کے لئے دستور کے مطابق دلی کپڑے کا انتظام کرے۔ مگر کسی پر اس کی خواہش سے زیادہ جو چھٹیں ڈال دیا جائے گا۔ عورتیں کو اس لئے ستایا جائے کہ اس کا بچہ چار دن تک باپ کو اس لئے پریشان کیا جائے کہ وہ اس کا بچہ چاہے اور باپ نہ ہو تو عدالت پر بھی یہی ذمہ داری ہے۔ پھر یہ مال باپ و دونوں باپیں رضاعت کی اور مشورہ سے بچے کا دودھ چھڑنا چاہیں تو اس دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر تم کسی در سے

بچے کو درود پڑھانا چاہیے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ تم کلمہ کے طریقے سے درود پڑھنے والے دن کو درود پڑھا کر دو حتم نے اس کو دنیا ملے کیا تھا۔ اللہ سے ادا کرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تمہارے سب کا سال کو بخیر رہے

### نہات القرآن آیت نمبر ۲۳۳

والذات	مانیما
بُرْصَةً	دور دور چائیں
حَوْلَيْنِ	دو سال
ثَمَانِيَيْنِ	کھلی
اِنْ يُّشْمِ	یہ کہ وہ چار گرائے گا
الرَّصَاعَةَ	دو سو سال
مَوْلُو ذَلَّةٍ	پورا کیا گیا جس کے لیے سخن ہے
كُسْرٍ نَّهْنٍ	ان کو قول کا باسی پہنکارا
لَا تَكْنُفْ	ذمہ داری کتب ذلی جاتی
رُسْعَهَا	اس کی محبت
لَا تُضَارْ	قصص سے بچاؤ جائے
لَفْ لَآ	جدا علی دور دور چلا
فَرَجٍ	بہرہ صامدی
تَشَاوَرُ	ابھی مشورہ
لَا خِصَاحَ	مگر نہیں ہے
سَلْمُفْنَمُ	تم سے سپرد کردیا
مَا تَقِيْنَمُ	جو کہ تم سے اپنے سے کیا ہے

### تشریح آیت نمبر ۲۳۳

طلاق ہو جانے کے بعد جہاں اور بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اس میں اگر کوئی ادا ہو جائے تو بچے کو درود پڑھنے کا



## ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۶ تا ۲۳۹

اور جو کہ تم میں سے مر جائے اور اپنے پیچھے بیویوں میں چھوڑ جائے تو وہ مرد تم میں چار میں سے اور  
 دس دس تک اپنے آپ کو روکے رکھیں، پھر جب وہ عدت پوری کر لیں تو اپنے حق میں نکاح کے  
 مطابق جو چاہیں فیصلہ کریں اس میں تمہارے اور پوری گناہ کش ہے اور اللہ کو تمہارے سب کاموں  
 کی خبر ہے۔

مگر عدت کے دوران تم، شادوں و شادوں میں ان کو نکاح کا پختہ مردے دیا اس کو اپنے دل  
 میں چھپائے رکھو تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تمہارے دلوں میں ان کا خیال  
 ضرور آئے گا۔ لیکن ہر چھپ چھپ کر ان سے (عدت نہ لینا۔ گربت کرنی ہے تو قاعدے طریقے  
 سے سوئی چاہیے۔ اور جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اس وقت تک عقد نکاح کا ارادہ بھی نہ کرنا  
 خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی چھپی ہوئی باتوں سے بھی واقف ہے لہذا اس سے ڈرو اور  
 خوب جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور بڑا برداشت کرے والا ہے۔

## خلاصہ القرآن آیت نمبر ۲۳۶ تا ۲۳۹

يَتَوَلَّوْنَ	مرداتے ہیں
يَلْمِزُوْنَ	وہ چھڑ جاتے ہیں
اَوْ يُخَالِفُوْا	بیچارے
اَرْبَعَةً اَوْ سَبْعَةً	چار سے
عَشْرًا	دس (دس)
بَلْعَنَ	دھنچ جائیں
يَخْلِفُوْا	الٹا مدت (کو بھی مدت پوری کریں)
فَعَلْنَ	وہ جو تم سے کریں

عَرَضْنٰمْ	میرے پیش کیا
حُطْبَةُ الْبَيْتِ	مردوں سے پرہیز گار
اَكُنْمْ	تم نے چھاپا
لَا تَوْعَدُوْهُمْ	تم ان سے وعدے نہ کرنا
صِرْ	چھپ چھپ کر
فَوَلَا تَعْرُوْا	تاہم سے لڑنے کی بات
عُقْدَةُ النِّكَاحِ	نکاح کی گرہ
تَلْعِ الْكِتٰبِ	پتھ پائے علم

### تشریح: آیت نمبر ۲۲۲-۲۲۴

میں مردوں کے شوہر مریجاتے ہیں اسلئے چار مہینے تک ہر دس دس نکاحات گزارنی ہے بھی بچے آپ درو کے رہتا ہے۔ اس عرصہ میں نہ دوسرا نکاح کر، عاثر ہے عورت کسی شخص کو اس بات کی اجازت ہے کہ سرنگ اور صاف الفاظ میں نکاح کا بیڑا نہ دے۔ البتہ بیٹا بچے چھپ چھپ کر ایسا یا ایسا یہ بات کہہ اپنے میں کوئی ترقی نہیں ہے جو اس لمزور کے لئے وحاشا بھی ہو اور سہرا بھی لیکن نکاح کا بیڑا نہ دے نہیں ہے

بہت کے دور میں اس صورت کو خوشبو لگانا، شکر لگانا، سر ملانا، تیل لگانا، ملاضرت مہندی لگانا، ارغیں پکڑنا، یہ سب آرائش اور پاکیزگی کے چار مہینے ہیں۔

اگر چار مہینے کو کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو یہ بیٹے خواہیں دن کے ہوں، انیس دن کے چاند کے حساب سے مدت پوری کی جائے گی اور کسی شخص کا انتقال چار مہینے کے بعد ہوا تو سب بھیجے تین دن کے حساب سے پورے گئے چار مہینے کے میں حرم میں باقی نہ ہو تین دن پورے کرے ہوں گے

آخر میں فرماتا کہ یہ سب سوائے اس سے اور جو وہاں ہے، جو جس میں مکمل رہا، دیکھی ہے کہ اس کے بعد نہ چھپنا اور بہت بدعات نہ کرنے والا ہے، وہی وہ ہے اور گندہ کرتا ہے۔ لیکن کوئی چیز اس کے علم کے علاوہ ہے اور یہی وہ ہے جو انہی حرم میں رکھتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ  
تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَ مَتَّعُوهُنَّ عَلَى الْمَوْجِبِ قَدْرَهُ  
وَعَلَى الْمُقْتَرَقَدْرِهِ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝  
وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ  
لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا  
الَّذِي بَيْنَهُمَا عُقْدَةٌ ۚ النِّكَاحُ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَ  
لَا تَلْسُوا الْقُضْلَ يَبْسُوكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۴ تا ۶۷

اگر تم عورتوں کو اس وقت طلاق دو جب کہ تم نے خدا کو ہاتھ لگایا ہے اور اس کا میرا مقرر کیا  
ہے اگر دستور کے موافق ان کو کچھ دے لاکر نصرت کرو تو اس میں تمہارے ہر کوئی گناہ نکل جاتا ہے  
صاحب حیثیت پرہیزگاری کی جو مثال کے مطابق اور تنگ دست پر اس کے حق کے موافق ہے جو خورج  
وہ تمہارے کے مطابق ہو یہ نیک عورتوں پر ایک حق ہے اور اگر تم ان عورتوں کو اس وقت طلاق دو جب  
کہ تم نے ان کا میرا مقرر کیا ہے مگر انہیں ہاتھ لگایا ہے تو دستور کے مطابق ان کا حق حاکم ہوا کرنا  
ہے۔ ۳۔ سہ اس کے کہ وہ عورتیں اپنا حق چھوڑ دیں یا تمہارے ہاتھ میں نکاح کی گروہ ہے (یعنی مرد)  
دو چودھر دے دے۔ اگر تم رگڑو سے کام لے تو یہ بات پر ہیر گارن سے زیادہ قریب ہے اور  
اگلی میں ایک دوسرے پر ہیر بنائیں کرنے کیلئے مواش نہ کرو۔ جو کچھ تم کرے گا سے اللہ بخیر ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۶۴ تا ۶۷

لَمْ تَمْسُوهُنَّ تم نے ان عورتوں کو ہاتھ نہ لگایا (صحت کی بات)

لَمْ تَفْرِضُوا تم نے میرا نہیں کیا





حَافِظًا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومًا لِلَّهِ  
قِيَمَتَيْنِ ۝ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمْتُمْ فَاذْكُرُوا  
اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۸-۲۳۹

سب نمازوں کی حفاظت کرو، خاص طور سے درمیان والی نماز۔ اور تم نمازوں میں اللہ کے سامنے  
گروا، ہر دوں کے ساتھ کھڑے رہو۔ اگر خوف کی حالت ہو تو خولہ پہن کر یا سوار بن کر اور اگر بیکر جب خوف  
ہو، چلے تو اندھا کی طرح یا درگاہ میں طرح چلنے سے نہیں کھڑے رہے تو پہلے سے انہیں بتاتے تھے۔

ملات القرآن آیت نمبر ۲۳۸-۲۳۹

حَافِظًا	حفاظت کرو
الصَّلَوَاتِ	نمازیں
الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ	درمیان والی نماز (مکمل نماز)
قُومًا	کھڑے ہو کر
قِيَمَتَيْنِ	دو حالتیں، دوپہر کے کھڑے ہونے کا وقت
فَرِجَالًا	پیدل
رُكْبَانًا	سوار
عَلَّمَكُمْ	اس نے تمہیں سکھایا

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۸-۲۳۹

اعظام و ایمان ختم کا آغاز خدیجہ کے بھوتہ و دور کو آ کر ہے جو وہاں آپ ان آیات پر ختم ہو رہے ہیں آپ کی ابتداء



ترجمہ: آیت نمبر ۳۴۰-۳۶۳

اور جو لوگ قریش سے سر جائیں اور پیچھے رہ جائیں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی بندوبست کے لئے یہ وصیت کر جائیں کہ میں کو ایک سالی تک خرچہ دیا جائے اور ان کو کھرب سے نہ نکالا جائے۔ البتہ اگر وہ خود ہی کھرب چھوڑ دیں اور پھر اپنے حق میں دستور کے مطابق کوئی فیصلہ کر لیں تو اس کا تمہید سے اور کوئی تاہ نہیں ہے۔ اندر ہر دست حکمت والا ہے۔ اور تمام مطلق امور ان کے ساتھ قاعدے طریقے سے منطوق کرنا چہرہ گاروں پر ایک حق ہے۔ اللہ اسی طرح اپنے احکامات صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

نکات القرآن آیت نمبر ۳۴۰-۳۶۳

يَعْرُؤْنَ  
مَدَاعُ  
الْيَ لِنَحُولِ  
عَمِيرِ اَخْرَاجِ  
۱۰ چھوڑ جائیں  
خرچہ دیا  
ایک سال تک  
۷۴۷

تشریح: آیت نمبر ۳۴۰-۳۶۳

جی کہ یہ جگہ کے احاطہ نبوت سے پہلے وہ نہایت میں اگر کسی صورت کا شہر ہو یا تو اس کی حد تک سال تک ۱۴ کرتی تھی جس وقت تک حد نبوت نہایت ہر اٹھ کے احکامات نہ رہیں ہوئے تھے۔ سلام سے سب سے پہلے تو عورت کی حد تک چار مہینے میں دن تک مقرر کر دی چونکہ اس وقت تک ہجرات کی تعمیر کے حلقہ نکات، تاہ نہیں ہوئے تھے یہی تھے یہ علم دیا گیا کہ اگر عورت اپنی سسٹم سے کھانہ کے ذریعے سے کھرب میں رہنا چاہے تو سال تک اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اگر ترکہ سے اس کے نان نفقہ کا انتظام نہ ہوئے۔ چھوٹے مردوں کو علم دیا گیا کہ وہ اپنی عورتوں کے لئے اس طرح کی وصیت کر دیا کریں۔ اللہ مدت گزارنے کے بعد ان کو حد تک نہ چاہے اور اپنے حق میں کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہے تو لگ بات ہے۔ جب یہ ہجرات اور سالی گئی تو یہ چھوڑ دی گانوں مندرجہ کر پائیا اب آیت ہجرات کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلُوْفٌ حَذَرًا لِّمَوْتٍ  
 فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلٰى  
 النَّاسِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ  
 اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ  
 قَرْضًا حَسَنًا لِّيُّضَاعِفَهُ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۝ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ  
 ۝ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۳۳-۲۳۵

کہا تم نے ان لوگوں کا حال دیکھا جو ہزاروں تھے مگر موت کے خوف سے اپنے گھروں کو  
 بھڑک کر نکلے تھے اللہ نے کہا کہ تم مر جاؤ (مرنے کے بعد) پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔ بے شک  
 اللہ لوگوں پر بہت فضل و کرم کرتا ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔  
 اللہ کی راہ میں لڑو اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ بلاشبہ اللہ سننے والا اور جاننے والا  
 ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسد سے تاکہ اللہ اس کے لئے کئی وجہ بڑھا کر دے۔ اللہ بیش شک پیدا  
 کرتا ہے اور وہی کشادگی و رزق بھی عنایت کرتا ہے۔ تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۲۳۳-۲۳۵

اَلُوْفٌ	ہزاروں (الف، ہزار)
خَرَجُوْا	موت کا خوف
مَوْتُوْا	مر جاؤ
اَحْيَا	اسے زندہ کیا
ذُوْ فَضْلٍ	فضل و کرم والا

فرض دتا ہے	فُرضِ عَضٰی
فرض حسن، بھریں فرض	فُرضِ حَسَنًا
وہ اس کو روکنا کر رہا ہے	یَصْبِغُهُ
وہ گھٹے سے بگ رہا ہے	أَصْبَغَاتُ خَبِيرٌ
روکا ہے	بَقِيضٌ
کھڑے	بَسِطٌ

ترجمہ: بیت نمبر ۲۴۳ تا ۲۴۵

ایسا ان بات سے چھ پر آبادہ کرنے کے لئے حکام کو ملنے کے جا رہے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ عروہ کی دوستی اللہ کے بقدر ضرورت میں ہے۔ انسان لاکھ موت سے ڈر کر گتیں بھی چلا جائے۔ جہاں بھی وہ جائے گا اور اس کی موت کا وقت آجائے گا تو مضبوط قلعوں میں بھی موت پہنچ جائے گی۔ اس مضمون کی ابتداء نبی کریم ﷺ کے ایک واقعہ سے کی ہے۔ یہ کوئی ایک جماعت تھی جو کسی شہر میں داخل ہوئی تھی وہاں عاملوں کی عمارت بھرت چڑی میں بھرتی دالے اپنے سامنے اپنے منہوں کو ٹھہرا کر ایک وسیع میدان کی طرف بھاگ نکلے تاکہ موت سے بچ سکیں۔ یہ لوگ جن کی تعداد دوسرے فرقہ کے قریب تھی دو پہلوؤں کے درمیان وسیع میدان میں جا کر ٹھہر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انہوں نے کئے لئے ہجرت کا یہ سامان کیا کہ ان دنوں ہر ارٹھی ہمارے اکیلوں پر موت طاری کر رہی ہے۔ جب کسی پاس کے لوگوں کو اطلاع ملی کہ وہیں ہر ارٹھے قریب انسان ہے کہ وہ دیکھ چکے ہیں اور ان کی لاشیں سڑ رہی ہیں۔ انہوں نے سوچا اور یہ طے کیا کہ ان فاکٹس کو فوری طور پر مشکل ہے۔ ان کے چاروں طرف ایک وسیع مگر گھٹاؤنی جائے گا کہ ان کی لاشیں کی بے لگتی تعداد پناہ گزینوں کے چاروں طرف پھیلا دیں گیں۔ کچھ دن کے بعد ہی ان کی لاشیں بگ سڑ گئیں اور لاشوں کے اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔ بہت عرصہ کے بعد ہی اس نسل کے ایک جلیبر حضرت جبرائیل کا اس مقام سے گزرا۔ وہاں اتنی بڑی تعداد میں انسان داخل ہو چکے کہ وہ حیرت زدہ ہو گئے۔ وہی کے ذریعہ ان کو بتایا گیا کہ یہ لوگ ہیں جو موت کے حلقے سے بھاگ کر اس میدان میں پہنچ گئے تھے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضرت جبرائیل نے دعا کہ اس لشکر کو اور دہرہ کر دیجئے اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا توں کی اور ان کو اور دہرہ نہ کی مگر اس کی اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے دہلیز کے طور پر پیش کیا ہے جو جہاد سے بھاگتے اور موت کا خوف ہے اور ظاہر یہ کہ ہیں۔ ان آنکھوں میں چونکہ مسلمانوں کو جہاد کی تعلیم دینے والی ہمارے یہ حق ہے کہ ہماری کہ جہاد کے لئے اس بات کی محنت ضرورت ہے کہ جہاں اپنی جانیں لائیں جائیں وہیں ملی کا بھی نشانہ نہ رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے

قرض سدا کا اہدیا لیں جو کچھ تم مرغی کرو گے چھینا لیں اور اللہ تعالیٰ اللہ کے دے ہے فرما جو اس دنیا میں ایک خرچ کرے گا اس کو دوزخ سے سزا دیا جائے گا۔

اس آیت کے ذیل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ایک چلنے والے صحابی حضرت ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آپ پر قرآن کیا اللہ تعالیٰ حکم سے فرمیں گئے ہیں حالانکہ وہ قرض سے بہ نثار ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ دعا ہے کہ میں اس کے ذریعے جہنم میں داخل فرمائیں۔ ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے بھائیوں کے بارہا میں میں ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں بطور قرض سنہ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک کو نصف کر دو اور دوسرے باغ کو بیچنے والی بیوی کے لئے رکھ دو۔ ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ گواہ رہے ہیں کہ میں ان لوگوں کو باغوں میں سے بہترین باغ جس میں کھجور کے درخت ہیں اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی برکت سے مست عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا جہنم میں ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ کے لئے کھجوروں کے درخت لگا رہا ہوں۔ ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں کو کھجوروں کے درخت لگا رہا ہوں۔ ابوالفضل جعفر بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ میں ان لوگوں کو کھجوروں کے درخت لگا رہا ہوں۔

الْمُرْتَالِ الْمَلَكِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَعْدِ

مُوسَى إِذْ قَالَ لِلَّهِ رَبِّي لَهْمُ ارْجِعُوا إِلَى رَبِّكُمْ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ  
 اللَّهُ قَالَ مَنْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي آلِهَةً إِنْ أَجَبْتُمْ لِي  
 قَوْلًا وَمَا إِنَّا إِلَّا أَنفُسُ اللَّهِ وَقَدْ تَحِيطُوا بِبَيِّنَاتٍ مِنْ  
 بَيْنِ يَدَيْنَا وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ أَهْلُ قُرْبَلَى  
 وَهُمْ مُدْوَغُونَ بِالظُّلُمِينَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ  
 قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلَكًا ۚ وَالْوَأَلَىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ  
 عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُ الْغَالِ  
 قَالَ إِنْ اللَّهُ اصْطَفَىٰ عَلَيْكُمْ زَادَهُ بَيِّنَةً فِي الْعِلْمِ وَ  
 الْجِسْمِ ۚ وَاللَّهُ يُؤْتِي مَلَكَةً مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝





ہمارے لئے ایک مسئلہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا: اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا کہیں لپیٹا ہو کر جہاد نہ کرو۔ کہے گئے ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے۔ حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور بچوں سے جدا کئے گئے ہیں۔ مگر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو سب نے کچل کچل کر سب پیچھڑا دیے۔ اور اللہ تو خالوں سے غیب و افاق ہے۔ ان لوگوں سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے واسطے حالات کو ہادشا مقرر کیا گیا ہے۔ کہتے گئے کیسے ہو سکتا ہے کہ حالات ہم پر حکومت کرے حالانکہ ہم اس کے مقابلہ میں حکومت کرنے کے زیادہ حق دار ہیں جبکہ وہ اپنی اعتبار سے بھی بڑھ کر نہیں ہے۔ پیغمبر نے کہا بے شک اللہ نے اس کو تمہارے مقابلہ میں منتخب کیا ہے، اس کو ظلم کی وسعت اور قدر و قامت میں بڑا بنا دیا ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے سلطنت دے دیتا ہے، اللہ بڑی وسعت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

ان کے نبی نے اس سے کہا کہ اس کی سلطنت کی نشان دہی ہے کہ تمہارے پاس وہ مندرجہ آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے تسکین قلب کا سامان ہے اور موسیٰ و ہارون کی عیال و رب کی چھوڑی ہوئی چیزیں (خیرات) ہیں اس کو فرشتے نما کر لائیں گے اس مندرجہ میں تمہارے لئے بڑی بختانی ہے اگر تم یقین نہ رکھتے ہو۔

مگر جب حالات لشکر کو لے کر نکلتے تو اس نے کہا تمہیں اللہ ایک نہر کے ذریعہ زمانے کا جس نے اس نہر سے پانی بنا دیا میرا لشکر ہے اور جس نے اس کو نہ بکھا اور میرے سوائے اس کے جو ایک چلو پانی میرے۔ ہمارے کچھ لوگوں کے سب نے پانی پی لیا۔

مگر جب حالات اور اولاد لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے وہ پانی پر گر گئے تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ ہم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ تین جاہلوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کر سکیں۔ اور لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ انہیں اللہ سے ملنا ہے انہوں نے کہا کتنی سی دھواں اٹھ رہا ہے کہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں محض اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آگئی ہیں اور انہوں نے ان لوگوں کے ساتھ ہے جو میرے دے لے ہیں اور جب وہ طاہرہ طاہرات اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ ہے وہ درگاہ میں صبر و استقامت عطا فرما اور انہیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ مگر حالات کے سلسلوں سے طاہرہ طاہرات کو شکست دے دی۔ داؤد نے جاہلوت کو کھنکھار کر پناہ دی۔ ان کو سلطنت و حکمت عطا فرمائی اور اللہ نے جو کچھ چاہا ان کو سکھادیا۔ اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعہ بعض لوگوں کو نہ بتاتا ہے تو زمین کا نظام آباد و بار بار کر دیتا ہے۔ لیکن اللہ کا عطا ہوا اس پر بڑا فضل و کرم ہے۔

## لغات القرآن سورہ البقرہ ۱-۱۳۱

لَمَلَاءُ	سرور
أَبْعَثْ	بھیج دے
مِلْكُ	بادشاہ
تُعَابِرُ	ہم چہا کر رہے
هَنَ عَسِيْمٌ	کیا تم سے کیا توقع تھی ہے
أَلَا تَعْلَمُوْا	کیا تم جانتے ہو کہ
عَالِمَا	ہمیں پتا ہے
حُجْرَتَا	دو کمرے تھے یہاں
وَحَيِّ احْقَ	ہم چہا کر رہے
لَمْ يُوْثِقْ	نہ پکڑا گیا
سَعْدَ	خوش قسمت
اصْطَفٰہُ	اس نے اس کو منتخب کر لیا ہے
بِسْطَہُ	پھیلاؤ
سَكَنَہُ	سکون
فَضْلَہُ	دعوت
فُتِنَی	آزمائے دیا
لَمْ يَطْعَمُوْہُ	جس سے کھانے نہ ملے
مَعْرُوفَہُ	معلوم

## تشریح: آیت سورہ البقرہ ۱۳۱-۱۳۵

اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کو اپنی عظمت کی تصویر میں سے چھوڑ دیا اور یہ وہاں سے گزرا جہاں سے شروع کیا کہ اللہ

نے ان کی ساری مصیبتیں ہمیں میں اور ان پر کا فروں کو سلا کر دیا۔ ظالمین میں ایک گراں بیل اور یوں اور جنگ کا ماہر شخص ہوتی جو لیت تھا جو ان کا سپہ سالار تھا اور طاقت کا تھا۔ اس کا حربہ فی اسر، نکل پر اس قدر چمکا چکا تھا کہ اس نے وہ دینی سرواٹل پر جمع کر کے ان کا کل کام کیا اور ان کو گھروں سے سب گھر کیا اور ان سے تحکات سے بھر دیا اور وہ دینی ہمیں کر کے لیا جو ان کے پاس تھا اور اس کا سبلی کا نشان لکھا جاتا تھا۔ یہ جنگ چار سے جان بچراتے تھے اور موت کی کھمبوں میں انھیں دھن کر بات کرنے کا سہقہ نہیں جانتے تھے۔ یہ خوف اور بڑی برسوں تک اس طرح چھائی رہی کہ نئی اسرائیل کے پانچ بڑے شہروں کے ہاتھوں سے کل مجھے گھر میں ان کو دھکی لینے کی ہمت نہیں تھی۔ حضرت شونٹیل علیہ السلام نے نئی اسرائیل کے اندر تھوڑے اصلاح اور ان کی عظیم کام کیا جس سے نئی اسرائیل میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی اور وہ فلسطینیوں کے مقابلے میں سحرے ہونے کے قابل ہو گئے مگر حضرت شونٹیل بہت بڑے ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے حضرت شونٹیل سے ایک ایسی قیادت کی درخواست کی جس کی سربراہی میں وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لے سکیں۔ حضرت شونٹیل ان کی اپنی کمروری سے ان کی طرح واقف تھے اس لئے انہوں نے پوچھا کہ تمکی ایسا تو نہیں کو اگر تمہارے اور چاروں گھروں اور بچوں سے جدا کیا گئے ہیں کیا تم بھی ہم جوارہ کر رہے ہو؟

نئی اسرائیل کی حواشی پر حسب حالات کو جو جو ہوئے خوبصورت اور لمبا ڈھنگ آویں غاصر اور لکھڑا یا گیا تو انہوں نے اپنی طاقت کے مطابق اصلاحات کر کے شروع کر دیے۔ کہنے لگے بھلا یہ ہمارا سرور کیسے ہو سکتا ہے اس سے لڑنا ہر حسب کے حق دار اور ہم ہیں۔ یہ شخص دتو خانہ کی اقتدار سے ہم سے بڑے بھونڈاں تھا، اس کا جو جب حضرت شونٹیل سے پہنچا کہ ہوں تو طاقت کا انتخاب اس نے کیا ہے کہ اس کو تمہاری سرمدانی کے لئے جتا ہے وہ علم اور جسم میں بھی تم سے بڑھ کر ہے کیا آپ کو پتا ہے جس سے طاقت کی عظمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم کیسے ہوں گے کہ طاقت کو اللہ نے اس سے لئے سرور اور سرور کر دیا ہے۔ حضرت شونٹیل نے فرمایا کہ اس کی نشان پڑے کہ تمہارے کا اور اصلاحی سے طاقت لیت کر کے کیا ہے اللہ کے حکم سے خود گردوں میں آجائے گا۔ اور اللہ سے یہ انتظام کیا کہ طاقت والوں نے جہاں بھی اس صندوق کو رکھا وہاں ہر آدمی اور چاروں ہاتھ لگیں۔ ایک دن سب نے ملے کیا کہ یہ تمام آتشیں اسی صندوق کی وجہ سے آویں ہیں لہذا اس کو دھکی کر دیا جائے چنانچہ انہوں نے ایک گاڑی میں رکھ کر گھروں کو بھجوا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے میں اسی راستہ میں گاڑی کو کھینچ کر نئی اسرائیل تک لے آئے۔ اس طرح نئی اسرائیل کو طاقت کی سہلی کا چھین کر دیا۔ اس کے بعد بہت گرم موسم کے باوجود طاقت نے نئی اسرائیل کو لے کر مختلف طاقتوں میں فلسطین پر چڑھائی کر دی۔ راستہ میں قوم کے سبہرہ قتل کا انتظام کیا تاکہ دینی لوگ ساتھ نہ رہا۔ یہ جو بھی کی اور اپنے سرور کی احاطہ کرنے دے ہیں۔ یہ امتحان ایک نعرے کیا گیا۔ حضرت طاقت لے کر کہہ کر گھر بھی اس نعرے سے خوب سرور کر رہی تھی کہ اللہ فرما کرے گا تو دوسرے ساتھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ پھر اپنی پیچھے میں کوئی طرح نہیں ہے۔

جب یہ نئی اسرائیل اس نعرے پہنچے تو جن کو کوئی کی بات پر اللہ تعالیٰ انہوں نے علم کی قہقہ کی لیکن جنہوں نے اپنی اصل پر

لہذا یہ کیا نہیں نے سوچا کہ ہم سر سے گزر رہے ہیں، نہ جاے آگے پالنے نہ نہٹے انہوں نے پالی اپنے رخصت میں جمع کیا پھر  
 خوب پالی کیا۔ چنگ یہ پالی تو ایک احسان تھا لہذا جو لوگ اس میں ناکام ہوئے۔ ان کے دوسرے کنارے پہنچ کر رہ گئے یہاں تک  
 کھڑے ہوئے۔ اب حالات کے ساتھ بہت کم لوگ رہ گئے تھے۔ جب یہ میدان جنگ میں پہنچے تو حالات کا زبردست ٹکڑا اور اس  
 کا ہوا حال دیکھ کر کہنے لگا کہ ہم اس بے سروسامانی میں آئے ہیں لڑنے کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں اور پھر اس کی قیادت حالات  
 جیسا جیسی طور پہاڑ سردار کر رہا ہے تو اپنے آپ کو حکومت کے اندر سے نکال دینا چاہیے بہت جلد خود دوست کے خوف سے ہماگ  
 کھڑی ہوئی۔ آخر میں حالات کے ساتھ اس کی تعداد گھٹنے گھٹنے جی جی ہو گئی تھی۔ جنگ جہد میں ہی کریم علیہ السلام کے سامنے تھی۔ اب  
 یہ جیتے بھی تھے دوبرہراستعداد کے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تو شکست سب اللہ کے ہاتھ میں ہے قلت و کثرت کا کوئی سوال نہیں  
 ہے ہم اللہ کی راہ میں جانیں دینے کے لئے آئے ہیں اور اس، چنانچہ زبردست جنگ شروع ہو گئی یہ سترہ اور پچیس بے غری سے  
 حالات کی باقاعدہ فوج کا مقابلہ کر رہے تھے کہ حضرت داؤدؑ حواسِ بخت محروم ہو کر ہاتھ پیرا کر گئے تھے اپنے والد سے قسم سے اپنے  
 باپ سے باغی ہو کر جو جنگ میں شریک تھے کہ نہ پیچھے کی چیز میں اپنے آئے تھے انہوں نے دیکھا کہ حالات قابلِ کھینچ کر رہا ہے  
 مگر اس کے سامنے جاے کی سہ کی نہیں ہے اس کی غیرت اور ذلی جوش میں آئی۔ وہ حالات کے پاس پہنچا۔ حالات کے  
 مقابلے کی اجازت مانگی اس وقت حضرت داؤدؑ نہایت کم عمر سرخ رو اور دراز قامت نوجوان تھے۔ حالات نے اس کی کم عمری اور  
 ناچیز پرکاری کو دیکھتے ہوئے کچھ مذاق کیا۔ حضرت داؤدؑ نے کہا کہ جناب میں اپنی عمر میں بے خطر کرنے والے شہر دار اور مجسوس کے  
 جز سے تو ذرا جا ہوں۔ حالات نے ان کے حزم و صحت کو دیکھ کر ان کو اجازت دے دی وہ یہ میدان جنگ میں پہنچے اور انہوں نے  
 حالات کو پہنچ کر کہا کہ میں تمہارا مقابلہ کروں گا۔ حالات نے دیکھا کہ ایک نوجوان نے اپنے کپڑے میں کچھ خرما لٹائے ہوئے ہیں  
 اور وہ اس کو پہنچ کر رہا ہے اور وہ اس کے سامنے بے سات اس نے بے فکر حضرت داؤدؑ نے ایک خرما اسی راہ کہ حالات سر کے بل کر لیا  
 مر گیا۔ یہ دیکھ کر فلسطینیوں کے دل پر کھڑے ہوئے اور یہاں تک کھڑے ہوئے کہ اس طرح اللہ نے اپنے قسم سے ایک چھوٹی سی جماعت کو  
 ایک بہت بڑی اور ظالم قوم کے مقابلے میں کامیابی اور فتح و نصرت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے بعد حضرت داؤدؑ علیہ السلام کو ظہور  
 حکمت اور نبوت سے سزا دیا کہ اور حضرت حالات کے دواؤں کے لئے ہر اس طرح یہ نبی ماسر و نکل کے ہوشیار بن گئے ان ہی کے  
 صاحبزادے حضرت سلیمانؑ ہیں جن کو اللہ نے ایک بہت بڑی سلطنت عطا کی تھی۔

جس وقت یہ آیتیں نازل ہوئی تھیں اس وقت کے مسلمانوں کا بھی یہی عالم ہے جسی تھا۔ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا  
 کہ زمین کی حدود و دوار کی ماہی نہیں ہوئی ہیں۔ اگر تم موت سے ڈر گئے تو پھر دیکھو کہ تمہاری دنیا کا کیا نہیں ہے اور اگر موت سے ہے  
 یہ ادا شدت کی راہ یا تمہارے لئے ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی موت کی تمام کھلیاں اور کامیابیاں محفوظ رکھے گا۔

آخر میں فرمایا کہ اللہ کا یہ ظالم کا کات اس کی مسکرتوں کے ساتھ مل رہا ہے کہ وہ اس طرح ظالموں کو پس سے ہی پھر  
 کر اور لوگوں کے درمیان تانہ ہے پھر تمہارا گم ہونے اور اس کے ٹیک لٹک مارنے بند ہے تو قرآن کر چلنے کے قابل ہی نہ رہیں گے وہ  
 بنائے ان مسکرتوں سے شروع ہو کر قیام پاؤں گے وہاں جاے تاکہ اللہ کی رحمتیں ان کی اور تھوڑی کے آثار سے محروم ہو کر نہ رہیں۔

## تِلْكَ آيَاتُ

اللّٰهُ نَسْلُو مَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَأَنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾  
 تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ  
 مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَأَنبَيَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ  
 الْبَيْتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلَ الَّذِينَ  
 مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ احْتَفَلُوا  
 بِمَنَّهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلُوا  
 وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿٢٥٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِمَّا  
 رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ وَلَا  
 شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٥٤﴾

ترجمہ: آیات نمبر ۲۵۲ تا ۲۵۴

سے ہی پہلے یہ میں مدد کی دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک کو ایک عبادت کی ہے اور یہی آپ  
 رسولوں سے ہے۔ کہہ رہے ہیں کہ ہم۔۔۔ میں سے بعض کو بعض پر رزق اور صحبت دینی  
 سے۔ ان میں سے ہم کو وہ چیز جس سے کہہ لے ظلم کیا ہے اور بعض نے رزق کو ہمدردی سے  
 ہم۔۔۔ عہد کے بنیادی کو سب اور میں نے کیا ہے اور ان کو رزق القدس (جبریل) کے  
 مدد طلب کی۔ اگرچہ چاہتے تو وہ لوگ جس کے پاس کئی سورتیں تھیں ان میں  
 شافعی کے ہیں انہوں نے شافعی کے پھر کیا تو یہاں آیا اور کون کافر ہو گیا۔ مگر اللہ چاہتا

تو وہ بھی میرا نہ لڑنے لیکن اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اے ایمان والو! جو کہ تم نے جنہیں دیا ہے اسے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ تو کسی قسم کی خرید و فروخت ہوگی نہ کسی کی ادائیگی کا آئے گی اور نہ کسی کو کسی کی سفارش یا ناکہ پہنچانے کی۔ جو لوگ کافر ہیں اسی عالم ہیں۔

### لغات القرآن اہمیت نمبر ۲۵۳ تا ۲۵۴

تَقُولُوا	ہم عداوت کرتے ہیں
اَسْرُسِلِينَ	بیچے گئے ہیں (المرسل)
تِلْكَ الرُّسُلُ	یہ رسول
فَضْلًا	ہم نے بڑا ہی
كَلِمًا	کلام کیا
رَفِعَ	بلند کیا
اِنْذَانًا	ہم نے اس کو اتنی ہی
اَوْفُوا	خرچ کر
نُ بَيِّنِي	یہ کرائے
لَا تَبِيعَ	خداوند تم پر ہے
لَا حِلَّةَ	دو جہت میں ہے
لَا سَفَاعَةَ	سفارش نہیں ہے

### تشریح: اہمیت نمبر ۲۵۲ تا ۲۵۳

جہاد کے جال میں یہ چند باتیں بھی کریم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے لڑائی جاری ہیں۔ ارشاد ہے کہ نبی اسرائیل نے اپنی ہمت کی ایک ہدایت اہم سرگزشت کو سب سے پہلی اور سب سے مقدم بنا کر رکھ دیا تھا۔ اب ہم نے اس کو بالکل ٹھیک ٹھیک اس کے صحیح

اور تمام کے ساتھ آپ کو نایاب ہے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھی معطل میں پڑیں آئے والے واقعات کا کچھ اندازہ کر سکیں۔ اور یہ  
 اس بات کی اہمیت و دلکش دلیل ہے کہ آپ بھی اچھا و درسل کے سہارے سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ قرآن کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام  
 رسولوں کو کوئی نہ کوئی نصیحت و نصیحت عطا فرمائی ہے اور سب کے درجہ جات اور مراتب ہیں۔ لیکن پہلی کتاب نے حقائق نصیب اور  
 گروہ بندیوں میں جتنا ہو کر اپنے رسول کے سابقہ پیش رو رسولوں کو بھٹکایا اور سب کی ناقصیت پر کمر بستہ ہو گئے فرمایا گیا ہے کہ  
 اے یہ سچے آپ اس صورت میں ہر میرے جیسے اور میں کو حق کے حال پر چھوڑ دیجئے، اللہ انہی حکمت و مصلحت سے حق کا فیصلہ فرمادی  
 کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں میں سے ہر رسول کو کسی نہ کسی پہلو سے نصیحت بخشی ہے۔ اسی نصیحت کی وجہ سے وہ رسولوں  
 سے ممتاز رہے۔ خطا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام فرمایا یہ ان کی نصیحت کا خاص پہلو ہے اسی طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کو  
 کھلے کھلے عورت دینے لگے اور روح اللہ کی آپ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے یہ ان کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح تمام نبیوں اور  
 رسولوں کو اللہ نے خاص خاص مراتب و درجات سے نوازا و مکران کے سامنے رکھ دیے ہیں ان کو سب سے علیٰ قدر مان کر  
 اپنے آپ کو نصیب کے طور میں پیش کر لیا۔ دنیا گروہ تمام نبیوں کو ماننے تو تمام نبیوں کے مراتب سے فضل حاصل کرتے۔ ہر رسول  
 ان کا رسول اور ہر پیامت ان کے لئے کوئی نہ کوئی عبادت ہوئی اور اب وہ قرآن کریم کے نور سے بھی چھوڑا ہوا پیش حاصل کرتے مگر ان کو  
 ان کے نصیب اور حصہ نہیں بگاڑ سکتا۔

خدا کا دستور یہ ہے کہ وہ پیامت و مکران کے سلسلے میں کسی پہلو پر نہیں کرتا۔ اگر وہ جبر اور مادی کرنا تو ہم کسی کو بھی مکرار است  
 اختیار کرنے کا موقع نہ دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ رسول کو پوری آزادی دی کہ وہ سوچے سمجھے کرادار اور اختیار کی آزادی کے  
 ساتھ جائیں تو کفر کی اور اختیار کریں اور جو ہیں تو ان میں حکام است اختیار کریں۔ لیکن جس راستے کو بھی وہ اختیار کریں گے اس کا اسام اس  
 کے سامنے ہوا چاہیے۔ اس میں نئی کریم چھٹے کے لئے بھی تسکین دہش کا سامن کیا گیا ہے کہ آپ پیغام حق تک پہنچاتے رہیں  
 لیکن ان کی پیامت کے لئے ہر چیز میں کھلا۔ ہر امت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور جس کو چاہے جفا کر دیتا ہے۔

پھر فرمادے کہ اس دنیا میں ہلے و ستارے کا کوئی پتہ ہی اور واقعی قطع ہے تو صرف اس صورت میں کہ جب ہم اس کو اللہ کی راہ میں  
 قربی کر کے اس کی قربانیاں ادا فرماتے ہیں تو اللہ اس کی قربانیاں قبول کرے گا۔ اس لئے کہ اس کے جوہر تہ و تالاف ہے اس میں قطع پہنچانے والے  
 چیز مگر جہاد و صرف لیکن ہے جس میں دنیا میں کی جھی اور اس کے علاوہ اس عالم میں کوئی چیز کام آئے والی نہیں ہے اس دنیا میں  
 خرید و فروخت سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ دوسری بھی کام دے جاتی ہیں اور سارا میں بھی بعض معاملات قطع پہنچا رہے ہیں لیکن اس  
 دنیا میں اس چیز اور کی ساری، یہی بندہ جس کی جہاں صرف ایمان اور عمل صالح ہی کام آئے گا۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقِيَوْمَ لَا تَأْخُذُهُ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي  
الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ  
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا  
شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ  
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٠﴾



بِسْمِ	اگر
تَوَمُّ	نہ
يُشْفَعُ	سارش کرے گا
بِإِذْنِهِ	اس کی اجازت سے
يَنْصُرُ الْيَهُودَ	ہائے
خَالِفَ	بچے
لَا يَحْبِطُونَ	خیر نہ ہوگا ہے
وَبِشْ	دیکھا ہے
لَا يُؤَدُّهُ	وہ اس کو کھاتا نہیں
الْعَلِيُّ	بلکہ
الْكَلْبُ	برتر

## تشریح: آیت نمبر ۲۵۵

”یہ اللہ کی طرف سے آجائے گا۔ جس کا حال، یہ میں بہت زیادہ مسائل پہنچ گئے ہیں۔ خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں کون کی بات سب سے زیادہ عظمت والی ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا ”یہ اللہ کی ہے۔ آپ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت ابی بن کعبؓ کے اس جواب کو پسند فرمایا اور کہا کہ اے ابی ہاشم! تمہیں ہم وراثت مبارک ہو۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی گیارہ جہتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

چنانچہ وہ ہمیشہ سے مرد ہے اور وہی رہنے والا بننا چاہتا ہے۔

۱۱۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے اور اپنے وقت قدرت میں سب کو رکھنا ہے۔

ان دونوں مسئلوں میں اللہ تعالیٰ نے اس تمام مجموعے میں جو کچھ لکھا ہے، وہی ہے جو ہم نے دیکھا ہے اور وہی ہے جو ہم نے سنا ہے۔

قائم ہیں اور وہ مرد اور اس کو قائم رکھنا ہے۔ یہ وہی ہے جو ہم نے دیکھا ہے اور وہی ہے جو ہم نے سنا ہے۔

۱۲۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۳۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۴۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۵۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۶۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۷۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۸۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۱۹۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۰۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۱۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۲۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۳۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۴۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۵۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۶۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۷۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۸۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

۲۹۔ قائم ہے اور اس کو قائم رکھنا ہے۔

ہے کہ ہر ملت و سرحدی اور تمام برائیاں، ہی، ایک ذات کے لئے خاص ہیں، جس سے اس کائنات کے نظام کو چاکر اس کی پروری  
 طرح گمراہی فرمائی ہے کوئی چیز اس کے احاطہ سے باہر نکلا ہے۔

لَا أَكْرَاهُ فِي الدِّينِ قَدَّ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ  
 الْفِتْيِ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَفْسَكَ  
 بِالْعُرْفَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾  
 اَللّٰهُ وَلِيُّ الدِّينِ اَمْ نُوَ اُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ  
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا اُولَٰئِكَمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُوهُمْ مِنَ النُّوْرِ  
 اِلَى الظُّلُمَاتِ اُولَٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۲۵۶-۲۵۷

دین اسلام میں کوئی فرقہ بندی اور جبر نہیں ہے۔ یہ خدا ہدایت کی راہ کو ان سے نمایاں، اور واضح ہو چکی  
 ہے مگر جس نے غمغسٹے سمجھوڑوں کا، ٹکڑیاں اور، لہجہ، یقین لے لے کر اس نے ایسا مضبوط حلقہ قائم  
 کر لیا جو کئی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اللہ خوب بخشنے والا ہے۔

اللہ ان کا حق اور وعدہ کر رہا ہے جو اس پر ایمان لے لے۔ وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لانا  
 ہے اور جو کفر پر جمے ہوئے ہیں ان کے دوست شیاطین ہیں جو ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف  
 دھکیلنے ہیں۔ یہ لوگ جہنم واسے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

لغات القرآن ۲۵۶-۲۵۷

لَا اَكْرَاهُ ۲۵۶-۲۵۷

میں کوئی نہیں ہے



اور ہر اس شہر میں جو تو راضی ہے اصرارہ تکلیف دہی کو کھلانے کی اجازت نہیں دیتی۔ بہت دواگوں جو اسلام کی دعوت میں آؤٹھے سے لئے کھوس لھاتے تھے، سامروں سے ٹرنے کی اجازت دے دیا ہے۔

آخر میں یہ یاد کہ اللہ ملاحوں کا مددگار ہے جو چاہیں کوئی جہاز سے روٹنے کی طرف نکلیں نہ سنا ہے۔ جس طرح لوگوں نے کمر کا سہارا اختیار کر رکھا ہے انہوں نے شیطان کو اس اور جنوں کو چھو دست بناد رکھا ہے جو انہیں روٹنے سے نکال کر انہ جہازوں میں باقیوں رہا ہے جیسے جس کا اسی ہودوزخ کی جیسی آگ ہے۔

الْمُرَّةَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُعْجِبُ وَيُعْجِبُ قَالِ أَنَا أُوْحِي وَأُؤْتِي قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالسَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٢٠﴾

تاریخ: ۱۳۹۷/۰۵/۰۵

کیا آپ نے اس شخص کی طرف نہیں دیکھا جو ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں جھگڑ رہا تھا اس لئے کہ اللہ نے اس کو حکمت و تدبیر عطا کی تھی جبکہ وہ اسے نہ سمجھتا اور نہ چاہتا تھا۔  
خداوند بھی کرتا ہے اور داتا بھی ہے اس نے کہا میں بھی (لوگوں کو) بڑگ دیتا ہوں اور بڑگتوں کو۔  
ابراہیم نے کہا: تم میرا پروردگار تو روزِ مشرق سے سامنے نکالتا ہے پھر تو اس کو مغرب سے نکل کر  
لے آتا۔ پس کرو کہ اگرچہ ان دشمنوں کو یہ عطا کیا اور اللہ ظالموں کو جو یہ عطا نہیں کرتا۔

لغات القرآن آیت نمبر ۳۵

جوڑنا

معاذ

۱ تِلْكَ السُّورَةُ	اس کو پڑھنے والی
الْمُلْكُ	سلطنت و حکومت
يُنْصِي	فرمان کرتا ہے
يُنْهِي	رکھتا ہے
أَلَّا تُخْبِي	خفیہ نہ کرنا ہوں
أَمِيتٌ	خفیہ موت دیتا ہوں
يَأْتِي	لانا ہے وہ آتا ہے
الْشَّيْءُ	شے
يُهَيِّئُ	تیار کر دے گا

## تَرْجُمَةُ آيَةِ نِسْمِ ۳۵۸

خبر دو عراق کا بادشاہ تھا جس کی بڑی وسیع سلطنت تھی مگر اقتدار کا نشہ کچھ سی بری چیز ہے کہ وہ انسان کو اللہ سے غافل کر دیتا ہے۔ خبر دو نے اسی اقتدار کے غرور میں حضرت ابراہیمؑ کی دعوت کو ٹھکرانے ہوئے کہا کہ لو ابراہیمؑ تم کس رب کی پابند کرتے ہو؟ ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا میرا رب وہ ہے جس کے ہاتھ میں زندگی ہے اور موت بھی ہے۔ جسے چاہتا ہے وہ رہی دنیا چھوڑ دیتا ہے اس کا سلسلہ موت منقطع کر دیتا ہے۔ خبر دو کہنے لگا اے ابراہیمؑ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ اس نے رد کیا میں کو بلوں کا ایک وہ تھا جس کے قتل کا علم ہو چکا تھا۔ اور مرادو جس کی رہائی کا حکم ہو چکا تھا۔ خبر دو نے بے گناہ کو قتل کر دیا اور جس کو قتل کرنے کا حکم دیا خدا اس کو مار کر دیا اور کہنے لگا یہ زندگی اور موت تو میں بھی دے سکتا ہوں۔ ابراہیمؑ علیہ السلام کچھ ٹھکے کہ یہ ہے مگر انسان ہے اس کو سمجھانے کے لئے دو طرح اختیار کرنا پڑے گا چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کیا چھ ماہر اپنا درد گارو ہے جو روزانہ مشرق سے سورج نکلتا ہے تو ایک دن مغرب سے سورج نکال دے۔ یہ سن کر خبر دو ملاخواب ہو گیا۔

یہ عقائد جہاد کے سلسلہ میں اس نے بیان کیا گئے ہیں کہ ہر مسلمان ذات کو اپنی طرح ذہن سمجھنے کرے کہ رب کی اور موت سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا زندگی کی ہے یا گھر، اور موت کا خوف ایک مومن کو اپنے دل سے نکال دینا چاہئے۔

اس کے بعد کی آیات میں واقعات گھمبیران کے بارے میں جو اس سلسلہ کی کڑیاں ہیں جن میں صحت و حیات کے بارے میں بتایا ہے۔

### اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَّ

هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ اَنِّي يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ  
مَوْتِهَا فَامَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ  
قَالَ لَيْسْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ  
عَامٍ فَانْظُرْ اِلَى طَعَامِكَ وَشَرِبِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَاَنْظُرْ  
اِلَى جِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَاَنْظُرْ اِلَى  
الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِرُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ  
لَهُ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ١٥

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵

جیسے وہ شخص جو ایک ایسی بستی سے گزرا کہ بستی خالی و چھوڑ پڑی ہوئی تھی۔ اس نے کہا میں بستی کو جب کہ  
دو ختم ہو چکی ہے اللہ اس کو کیسے زندہ کرے گا جہنم نے اس پر سوال کیا کہ موت کو کداری کو دیکھ کر بھراں کو زندہ  
کر کے دیکھو اور اظہار۔ پھر تمام ختم شدہ بستیوں تک سوئے رہے ہوا اس نے کہا میں بھراؤ آدھے دن سوا رہا ہوں۔  
اللہ نے فرمایا تو اس ملک تک ایک سوال تک پڑے سوئے رہے ہو پے کھانے پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو  
کسا میں نے ذرا بھی تبدیلی نہیں دلی اور اپنے گدھے کو دیکھو (کس طرح گل مرزا گیا ہے اللہ اس سے دلہا  
متعدد یہ ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیا جاوے گا جو اب دیکھو پے گدھے کی ہڈیوں کی  
طرف کہ ہم کس طرح ان کو زندہ کریں پھر کس طرح ہم اس پر گوشت چڑھائے ہیں۔ پھر جب بات بالکل  
واضح ہو گئی وہ کہے لگا میں جانتا ہوں کہ جب ایک لاش خالی ہو جائے (پھر یہی اللہ قدرت رکھنے والا ہے۔

## لَفَاحِ الْمُرْآئِ اَمْعُ بَرْوَا

أَوْ	!
تَاللَّيْلِ	چند شخص
مَرَّ	گذرا
عَلَى قَرْيَةٍ	ایک قصبہ
خَاوِيَةٍ	خالی
غُرُوفٍ	(عرش) چھتیں
الَّتِي يُخَيِّ	کیل کردہ کرسیا
أَمَّا تِلْكَ الْمَلَّةُ	اللہ نے اس کو مسخ و مچھلی
بِأَنَّهُ عَامٌ	ایک سال
بَقَعَهُ	اس کو ٹکڑا کر ڈالا
كُنْزِ لَيْثٍ	تختی و پروردگار
بَقَعَهُ يَوْمَ	وہ ایک حصہ
لَانْظُرُوْ	بجھو، کی
شَرَابٍ	پینے کی چیز (پانی)
لَمْ يَبْقَسْهُ	سزا کا گناہ
جِنَاازٍ	گدھا، بکر
لِجَنْبَلٍ	تاکہ ہم نادریں
الْعِظَمُ	بڑیاں
كُنْزِ تَبْرِهَا	کیسے ہم ان کو چھوڑتے ہیں
نَكْسُوْهَا	ہم اس کو پہناتے ہیں
لَحْمٍ	گوشت







مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَنَفًا فِي كُلِّ سُبُلَةٍ مِائَةٌ خَبَرٌ  
 وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٥٠  
 يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعْلَمَ لَا يَتَّبِعُونَ مَا نَفَقُوا  
 مِنْهُ وَلَا أَدَّى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥١ قُلْ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ  
 يَتَّبِعُهَا أَذَى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ٥٢ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا  
 تُبْطِلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ  
 رِثَاءً لِلنَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَا شَاءَ كَمَثَلِ  
 صَفْوَابٍ عَلَيْهِ ثَرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَ صُلْدًا لَا يَقْدِرُونَ  
 عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ٥٣ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ٥٤  
 وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ  
 وَتَشْيِئَاتٍ مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ حَبَّةٍ يَرْبُوهُ أَصَابُهَا وَابِلٌ  
 فَاتَتْ أَكْثَرًا خُفَيْنًا إِنْ لَمْ يُغِيْصْهَا وَابِلٌ قَطْلٌ ٥٥ وَاللَّهُ  
 بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ٥٦

جو لوگ اللہ کی نافرمانی اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ایک سو دان کی طرح ہے جس سے سات سو سال میں ماہر ہر ماہ میں سو سو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس کے لئے پھانسی چار سو دانے دیا ہے وہ بے انصاف اور ظالم ہے۔

جو لوگ اللہ کی نافرمانی اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد نہ تو وہ کسی پر احسان بناتے ہیں اور نہ وہ لوگ کسی کے دس کو دکھاتے ہیں ان کے لئے ان کے پھر دیکھ کے پاس بڑا اجر وثواب ہے۔ نہ تو ان کے لئے کوئی خوف ہے اور نہ وہ غیور غیور ہوں گے۔ کسی کو مری سے جواب دے دے چلا اور گرفتار کرنا اس صحت کے لئے بہتر ہے جس کے دینے کے بعد کسی کا دل بھی دکھایا جائے۔ پھر کو اللہ سے نیاز بھی ہے اور بے داشت کرنے والا بھی ہے۔ ایمان والا! کسی کا دل دکھا کر اور احسان بنا کر اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح ضائع نہ کر۔ جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے نہ تو اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نہ آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پختا چمر جس پر کچھ مٹی جم گئی ہو پھر اس پر ایک ذرہ کی بارش آئی۔ (مسل بہ معنی) اور وہ چمر پھر اسی طرح صاف پختا پھر رہ گیا۔ ایسے لوگ اپنے کئے ہوئے کاموں کا کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہا شکرے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا کرتا۔

وہ لوگ جو اپنا مال محض اللہ کی خوشنودی اور اپنے دلوں کو بھانے دیکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس بارش بھی ہے جو کسی صاحب اونٹنی پر بارش پڑا تو اس پر تیز بارش پڑ جائے تو دمنا چل لے لے لے اور نہ محض ان کی پھر اور ختم ہی کافی ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۲۶۱-۲۶۵

خرچ کرتے ہیں

مانہ

بُنْفُوقٌ

حبہ

اَتَّبَعْتُ كُتَابَهُ (عید اہرن ہے)

سَمِعْتُ سَات

سَمِعْتُ بِلْ ہاشم (سُحْبَةُ) ہال جس جہز دے کرتے ہیں

يُضَعِفُ دُونِ كِتَابِهِ

لَا يَنْفَعُونَ دُرُوحِيْمُ كُنْ كُنْ

هَذَا اَحْمَدُ (احسان جانا)

اَذَى تَكْلِيْفِ

قَوْلُ تَغْرِوْقِ آدھ کی حد (انجلیات)

مُضْعِفَةُ صَافِ كِتَابِ «رُوحِ رُوحِ»

غِيْبِي بے پردہ، لے لے

لَا تَبْطُلُوا صَافِ كِتَابِ (بطل نہ کرو)

رِيءُ النَّاسِ دُکھوں کو دکھا

صَفْوَانِ صَافِ جَر

قُرْبِ نئی (ریت)

وَابِلْ بارش

صَلْدُ صَافِ (جگر)

لَا تَقْدَرُ زِي دھتھر سے حفاظت نہیں دے سکتے

بَلِيْدَةُ تِلْكَ كِتَابِ

مَرَصَاتُ اللّٰهِ اسکی مرضی و خوشنودی

تَقْيِيْنَا حُریت کرنا ثابت کرنا

جَنَّةُ باغ

زَبْوَةُ بدی و پچال

أَصَابَ	ہوا (بھی)
فَافَتْ	گھروے
أَكَلَتْ	کھل
لَمْ يُعَبْ	دیگی

ترجمہ: آیت نمبر ۲۶۵-۲۶۶

اس بات کا کرکرنے کے بعد کہ موت وحیات الہی کے بقدر قدرت میں ہے، فرمایا گیا تھا کہ کون ہے وہ شخص جو اللہ کو  
فرمان سن دے گا جس کے بدلے میں اس کا وہب کی گناہ کا کر دیا جائے گا، فرمایا گیا کہ اسے مومن قرار دیا جائے گا، اگر اسے کافر قرار  
دیا جائے گا تو وہ بھی اللہ کی ضرورت کا اہتمام ہے، کچھ قرآن کریم اور احادیث سے مراد ہے کہ اللہ کی ضرورت سے کون کوئی اللہ کو  
کی ضرورت سے کون اس میں اس بات کا کام میں لینا دیکھو کہ کسی کے ساتھ بھلائی کرے میں کوئی بھی بھلائی نہ جائے، اس سے اس عیب  
ضرورت سے کون کی دل شکنی ہو۔ فرمایا کہ انسان کسی سے دھمکی نہ بولیں، لے دے اس حدیث سے کہیں بھلا ہے جس کے دے کے بعد کسی  
کو اللہ سے کس کا دل دکھایا ہے۔

أَيُّودُ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ  
نَّجِيلٍ وَأَعْتَابٍ تُجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ  
الشَّجَرِ وَلَهُ فِيهَا أَلْكَرُ وَلَهُ دَرِيَّةٌ ضُعْفَاءُ فَأَصَابَهَا  
إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ  
الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢٦٦﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۲۶۶

یہاں ہم سے کوئی شخص بھی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک بھروسہ اور انگوٹوں کا

ماں جو اس کے پیچے اپنی کمریوں میں رہتی ہو۔ اس کے لئے "بھی طرح طرح کے چکل اور  
سوسے ہوں۔ اور اسی کو یہ صاف قلعہ چکا دارہ میں سے چھوٹے چھوٹے کمرے بنائے جاتے ہیں۔ پھر  
اس پر سے کمرے ماں میں (اچانک) آگ سے بھر دیے جاتے ہیں۔ اس کے لئے ان کے پاس کڑا کھانا  
(خیرطہ) ہے۔"

لقد ان سوس کو کھانا شیخ طریقہ سے بیان کرتے ہیں کہ تم خود دیکھ کر سو۔

### تکلیف القرآن آیت نمبر ۲۶۶

ابو ذر	یہ ہندو (یونانی)
احذکم	تمہیں سے کسی دھمکی
نحی	بکھر
اعتاب	گنوار (جس کی بنا) فخری ملتی ہو سکتی ہو
الکبر	برہنہ
ذریۃ صغراء	چھوٹے بچوں کے بچے
اعصار	گول
اخبرک	میں نے سنا ہے

### تشریح: آیت نمبر ۲۶۶

یہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ سوس کہا ہے کہ جب ایسا فتنہ یا ایسی بات ہو کہ جس سے تم کو کسی نہ کسی طرح کی ہرجائی چاہیے  
اس کی فکر نہ کرو۔ یہ سوس ہے فرمایا "سوچو قوت کا" اس بھی قوت کا جس کا جب کچھ بھی ملے گا سوچو نہیں ہوگا کوئی  
تمہاری مدد بھی نہ کرے گا۔ "پھر تمہیں اپنی حق بات کے ایک اعلان کی کتنی ضرورت ہوئی ہو گی۔ اس کے بعد تمہیں یہ خبر  
میں ہے کہ یہ اعلان ہوا کہ "ابو ذر" نے یہ سوس کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس  
کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس کہا ہے کہ "ابو ذر" نے یہ سوس

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ

طَرِيقَتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا  
تَيَسَّمُوا الْأَمْثَالَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخْذِيهِ إِلَّا  
أَنْ تُضَيِّضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ حَمِيدٌ ٥  
الشَّيْطَانُ يَوَدُّ كُفَّ الْأَقْفَرِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ  
يَعِدُّكُمْ مَغْفُورَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ٦  
يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ  
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذْكَرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ٧  
وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ أَزْدَادُ تَقْوَى  
فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ ٨ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ٩

ترجمہ: آیت نمبر ۵ تا ۹

۵۔ اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمال میں سے اور جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا اور عطا کی ہے اس میں سے خرچ کرو اور چھانٹ چھانٹ کر خرچ اور گندی چیزیں خرچ کرنے کا اور وہ نہ کرو کہ اگر وہی چیزیں تمہیں دی جائیں تو تم لپٹا گدھ نہ کرو۔ مگر یہ کیا کہیں ہی بند کر لی جائیں تو اور بات ہے اس بات کو بھی طرح جان لو کہ اللہ ہے یا انہی ہے اور تم غویس و ملا بھی ہے۔ شیطان تمہیں غلطی سے ڈرا کر تمہیں بے سود کاموں کی طرف رجعت دلاتا ہے اور اللہ تم سے حقارت اور غفلت اور کم کا وہ کہتا ہے اللہ بہت وسعت والا اور جائے والا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حکمت (لہم فرست) عطا کر دیتا ہے اور جس کو حکمت (لہم فرست) دی گئی اس کو کام بھلائیاں



عطا کر دی تھیں۔ مگر اس پر صرف عقل والے ہی دھیان دیتے ہیں۔ تو جو کچھ بھی اپنا مال خرچ کرتے ہو یا کوئی مصداق دانتے ہو شیخ، اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا تو کوئی بھی مددگار نہیں ہو۔

لغات القرآن جمعہ لبر ۱۶-۲۷-۲۷

طَبِيعَتُ	(طبیعت) پاکیزہ
لَا حِمْزٌ	تم نہایت بڑے اور نہ پھانوس
الْحَبِيبُ	گندہ گھر
لَسْتُ	تم نہ ہوں
بِأَخِيهِ	اس کے لئے (ب) بھائی
أَنْ لُّعْبُصًا	یہ تم آنکھیں دیکھو
يَعْلُ	دعا کرتا ہے
الْفَقْرُ	تنگی، تنگ
الْحِكْمَةُ	عقل و تدبیر اور حکمت کی بات
يَوْمَ	ایک دن
فَذَرْنَهُمْ	تم نے مت دیا
لَقَضَرٌ	مددگار

تشریح: آیت نمبر ۱۶-۲۷-۲۷

اُن آیتوں کو دیکھئے سے پہلے خراج اور فخر کو کھینچ چاہئے۔ کیونکہ پہلی آیت میں زمین سے پیدا اور پہلے میں سے خرچ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کی زمین سے پیدا اور جو حصہ دیا جاتا ہے اس کو خرچ کیجئے ہیں اور مسلمانوں کی زمین کی پیداوار پر جو مسلمان حصہ پاتا ہے اس کو فخر کہئے ہیں۔ فخر نہیں کہئے ہے بلکہ زکوٰۃ کی طرح ایک مادی عبادت ہے اس لئے اس کو زکوٰۃ الاضطرر کہتے ہیں۔



ترجمہ: آیت نمبر ۱۷۷ تا ۱۸۲

اگر تم صدقات، کھلے عام دے دو تو وہ بھی بہتر ہے اور اگر تم صدقات کو چھپ کر دے دو اور  
 صراحت مندرجہ ذیل پہنچاؤ تو سب ہی بہتر ہے۔ اس طرح غنہ تمہارے گناہوں کو تم سے خائف  
 کر دے گا، وہ جو کہو تم کرتے ہو نہ کہ اس کی خبر ہے  
 اسے یہ شک ان کو بڑا ہیبت دینا تو سب کی مدد اسی ممکن ہے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے دلائل  
 دیتا ہے اور اس میں بھی تم خرچ کرو گے اور تمہارے اپنے ہی پھل کے لئے ہے۔ اور تم جو مال بھی خرچ  
 کرتے ہو اس میں سب سے زیادہ تمہاری وصا و خوشنودی کی ہوں چاہیے اور جو بھی مال تم تک آتی ہے خرچ  
 کر دے اس کا تمہیں پورا پورا اجر ہے گا اور اس طرح تمہارے حق میں کی نہ کہ جوئے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۷۷ تا ۱۸۲

تَبَذُوْا	ترک کر دے
بَعَثْنَا	بھجوا
تَخَفُوْا	تمہیں ڈرانا
تَوَنُّوْا	تم نہ چلے
يَكْفُرْ	دعا نہ کرے گا
سَبَّاحٌ	گناہ خطا میں
يَهْدِيْ	ہم ہدایت دے گا
يُؤْتِ	پورا دے گا

تشریح: آیت نمبر ۲۷۲ تا ۲۷۴

صدقات کی ادائیگی میں عیادوں کی بات تو یہی ہے کہ اس کو اس بات سے یاد دہانی دے جائے کہ اپنے ہاتھ سے دینے پر ہائیں ہاتھ کو فخر  
نہیں۔ لیکن اگر کاہر کرنے میں دوسروں کو اذیت دینا بھی شروع کرے گی تو یہ دینا ہر قسم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خاص طور پر  
اس وقت جب کہ کسی جہالتی قوم کے لئے تو کوس کو اذیت دینا اور شوق دلا کر ان کو غصہ دینا اس میں نہ کھلا اور نہ کارہی نہیں کہلے گی۔ اگر  
یہ حالات نہ ہوتے، تو یہی ہے کہ پوشیدہ طریقے سے غریبوں کی اذیت کی جائے تاکہ حق حق دلوں تک پہنچے اور یہ کارہی اور  
غرض کے لئے سے بھی ضرور ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ صدقات واجبہ سے روکا اور متعین مدت وغیرہ حقوق کو کھلے عام سے  
نہ دوسروں کو اس لئے شرم کی بات بھی اور حق سے انہیں روکا وہ صدقات جو انساں پر واجب نہیں ہوتے وہ غرض کی طرف سے لئے  
گاتے ہیں یہ صدقات جو جس قدر ماسوش اور پوشیدہ طریقہ سے، ان کا انفرادہ سے ہر ایک کی قدر و منزلت ہوگی۔

### لِلْمُقْرَّمِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسِبُهُمُ  
الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْطِفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ  
لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ  
فَأَنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ  
بِالْإِثْمِ وَالنَّمَا سِتْرًا وَاعْلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

تشریح: آیت نمبر ۲۷۴ تا ۲۷۷

وہ غریب و محتاج لوگ جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں وہ ہمیں ملک میں آج بھی نہیں سکتے  
بلکہ ان کو ملنے کے لئے ہمارے لئے دار کھاتا ہے حالانکہ تم ان کو ان کی بیعتوں سے بچیں سکتے ہو۔

(اے نبی! بتائیے کہ وہ لوگوں سے لگ پٹ کر نہیں، تجھے قرآن کے لئے اسے مالوں میں سے جو بھی ترقی کر دے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ وہ لوگ جو اپنے مالوں کو دن رات چھپا کر یا کھنے عام (اللہ کی رضا کے لئے) خرچ کرتے ہیں ان کا اجر اے رب کے ہاں ہے۔ شان پر حلف ہو گا کہ وہ خود بخود نیکو رہیں گے۔

### لغات القرآن اے لکھو ۱۴۳۵ھ

أُخْصِرُوا	جو کم رہے جیسے میں
لَا يَسْعَبُونَ	دو طاقت نہیں رکھتے ہیں
حُزِرْتُ	چنا
يُخْبِ	بھیجے
الْجَاهِل	بے خبر
أَغْبَاءُ	مالدار
التَّغْفُ	زادہ
تَعْرِفُ	تر پہچان لے
مِثْعَا	چوٹیاں رسدات
لَا يَسْلُونَ	دو سار نہیں کرتے
الْحَيُ	لگ پٹ کر
سُرُ	چپ کر
عَلَانَةً	کھل کر

### تشریح: آیت نمبر ۳۷ تا ۴۳

وہ لوگ جو کسی دینی نعمت میں گئے ہوئے ہوئے کی جہاں سب معاشی کی توقع ہے۔ مہر کر سکتے ہیں اور بلاخر دھڑا سنبھلے ہیں۔ یہ لوگ کوئی عرصہ اصرار نہ کر دیتا کہ وہ اگر معاشی مسئلہ ہے اصل کام سے دور رہو جائیں۔ ان کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ

دلوں کو خوراک کی بجائے زکوٰۃ کے سامنے ہاتھ پیرا دیکھتے ہیں۔ یہ ظہر و باطن کا اظہار کر سکتے ہیں۔

لیکھ ہوائے آدمی ان کے حال کا ان کے ظاہر سے اندازہ ہی نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ کسی سے بات بھی کرتے ہیں تو خوراک کے پڑاؤں پر وہی کھانا اس لئے اس لوگوں سے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور شوق رکھتے ہیں وہ ایسے لوگوں کو از حد دھوکہ دیتے ہیں ان کے پاس وہ نہیں دیکھ سکتے اپنی حوروں کی بے پرواہی سے پاس مانگنے کے لئے نہیں آئیں گے۔" ایسے لوگوں کی جوشائیاں ہیں۔

فرمایا تم ان کی پریشان حال ویشانہ سے اعذارہ مانگتے ہو۔

دوسرے یہ کہ کہہ دیکھی سوال کریں گے کہ اس مہذب طریقے سے کہ اس میں کھانہ پین کر مانگنے کا کوئی انداز نہیں ہوگا۔  
 "آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کچھ خرچ کر کے اللہ تعالیٰ اس سے ہاتھ بچے یعنی بے خود اور ضرورت مندوں کی ضرورت پاتے کہ کھانسی سے پیدا کیا جائے گا تو دوسری دنیا کی فائزوں سے چھپا رہے گا مگر خالق کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہوگا اور سب کچھ جانتا ہے وہ لوگ جہنم داغے ہلے پوشیدہ رکھے، مگر یہی ہے خرچ کر مرنے ہیں اللہ ان پر غور فرماتا ہے یہ نہیں گئے۔"

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزُّبُوًّا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَخْبُطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الزُّبُوِّ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزُّبُوًّا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَاسْتَمَىٰ لَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٠﴾  
 يَمْحَقُ اللَّهُ الزُّبُوًّا وَيُزِيهِ الصَّادِقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُؤْتِي كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمًا ﴿٢١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

اللَّهُ وَذُرُّوْا مَا بَقِيَ مِنَ الشَّيْءِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ  
لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُبْشِرُوا  
فَلَكُمْ رُءُوسٌ أَمْوَالُكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۷۷-۷۸

وہ لوگ جو سو دھکاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس ٹھٹھ کی طرح ٹھٹھ کے جس کو کسی جن نے  
پٹ کر بدحواس کر دیا ہو (ہوردہ پاگوں جیسی حرکتیں کرتا ہو) یہ سراسر اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ  
قیامت بھی تو سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کو طاب کیا ہے اور سود کو قمر تر رہے  
دیا ہے۔ پھر مرض ٹھٹھ کو اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچ جائے اور پھر وہ آئندہ کے لئے  
اس سے رک جائے تو جو گنہگار کیا اس کا ساتھ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو ٹھٹھ پھر اسی طرف لوٹ  
جائے گا تو وہ جہنم والا ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ (اللہ کا یہ حکم ہے کہ) وہ سود کو مٹاتا ہے اور  
صدقات کو پروان چڑھاتا ہے۔ اللہ کو ناشکرے اور گناہگار سخت پسند ہیں۔ چاہے وہ لوگ جو ایمان  
ناتے اور نیک عمل کئے مانتوں نے نماز قائم کی زکوٰۃ دے رہے تو ان کا جرد و ثواب ان کے پروردگار  
کے پاس ہے۔ نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

اے ایمان والو! اگر واقعی تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اس کو  
چھوڑ دو۔ پھر بھی اگر تم نے عیب نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے علان جنگ ہے (اب تم  
اللہ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ) مگر تم نے تو بہرین خواہ مل جائے تم سے ہیں۔ نہ تم کی پرستش  
ہوئی کہ وہ نہ کوئی قرپر عمل دہی کرے گا۔

لغات القرآن آیہ نمبر ۷۷-۷۸

يَا كُفْرًا ۝ اذہاتے ہیں

الربوا ۝ سود

لَا يَغْوُونَ	وہ گمراہ نہ ہوں گے
يَتَحَيَّطُ	جس کو عقل اور دماغ نہ غلط ہو
الْمُسُ	پھر
الْبَيْعُ	تجارت
مِفْلُ الْوَيْزِ	جیسے سود لینا
حُلُ	حلال کر دینا
خَوْنُ	حرام کر دینا
مَوْعِظَةٌ	صحت
إِنْعَامٌ	دارکرمی
سَلَفُ	پرو گذر گیا
أَمْرُهُ	ال کا معاملہ اس کا اختیار
عَادَ	برپا کرتا
يُنَاصِحُ	ملائے گا
لُزْنِي	پاس کا پیمانہ ہے جانے گا
كُفَّارٌ	شکر
أَلِيمٌ	گہرا درد
لُزُوا	تم چھوڑ دو
مَنَاقِبِي	جو باتیں کہتا ہے
فَذُوقُوا	پھر ذرہ بذرہ چکو، پھر ترسناک چکو
حَوْبٌ	جگ
كُنُومٌ	قرعے تو بہ کر لی
رُؤُسُ أَعْوَالٍ	ال مال (رُؤُسُ = رؤس)







کہ اللہ تعالیٰ ایسے معاشرہ کو پروردان چاہتے ہیں جس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھروسہ اور مہربانی، مخلصی اور بلند بخشنے کا کام لے کر ایک دوسرے کی مدد کی جاتی ہے اس کے برخلاف جس معاشرہ میں سوئی کا دہرہ ہوگا وہاں کے رہنے والوں میں خود طریش، شکوک، چمکے ہوئی اور دوسروں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانے کا جذبہ عام ہوگا اس طرح پورا معاشرہ کرب اور اذیت میں مبتلا ہو جائے گا۔

(۶) چھٹی بات یہ ہے کہ لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں تو ان کا تم کرنے کو کہہ دیتے ہیں ان کا دلیادہ فرحت میں اجر یہ ہوتا ہے کہ ان پر نہ خوف ہو نہ اور نہ مذہم کے ادلی چھلنے سے ہرستے ہیں۔

(۷) ساتویں بات یہ اور شافریائی تھی کہ اب جس پر بھی تمہارا سوا ہوا تو ایمان ہے اس کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ پر ایمان لانے کا بیک تہجہ ہوتا ہے۔

(۸) آٹھویں بات یہ ہر مائی کہ اگر تم نے اس سوئی لا کر ختم کرنے کی کوشش نہیں کی تو پھر جس میں معلوم ہوتا ہے کہ ایسے معاشرہ کے لئے اللہ اور اس کا رسول ملعون جب کرتے ہیں۔

(۹) نہم بات یہ ہر مائی کہ اگر تم نے تو یہ کرنی تو اصل میں جتنے ہیں وہ تمہارے ہیں۔

(۱۰) آخری اور دسویں بات یہ اور شافریائی کہ آج اگر تم دوسروں پر ظلم کرو گے تو یہ اور کھوشی تعالیٰ کے لکام کھینچنے والے ہے کہ تم میں دوسروں کی زیادتیوں سے شکایت نہ ہو گے۔ اگر تم دوسروں پر مہر کر تمہارے کو کل تمہارے سے بچ کر تمہارے کو کم کیا جائے گا۔

وَلَا تَكُن مِّنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى مَيْمَرَةٍ وَإِنَّ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ  
لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَالْتَقُوا يَوْمَ تَرْجَعُونَ فِيهِ  
إِلَى اللَّهِ تَزْتَمُونَ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸ تا ۲۱

اور اگر وہ شخص جس پر قرض ہے شکست ہے تو اس کو خوش حالی تک پہنچانے سے دو اور اگر تم اس کو صاف ہی کر دو تو تمہارے حق میں بہت زیادہ بخر ہے اگر تم اس حقیقت سے واقف ہو۔ تم اس ملک سے زور و جب اللہ کی طرف ہوائے جاؤ گے۔ پھر جس نے جو کچھ (پچھلایا ہوا) کیا وہ اس کو پورا پورا دیا جائے گا۔ کسی پر کوئی ظلم رہی ہوئی نہ کی جائے گی۔

ملات القرآن آیت نمبر ۲۸-۲۹

فَوْعُورٌ	تک دست
نَظْرَةٌ	دعا کرنے کا عملہ یہ ہے
مِيسِرَةٌ	آسویں، عمارت کی اور بھی، ہوسٹ
لَا تَصُدُّهُنَّ	یہ کہ تم سالہ روزہ عہدہ کرو
نُفْسِي	پورا چارہ دے جانے کا
كُلُّ نَفْسٍ	ہر شخص
لَا تَنْظُرُنَّ	تم نظریں نہ دے

تشریح: آیت نمبر ۲۸-۲۹

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر ایک شخص کا روزہ دہی نقصان یا دوسری آفت کی وجہ سے بچہ قرض یا دہی میں رہ سکا تو اس کو قرض خواہوں کی طرف سے اس وقت تک سہلت ملنی چاہئے جب تک وہ قرض کو اس کے لئے قابل نہ ہو جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرض کی دہی اس کی مرگ ہو معاشرہ میں اس کو اس طرح سے نہیں دیکھا جائے کہ وہ اس کی ذمہ داری میں بھی اپنے پاس پر کھڑا ہوئے کے قابل ہی نہ ہوئے اسی لئے فقہائے فرما رہے کہ ایک شخص کے رہنے کا مکان کھائے کے ہوتے پہلے کے کپڑے اور وہ چیزیں جس سے وہ اپنے روزہ کو بگاڑتا ہے کسی حال میں قرآن کریم کے حاکم میں گئے جاسکتے۔

عبادت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر ایک شخص اپنے حالات سے مجبور ہو کر کسی کو چکا ہوا اور وہ قرض دلا کر اس کے قابل نہ رہا تو اس کو سہلت دینی چاہئے۔

ایک مرتبہ ایک شخص کا سوال یہ کیا کہ میں نے اپنے روزہ میں کچھ روزہ دہی میں رہا اور نقصان ہو گیا تھا آپ نے لوگوں سے کہا کہ آپ کی اپنی اپنی پر لوگوں سے ان کی ادا کے لئے رقم جمع کی تو آپ نے وہ قرض خواہوں کو دے کر فرمایا کہ اس نفاذی جمع کو سنا ہے یہ تم کے لئے اور فقیر کو سنا کر دو۔

ظاہر ہے کہ یہ مجبوروں کے ساتھ بری کام نہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ کل دن شرع کے کام نہ کر رہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَعْتُمْ بَيْنَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى  
فَالْكُفُّورَةُ وَلَيْسَ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْتِ كَاتِبٌ أَنْ  
يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ  
وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ  
الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلِ  
وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ  
لَمْ يَكُنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ  
الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى  
وَلَا يَأْتِ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْمَعُوا أَنْ تَكْفُرُوا  
صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلٍ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ  
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً  
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا  
تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَ كَاتِبٌ  
وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فَسُقُوكُمْ بِكُمْ وَ  
أَقْسُوا اللَّهَ وَيَعْلَمِ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٠﴾

## ترجمہ: آیت نمبر ۱۸۲

اس بیان والا جب کم آجی میں ایک مقررہ مدت کے لئے گواہوں کا لین دین کرتا تو اس کو  
 کھلیا کر دے لکھنے والے کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تہا سے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے۔ اللہ نے  
 جس کو چاہا لکھا سکا وہ ہے وہ لکھنے سے انکار نہ کرے اس کو لکھ کر دے دیا جائے۔ یہ دستاویز  
 قرض لینے والا لکھوائے۔ اللہ سے ڈرتا رہے جو اس کا ادب ہے۔ اور اس میں کوئی کمی نہ کرے۔ اور  
 اگر قرض لینے والا شخص کم عقل یا کم ہوش یا کم سواد ہو تو جو اس کا ولی (سرپرست) ہے وہ انصاف  
 کے ساتھ (اس دستاویز کو) لکھوائے۔ تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالیا کرو لیکن اگر وہ مرد بصر  
 نہ ہو تو ایک مرد و دو عورتیں جن کو تم پسند کرتے ہو۔ اس لئے کہ مردوں عورتوں میں سے ایک  
 بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے۔ اور جب گواہ بلائے جائیں تو وہ افکار نہ کریں۔ اور قرض کا  
 معاملہ پورا ہو یا بلا اور اس کی مدت مقرر ہو تو اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ  
 طریق تمہارے لئے انصاف پر مبنی ہے اس سے گواہی قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہے اور تمہارے  
 ایک دہشہ میں سہا ہو۔ کا عمل اسکا کم ہے۔ سوائے اس تجارت کے جو تمہارے آجی میں  
 باقیوں ہاتھ بین دین ہوتا ہے اس کو اگر تم نہ لکھو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن پس دین کے وقت  
 گواہ ضرور بنانا ہو۔ لکھنے والوں اور گواہی دینے والوں کو ہرگز ستانا نہ جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو  
 یہ بات تمہارے لئے سخت گناہ کی ہوگی۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ تمہیں معاملات کی تعلیم دے رہا  
 ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

## لغات القرآن آیت نمبر ۱۸۲

لَدَائِشُمْ	تمہارے قریبیوں کا خاندان	وَبَلَقَیْ	دروغ
ذُنُوبُ	ارواح	اَشْرَفَیْ	دروغ تمہاری
اَجَلُ مُسَمًّى	مقررہ عرصہ مدت	تَوْضُوْنٌ	تمہارا ہم راہی
بِغْضُوْنٍ	تمہاری کانٹھ	اِنْ لَّیْقَیْ	پھر حاصل جائے
وَلِيْحَتٌ	اور لکھنا چاہیے	اَعْدَمَا	الٹا دوسری سے الگ

بِالْعَدْلِ	انصاف کے ساتھ	نَدْحًا	بادلا دے
لَا يَأْتِي	نہ آئے گا	وَالْأَخْوَى	دوسرے (دوسرا)
تَكْلَفُ	لکھیں گے	لَا يَأْتِي	آتا نہ کرے
لَا يَنْكُثُ	پہرہ رکھے	دَعْوًا	دوڑ لائے گئے
وَالْبَصِلُ	دھکے دے گا	لَا يَسْتَفِئُو	تم سستی نہ کرو
وَلْيَقِ اللَّهَ	وہ اللہ سے ڈرنے رہا ہے	أَنْ يَكُونُوا	یہ کہ تم اس کی گھو
لَا يَنْهَسُ	کئی نہ کرے	صَدَقُوا	چھوڑا
لَا يَسْتَنْجِفُ	طاقت نہ رکھتا ہو	يَجْزِي	چرا
أَنْ يُولِ	یہ کہ دھکے دے	الْقَطْعُ	نہ کاٹ دے انصاف ہے
بِاسْتِغْلَا	گھاؤ گا	الْوَدَمُ	نہ لہو و زور مت ہے
شَهْنِبِ	دھوکا	الْوَسْ	نہ کھکھ، فریب
لَمْ يَنْكُثُوا	نہ ہیں ۲۷۶	الْأَخْرَافُ	یہ کہ تم شک میں نہ چڑو

## تفسیر آیت نمبر ۲۸۶

آج کل تو تم یہ کہتے تھے کہ وہ بے نیکی و رعب سے چڑھ کر ہمارے پہلے گھسے گھسے ہوئے ہمارے کاکوئی راج نہیں تھا۔ مگر قرآن کریم نے قرض کے معاملے میں تم پر کوئی بڑی اہمیت دی ہے۔ لہذا کہ جب تم آہیں شہ فہن دین کا معاملہ کرو (۱) لکھ لکھ کر (۲) اس کی ایک دہائی مدت مقرر کر دے گا جس میں وہ تمہیں دے گا۔

(۳) تم پر پورے انصاف کے ساتھ لکھی جائے۔ گھسے والے کو جیسا بھی گھسا آتا ہے وہ لکھنے سے انکار نہ کرے۔

(۴) قرض لینے والے کو کم سے کم پیرزہ، ہجرت، حج یا کوئی اور جو اس کا دلی سرپرست ہو وہ اس دستاویز کو لکھوائے۔

(۵) کوئی گواہی نہ دے گا جسے کسی نے لکھا ہے قرآن یا ہے کہ اس قرض پر جنت نہیں ہے جب تک اس پر گواہ نہ ہوں۔ گواہ یا

تو وہ مسلمان مرد ہو یا نہ مرد وہ ہوں تو ایک مرد اور نہ وہ مسلمان نہ رہا۔

(۶) کوئی دینے والی کو جب بھی بلا دے وہ انکار نہ کرے کیونکہ یہ کچھ لی اور دے لی ہو۔

(۷) معاملہ چھوڑا دیا جائے اس کو ضرر نہ لگتا ہے۔ کسی معاملہ کو چھوڑ کر قرض کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ کبھی کبھی چھوڑا

مسئلہ بھی بڑے بھگتے کا سبب بن جاتا ہے۔

وَأَنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنَ مَقْبُوضَةً فَإِنْ  
 مِنْ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فُلْيُودُ الَّذِي أَتٰنَ أَمَانَتَهُ وَلِيَتَّقِ اللَّهَ  
 رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ لَمَّا قَلْبُهُ  
 اللَّهُ يَمَا تَعْمَلُونَ عَلَيْهِ

## ترجمہ: آیت نمبر ۲۸۳

اگر تم سفر میں ہو اور کسی لکھنے والے کو نہ پاؤ تو کوئی بی چیز کروں کہ وہ اس کے قبضہ  
 میں ہی وقت دے دی جائے۔ پھر اگر ایک کو دوسرے پر اعتماد ہے تو وہ کھس جس پر اعتماد کیا گیا ہے  
 دوائی دانت دواؤں کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس کا پر راگوار ہے۔ تم کوئی کوئی چھپو جو  
 کوئی کوئی دھپائے گا تو تمہارا اس کا قلب بھر ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تمام کاموں سے ابھی  
 طرف و تلف ہے جو کرتے ہو۔

## لغات القرآن: آیت نمبر ۲۸۳

سَمْعًا	سُئِلَ	تَوَسَّلَ	شَهِدَ
کہا	کہا	کہا	کہا
رہا	کہا	کہا	کہا
مقبوضہ	کہا	کہا	کہا
سُئِلَ	کہا	کہا	کہا

## تشریح: آیت نمبر ۲۸۳

اللہ تعالیٰ میں دلائل و ثبوتوں کی بنیاد پر اس کے سامنے نہ آسکتا ہے۔ تو اس میں مودہ و مودہ کی تفسیر (۱) اس وقت ہو جیسی  
 ہے کہ وہ کسی ایک چیز کی کہیں جاب جاب کے تفسیر میں ہے جس پر قضا و قضا کرنا چاہتے تو اس کی وجہ ہو کر رہی رہی ہے  
 نہ اس کی طرف سے اس میں قضا و قضا کے لئے قضا و قضا کے لئے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہی نہیں ہے کہ یہی نہیں ہے







لَا تُعْرِقْ	بھرق نہیں کرتے
عَقْرَانِكَ	تمہارے بھٹل جانے ہیں
لَا تَوَلَّوْا بِلْعَنًا	وہیں نہ گناہ
نَسِيبًا	ہم بھول جائیں
أَعْطَا	تمہارے عطا دے
لَا تَحْمِلْ	نا اٹھائے گا
بِأَخْرَ	بھ
لَا تَحْمِلْنَا	ہم سے بوجھ نہ لےئے گا
أَنْصُرُنَا	ہماری مدد فرما

### تشریح: آیت نمبر ۲۸-۲۹

یہ سورہ بقرہ کے عربی کرکڑ کی آخری آیات ہیں۔ جن میں سورہ بقرہ کے تمام احکامات کا خلاصہ ملے گا اس کی جامع آیات پر کیا گیا ہے جو تمام احکامات اور احکامات کی بنیاد ہیں۔

لربنا کہہ دیں اور آسمانوں میں جو کہہ ہے وہاں ہی ایک اللہ کی ملکیت ہے جس کی بنا پر ایک انسان کے لئے اس کے سوا اور کوئی ملزوم جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے چاروں طرف سے ہمارے کی عبادت و بندگی کا اثر کرے۔

لربنا کہہ دیں کہ انسان اپنے دینی جذبہ کا اظہار کرے یا اس کو چھپائے اس سب کا حساب اللہ کے سامنے ہر انسان کو دینا ہے۔ اس حساب کے بعد وہ اللہ جس کو کہہ گا اس کا معاف کر دے گا اور جس کو کہہ گا وہ اس کا عذاب دے گا اور ہر انسان ہر چیز پر اپنی قدرت و طاقت رکھنے والا ہے۔

لربنا یہ ساری چیزیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دھڑکے کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اس میں اس کی قدرت

کرتے اور اس کے چاہنے پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمان بھی اس پر ایمان رکھ کر اس کی خدمت میں کرتے ہیں۔ دوسری اور مسلمان سب کے سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر ایمان کی کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان اور عقائد رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیسے ہوئے تمام رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور ہم رسولوں میں غرض نہیں کرتے کہ کسی کو، نبی اللہ کی کتاب، نبی کی کو بغیر سمجھیں یا وہ کسی کو نہ سمجھیں۔ اس سب نے بخیر رسول اور مسلمانوں نے کہا کہ اللہ ہم نے آپ کا ایمان بنا اور تمام حکام کو خوش خوشی و رحمت کے ساتھ قبول کر لیا۔

اس ہمارے پروردگار ہم آپ کی عظمت اور بزرگوں کے خدایں مند ہیں۔ ہماری عظمت فرمائیے ہمیں آپ کی طرف لکھا ہے ہم پر رحم کر فرمائیے۔

اے اللہ آپ کسی شخص پر اس کی طاقت و قوت سے زیادہ جو شخص لائے ہم پر بھی ہماری قوت و طاقت سے زیادہ جو شخص لائے۔ جو حال ہر ایک کی کتابوں میں لائے اور اس کے کمال کا باقی بھی اسی پر چاہی لائے اس ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے بھول جائے جو ہمارے قوت پر آپ ہم سے سزا خداوند فرمائیے گا۔ اے اللہ پروردگار ہم پر رحم فرمائیے جو لائے گا جو ہم سے پہلے والے لوگوں پر ڈالے گئے ہیں۔

اے اللہ ہمارے پروردگار ہم سے زیادہ جو شخص لکھا ہے گا جو ہماری طاقت و قوت سے زیادہ جو ہمارے پروردگار ہم سے زیادہ فرمائیے گا ہم سب کو بخش دیجئے گا اور اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر رحم فرمائیے گا۔ اور کاروں کی قوم پر ہماری نصرت و مدد فرمائیے گا۔ آمین

اللہ وہ ہے جو ہر ایک کی کتابوں میں لکھا ہے ہمارے پروردگار ہمیں اس پر نظر ثانی کی طاقت بھی نصیب ہوئی۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

میں بیان کیے گئے



چالیس اصولِ زندگی





## سورہ بقرہ اور چالیس اصول زندگی

سورہ بقرہ میں تمام نئی امر تکلیفیں، حضرت امیر المومنین اور امت محمدیہ علیہ السلام کا کرکڑے کے بندہ پر ایسی اصول زندگی اور اشارہ فرمائے ہیں جو عبادت، زندگی، تہذیب و تمدن، تعلیم و معاش، معاشرت اور مصلحت۔ دنیا اور آخرت کے ہم سلطنت کی بھڑکین بنیاد ہیں۔ گویا اس میں اس طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی امت نے ان اصولوں کو سامنے رکھا اور ان پر چرخی طرح عمل کیا تو یہی امر و تکلیف کی طرح ۱۱۰ پاؤں آخرت میں ہر طرح کے قصاصات اٹھانے سے بچا جائے گا۔ کیوں کہ یہی امر و تکلیف کی تباہی کی سب سے بڑی وجہ ہے اصول زندگی کی فہم و فہم دار۔ دہ کرتے اور عمل نہ کرتے تھے۔

وہ چالیس اصول جن سے ہیں ان کی تکمیل امر ہے۔

### (۱) میرا دستور؟ اسلئے نجات

میرا دستور؟ کے ذریعہ اللہ سے جو بھی کام ہے گا اور ضرور ملے گا اس میں اللہ کی طرف سے وہ ہر تکلیف ہے مگر اس کے گھر میں نہ میرا کہیں ہے۔ میرے مکتبی میرا ڈپٹ ہا نا اور بدداشت کرنا۔ ایک مسکن مقدس رہا اور دنیا اسلام کی سرپا بندی کے لیے نسیب ڈنٹ ہا تا سارا مگر ضرورت سے تو وہ اپنے عظیم مقصد کے لیے اپنی جان غیب سے دینا ہے تو وہ بھی نہیں مرنے لگا تا کہ وہ کہنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ وہ اپنے اس میرے ذریعہ اللہ کی رحمت کے سارے میں اس طرح نجات ہا دینا ہے (میں نے کی رحمت و دل زندگی) حاصل کرنا ہے جس کی زندگی بھی اس پر موقوف ہے۔

مادہ اللہ کی افضل ترین عبادت ہے اس لیے ہی تمام حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو کسی طرح کی شہادت پر نشان بدلتی تو آپ اور ان کی طرف متوجہ ہوا تھے۔ درحقیقت میرا دستور و مسلمانوں کے اور بھی ہیں جس سے وہ دنیا اور آخرت کے ہر میدان میں فتح اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ بھی ایسے ہی بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جو میرا دستور کے ذریعہ اس سے ہر طرح کی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

### (۲) اللہ کے شکر

شعائر (شیر کی تاج) کا نیاں۔ اصل میں نبی کریم علیہ السلام کی بیعت سے پہلے کہ رکھے صفوں اور پر امام اور خانہ کعبہ کے دو دروازے ہوئے تھے جن میں دونوں کے دروازوں پر تھے۔ نبی کریم کے بعد جب بیت اللہ ختم ہوا تو اس سے پاک کر دیا گیا تو کچھ مسلمان صاف اور وہی سلی ختم کر کے تھے کہ کبھی ہم گناہ کا سوا جائیں کیوں کہ اللہ اور مردہ پر کھڑے ہونے کی تعظیم کر کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صاف اور دونوں کے نشان میں سے ایک نشان ہے تم ان کی اس طرح تعظیم کہ اور عزت کر دو اور سلی کر دے اس طرح تعظیم اللہ مقام پر آجائے اور آجائے کہ یہ اور حرم کو اللہ کی انتہائیں مجھ کر ان کی تعظیم کرتے ہو۔

آیت (۳) خور ویت و عیہ

یہود و نصاریٰ ان تمام باتوں کو چھپا لیتے تھے جن میں دین اسلام کی کاپی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی کوئی خبر نہ تھی اور انہیں نے تمام انسانوں کو چھپا ہوا تھا جس سے قوم کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ دین ان کے ہاتھوں کا کھنڈہ بن کر رہ گیا تھا۔ یہ لوگ اس لیے نرم کرنا، اچھائی و نصرت کے قابل ہیں جو ملی، سنا، عرض و روایا کے کھنڈے بن گئے۔ یہ سچائی کی باتوں کو چھپا لیتے ہیں۔ قرآن کا ترجمہ کر کے لوگ تو اسے غلط فہم کر دیتے تھے۔ نصرت جو گئے تو صرف یہی جس بات کی اور اس کے فرشتہ راکی نصرت سے کی بلکہ نصرت کرنے والے تمام لوگوں کی نصرت کے مستحق بن جائیں گے اور نصرت میں اس قابل نہ رہیں گے کہ اللہ کی طرف نظر اٹھ کر مسمیٰ بنے۔

آیت (۴) کائنات نصرت کے لیے

اللہ نے اپنی پیروی کی بے شمار مثالیں دکھائی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ایک آدمی اپنے پیروکار بننے والے خالق حقیقی تک آسانی سے پہنچ سکتا ہے مگر انہیں بد قسمت لوگ اور ہیں کہ جنہوں نے اپنے خالق کی پیروی کی بدلی چیزوں کی اپنا مشہور اور مشکل کشا ہالیو بنے اور وہ لوگ جن چیزوں کی نصرت میں وہ اپنے اپنے ہوتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ وہی شریعتیں ہیں اور وہی کائنات صرف اللہ رب العزت کے لیے دوتا چاہیے تھا۔ اور اوقات کی قدر، صبر و شہدائی کا جو کام ہے جس کے جس نے میوہ اس سے اپنا نام بھیر کر لیا اس کا نام نہ دیا۔ گئے۔ شریعت قرین و احاب سے ملے گا اور تمام ہمارے ٹوٹ چکے ہوں گے۔ اور اپنی بات و امر سے نصرت سے نہیں گئے آدمی اور نہیں ایک مرتبہ محمد دنیا میں مائے فی اجازت سے دئی جائے تو ہم ت جھڑنے سے دور اس سے اسی طرح نصرت ہو کر دئی کا اظہار کریں گے جس طرح یہ بھی گئے تھے۔ کہ وہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت فرمائیں گے کہ اب نہیں دوتا ہوا دکھائی دے گا جس کی جارت نہیں ہے اور آج تم جس صورت اور انصاف کا کھنڈہ بنے ہو وہ نہیں ہے جس کی جگہ سے سبھا لے گا۔

آیت (۵) حرمہ اور عیہ و عیہ

مومن کی یہ دھرم ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور شیطان کے کردار پر سے ہوشیار رہے۔ کیونکہ شیطان کی سب سے بڑی تمنا یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح ایک مومن کو بددلی ہو۔ یہ دیالی کی طرف لائے گئے لیے مرد و جاوڑ بنے ہو۔ یہ خوب خبریہ کے گھنڈے اور خبر سے کام کی دریاوار کے چل میں پھنسا دے۔ فرما دیا کہ جو لوگ شیطان کے مکر و فریب کے حال میں پھنس جاتے ہیں اور رقی کر، مکر و فریب سمجھتے ہیں لوگ اپنے پیٹ میں جہنم کے نادرے جہنم سے ہیں مگر ان کی اس کا شہور نہیں ہوتا۔

آیت (۶) عیہ و عیہ

سچے مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں اللہ کی محبت کو قیادہ کر دینے والوں میں سے ہیں۔



ضرورت مندوں، مسافروں، ضرورت کے وقت، مانگنے والوں اور قرض کے پوچھنے والے ہوئے لوگوں کی مدد پر چاہا مال خرچ کریں۔ مراد اللہ تعالیٰ کے حکام کا کام کریں اور جو بڑے بڑے مالدار مشکلات میں مبتلا ہیں اور بدادشت کے دامن کوٹھ سے ہیں۔ یہ فیکیاں گرنے والے ہیں اپنے برائیوں سے جس سے بچیں اور کھلیاں ہونے والے ہیں۔

### آیت (۷) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ﴾

مکمل ہوا پیش رفت سے انہوں سے غریب کیا کہ انہیں مال کا ٹکڑا ملے گا کہ جس میں چھوٹے بڑے تمام آراء اور عقائد و صورت کا امتداد نہیں ہوتا بلکہ جو بھی قابل ہے اس کو کٹ کر ہی ہر ایک کی ضرورت ملے گی۔

### آیت (۸) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ﴾

مر لیا کہ موت کے وقت اگر ان میں اپنے اپنا رشتہ اروں کے لیے وہ وصیت کر جائے (جن لامیراث میں حصہ نہیں ہے) تو یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ وصیت سننے والوں کی یہ ضرورت ہے کہ وہ اس شخص کی طرح کی تبدیلی نہ کریں کہ کوئی ایسا کرے گا تو وصیت کیا ہوگا۔ البتہ گھسٹنے والے کسی گناہ کی وصیت کر گیا ہے اور اس میں مناسب تبدیلی کرنی چاہئے (جس سے کسی کا حق نہ ہو) تو یہ تبدیلی گناہ نہیں ہے۔ اگرچہ والدین کے لیے وصیت کرنے کا حکم وصیت کے احکامات ہزاروں دوسرے پہلے تھا بعد میں مسطور ہو گیا۔ ہر حال غریب ضرورت مندوں کے لیے کچھ وصیت کر جائے تو وصیت میں تبدیلی نہ ملے گا حکم اب بھی ماثی ہے۔

### آیت (۹) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ﴾

قرآن کریم اور کتاب ہدایت ہے جو قیامت تک تمام انسانیت کے لیے رہبر و رہما ہے رمضان کی سادک ساقیوں میں ہار کی گئی ہے اسی ہے یہ ہمیشہ بھی بہت قابل احترام ہے۔ اس میں رمضان کے تمام احکامات کا فیاض رکھنا اور زیادہ نیکی سمجھنے کے یہ حکام و اصول کی ذمہ داری ہے۔

### آیت (۱۰) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ﴾

حوضوں کو تنہا دیکھ کر ادا آئیں میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھائیں۔ خدا اس مال کو اپنے عاکلوں کی طرف رشتہ کے طور پر دے کر جائیگی کیوں نہ بنا جائے بلکہ رشتہ دونوں خواہاں اور ناجائز ہیں۔



### آیت (۱۵) ﴿مَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ يُؤْتِكُمُ اللَّهُ فَتْرَةً مِمَّا دَخَلُوا فِيهَا يَأْتِيهِمْ مِنْهُ نَارُ الْكَافِرِينَ﴾

فرمایا کرتا ہے اپنے گناہوں کو طرح طرح سے آزما گیا جب وہ جہنم میں پہنچا جائے گا۔ اللہ کے رسول اور ایمان والے بھی چلاؤ گئے گا۔ اللہ آپ کی مدد کرے گا۔ اللہ کی ہمت و ناکہ جب انسانی دوساں کو کشمکش مابین کی حد تک پہنچ جاتی ہیں تو اللہ کی مدد آتی ہے اسی طرح جو لوگ دین کی راہوں میں مشکلات سے گئے گھر دینے والے کامیاب ہوتے ہیں اور وہی جنت کے مستحق بھی بن جاتے ہیں۔

### آیت (۱۶) ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ الْإِيمَانُ بِأَنَّكَ تَكُونُ أَحَدُ الْغَايِبِينَ﴾

مگر چاہتی جان و جانور کو کسی کا جو ایسا انسان کے ہے بہت ہی متعلق دار گراں ہے لیکن جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں بغاوت و جد کرنے میں لگے لیے کہ کو بھی شکل نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ تمہیں ہے ایک چیز تمہیں گراں گزرتی ہو لیکن وہی پیر تمہارے حق میں بہتر ہو اور اسی طرح یکساں چیز تمہیں پسند ہو لیکن وہی چیز تمہارے حق میں برتری ہو۔ اس بات کو اللہ بھتر چاہتا ہے اس بات اپنے حقیقی مع انصاف کو نکال چاہتا۔

### آیت (۱۷) ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ الْإِيمَانُ بِأَنَّكَ تَكُونُ أَحَدُ الْغَايِبِينَ﴾

جو شخص دین اسلام بھی سخت کو پانے کے بعد چھوڑ دے گا بھی مرتد ہو جائے گا۔ اگر اس نے مرنے سے پہلے اس گناہ سے توبہ نہ کی تو، زیادہ آخرت میں اس کے تمام اعمال اور نیکیاں برباد ہو جائیں گی لیکن کدین اسلام ہی اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

### آیت (۱۸) ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ الْإِيمَانُ بِأَنَّكَ تَكُونُ أَحَدُ الْغَايِبِينَ﴾

جو وہی چیزیں انسان کی دنیا اور آخرت کو بہرہ دہ کر کے رکھ دے وہی چیزیں ہیں۔ اگر چہ ان میں وقتی فائدے ضرور نظر آتے ہیں لیکن شراب و خمر کی نعمت سے زیادہ بہتر ساتھ آخرت میں بھی اس کے تمام اعمال و نیکیاں برباد ہو جائیں گے۔

### آیت (۱۹) ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ الْإِيمَانُ بِأَنَّكَ تَكُونُ أَحَدُ الْغَايِبِينَ﴾

وہ معاشرہ جس کی زندگی میں ایسے بھلی گوجن کے سرطانات پر باپ کا سایہ نہ آوے اور بچہ بہار و چھوڑ دیا جائے اور ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے تعلقات کی نگرانی نہ کی جائے تو کو ایسے سرطانات پر کل معاشرہ کا یکسر بن جائیگی۔ گھر و گراں کی صلاحیتوں کو بھانپ کر کیا جائے گا تو وہی معاشرہ کا جتنی سرمایہ بھی بن سکتے ہیں۔

### آیت (۲۰) شرک مومنوں سے نہیں ہو سکتا

(۲۰) شرک موقوف ہے نفاق حرام ہے۔ شرک اور نیکی اگرچہ حسن و عدل کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو مومن سے نفاق کما حرام ہے۔ اسی طرح شرک مردوں سے اس وقت تک نفاق نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایمان قوی نہ کر سکیں خواہ اسے مرد کئی ہی خوبیوں کے مالک کیوں نہ ہوں۔ یہ ہے کہ اگر یہ شرک پر قائم رہیں گے تو وہ اپنے ساتھی کو جہنم میں لے جائیں گے جب کہ افسوس ہوتا ہے کہ اہل ایمان جنت اور دنیا کی مغفرت کے مستحق ہیں مگر۔

### آیت (۲۱) مومنوں سے غیبت لازم

جب مومنوں کے خصوصی پیام شروع ہوتے ہیں تو شرعی طور پر چپا کر شمار ہوتی ہیں لیکن یہ تصور غلط ہے کہ ان کا نام اور پزیرے بھی چپا کر ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں شرعی حکم یہ ہے کہ ان سے محبت کرنا تو واجب ہے البتہ ان کے ساتھ کلام کا موازنہ ان کے ساتھ لازم و ملزوم نہیں ہے۔ ان پیام میں جو بھی شرعی طور پر چپا کر تو کہہ دیتی ہیں لیکن کوئی اچھوت نہیں جانتی۔ جب وہ عورتیں حمل کر لیں تو ان سے محبت نہ کرے کی پابندی بھی مشرور ہوتی ہے۔ فردا کے عورتیں مردوں کے بے گنجی کی طرح ہیں جس طرح کسان چاقو زمین میں بچا کر دھت لیتا ہے جب اس کو گھس لگاتی دھاتی ہے لیکن ٹھنڈی زمین چھوڑ دینی حلال ہے جیسا کہ انہیں کرتا۔

### آیت (۲۲) غیبت اور غیبت

قرآن کریم ہر جگہ بتاتا ہے کہ پختہ قسمیں کھانے کے بعد ان کا کلام رکھنا ضروری ہے ان کو توڑنا نہیں چاہیے لیکن اگر کسی شہرے طور کی وجہ سے پختہ قسمیں کھانے کے بعد ان کا توڑنا ضروری ہے تو اس کا کفار ہونا کر کے زمین کی بھرپور مستفاد کیا جائے۔ قسمیں اور طرح کی ہوتی ہیں (۱) غیبتیں جیسے حیرے سر کی قسم جس کی قسم و پیر وہ بکا اور غیبتیں ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے لیکن (۲) وہ قسمیں جدول کے چورے اور دے اور تین کے کمالی جاتی ہیں ان کے توڑ دینے کا کفار یہ ہے کہ (۱) آدمی کو کہیں بھرتہ کھا کھلائے (۲) آدمی کو آدمی کو پکڑے پکڑاے (۳) بائیس تین روزہ نہ کرے (۴) ایک غلام کو توڑ کرے۔

### آیت (۲۳) مومنوں نے غیبت سے بچنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی اور اس کی عیت چار بیٹے ہے اس چار بیٹے کی عیت میں درج کر لیا تو قسم کا کفار ہو جائے گا اور اگر چار بیٹے میں درج کر لیا جائے تو عیت پر ظالم بائیں چار جائے گی۔ یعنی حدیث کی خلاف ورزی۔

﴿۲۳﴾ اے کوئی نیک انسان! اگر تم نے اپنے

دین اسلام طلاق دینے کو بہت ہی برا سمجھتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے طلاق ہو گئی تو عورت پر لازمی ہے کہ وہ تمنا خون نہ لے نہ تنگ کسی اور سے نکاح نہ کرے اور اسی کی عورت کو پار کرے اگر وہ حامد ہے تو اپنے عمل کو سرور و ظاہر کر دے (حامد عورت کی عورت بچہ پیدا ہونے تک ہے)۔

﴿۲۵﴾ اے کوئی نیک انسان! اگر تم نے اپنے

طلاق رجعی دیا لیکن بعد ازاں تیری طلاق بھی ہو چکی جائے گی تو یہ عورت شوہر سے لیے اس وقت تک طلاق نہ ہو گی جب تک وہ اپنے شوہر کی عورت نہ گزرا کر کسی دوسرے شخص سے نکاح اور محبت نہ کرے مگر اگر کسی وجہ سے دوسرے شوہر سے بھی طلاق ہو جائے تو دوسرے شوہر کی عورت نہ گزرا کر پھر اپنے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ سو سونوں کو حکم دیا گیا ہے کہ عورتوں اور نکاح سے جو طریقہ سے رکھو۔ پھر زمانہ بقاء احسن طریقہ پر رخصت کرو، البتہ عورتوں پر غلام زادہ دینی نہ کرو اور اللہ کی آیات کو کھیل نہ بنو۔

﴿۲۶﴾ اے نبی! جو تم سے

دوسرے چیزیں پسند کر لے لے کر، انہیں دوسرا (بچہ کو روکو اور اعلیٰ میں) رکھ دو۔ لیکن اگر مرد اپنی اولاد کو کسی اور سے دوسرے چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ بات نہ کرے مگر اس کی شرط یہ ہے کہ جس سے نکاح دیا جائے اس کو اس کا پورا پورا معاوضہ دیا گیا جائے۔ عورت کے دوزخ میں داخل ہونے کا کفار اور بائیس اس کا شوہر اپنی حیثیت کے مطابق، بچے کا پانچ ہے۔

﴿۲۷﴾ اے نبی! جو تم سے

فرمایا کہ جب تم نے طلاق دینی اور اس عورت نے اپنی عورت بھی گزرا دی ہے تو اب اس پر کسی طرح کی پابندی لگانا جائز نہیں ہے جس کا شوہر مر جائے اس عورت کی عورت چار مہینے اور دس دن تک ہے۔ عورت گزرا دے کے بعد وہ شوہر کو اپنے لیے زندگی بسر کرنے میں معذور طریقہ پر مراد ہیں۔ صحت پر کسی قسم کی پابندی لگانا جائز نہیں ہے۔ خواہ یا دوزخ میں عورت احسن طریقہ سے داخلے چھ الفاظ میں بیان نکاح تو ایسا مسکا ہے لیکن نکاح کرنے کی قطعاً مجازت نہیں ہے۔

﴿۲۸﴾ اے نبی! جو تم سے

گرمی سے نکاح کیا اور جو بھی طلاق یا نکاح سے پہلے ہی طلاق دینی گئی تو اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ اگر شوہر چاہے تو پورا

مرا ہے۔ عورت پائے تو پر ہر صوف کرے یہ حالاً وہ کی مرئی گا ہے۔

### آیت (۱۰۱) جہاد اسلامی کی قرعہ

حضرت طاہر اور عالم ہاشم اور حضرت ابیہ علیہ السلام کے واقعات ہاں کر کے  
مذہب سے تیار ہے کہ جہاد کی کل الذریعہ سب سے چنی غفلت ہے۔ اس سے بچنے والے بدستور ہو گئے ہیں جو مذہبی طور  
موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اسان موت سے کٹا ہی ہو گئے نہ خوشی کرے موت اس کو مضبوط غلوں میں بھی نہیں چھوڑے گی۔  
اس بات سے غافل ہوں کہ ہر لڑائی کا یہ کیا ہے

### آیت (۱۰۲) اللہ کی راہوں میں قربانی کرنا

اللہ کی راہ اور شہادتی کے لیے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنا اور اس کی راہ میں شہید  
کے کہ کسی کی دہائی ہے اس کو کسی طرح کے طعنہ نہ دے جو کسی راہی اہمیت پہنچائی جائے۔ نہ یہ سارا ایک کس صانع  
ہو کر دے گا کہ کوئی تو آپ نہ ہو۔

### آیت (۱۰۳) اللہ کے راستے میں چلنے والوں کی مدد

پھر لوگ اس میں ہیں۔ پٹی زندگی دین کی برائی اور خدمت علی بن ابیہ کی ہے ان کی مہم کو سب سے مدد کی  
ہو ہے یہ کہ اگر وہ یا کائنات کی فکر کریں تو وہ دین کی سر بلندی کے لیے مس حدود و حدود میں لگے رہے ہیں اس کا حق ہے اور  
نہیں ہے۔ اور کہ ہے تو کسی کی علامت یہ ہے کہ قرآن کو سب کے پریشان ہو یا پھر وہ چنانچہ اس سے بچیں وہ اس کے پیکر  
علامت ہے کہ وہ اس کو نہ لکھی گئی ہے اور یہ کہ ترست اللہ واقف آدمی تو اسے ہائی نہ کرے۔ اس کو لکھی میں ہوتا ہو نہ  
سے کہ وہ نہیں کوئی چیز نہ مہم دہی ہیں ہے۔

### آیت (۱۰۴) مادی لین وین معاشرہ کا منہ نہیں ہے

مذہبی نے مادی لین وین سے اس قدر نفرت ہے کہ وہ اس کو سب سے بڑا ہے کہ اس کو سب سے بڑا ہے کہ اس کے لیے اللہ اس کے  
سار کی طرف سے اللہ کے کوئی دین ہے نہ تو اس ساری دنیا جو ہر گاہ کی مونی پر چڑھی ہوں ہے جس سے نہ نہیں کا  
سکے یہ زیادہ ہو گیا ہے اور اس کی اہمیت ہے اللہ فعلی اس اہمیت سے ہر سار کا اس پر اسلامی ملک و مملکت کے آس۔



پھر کئی گھنٹہ پر صبح کی ضرورت سمجھیں۔

### ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا يَسْتَأْذِنُ سِرًّا

جس شخص کو بھی کوئی ممانعت دی جائے اس کی ضرورت اس کے کہ وہ جس ممانعت کو اس کے لئے ضرورت سمجھے اس میں نہ کرے مگر کسی کے پاس کوئی گواہی نہ ہو تو اس کو نہ چھپائے اور نہ اس کے خفیہ کام جو وہ چھپائے۔

### ﴿۴۰﴾ اِنَّمَا يَسْتَأْذِنُ سِرًّا

تمام انبیاء کرام علیہم السلام سب سے پہلے اللہ کے دربار کی چٹائی پر لیٹ جاتے ہیں۔ پھر جو بھی ضرورت ضرورت ہوتا ہے وہ یہاں لا کر اس دروازہ پر جلتا ہے اور اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے دروازوں پر پڑھتے ہیں انھیں لکھا ہے اور اس کی زبان پر ایک حق ممانعت ہوتی ہے کہ اسے اللہ نے ستارہ رحم؟ نہ ہی اسے اسے تو کوس کرتے تھے۔

﴿۱﴾ سے اللہ اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہو گئی ہو یا ہم بھول گئے ہوں تو ہمیں معاف کر دیجیے گا۔

﴿۲﴾ سے اللہ ہم پر اور ہمارے لئے اللہ کا جو ہم سے پہلے لوگوں پر ہے۔

﴿۳﴾ سے اللہ سے رب ہم پر اور ہمارے لئے اللہ کی کتاب سے اللہ کی کتاب سے۔

﴿۴﴾ ہمیں معاف کر دیجیے گا۔

﴿۵﴾ اللہ سے اللہ کی کتاب سے۔

﴿۶﴾ ہم پر اور ہمارے لئے۔

﴿۷﴾ آپ صبر سے، اللہ کی کتاب سے اور اللہ کی کتاب سے۔

اللہ سے اللہ سے





پارہ نمبر ۳ تا ۴

• تِلْكَ الرُّسُلُ • لَنْ تَنَالُوا

سورة نمبر ۳

الْاٰیٰتِ عَمْرَآءُ

• تعارف • ترجمہ • لغت • تشریح



## تعارف سورۃ آل عمران

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتح مکہ کے بعد جب پورے جزیرۂ عرب پر اہل ایمان کی حکومت و سلطنت قائم ہو چکی تھی تو نبی کریم ﷺ کے بڑے بڑے بیٹائی پورہ ہونے کی گرامیٹک سے ملنے کی درخواست کی تاکہ وہ اپنے حلقہ کے مطابق بیٹائی مذہب کی تشریح کر سکیں۔ نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے ضرورت پڑی بیٹائی پورہ ہونے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ ان عرب کے دو بیٹائی علاقے میں کی ایک یعنی کاکام ہے ان میں اسی طرح بیٹائی کا مرکز تھا جس طرح صوجہ اور میں دینی کن جوسپ میں بیٹائی کی تبلیغ کا مرکز ہے ان دوگوں نے نبی کریم ﷺ سے

سورۃ	3
دکڑا	20
آیت	200
احکام و احکامات	3542
خداوند	16338
مقام و احوال	دین و امور

حضرت دہشت کے لیے اچھے ساتھ جیو اور بہر سببیں اپورہ ہوں تاکہ وہ بیٹائی پورہ بیٹائی دینی علی میں مشابہت کے دربار میں بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اس واقعہ میں بعض ایسے بے حس و ہوش تھے کہ وہ یہاں مقرر ہو گئے تھے جن کی وجہ کہ پوری بیٹائی دین پر بھی ہوئی تھی۔ اس میں خود پر محمد ﷺ نے قبضہ کر لیا اور اپنی قوم کا سردار مانا جاتا تھا۔ اسی طرح ابھم اللہ جو رہے تھے وہ ہر جزوہ اور ذرہ ان میں ایک خاص مقام اور درجہ رکھتا تھا۔ اب وہ ان میں بظاہر بھی بیٹائی کا شوق ہاں مقرر اور مشہور پوری تھا۔ غرضیکہ رابطہ ان میں کیا یہ وہ ایک سے ایک مقرر اور اپنی قوم کے قابل احترام لوگوں پر مشتمل تھا۔ جب یہ واقعہ سنو تو بہت ہی نبی کریم ﷺ نے مکہ پر کرام سے فرمایا کہ اسلامی علاقہ کا تحفظ یہ ہے کہ ان میں ہمارے ساتھ مددگار، طاق اور اسلامی تعلیمات کے مطابق عرب و انحرام کا احاطہ کیا جائے۔ چنانچہ

نبی کریم ﷺ نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو مستند اور چارہ سے لکھوا دی ہے۔ عرب کی بیٹائی پورہ سورہ نبی صحت کے لئے دیا ہوا ہے کی فصل میں ظاہر ہوئی ہے۔ ایک ایک آپ ﷺ نے اس کے لئے سورہ بقرہ کہہ کیے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ہے کہ وہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اور سورہ نبی میں بہت سادہ و سلیس ہیں۔

اس پورے واقعہ کو مکہ پر کرام نے پورے آرام سے ایک جگہ غور کیا۔ یہ واقعہ ان میں رکھ دیکھ کر جب یہ غیر مسلموں کا واقعہ آیا تھا اس وقت تک کہ یہ سورہ کو کرام کو پڑھایا گیا تھا۔ ان کے بعد جب کہ کرام کی طرف سے یہ سورہ کو بھی کرام کا بعد سے دیا گیا تو اب قیامت تک کہ کرام یہ سورہ پورے کرام کی حد میں کسی بھی غیر مسلم کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ جب اس واقعہ کے وقت ہر بھی طرح آرام کر رہا تھا آپ نے اس واقعہ کے لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس واقعہ کے لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر اپنا اور بیٹائی کو لے کر اپنے لیے لکھ دیا۔ تم کہیں پورہ ہوں کہ ہمارے حضرت عیسیٰ کو لے کر اپنا کا جانا بہت کرے کی باتیں کرے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے (۲) وہ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے (۳) وہی سے پندے تاکہ جب ان میں سے کوئی نہ ہو کر رہ جائے تھے (۴) جب وہ پیدا ہو گئے

محبوب کی آنکھوں پر، تو بچہ نے تہہ دار آنکھوں سے سوچا پاتے تھے (۵) اور صحابہ کو حکمت مند دیکھتے تھے (۶) اور وہیں کو  
 نوبت کی خبر یہ بتا دیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ (۷) اللہ کے قرآن کریم کی ہند اقوام کا اس سے کہہ کر قرآن سے بھی  
 حضرت شیخ کو کہتے تھے اور وہ جھگڑا کہ (۸) یہاں نے ہو گی نہ کہ اللہ کے ہی قرآن میں جملہ کلمہ کہہ دیتے تھے یہاں پہنچا۔  
 ہر سے یہ کیا کرنا کہ اس کے قرآن کو دیکھ کر وہ کہہ کہہ کر قرآن سے بھی ثابت ہو گیا (۹) واللہ! اللہ تعالیٰ سے ہندو  
 کے ساتھ دوسرے بھی شریف ہیں۔ اس اللہ کے رسولؐ نے کسی کے نبی کے نبی میں ہندو تھائی لے کر ان کی عزت و احترام کیا اور  
 یہاں ہندو کی ایک کھڑا کھڑا ایسی سے تھوڑا خوب ہے۔ جب کسی دلدل سے بچے سوا کرتے ہیں تو ان کی ایک کھڑا کھڑا سے  
 کو جو پہنچتے ہوئے ہر جگہ

۱۔ قرآن میں جاتے۔ یہاں پہنچتے ہیں وہاں سے ہندو سے کہیں

۲۔ پہنچتے ہیں کہ قرآن سے ہر دور سے حضرت ابی بن قیسؓ کے ہوتے اور ہندو۔ یہاں پہنچتے  
 حضرت عیسیٰؑ کی موت سے ہر دور پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۳۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ہندو سے ہر دور پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔  
 اور ان کی ہر دور پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۴۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔  
 اللہ سے ہر دور پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۵۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۶۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔  
 ان کے ہندو سے جانی ہندو سے ہے کہ ان کے ہندو سے ہے۔

۷۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۸۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۹۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۱۰۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۱۱۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۱۲۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۱۳۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔

۱۴۔ یہاں پہنچتے ہیں کہ ان کے لوگوں نے جانی ہندو سے ہے۔



## سُورَةُ الْاٰنْشُرُورِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَكُنْ اِلٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ  
 بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ ۝  
 مِنْ قَبْلُ هٰذَا لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا  
 بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُوْنُوْ الْعِلْمِ ۝  
 اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝  
 هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
 هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۱

الف۔ لام۔ میم

اللہ وہ ہے جو زندہ اور نظام کائنات کو سمجھتا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں ہے۔ اے نبی ﷺ اس نے آپ پر کتاب برحق کو نازل کیا جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو کتابیں ان کے پاس ہیں۔ اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا۔ اور اسی نے حق و باطل میں فرق کرنے والی کسوٹی نازل کی۔

جادوگر جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا، ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ اللہ ذہر دست طاقت وال اور (برہمنی) کا کہہ رہے ہیں وہاں ہے۔ یہ حکم خدا میں آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اس سے

پیشہ نہیں ہے۔ وہاں کے پینہ میں جس طرح چاہتا ہے تھکلیں صوفیاں بنا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے۔

### لغات القرآن ۲۱۴ نمبر

نَزَلَ	اس نے نازل کر
عَبَّرَ	بروز
فَوَاقَمَ	نظم پڑھا
يُصَوِّرُ	تصویر بنا رہا ہے، لکھیں بنا رہا ہے
أَلَا زَحْمٌ	(زمہ) پینہ
كَذِبَ بَشَاءٌ	بے پرواہی ہے

### تشریح: آیت نمبر ۱۶۱

عمران بن کے مک کا نام ہے۔ فتح مکہ کے بعد کُرن کے بیانیوں کا ایک وفد نبی کریم ﷺ سے مدینہ بحث، مناظرہ کے لئے مدینہ سورہ آیا۔ اور اللہ میرا جہود چھوڑا، وہی حامی طور پر ہوسے معز دلدار ہوا تھا۔ اسی وفد نے حضرت علی علیہ السلام سے متعلق بحث شروع کی اور سورہ آل عمران میں تقریباً ۸۳ آیتیں نازل ہوئیں۔ اس آیت کی روشنی میں آنحضرت ﷺ نے اسی وفد کو جواب دیا ہے۔

نہ دفعہ حضرت علی علیہ السلام کو اللہ کا پیغام جنت کرے کہ لئے کیا حضرت میں علیہ السلام

۱۔ مردوں کو زندہ اور مردوں کو اچھ کرنا کرتے تھے

۲۔ وہ لوگوں کو طیب کی باتیں بتاتے تھے۔

۳۔ مٹی کی سورتیں بنا کر لوگوں کو اللہ کے قورنہ دکھا کر پھرا دیا کرتی تھیں۔

۴۔ جنہوں نے کہا کہ وہ غیر سوپ کے پیچ ہوئے جنہوں نے ہوا میں لوگوں سے باتیں کیں۔ الہیوں سے بات ہوا

کہ حضرت یحییٰ (ع) و سیدہ زہرا (ع) کے بیٹے ہیں۔

۱۔ حضرت علی (ع) کے اس والد کے اس مقام پر وضاحت تو بن کر فرمایا کہ:

و کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ جیسا بناتا ہے۔ والد نے کیا کئی نہیں۔

۲۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس کو موت نہیں آتی وہ زندہ رہے گا جبکہ حضرت یحییٰ کو ضرور موت کا واسطہ دیا

۳۔ اے گا۔ اس والد کے اس کا بھی اقرار کیا

۴۔ تیسری بات یہ اور شاذ و غریب کی کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے وجود کو کھانے والے اس کا کھانا دے گا اور رقی بچانے والا ہے۔ وہ

ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا اس میں سے کوئی بات بھی حضرت یحییٰ علیہ السلام میں تھی۔ اسوں نے کہا کہ نہیں۔

۵۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ۱۱ ہے جس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔ چنانچہ یحییٰ کو بھی علیہ السلام کو

اللہ نے جتنا علم دیا تھا ۱۱ اس سے زیادہ دیکھ نہ جانتے تھے۔ انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔

۶۔ آپ نے فرمایا ہر دروگر نے یحییٰ علیہ السلام کی شکل و صورت اپنی مرضی کے مطابق ان کی ماں کے چہرے میں بنائی۔

انہوں نے کیا کئی بات۔

۷۔ ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے اور دوسری حاجات کا کھانا نہیں ہے ان کا جواب ان میں تھا۔

۸۔ ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت مریم (ع) حضرت یحییٰ علیہ السلام کو وہی طرح نوادہ نکالنے پر حکم میں رکھا

جس طرح عام بچے پر ہے۔ یہ وہی ہے کہ بعد میں کرنا۔ لیکن وہ کھانے اور پینے بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ایک کی

بات ہے۔

۹۔ آپ نے آخری بات یہ پوچھی کہ اگر حضرت یحییٰ میں یہ تمام باتیں ہیں تو پھر وہ اللہ کے بندے تھے یا خود ہی اللہ

تھے۔ نبی کریم ﷺ کے یہ تمام صفت اس اندر پھر پھر تھے کہ وہ لا جواب ہو گئے۔ انہوں نے حق اور سچائی کو انہی طرح بیان کیا تھا

مگر وہ اس بات کو اپنی ناکامی سمجھتے رہے۔ آپ نے فرمایا اگر آپ بھی جنہیں میرے وجود سے رسالت میں شک ہے تو اس کا حیلہ

کہ طرح کر لیتے ہیں کہ ہم اپنی باتوں اور دیکھ والوں کو اسے آؤ اور ہم بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں یا یہ سیدہ اس میں شک ہے تو اس کا حیلہ

کرتے ہیں کہ ہم جس سے جو بھی جھوٹا ہوا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ جیسا نبیوں کا یہ وہ لا جواب ہو چکا تھا یہ کہہ کر اٹھ گیا کہ ہم آپ میں

مشاورہ کر لیتے ہیں اور کئی مصلحتیں (یعنی قسمیں کھانے کا معاملہ کر لیتے ہیں) چنانچہ انہوں نے اسی مشورہ کے بعد یہ طے کیا کہ

جنہیں شک تھا انہیں جائیں۔ طے کر لیتے ہیں کہ بعد ازاں رسالت یہ وہ چکے سے بندہ ہے جس کا یس چاہا۔ اس طرح مضبوط دوسروں

کے سامنے یہ باتوں کے چکے سے بھاگ جاے علی میں اپنی عاقبت بھی







جاسے۔ مگر بعض لوگ انکی مادر کے صلیبی جو مامور ہے ان کے منکر و مبہم میں آنکھیں نہیں کھلتی کے پیچھے لٹ جاتے ہیں جس کا مقصد شرارت اور قتل پیدا کرنا ہے۔ یہ خدا اللہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دعوت دینے اور کلمہ پڑھایا ہے۔ اب جن کے دلوں میں کفر و کفر کا پتہ ہے وہ ان کے خدا کا سامنا کرے کہہ دیجئے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اور کلمہ اللہ کہا ہے۔ ورنہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ پلا کر کہا غلط ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں صریحاً کہہ مائل و واضح احادیث میں اور احادیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور پیغمبر ہیں۔

امام ابوحنیفہ حضرت کا ترجمہ دیتے ہیں کہ تم جھگڑتے ہو کہ تم کہتے ہو کہ جب تم اپنے لوگوں کو کلمہ پڑھو تو انہیں پتہ چلے گا۔ چہ میں جنی جن کی عقل و شعور کے لئے ہے چہ جو تم سے انہوں سے کچھ زیادہ ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ مائیں انہیں سے کچھ ہیں تو ان کے مطابق وہ لوگ مر رہے ہیں جو تم کہہ چکے ہو کہ تم ان کو مصلح و مصلحین سے ملے ہو کہ تم ان کو اور قرآنی تعلیمات کا محور و مرکز بناتے ہو اور ان کو جھگڑاؤ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا  
 أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۖ كَذَابُ  
 آلِ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَآخَذَهُمُ  
 اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا  
 سُمْئُلُيُونُ وَنَحْشُرُونُ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ  
 لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئْتَيْنِ ۖ إِتَّفَقَا فِيهِ تَقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْآخَرَىٰ  
 كَافِرَةٌ ۖ يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَهُمْ رَأَىٰ الْعَيْنُ ۖ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصَرِهِ  
 مَن يَشَاءُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

ترجمہ: آیہ نمبر ۳۱ تا ۳۷

بلاشبہ جو لوگ کفر کرتے ہیں انہیں اللہ کے مقابلے میں شان کا مال کام آئے گا اور نہ دلاؤ۔  
 یہ اور شر کا یہ صحن ہیں ان کا ایسا ہی بھی فرعون کے ساتھیوں اور ان سے پہلے والے لوگوں جیسے



## تشریح: آیت نمبر ۱۳

قرآن سے جیسا کہ ہم سیکھ رہے ہیں کہ یہ کھٹکے سے ذہنی بحث و مناظرہ کے لئے آیا ہوا تھا خطاب الہی قرار سے ہے کہ تمام دلیلوں سے اسلام کی حقانیت ثابت ہو چکی ہے۔ بادشاہ اور رئیسوں کے دربار کے افراد، کرام اور مال و دولت کا لالچ انھیں اسلام قبول کر لینے سے روک رہا ہے، تعزیر و دولت آنے والا ہے جب وہ بدشاہ اور بددعا سازوں سے مطلوب اہل کے جس طرح ہے پس اور سچے مسلمانوں نے انھیں خدا اور حجاب سے محروم کر دیں کہ ان کے کاروں کا غرور خاک میں ملا دیا، انھیں اس طرح اور ان کے دربار کی وسعتوں اور سرکھ کی سڑ سے انکس اور تمھیں کوئی نہ بچا، کھٹکے، غرور، جا رہا ہے کہ یہ ہی رنج و کار الہی وظاہر کی جی کہ یہ کھٹکے کی رسالت، ہمت پر ایمان لائے گا۔ مشکوک شریعہ سے کہ انھیں ان کے لئے سے دلائل اور اس پر متوجہ بنائے جس طرح فرعون کے ساتھیوں، جملہ ان سے پہلے تو ان کی زندگی کو نشانِ عبرت بنا دیا ہے۔

رُبُّنَ الْإِنْسَانِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ  
الْمَقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ  
وَأَعْرَضَ عَنْ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنُ  
الْعَاقِبِ ۝ قُلْ أَوْفَيْتُكُمْ بِمِثْرِهِمْ مِنْ ذَلِكُمْ ۚ الَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ  
رَبِّهِمْ جَعَلْتُ لَهُمْ خَيْرًا مِنَ الْبَرِّ خُلْدٍ ۚ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ  
مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ ۚ مِنَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝  
الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ ۝ الضَّالِّينَ وَالضَّالِقِينَ وَالْفَنِيتِينَ  
وَالْمُفْضِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللَّهُ

أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸: ۱۸

لوگوں کو ان کی طرہ و مشات کی چیزیں پسند نہ دینا کی ہیں۔ عورتیں اپنے اور سونے چاندی کے گے گئے ہوئے ڈھیر میں گئے ہوئے (پے ہوئے) گھوڑے، سوئی، اور کھیتی باڑی وغیرہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ پھر بن لکھا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

(اسے نیچے لکھا) آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس بات نہ بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں بہتر ہے۔ اللہ کا خوف رکھنے والوں کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے جتنی ہوئی ہوگی، اور پائندہ و دایاں ہوگی۔ جن میں وہ ہمیشہ بیٹھ رہیں گے اور اللہ کی رضا و خوشنودی انہیں حاصل ہوگی۔ اللہ اپنے بندوں کے لئے ہر وقت سے واقف ہے

یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے ہی اسے اللہ سے پورا دیکھ کر ایمان لائے۔ اللہ نے انہیں بخش دئے اور ہمیں دوسری کی آگ سے بچا لیجئے۔ وہ صبر کرنے والے راست باز و فرماں بردار و تقویٰ خیز اور رب کے آخری جیسے اللہ سے مغفرت چاہے اسے ہی ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور ظہور و بصیرت رکھے اسے اس بات پر گواہ ہیں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ دھمال و اھمال سے انتظام کرتے ہوئے والا ہے۔ دینی راہ راست حکمت والا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۸: ۱۸

دین	خود صورت پسند دین کی
حُبُّ الشَّهَوَاتِ	زور و محبت (حُب) محبت الشَّهَوَاتِ (مغز و ہوا)
الْمُقَاتِلِينَ	دھیر (مقاتلہ) دھیر
الْمُقَظَّرَةَ	لگے ہوئے امیر

ذَقْتُ	سوا
الْبَيْضُ	ہامی
الْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ	ہے ہوتے گھوڑے، لٹکان لکے ہوئے گھوڑے
الْأَنْعَامُ	سورٹی
الْخَرْتُ	بیل
مَنْعَاجُ	سوان
حُسْنُ الْمَنَاجِبِ	بہتر پرستش
أَهْ مِنْكُمْ	کیا میں تمہیں یادوں؟
مُطَهَّرَةٌ	پاکیزہ ساف ستھری
رِضْوَانٌ	رضا، خوشنودی
ذُنُوبٌ	گناہ (اس کی فتح)
الْمُتَّقِينَ	بپ کرنے والے
الْمُتَّقِينَ	حرف کرنے والے
الْمُسْتَغْفِرِينَ	استغفار کرتے والے
بِأَلَا مَنَاجِدٍ	مجا کے وقت (حرج)
لَوْ لَوْ لَعَلَّمُ	علم والے
لَقَاتِمُ	قاتم رہنے والے، کمزیر رہنے والے
بِالْقَسَطِ	انصاف کے ساتھ

تحریر: آیت نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۵

سورہ آل عمران کی آیت ۱۸۳ سے ۱۸۵ تک جن ججز دل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ انسان کو نظر آئے ہے اختاپند یہ وہ اور مغرب

میں فرمایا ہوا ہے کہ اس چیز میں نہایت اہمیت ہے اور اس میں نہایت اہمیت ہے۔  
 اس کی وجہ سے جو اس کا ہونا چاہئے ہے۔

اس میں کیا کہیں کہ یہ ایک ایسا چیز ہے جس میں نہایت اہمیت ہے اور اس میں نہایت اہمیت ہے۔  
 اس میں نہایت اہمیت ہے اور اس میں نہایت اہمیت ہے۔  
 اس میں نہایت اہمیت ہے اور اس میں نہایت اہمیت ہے۔

### إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ

الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ  
 مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَنِيًّا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ  
 فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجَّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ  
 وَحَمِيَّ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِلَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ  
 وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ  
 كَفَرُوا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ إِنَّ  
 الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ  
 حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ  
 فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خِطَّتْ  
 أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝



ترجمہ: آیت نمبر ۱۵: ۲۲

یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے جو اس دین سے اختلاف کیا ہے وہ ظلم حاصل ہو جانے کے بعد اس کی غلطی کی وجہ سے کیا ہے۔ جو اللہ کی آجوں کا انکار کرنے لگا۔ اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے نبی (ﷺ) پھر اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑنے لگیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے اور میری امت کرنے والوں نے تو اپنا دین اللہ کی طرف کر لیا ہے۔ آپ اہل کتاب اور ان پرانے لوگوں سے یہ بھی بچ لےجئے کہ کیا تم اسلام لاتے ہو؟ پھر اگر وہ اس دین کو قبول کر لیں تو یقیناً ایسے لوگ راہِ ہدایت حاصل کر لیں مگر وہ یہ نہیں تو آپ کا کام (اللہ کا پیغام) پہنچا دینا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو خود کیجی اور سمجھ لے گا۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آجوں کا انکار کرتے ہیں۔ بحق ظہیروں کو قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے ان کو مار ڈالتے ہیں جو عدل و انصاف کا علم دیتے ہیں تو اے نبی (ﷺ) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا اور آخرت میں اپنے تمام اعمال کو برباد کر ڈالا ہے۔ ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا

نہایت القرآن آیت نمبر ۱۵: ۲۲

خارجیوں کی	دو تھ سے جھگڑتے ہیں (۱۰ جن تک)
اَسْلَمَتْ	میں نے بھگایا
وَرَجَعْتِ	پا پیر
اَبْعَثْنِ	میری بشارت کی (دفعہ میں ہی)
اَمْسِكْ	نہ چھوٹ جاؤ (ای، ان پڑھ)
اَبْلُغْ	پہنچاؤ
عَبَادَ	بندے (عہد بند)
اَلْقِسْطَ	انصاف
خَبْرُكُ	خبر ہو گئی (خبر پہنچ ہو گئی)



تفسیر آیت ۲۵۴

اے نبی ﷺ! کیا آپ نے (ان علماء یہود) کو نہیں دیکھا جنہیں اللہ کی کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا۔ مگر اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ بے رقی اختیار کرنا ہوا نہ بھگرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمیں چھ روز کے سوا آگ پر گزند چھوئے گی۔ ان کی من گھڑت باتوں نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے جو وہ خود سے بنا لیتے ہیں۔ اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ان کو ایک ایسے دن میں جمع کریں گے جس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہ ہوگا۔ اس دن ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ پہنائے گا اور کسی شخص کے ساتھ کوئی ظلم نہ ہوگا۔

تلف السبل آیت ۲۵۴

نَجِیْبٌ	حصہ
یَدْعُوْنَ	دہکارے کے (کارے ہاتھ ہیں)
لِیُخْجَمَ	تاکہ وہ فیصلہ کر دے
یَحْوِلِی	پہنچتا ہے
مُعْرِضُوْنَ	وہ بے رقی اختیار کرتے ہیں منسکھ کرتے ہیں
عَرَضَہُمْ	اس نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا
یَقْتَرُوْنَ	وہ گھڑتے ہیں
یَحْضَرُوْنَہُمْ	ہم نے ان کو جمع کیا (ہم ان کو جمع کریں گے)
وَقِیْتُ	پہنچا ہوا (پہنچا)

تفسیر آیت ۲۵۴

سورہ آل عمران کی آیت ۲۵۴ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اس بات کے دعوے کرتے کہ ہم اہل کتاب ہیں اور



تِلْكَ الرُّسُلُ آیت نمبر ۲۷۲۶

اللَّهُمَّ	ہم سے اللہ
مَلِكُ الْمُنْكَبِ	سلطنت کے مالک
تَوْتِنِی	تو جانتا ہے
قِشَاءُ	تو چھتا ہے
تُصْرِغُ	تو کھینچ لےتا ہے
نَجْرُ	تو زبردستی ہے
قَدِلْ	تو زبردستی ہے
يَبْدُكَ الْخَبِيرِ	یرے ہاتھ میں خبر ہے
تَوَلِّجُ	تو بائیں کرتا ہے
تُخْرِجُ	تو نکالتا ہے
الْمَيْتِ	مرد مر رہا ہے جان
الْحَيِّ	مرد
تَرُزُّقِ	تو دے ہے روزی دے ہے

تشریح: آیت نمبر ۲۷۲۶

سورہ آل عمران کی آیت ۲۷۲۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کائنات میں ساری قدرت و طاقت صرف اللہ ہی کی ہے۔ عزت، امت، موت، حیات اور حکمت و اقتدار وہ کہہ کر پاتا ہے وہ کہہ کر مٹا دیتا ہے جس سے چاہے جینے دے۔ وہ کہہ کر دے چاہے مرنے کو کہہ کر دے کہہ کر مٹا دے۔ اس کے سوا کسی کا اور اس کے سوا چاہے تو کوئی اسے دلوں میں نہ رکھے۔ ہر چیز کی بھلائی، کیا ایک کے بقدر قدرت ہے۔

علاوہ فرمائی ہے کہ یہ حضرت عیساٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ ہمارے بعد میں شریک نہ ہو سکا کہ ہم ان کے

ہر قسم کے جہد میں کیوں سوچیں نہیں تھے۔ عرض کی کہ میں نے ایک بیرونی سے کچھ قرض سے کچھ نقد میں پاس کرا دیا کر سکا وہ بیرونی میرے ہمدرد ہے پر وہ کہہ گا کہ جیسا کہ میں نے تجھ سے آوا جائے چکے۔ اس سے تیرے ہر نہ نکل سکا اور جسکی سارا نکل گئی اور میں جس کی سرفروشی کر رہا ہوں۔ آپ نے یہ سہ معاملہ کیا تم اس بات کو پسند نہ کرو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے غرض کو تم سے دور کر دے اور راتنگی کے حساب یہ نہ ہو کہ میں نے عرض کیا تھی ہاں۔ آپ نے فرمایا ہر روز یہاں پہنچا کر دے۔ خیر و لعلہ ملک الکتب سے ہمیں سبب ہے۔

آپ نے فرمایا ہے: "جو میرے چاروں دین کے برابر تھی قرض ہاں نہ نہ اللہ تعالیٰ اور اللہ سے ہے"

### لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ

الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً  
وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ الْوَسِيذُ قُلْ إِنْ  
تُخَفُوا مَا فِي صُكُورِكُمْ أَوْ تُبْذَوْهُ يُعْلِمَهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا  
فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾  
يَوْمَ يُحْذِلُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرَةً وَمَا عَمِلَتْ مِنْ  
شُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ  
نَفْسَهُ وَاللَّهُ مَعْرُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۲۰۴ تا ۲۰۵

اے ایمان والوں! چھوڑ کر کافروں کو چلاؤ مت۔ یا میں۔ جو یہاں کرے کہ اللہ سے اس کا

کوئی تعلق نہیں ہوگا مگر ایسی صورت میں کہ تم ان سے کسی قسم کا (قوی) اندیشہ رکھنے کی وجہ سے بچاؤ اختیار کرو۔ اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اللہ کی طرف ہٹ کر جانا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنے دلوں میں جو کچھ چھپاتے ہو یا جو کچھ ظاہر کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ وہ دن جب کہ ہر شخص اپنے بھلے اور برے کئے ہوئے کا سوا کو اپنے سامنے پائے گا تو اس دن ہر شخص اس بات کی تائید کرے گا کہ اللہ انہی پر ان اس سے بہت دور ہوتا۔ اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

### تلاش القرآن ۱۷۵۸

لَا يَخْشَى	نہ ڈرتا
أُولَئِكَ	(وہ) (وہی) کی قسم ہے
ذُرُوعُ الْمَرْمِيْنَ	سواروں کو چھوڑ کر
مَنْ يَفْعَلْ	جو کرے گا
تَقْرَأْ	تم پڑھو
فَقَدْ	پہاؤ
يُخَلِّزْ	اور ڈالتا ہے
نَفْسُهُ	اپنی ذات
لَنْ تُخَفُوا	اگر تم چھوڑو گے
صَلُّوْا	دل، اپنے (اللہ کی طرف) پڑھو
مُحَضَّرًا	ماغز سامنے
تَوَكَّلْ	پہن کرے گا
أَتَدْرِكُنَا	اور کا حاصل







ہائے کا وہاں خاص قدرت کو مصطفیٰ ﷺ کی ہر وہی میں مضبوط اور مستند ہوگا جس کے نتیجے میں ہر کارکنِ تہذیب و تمدن اس سے بہا ہوتا ہے۔  
 بہت فراموشی کے ساتھ ہی بہت دور دور کی اہلِ ادب و ادب کی طرف سے اس کے بچے کو، صاف جہان میں ہے اور "تہذیب و تمدن" کی  
 میں اس کو ہر وہی ظاہری اور باطنی صفت میں ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اصل چیز فتنے کے دوسرے ﷺ کی  
 احاطت اور بہت ہے۔ یہی وہ ہے جو ہر وہی کو اس کی طبیعت میں رکھتا ہے۔ یہاں سے کہتا ہے کہ ہر وہی ہر وہی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٣٠﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٣١﴾ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٢﴾ وَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَلَئِمَّ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ وَلَئِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿١٣٣﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَمْرِؤُكُمْ إِنِّي أَنَا لَبِئْسَ مَا كُنْتُ قَالَتُ هَؤُلَاءِ عَنِّي اللَّهُ يَعْلَمُ بِي رَحْمَةً مِّنْ يَّشَاءُ يَقْتَرِحُونَ ﴿١٣٤﴾ هَٰذَا لَكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿١٣٥﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُكَ رِزْقًا مِّنْ يَّسْرٍ مُّصَدِّقًا بِكَلِمَاتٍ

قَالَ رَبِّ  
أَتَى يَكُونُ لِي عَلِيمٌ وَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ وَأَمْرًا قِيَامًا قَالَ  
كَذَلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً قَالَ  
إِنِّيكَ إِلَّا تَكَلَّمُ النَّاسُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا وَآذَانًا مَرَّةً  
كَثِيرًا أَوْ سَمِيعًا بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝

**Abstract**

مے شک اللہ نے آج لوحِ درامہ ایچم کے حقائق اور عمر کے خاتعات کو منہ جہنہ  
دول پر منتخب کیا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کی اور ہیں۔ اللہ سب کو مٹا کر دے۔ جسہ  
عمر کی چابی نے کہا ہے میرے پروردگار میں اس بچے کو جو میرے بیٹے میں ہے آپ کی مذہ  
کرتی ہوں (دو) آپ ہی کے کام کے سے اور (یوں) ”آپ سے میری طرف سے قول فرما دیجئے  
آپ شک آپ ہی (سب کی) سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ پھر جب وہ بچی (مریم) اس کے  
گھر میں پیدا ہوئی تو عمر اس کی چابی نے کہا ہے میرے پروردگار میرے پاس تو رکھی ہے وہ کہتی ہے۔  
حالانکہ جو بچہ اس کے پاس پیدا ہو اللہ کو اس کی خبر تھی۔ روزگار کی جیسا ہوتا۔ اور میں نے اس لڑکی  
کا نام مریم رکھا ہے۔ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پند میں دیتی ہوں۔  
”خدا کا اس کے پروردگار نے اس لڑکی کو خوشی قبول کر لیا۔ اور اس کو بھی طرح شوقاوار اور زریا  
کواس کا سر پرست بنا دیا۔ جب بھی زریہ (علیہ السلام) اس کے پاس نماز پڑھنے کی جگہ ہوتے تو  
اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہونے چنے کی چیز دی کو پاتے۔ انہوں نے پوچھا ہے سر مجھے تمہارے پاس  
کہاں سے پاناہوں نے کیا یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا  
فرماتا ہے۔ اسی جہد کر گیا ہے پروردگار سے دعا کرنے کے عرش کیا اے میرے پروردگار اپنی  
قدرت سے مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما بلاشبہ آپ ہی دعا کو سننے والے ہیں۔ فرشتوں نے

اللہ کو اس وقت آواز دی جب کہ وہ حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور کہا۔ بے شک اللہ تمہیں نیکی کی خوشخبری دیتا ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے۔ جن میں سرورِ ابدی و برتری کی شان ہوگی۔ جو بے خطا کرنے والے اللہ کے نبی اور صالح لوگوں میں سے ہوں گے۔ رک پانے کہا میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟ میں تو بڑھا ہوا چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ جواب ملا ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے کچھ ہے۔ کہا اے میرے پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے اشلوہی کے کوئی بات چیت نہ کر سکو گے۔ اسی دوران اپنے پروردگار کی راتِ مکنِ خوب تسبیح کرتے رہا۔

### خُذِ الْقُرْآنَ آتٍ بِرُوحٍ ۱۳۳

اِسْمٰطِی	اس نے جن پر انتخاب کیا
اِلٰہِی مَلٰوُث	بے شک میں نے سنتِ مانی
نَطِی	میرا بیٹ
مُحَوَّر	آواز
وَصَفَتْ	اس نے قسم دیا (بیجا کیا)
اَنّٰی	محدث الہی
سَمِیَتْ	میں نے نام رکھا
مَرِیْمَ	پاک و زکیہ
اُحِیْدَ	میں نے پناہ مانگی ہے
بِقُوْلِیْ حَسَنَ	میرے طریقے پر قول کرنا
اَسْتَحْیَا	اس نے اس کو برون چھوڑا
کَفَّلَ	پروردگار

فَلَمَّا خَرَّاب	جہالت کی جگہ بھرا ازار پر سے کی جگہ
لَتَنِي لَكَ هَذَا	یہ میرے پاس کہاں سے ہے
هَذَا لَكَ	اسی جگہ ہی سوچ پر
دَعَا	پکارا، دے کی
هَبْ لِي	مجھے دھار دیکھو
فُرْقَةٌ طَيِّبَةٌ	بہتر میں ۱۵۹
سَمِعْتُ الدُّعَاءَ	رو کا سے والا
مَذُوتٌ	۱۱ رو کی
يُصَلِّي	۱۵۹ رو پڑھ رہے
يُشْرِكُ	جیسے شریک کر رہے
سَيِّدٌ	سر دار
حَمُوزٌ	پہلا
فَتَى يَكُونُ	کیسے ہو گا، کیاں سے ہو گا
عَلَامٌ	لڑکا
بَلَقْنِي	مجھے بھانپ کر
الْكَبِيرُ	بڑھاپہ
يُفْرَجُنِي	بیر لائی
غَالِقٌ	لچھ (جس عورت کے بچہ کا جس سے نہ)
أَلَا تُكْرِمُ	یہ کیوں کام نہ کرے گا
عَلَفَةُ أَبَامِ	نمراں
رَمَزٌ	شار

لعنہ  
لانیگار  
شمارت  
میں کیا دے

## تشریح: آیت نمبر ۴۳

یہاں نیرائی کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ مشرک تھے۔ یہاں کوٹ کا سہارا دوسلہ اس کے بجائے انہیں  
اللہ کا سہارا نہ کی تاہم یہی شرک سمجھتے تھے اس لئے کہ ان سے آئے ہوئے کو گھٹانے کے لئے اس میں کوئی حرج  
نہ تھا یہ چاہئے کہ حضرت آدم، نوح، اور ابراہیم اور آل عمران سب کے سب اللہ کے روبرو ہر ایک سب سے بڑی حق کو  
یا کی ہدایت کے لئے بھیجے گیا تھا اور ایک امر سب کی طرف سے تھا۔ یہ سہارا ہی حرج تھا۔ یہاں میں سے ان کی ہدایت  
وایت میں شریک نہ ہو بلکہ سب سے اُردو میں سے ظہیر ہوا تھے۔

حضرت عیسیٰ نے تعطلی حالات میں کرسے سے مجھے اللہ نے آپ کا اللہ وہاں حضرت مریم کی بددلیلی  
حالات میں فرمائے کہ کسی طرح اللہ نے ان پر اور ان کو سب پر پائی ہے نہ عداوت اور ان کی ہیں۔ ان کو دوسری جو  
نصرہ تھی کہ ان کو حضرت مریم کی اللہ سے شریک نہ سمجھتے تھے بلکہ ان کے لئے جو کہ فرما کر مریم کو خود کافی ہوا۔ ان کے لئے  
ہوئے انہوں نے اور کسی طرح کہ ان کے حالات میں ان کی پرورش ہوئی اور اپنی پرورش میں کسی طرح اور اس کی کثرت۔ میں صلاہ جو ہے  
یہ شریک پرورش اور متواضعی اور سب کی ان کی جو ہے۔ میں صلاہ جو ہے۔

حضرت مریم سے ولید کا، حضرت حق۔ حضرت مریم کی والدہ نے ماک الہی اگر مجھے آپ اور اہل عمارت میں سے تو میں  
ان کو آپ کے لئے آواز لکھوا کی۔ یہ وہاں میں اس وقت کو بہت بڑی تھی کچھ جا رہی تھی کہ وہاں سے وہاں ان کو اس  
طرح اللہ کے گھر اور اس کی عبادت کے لئے آواز دیکھ رہا تھا کہ وہاں کی تمام اہل عبادت سے لگے رہتے ہوئے صرف اسی کی  
بندگی میں تھا۔ ان اہل حضرت مریم کی والدہ نے کہا انہوں نے اپنے کہنا نہ تھی کہ ان کے لئے ماک الہی کو قبول کر رہا اور ان کے  
گھر میں حضرت مریم پر ابھری۔ حضرت مریم کی بددلیلی کے بعد ان کی والدہ اذیت پریشان ہو گئی کہ یہ کی چھوڑا ہے۔ ان کو  
اللہ کے لئے میں نے، ان کو اس کی والدہ نے، ان کے میں اس وقت کو لکھ رہا تھا کہ ان کے لئے والدہ انہیں صلاہ میں سے یہ  
روک تھی، صلاہ سے۔ ان کے زور پر وہ تعطل اپنی مدد کا لکھ رہا تھا کہ میں صلاہ حضرت مریم پر تھی کہ ان میں تو صلاہ کے  
معاذ حق کو عبادت کے لئے انہیں کہہ دیتا کہ حضرت مریم پر تھی کہ ان کے لئے عبادت کا لکھ رہا تھا کہ ان میں تو صلاہ کے  
تھے جو حضرت مریم کے والد بھی تھے۔ ان کے لئے عبادت لکھ رہا تھا۔ یہ صلاہ لکھ رہا تھا کہ ان کو لکھ رہا تھا۔

جوان ہو گئیں تو حضرت کریمؐ کے باہر سے داخل کر دیا کرتے تھے کہ باپ اور اس کے نو بچے کہ حضرت مریمؑ اللہ کی عبادت میں مشغول ہیں اور ان کے پاس جو کام کے طرح غریبوں کے بچلے رکھے ہوئے ہیں۔ ایک دن حضرت دگر نے حضرت مریمؑ سے پوچھا کہ اتنے دن کے اندر تازہ کھانے کا نام کبھی نہیں سنا ہے؟ آتے ہیں حضرت مریمؑ کا جواب تو یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت ذکر کیا ہے نہ مکہ میں انوارات کا کھوسا کیا اللہ ہمارا مددگار ہے اور ہمارا مددگار ہے۔ اہل بیتؑ کو آپ مریمؑ کے جو کام کے بچلے رکھے ہیں؟ ہمیں اگرچہ یہ معلوم ہو چکا ہے لیکن اور اب اور اول و بعد اور لے گا ظاہری و دکان بھی موجود ہیں۔ لیکن آپ کی قدرت ہے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔ آپ مجھے ایک صریح جواب دے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ۔ حضرت کریمؐ علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ: ایک دن یہ عذاب میرا نہ ہو کہ میرے حق میں شکوک ہیں۔ اللہ کی طرف سے ان کا بچلے کی خوشخبری ہے۔ حضرت دگر نے حضرت اور ان کو یقین حاصل کرنے کے لیے سب سامان عرض کر دیا میری تنہا خوشی و عود و تابی جگہ ہے لیکن کیا میرے پاس اولاد ہوگی کہ میں مجاہد ہوں اور میری عبادت مجھ سے کہنے فرمائی کہ ہاں ہے۔ کہو۔ محمدؐ کے اس سب کے کھانے نہیں ہیں ہم تمہیں کئی چیز چاہی ہے جو اللہ کے ایک طرف یعنی حضرت مریمؑ کی خدمت میں کرے دے وہی کے ہاں میں مردان اور ہر کی کی تمام شاہیں اور ان کے اہل بیت سے بھی ہر فرزند ہوں گے اور ان کا صلہ میری شہادت حضرت دگر کے عرض کیا کہ میرے لئے اس کی کوئی نفعی مقرر کر دیجئے اللہ سے عرض ہے کہ کیا جب وہ واقعہ ہوگا تو تمہیں ان ملک سے اشراروں کے لوگوں سے بہت کہہ سکے۔ چونکہ اللہ کی ہر نعمت ہے جو تمہیں ملائی ہو وہی ہے ہر اس آدمی کو اپنے پروردگار کو نہیں دیکھتا اور اس کی تسبیح کرتے رہنا یہ اس کی نعمت کا علم رکھنے کے مترادف ہوگا۔

### وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ

يَمْرُؤَانِ اللَّهُ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى  
سَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَمْرُؤَانِ أَنتِ بَرَاءٌ وَابْنُكِ وَابْنُكِ  
مَعَ الرُّكُوعِينَ ۝ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا  
كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُونَ أَفَلَا لَهُمْ آيَةٌ يُكْفِلُ مَرِيْعًا وَمَا  
كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَوِمُونَ ۝

اور جس وقت فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ سے تجھے منتخب کر رہا ہے اور تجھے پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا کی تمام عورتوں میں سے تجھے مکن لیا ہے۔ اے مریم! اپنے پروردگار کی اطاعت کر۔ اس کے سامنے سجدہ کر اور اللہ کے حضور جو بندے اس کے سامنے جھکتے ہیں ان کے ساتھ جھک۔ اے نبی ﷺ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو وحی کے ذریعہ بتا رہے ہیں اور آپ اس وقت وہاں موجود نہ تھے جب وہ اپنے قہموں کو ترہ اندازی کے لئے ڈال رہے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں گی اور ہم اسی وقت موجود تھے جب وہ وہاں میں جھک رہے تھے۔

طہات القرآن آیہ نمبر ۳۳-۳۴

إِضْطَفَكَ اِسْمَ (اے مریم) تجھے جنم

طہرک تجھے پاکیزہ

بِإِسَاءِ الْعَالَمِينَ جہنم میں عورتمیں

الْقِسِي توفیق کر

إِنْبَاءُ الْغَيْبِ غیب کی خبریں

مُؤْمِنِي ہمیں کوئی کہتے ہیں

مَنْ يَفْقَهُ اُن کے پاس

يُلْقُونَ دھڑکتے ہیں

الْقَلَمِ قلم



کائنات کے مکمل ہمارے ہونے

مُحَمَّدٌ

وہ بخلائے ہیں

يَخْتَصِمُونَ

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

حضرت مریم پر بائبل پر مشرقی و جوامع کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مریم ایک انتہائی پاک باز، عینک بیست و دو سال کی عورتوں میں ایک عظیم خاتون ہیں، اللہ نے ان کو نہ صرف برگزیدہ بنایا تھا بلکہ ان کی عبادت و عبادت میں بھی ان کا اہل مقام ہے۔ یہ وہ خلیفہ ہے جو دنیا میں بہت کم عورتوں کو نصیب ہوتا ہے۔ لہذا ان کی عبادت و عبادت خاتون پر کسی طرح کا اقامہ و اہل ایک بدترین بات ہے۔

حضرت مریم کی پرورش کے سلسلہ میں قرآن و احادیث کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت مریم کی والدہ جو دھن ان کو اللہ کے لئے بیکل کی قربان کر دیا تھا، چنانچہ وہی جس اس لئے جو مسئلہ اپنے اندر ہی نہ نکلتا تھا کہ بیکل کے عبادت کو ادا کر دے وہ کسی کی ذمہ داری پر ہیں۔

قرآن و احادیث کی مبنی تو ہر مرتبہ حضرت مریم کے ساتھ حضرت زکریا علیہ السلام کا نام لکھا اور ہر بار وہ ان کی ذمہ داری پرورش پائی رہیں۔ یہاں اس کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ حضرت مریم جن کی تربیت حضرت زکریا نے کی وہ اپنے وقت کے عظیم شخصیتوں میں سے ہیں جس بات کا لکھا ہوا ہے ہے کہ حضرت مریم کی شکل اور چہرہ کو طبیعت کے خاص میں پرورش پائے کا موقع ملا جو خود ان کی ایک بہت بڑی عظمت کی دلیل ہے۔

إِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ يٰعِيسَى ابْنُ

إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ فَاسْمِعِي الْيَسُوعَ ابْنَ

مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَتِ

رَبِّ أَلَمْ يَكُنْ فِي وَلَدٍ وَلَمْ يَمَسَّ فِي بَشَرٍ قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ  
 يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِنْ أَقَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿١٠﴾  
 وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿١١﴾ وَرَسُولًا إِلَىٰ  
 بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ﴿١٢﴾ أَنِّي أَخْلُقُ  
 لَكُمْ مِنَ الظِّلِّ كَهَيْئَةِ الظِّلِّ فَإَنْفَعُ فِيهِ فَيَكُونُ ظِلًّا يَبَازِغُ  
 اللَّهُ وَأَمْرِي الْأَكْمَرُ وَالْأَبْرَصُ وَأَمْرِي الْمَوْثِيُّ بِأَذْنِ اللَّهِ وَ  
 أُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْفُرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنْ فِي ذَلِكَ  
 لَآيَةٌ لِّكُم إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ  
 التَّوْرَةِ وَلِإِحْصَاءِ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي خُيِّرْتُمْ وَجَعَلْتُكُمْ  
 بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ قَاتِلُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا إِنْ لَمْ يَكُنْ  
 قَاتِلُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا أَحْسَسَ عِيسَىٰ مِنْهُمْ  
 الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ  
 أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَأَشْهَدُ بِمَا قَامَ مُسْلِمُونَ ﴿١٥﴾ رَبَّنَا آمَنَّا  
 بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿١٦﴾  
 وَمَكْرُؤًا لِّمَكَرِ اللَّهِ وَنَكْرًا لِّمَكَرِ الْكَافِرِينَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵۵-۵۴

اور جب فرشتوں نے کہا کہ سریم اللہ تجھے ایک ایسے گھڑی (پیلے کی) خوشخبری دیتا ہے جس کا نام  
 حج ابن مریم ہوگا۔ دیکھو! آخرت میں بلاے و جزا والا اور اللہ کے مقرب بندوں میں شمار ہوگا۔  
 وہ لوگوں سے اس وقت بھی بات کرے گا جبکہ وہ گہوارے میں ہوگا اور بڑے ہو کر بھی وہ  
 مہین میں سے ہوگا۔ مریم نے کہا: ہر دو گوارے والے بچہ کیسے پیدا ہوگا جب کہ مجھے تو کسی شخص  
 نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔ ارشاد ہوا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ کسی  
 کام کے کرنے کا قصد کرتا ہے۔ کہتا ہے: ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ اس کو کتاب و حکمت یعنی  
 تورہ و انجیل کا علم سکھائے گا اور وہ اپنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا جائے گا۔ اور جب وہ  
 عیسیٰ رسول کی حیثیت سے آئے تو اسوں نے کہا میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس  
 نشانیں لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے گھرے سے پرندے کی شکل بناتا ہوں۔ اس میں  
 بالوک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ میں اللہ کے حکم سے پیدا ہونے والا ہوں اور  
 کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تم  
 کیا کھا کر آئے ہو اور کیا اپنے گھراں میں بیچ کر کے رکھتے ہو۔ اگر تم ایمان لائے والے ہو تو اس  
 میں تمہارے لئے نشانیں موجود ہیں۔ اور میں توریت کی تصدیق کر لے والا ہوں اور اس لئے آیا  
 ہوں کہ تمہارے لئے (اللہ کے حکم سے) بعض نئی چیزوں کو حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی  
 تھیں۔ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ ہمد اللہ ہے ذہور اور میری  
 پیروی کرو بلاشبہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی بلکہ تم ہی کی بندگی کرو۔ میں سیدھا سچا راست  
 ہے۔ جب عیسیٰ نے عموں کو یہ کہی اسرائیل کو روانہ کر کے کہ میں تمہاری طرف سے آیا ہوں تو انہوں نے کہا۔ اللہ کے  
 لئے میرا وہ گھر کون ہے۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے دو گوارے ہیں اللہ پر ایمان لائے اور گوارے  
 کہ ہم اللہ کے گھر میں تسلیم کرنے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار آپ نے جو حکم فرمایا کیا  
 اسے ہم نے مان لیا اور رسول کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ ہمارا نام ماننے والوں میں لکھ بیٹھئے۔ پھر  
 ہی اسرائیل حضرت عیسیٰ کے خلاف غیبتہ میں گئے لگے تو اللہ نے بھی یہی حکم فرمایا کہ میں اللہ سے  
 بڑھ کر نہ پیر کرنے والا ہے کون۔

لغات القرآن آیہ نمبر ۵۱۴۳۵

وَحِیَّةٌ	ہلات بدوحش
الْقُرْبَىٰ	قریب والے
يَكْلَمُ	کہہ کرے گا بات کرے گا
الْمُهْلُ	گھوڑہ
كَهْلٍ	بڑی عمر
لَمْ يَمَسَّ	مجھے نہ چھوئے ہاتھ نہیں لگاؤ
بَشَرٍ	مساں آدمی
فَصَىٰ	میں نے
أَبْطِئَ	سستی
هَيْهَ	کل
انْفِخَ	میں پھونکا ہوں
ظَهَرَ	پیدا
أُتِرَىٰ	میں اچھا کر دیتا ہوں
أَلَا يَوْضُ	کوزی
الْأَكْفَىٰ	پیدا کئی اٹھا
أُحَىٰ	میں رہا کرتا ہوں
أَنْتُمْ	میں تمہیں بتا رہا ہوں
بَدَّعُوهُ	تم حج کرتے ہو ذریعہ کرتے ہو
بَيَّوْتُ	گمراہ (بیستہ گمراہ)
مَعْرُومٍ	حرام کردیا گیا

مَنْ أَنْصَرَنِي	مَنْ يَنْصُرُنِي
أَلَمْ أَحَاطْ بِكُمُ	أَلَمْ أَحَاطْ بِكُمُ
أَتَقْصِرُ عَنْكُمْ	أَتَقْصِرُ عَنْكُمْ
أَشْهَدُ	أَشْهَدُ
إِنَّمَا	إِنَّمَا
أَنْتُمْ	أَنْتُمْ
الشَّاهِدِينَ	الشَّاهِدِينَ
مَكْرُؤًا	مَكْرُؤًا
عَمْرًا لِلَّهِ	عَمْرًا لِلَّهِ
تَحِيْرًا لِّمَا كُفِرْتُمْ بِهِ	تَحِيْرًا لِّمَا كُفِرْتُمْ بِهِ

### تَفْسِيْرُ آيَةِ نَمْرِ ۵۴۳۵

جب حضرت مرثدہؓ کو مصلحت کے امور یکہ پر پیدا ہوئے، ان کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے انتہائی غضب سے کہا جب کہ مجھے کسی انسان نے نہ تو شک نہیں لگایا ہے مگر میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہونے کی اطلاع تو شہری کے اتحاد میں کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ اے مرثدہ! میں تجھ کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ تھانہ تھانہ، درخت و طاقت سے یہ بہت باہر نکلتا ہے جس طرح اللہ نے آدم کو میری طرف سے پیدا کیا ہے اس طرح انا بھی تیرے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس بات سے اللہ نے میرا جیوں کی اس اطلاع کو دور کیا ہے جو انہوں نے عیسیٰؑ کے پیدا ہونے پر حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنا دیا اور اللہ پر عیسیٰؑ کے اس الزام کی روید ہے کہ حضرت مرثدہؓ (صوفیہ) کسی گنہگار تک نہیں ہیں۔

چونکہ قرآن کریم کا مفہوم کوئی قصہ کہانی نہ ہو سکتا ہے بلکہ ان نکتے سے خطاب اللہ ہے جس پر عیسیٰؑ اور یہود یوں کی صدیوں کی جہالت نے مردود ہمارے ہوسے ذلل کر دئے تھے کہ اللہ کا حصہ بنا کر عیسیٰؑ کا قیام جس لئے حضرت مرثدہؓ کی پڑائش کو صاف کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے اسی خطبہ میں اعلان فرمایا کہ اب حضرت عیسیٰؑ میں مرثدہؓ کی اس نکتہ کو خارج مانتا ہوں جو نے لڑا تھا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ دہانے مجھ کو کے روئے نہیں ہے۔ روئے ہوئے کا عیسیٰؑ دانا چاہتا ہوں۔

مگر حضرت یسٰیؑ کے اس خط کاغذی اسر پہ پڑی، اُسکیں ہوا اور انہوں نے بڑی شجرت سے فطرت پروردگار کو سراہا۔ جب حضرت یسٰیؑ نے اس بات کا اندازہ کر لیا کہ وہی خدا ہے جس کی مخالفت پر کہہ رہے تھے ہیں تو انہوں نے کہا تم میں سے نہ چٹائی و قائم کرنے میں کہا کہ یہ اللہ کے ہیں، ان کے لئے ہر اہم دعا ہے۔ اس پر کچھ دنوں بعد انہوں نے کہا کہ اللہ نے ان کو قائم کرنے میں ہمارا ہاتھ ہے۔

یہی دو صورتیں ہیں جنہوں نے حضرت یسٰیؑ کو دیکھ کر ان کی حقارت کی اور ان کے خلاف عمل کیا، ان صورتیں امتیاز کو خود میں لے کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی باتوں میں سے اپنے اوقات میں دل برداشتہ سے عدم کاہد و گارہ سے آئیں۔

### رَدَّ قَالَ اللَّهُ

يَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَرَافِعَكَ إِلَىٰ وَمُطَهِّرَكَ مِنَ الَّذِينَ  
كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ لَتَوَّىٰ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ  
يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ إِنِّي مَرْجِعُكُمْ فَأَخَذُكُمْ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ  
فِيهِ تَعْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا  
شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ۝ وَأَمَّا  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَ  
اللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَ  
الذِّكْرِ الْمَعِينِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ  
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا  
تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

ترجمہ: زبیر علی خاں

یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے اسرائیلی میں تجھے دابہس لے لوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تجھے ماننے سے جنھوں نے انکار کیا۔ ان سے میں تجھے پاک کروں گا اور تیری بیوی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنھوں نے تیرا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کی واپسی میری ہی طرف ہوگی اس وقت میں ان باتوں کا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے فیصلہ کروں گا۔ جن لوگوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے انھیں دبی اور آخرت میں سخت سزا دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جو لوگ ایمان لائے اور تمہارے نے نیک اعمال کئے انھیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور اللہ ظالموں کو کبھی نہیں رکھتا۔ یہ آیات اور پر حکمت مضمون ہم علی آپ کو سنار ہے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہی سب سے اہم ہے۔ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ مگر اس نے حکم دیا "ہو جا تو دوبارہ کی"۔ یہ اصل حقیقت ہے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کو بتائی جارہی ہے۔ آپ ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو شک کرنے والے ہیں۔

لغات القرآن ۱۰۲۵۵

ایمّی مَنُورَہِکَ	میں تجھے پہنچانے والوں کا لشکر جو تیری کامیابی کے لیے ہمارا وطن اس کے اصل میں رہا ہے
وَالْمُشَکَّ	دھماکے سے پہنچانے کے ہیں
الْمِی	تجھے اٹھاؤں گا
مُطَهَّرَہِکَ	اپنی طرف
إِنْتِخَوَہِکَ	تجھے پاک رکھوں گا
لَوَہِ	جنھوں نے تیری بھڑائی کی
مَوَاجِعُہُمْ	ہم
مُتَحَدِّہُمْ	تمہیں لڑنا ہے
مُتَحَدِّفُونَ	میں نصیر کروں گا
	اختلاف کرنے والے

عَذَبٌ	جس نے سزا دیا
بُؤْسٌ	پورا بدبو دار جگہ
خَوْزٌ	جسے (اچھڑکی) جی ہے
نَلَوُ	بھر پاتے ہیں
لَذِكْرُ الْحَكِيمِ	تسکوت والا اور
سَوَابٌ	ملی

### اشریح آیت نمبر ۲۰۳۵

سو ۱۰۔ غرض ان کی بہت ۵۵ سے ۶۰ کا حصہ یہ ہے کہ تمام یہودیوں نے جرقوم ہی امرائیکل میں سے حضرت عیسیٰ کی موت کا نظارہ کر کے آپ کو قصاص پہانے اور دوا سے کے لئے طریق طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔ ان طرح طرح کے کڑبات لگا کر سے تھے یہودیوں نے، دشا وقت وہاں سے ہر تیرے گریہ کو بھی جہاد کو گرفتار کر رہے تھے۔ چنانچہ بادشاہ نے حضرت عیسیٰ کو گرفتار کر کے کے آپ کا روئے بچھے تاکہ ان کو گرفتار کر کے چھائی پر جھونک دیا جائے۔ یہ صورت حال یہودیوں کے ہاتھ میں تھی اس وقت حضرت عیسیٰ نے آپ کی تھیں اور اس کے لئے کہا کہ جب کہ شاہ کے گوت نہیں گرفتار کر کے لئے چھوئے دے ہیں جنہیں اس کا پیشہ ہو جانا چاہئے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مخلص کرنا چاہے اس کو سادھا رہا کر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں ہو سکتا کہ اللہ در سہلی کے دشمن نہیں چھائی پر لگا دیں میں نہیں آجوں نہ طرف اٹھایا ہو اور ان دشمنوں کے لئے نہیں دقت ضرور ہے جس کی تمام کے قریب اور ہمارے میں پہنچ کر طبعی موت دے گا۔ چنانچہ اللہ نے اپنے بندوں کو چھوڑ دیا اور حضرت عیسیٰ کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ یہی کریم اللہ کے بندوں میں سے ہے کہ حضرت عیسیٰ آج بھی آسمان پر رہ رہا ہو جہاں۔ آپ کی موت کے قریب دشمن میں سے آج سے ان کے لئے عذاب ہے اور فراموش کر گئے۔ حضرت عیسیٰ کی نافرمانی ہوئی شریعت اور آپ کی نبوت پر ایمان لائیں گے۔ آپ کی ہر دلی درخواست کر رہے ہوئے جہاں عذر و جزو کو نظر انداز کر لیں گے۔ صاحب کو تو دینا ہے؟ یہ کو موصوفہ فرمائیں گے۔ یہی کریم اللہ کے بندوں ہے کہ آپ اس کے بعد حضرت مرث مرثیہ تک قیام فرمائیں گے۔ بعض اٹھیں میں چالیس سال کے قیام کا بھی ذکر آیا ہے۔ پھر آپ کی طبعی وقت سے ہوئی اور آپ کا جنازہ پڑھایا جائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ کے پہلو میں دھڑک رہا ہے۔ میں دفن کیا جائے گا۔

قرآن کریم کی واضح بات اور احادیث متواترہ سے یہ حقیقت ظاہر رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تاریخ بھی آسمانوں



یونہی موجود ہیں اور قرب قیامت وہ بارہ طرفہ لائیں گے۔ یہی عقیدہ ہم سب اہل سنت و اجماعت کا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی حیات ہر گز بدواً تک، یہ ظالمیہ ہے پر عمل رہے ہیں جس پر بودی اور عیسائی چل کر گمراہ ہو چکے ہیں۔ ہر ماں آج بھی حضرت عیسیٰ کو اپنے دے دے کھاتا ہے۔ گرجاؤں میں کو بھی مانتے ہیں اور یہی کرم چٹکی ختم نبوت میں کسی طرح کا کوئی شبہ نہیں کرتے۔

فَمَنْ حَاكَمَكَ فِينَهُ مِنْ بَعْدِ مَا

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ أَتَاءَ مَا وَابْنَاءُ كُفْرٍ  
نِسَاءَ مَا وَابْنَاءُ كُفْرٍ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ  
لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝۱۱۱ إِنَّ هَذَا هُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا  
مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ۝

ترجمہ: آیات ۶۳ تا ۶۷

(اے محمد ﷺ) اس ظلم کے جاننے کے بعد بھی جو کوئی جھٹلانا کرتا ہے۔ آپ اس سے کہہ دیجئے کہ آؤ تم اور ہم ٹھوس دلائل آجائیں اور سچ سچی باتوں کو بھی لے آئیں۔ اور حکمِ حق کا بھی اور جھوٹوں پرانہ کی لعنت بھیجیں۔ یہ بالکل صحیح واقعات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ بلاشبہ اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔ کہہ رہا ہوں تو بے شک اللہ خدا کرنے والوں کو اس طرح جانتا ہے۔

نکات القرآن آیہ ۶۳ تا ۶۷

خارجی کتب  
آپ سے ملتا ہے  
آپ کا



## قُلْ يَٰٓأَهْلَ

الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ  
إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا  
أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا  
مُسْلِمُونَ ﴿۱۰۸﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۸

اے نبی ﷺ! آپ پھر دیجئے کہ سب اہل کتاب یکساں بات کی طرف آج دیجوں ہمارے اور  
تمہارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بدعت نہ کریں گے اور۔ اس کے ساتھ نہ سجاو  
شریک نہ رکھیں گے۔ یہ ہم اللہ کے سوا کسی معبود کو اپنا پروردگار نہیں مانتے۔ (اے نبی ﷺ!) پھر اگر  
وہ اس سے منہ پھیریں تو کہنا چئے کہ تم کو اور جتنے بھی اللہ کی بندگی و اطاعت کرے والے ہیں۔

لغات قرآن آیت نمبر ۱۰۸

کَلِمَةٍ	لفظ
سَوَاءٍ	یکساں، برابر
بَيْنًا	تار بند میں
الْأَعْبَادِ	پسندیدہ کی چیزیں کرنے سے
لَا نُشْرِكُ	ہم شریک نہیں کریں گے
شَيْئًا	کچھ
لَا يَتَّخِذُ	نہیں مانتے گا
أَرْبَابًا	معبود (رب کی طرح ہے)
اشْهَدُوا	تو گواہی دو
مُسْلِمُونَ	کہاں سے



حرام اور حلال کی مرض سے خبر دے گا۔ یہ شخص کی بات سننا بھی مکمل حرام ہے اور یہ بھی جو نصیحت کی ہو وہی ہے جس پر عمل کرو جو خود بھی کرنا چاہتا ہو۔ دوسروں کو بھی مارا دیا سے بھگادینا۔ ظالمیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی کریم علیہ السلام کی رہنمائی سے یہ کہنا ہے کہ گریہ و غنا ہی نہایت ہے جتنی قدر ساری زمین کو کھجور کے صرف ایک پلوں کی طرف آدھائی جوا ملتی ہے۔ اس سے جویت ہیں لیکن اگر ان کے نزدیک اپنی گڑی اپنی زمینیں اور انہی کو اصل جودہ قرار پاتے ہیں کہ یہ جودہ ہی کے خلاف ہے اور یہ زمینیں ہی کے خلاف ہیں۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا  
 أُنزِلَتْ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥٠﴾  
 مَا تَشْتَرُوا لَكُمْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْ آخِرِهِ وَلَكُمْ فِيهِ عِلْمٌ قَلِيلٌ  
 تَحَاجُّونَ فِيهِمَا لَيْسَ لَكُمُ بِهِ عِلْمٌ وَلِلَّهِ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ  
 لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥١﴾ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَكَانَ  
 لَكِنَّا كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٥٢﴾  
 إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا هَؤُلَاءِ  
 النُّجُومَ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾  
 وَذَاتَ ظُلُمَةٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَضِلُّوكُمْ  
 وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٤﴾ يَا أَهْلَ  
 الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٥٥﴾  
 يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْفُرُونَ الْحَقَّ  
 وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾

عالم کتاب تم پر ایمان کے بارے میں ہم سے کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ تو زمین اور  
 آسمانوں کے بعد ہی اُن کی مٹی ہیں۔ تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔ قرآن باتوں میں خوب  
 جھگڑتی ہو مگر کچھ نہ کچھ علم تمہارے پاس تھا مگر انکی توں میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں  
 علم تک نہیں ہے۔ جسے صرف اللہ چاہے قرآن میں چاہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ تم نہ بدلتے تھے  
 اور نہ میری۔ بلکہ دو توراہ ست پر قائم "مسلم" تھے وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ جو شراب، خنزیر  
 سے سب سے قریب تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کے طریقوں کو اپنا لیا ہے۔ اور یہ مٹی (چٹکتے)  
 ہیں اور وہ لوگ ہیں جو پر ایمان سے آئے ہیں۔ اعدائے ایمان کا بددعا ہے۔ سے ایمان دلا  
 اس کتاب میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ وہ کسی طرح تمہیں راہ حق سے ہٹا دے۔  
 حالانکہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں کسی کو گمراہ کیس کر دے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ اے  
 اہل کتاب تمہاری آیات کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم لوگوں کے حور و مولد ہو۔ عالم کتاب تم  
 حق کے ساتھ باطل کو کیوں ملائے ہو۔ جس حق کو تم ابھی طرح جانتے ہو اسے (جان بوجھ کر)  
 کیوں چھپاتے ہو۔

لغات القرآن آیہ نمبر ۶۵-۷۳

لَمْ نَحْأْجُزْ لَمْ یوں جھگڑتے ہو

هَآ اَنْتُمْ تم نے

مَوْلَاۤءِ یوں

حَآجِبْتُمْ تھم چھپاتے

حِیْفٌ حریفانہی حیات کرے والا



هَدَى اللَّهُ أَنْ يُؤْتَى أَحَدٌ مَثَلُ مَا أُوتِيَ عَمْرَأَةٌ يُجَاهِدُكُمْ  
عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنْ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ  
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ  
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝



ان کا کتاب میں سے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس نبی کے سامنے والوں پر جو کچھ نازل  
ہوا ہے اس پر کچھ ایمان نہ آدا اور تمام کو اس سے ٹکار کر دو۔ شاید اس طریقہ سے وہ بھی (اسلام سے)  
بچ رہا نہ ہو۔ وہ آج کل میں ایک دوسرے کو کھاتے ہیں کہ چاہے وہ بھولوں کے سر کسی کی بات نہ  
مانا۔ اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے کہ جنت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ (وہ کہتے  
تھے کہ) جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے کیا اس جیسا کسی اور کو بھی دیا گیا ہے۔ (یہ) (قیامت میں) تمہارے  
دب کے سامنے تم سے جنت کریں گے۔ اے نبی! ان سے کہہ دیجئے کہ فضل و کرم تو اللہ ہی کے ہاتھ  
میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے۔ وہ بڑے وسیع علم والا ہے اور اپنی رحمت کے لئے جس کو  
چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے۔ اللہ بڑے ہی فضل و کرم والا ہے۔

لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ

وَجْهَ الْمُنْهَارِ

نَبِيَّ

أَنْ يُؤْتَى







سواری سے ہوا۔ اس نے جہیز ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ امیوں (یعنی میرا بہنوں کے) سواٹے میں ہم پہ کوئی گرفت یا سواٹہ نہیں ہے۔ یہ اللہ پر بالکل محبت گھڑ رہے ہیں حالانکہ وہ بھی اس بات کو انجلی طرح جانتے ہیں۔ دو ٹوک جواب دہوں کو پورا کریں گے اور اللہ سے ڈرتے رہیں گے تو بے شک اللہ کو وہ لوگ بہت پسند ہیں جو کوئی حقیر کرتے ہیں لیکن وہ لوگ جو اپنے وعدوں اور قسموں کو گھیا تیتوں پر بچھا دیتے ہیں ان کے لئے "خُزْتُ" میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ قیامت کے دن اللہ ان سے کلام فرمائے گا کہ "نَکُوْا تَحَرُّمُ" سے دیکھو گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ ان کے لئے سخت اور دردناک عذاب ہوگا۔ ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی کتاب کو زبان سے اٹھ بکھر کے ساتھ پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ وہ جو ساتھ پڑھا ہے جیل وہ بھی کتاب ہی میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں پڑھا۔ کہتے ہیں یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں دے دے جاتے بلکہ اللہ کی محبت گھڑتے ہیں۔

### تِلْكَ الرُّسُلُ اَمَّهٖ ۱۸۵

اِنْ تَاْمَنُوْا	مگر تو اس کے پاس نانت رکھو
يُّوَدُّهُ	وہ اس کو ادا کرے
مَسِيْلٌ	رستہ
اَوْھٰی	اس سے پورا کیا
يَشْرُوْنَ	چاہتے ہیں
اِيْمَانٌ	نعمتیں
لَا عِلَاقَ	صبر نہیں ہے
يَلُوْنَ	مردار ہے
اَلَيْسَ لَهُمْ	ایسا تو ان کو (اَلَيْسَ اَمْ رَہائی)
لَا حَسْبُوْهُ	نہ کہ تم ان کو سمجھو (اَلَا حَسْبُوْهُ اَمْ رَہائی)

## تشریح آیت نمبر ۵۷: ۷۸

یہودیوں کو سچے ہوسے میں بہ جوش تھی تھی کہ یہی اہل علم و فضل ہیں اور سدا دینا جاہل ہیں ان کا ذلیل بن کر اُتر کر تشریف  
 دہرے غیر اہل کتاب کے ہاں میں جانے کر لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور کہتے تھے کہ ہمیں اس کی اجازت ملنے  
 دے دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کی بڑی جتنی سے تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے زیادہ کرم اور کیا ہو گا کہ ایسے  
 ہوسے لگا جائے اور پھر اس پر یہ دعویٰ کیا جائے کہ اس کا حکم ہمیں اللہ نے دیا ہے۔

حضرت سعید ابن جبیرؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یہودی کہتے ہیں کہ تمنا چھ عربوں کا ہاں لینا  
 اور سے لے جائے اور اس مسئلہ میں ان سے پوچھا کہ کوئی اثر نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے دشمنوں نے یہ بات باطل  
 مجھوت کی ہے۔ سوائے امانت کے جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں تلے ہے۔ اگر زمانہ جاہلیت میں کسی نے کسی کے پاس امانت  
 رکھ لی ہے تو وہ اس کو لوٹا کر لی ہوگی۔ دو امانت خدہ کسی پر بیڑ گاؤں کی ہو یا کسی گناہگار کا حق کی۔ ہجرت کے وقت نبی کریم ﷺ  
 نے گناہگار کی امانتیں اس تک پہنچانے کے لئے حضرت عقیقہؓ کو کہہ کر منسوک کر کے لے جانے کا حکم دیا کہ وہ انہیں جو گناہ لے آپ کے پاس  
 رکھ لی تھیں وہ ادا کر کے کسی سے واپس نہ لے کر لیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بھی کسی کو خیانت کا حکم نہیں  
 دے سکتے اس سے بڑھ کر اللہ پر اور کیا بصورت ہو سکتا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو بد مذہبی کی اجازت دی ہے۔ ان آیات  
 میں اللہ نے یہودیوں کی اسی گناہگاری ذہنیہ سے پردہ اٹھا کر بتا دیا کہ اہل کتاب میں بعض لوگ انتہائی دیانت دار ہیں جن کی بددیانت  
 بھی بے جا ہے ہیں کہ یکسے بناوے کر بھی دیکھیں دینے کے روادار نہیں ہیں۔ اللہ کو ایسے لوگ خفت ناپسند ہیں۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک  
 عہد کی پابندی کرنا پسند ہے۔ اللہ اور اللہ کی پابندی نہ کرے۔ انہوں کو سخت ناپسند کیا گیا ہے کسی شخص کے ہاں کی خیانت کا اس نے کر  
 اپنی امانت میں لیا جائے اور پھر اس عہد کو توڑ کر خیانت میں خیانت کر لی جائے یہ بدستور ہے پسند نہیں ہے یہ بھی امر بائعہ کہ جو لوگ  
 دینا کے معمولی فائدے کی خاطر اللہ کے لئے عہد اور انہیں کے عہدات کی پاداشی کرتے، اٹے خندہ معاہدے کو توڑ دیتے  
 ہیں اس کے خلاف کرے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ لوگ تو مت کیوں اللہ کی قسموں اور اس  
 کی فکر کرم سے محروم رہیں گے۔ اس کی حاسہ جانی میں ان کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔ وہ گناہوں کی نعمت کدھی عہد کو توڑنے سے پاک نہ  
 ہو سکیں گے جس کا لاری نیچہ جہنم کی آگ میں ڈالا جائے۔ عطا صبیحہ ہے کہ اللہ سے پاک ہے اللہ کے عہد کو توڑنے والوں کا خیانت  
 کرے۔ انہوں کا اور جو بھی تھیں کہ کر دینا کی معمولی اور حقیر حالت بطورے کا اہم نام بتا دیا گیا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ دین کی نگاہ  
 اپنی چیزوں کے ہرے لئے کے عہد اور آپس کی قسموں کو توڑنے لگے ہیں۔ اللہ انہیں کے عہدات کو درست نہ دیکھے ہیں نہ اللہ سے کئے

جوئے قول و قرار پر قائم رہتے ہیں بلکہ اہل بدعت کے لائحہ عمل اللہ کے منکلمات و تدبیریں کرتے ہیں، آسمانی کتابوں میں تدبیریں کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں اپنا پیش کرتے۔ جوئی نہیں کہ کریموں کی ہل و ستار حاصل کرتے ہیں انہیں سچو سچ کی راحتیں نصیب ہوتی ہیں اور اللہ کی رحمت کی غایت و وسعت۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کر رہا نہیں ہے۔ وہ لوگوں کی قیادت میں سے پاک ہوں گے اور ان کے لئے درود پاک و عذاب ہوگا جس سے وہ بچیں گے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْتُبَ  
وَالْحُكْمَ وَالشُّبُهَةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ  
دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ الْكُتُبُ  
وَبِمَا كُنْتُمْ تَذَرُونَ ۚ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا  
لِمَلَائِكَةٍ وَالنَّسِيبِ أَرْبَابًا أَمْ يَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ  
أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۚ

کسی طرح کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کتاب و حکمت و رحمت سے سرفراز کرے اور وہ لوگوں سے یہ کہتا ہو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بت کے بت چلو۔ بلکہ وہ تو یہی کہتا ہے کہ تم اللہ سے منجنا جاؤ، میں کتاب کی تعلیم کا مقصد ہے جسے تم پڑھتے پڑھاتے ہو۔ وہ تم سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم اللہ کے بت سے منجنا کو اپنا پروردگار بناؤ۔ جب تم ایمان لائے آئے ہو کہ وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم دے گا۔

نہات القرآن ج ۲، ص ۸۰۲

اِنْ تَوَلَّوْا

یہ کہیں کو



وَأَذْأَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَّا  
 أَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحَكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ  
 لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ  
 عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْرِي قَالَوْا أَقْرَرْنَا وَقَالَ فَاشْهَدُوا وَإِنَّا مَعَكُمْ  
 مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ  
 الْفَاسِقُونَ ۝ أَفَتَعِدُّونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْبُودُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝  
 قُلْ لِمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ  
 وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَ  
 عِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ  
 لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ  
 مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا  
 كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ  
 الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاءُكُمْ  
 أَنْ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝

[illegible]





نبی ہادی بندگی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ صرف ایک اللہ کی عبادت و بندگی کا طریقہ سکھاتا ہے۔ البتہ انبیاء و کرام کا یہ حق ہے کہ لوگ ان سے ایسا ہی سیکھیں مگر ان کے مخرجوں کو دینا نہیں ملے گا۔ ان کی جڑ ہی کریم اور ان کے ساتھ امانت کا دیر انبیاء کریم۔

اللہ تعالیٰ سے دیا گیا ہے جتنے بھی مہیا و کرام علیہم السلام کو بصورت فرما رہے ہیں وہ سب ایک ہی دین کے سلسلے میں ہیں۔ ایک نے دوسرے کی تردید نہیں بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ نے اپنے سے پہلے انبیاء و کرام کی خدمت ہی کی ہے۔ یہ تو ہمیشہ کی ایک صدا رہی ہے کہ وہ انبیاء و کرام کی عبادت کر کے سب سے خیر اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ ان کی ہر ایک عبادت کا یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی نبی کے بعد دوسرا کوئی ہی آئے تو پہلے ہی اللہ میں آئے دے گی کہ اس کی جتنی باتیں تھیں۔ اور اس کی بھی ناکہ دہرہ دہرہ کر جانے کے بعد میں آئے دے گا۔ یہ سب سب ایسا ہی ہے کہ اس کی حالت و فعلہ ہی دیکھئے۔ چنانچہ تمام انبیاء و کرام اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ اللہ سے ملے ہوئے ہیں کہ پورا کرتے ہیں۔ اور یہ کرام کے علاوہ اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے بھی دوسرا نیکو اور صالحی باتوں کو اس بات کی خوشخبری دی کہ اللہ سے ایک ایسے نبی آئے گا جسے میں تمام جہنم کے سردار ہیں گئے یہ بگڑنا آج بھی بن آسانی انہوں میں موجود ہیں جن میں انبیاء و کرام آئے ہیں۔ ان کے دلوں میں اس بات کی ناکہ دہرہ دہرہ کر دے کہ ان آفریں ہی پر ایمان لائے۔ انہوں نے جو بڑی عسکریوں والے ہیں اور ان کے ساتھ اور امانت کریم۔

دوسرے دینی امور میں سب اہل خوشخبریوں کا معاملہ کیا کریم اللہ کو دینے کے لئے ہر شخص کو دیکھو کہ اس کے لئے کس کا اس لئے نہیں کرتے تھے۔ ان آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اس طرح سے عہد کیا ہے کہ وہ اپنی عبادت کو خالص اللہ کی رضا کے لئے صرف کر دیں، اور حضرت عیسیٰ کی امت پر عمل کریں اس میں اس کی نصیحت ہے۔ ان آیت میں سے حضرت محمد ﷺ کی خدمت کا مسئلہ بھی واضح حقیقت بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ کیونکہ اور انبیاء و کرام کی طرح اگر آپ کے بعد کسی کوئی نبی یا رسول آئے، اللہ تعالیٰ آپ ہی کے لئے ناکہ دہرہ دہرہ کرے گا۔ اس کی کتابیں بتاتے ہیں کہ یہ خلاف آپ نے فرمایا کر دیا۔

پھر یہ بعد کوئی نبی نہیں ہے تو رسول نہیں ہے۔ اللہ نے میرے وہ دین کو بھی مکمل کر دیا ہے اور نبوت کو بھی۔ نبی کریم ﷺ کی فرمائیں تمام الامور ہیں آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی رسول آئی نہیں سکتا۔ آپ کے بعد جو بھی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرنا ہے وہ جھوٹا ہے اس کے سامنے دلوں کو اس سے توجہ نہ کر لیا جائے۔ وہ خلاف اللہ کے عہد آپ سے بھانپ کر نہ ہوگا۔

لَسَنَ تَسْأَلُوْا اِلَّا رَحْمٰتِيْ تَنْفَعُوْا مِمَّا تَجِبُوْنَ هُوَ مَا  
تَنْفَعُوْا مِنْ شَيْءٍ اِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝۴

ترجمہ: ۴۔ اے لوگو! تم صرف میری رحمت سے فائدہ اٹھاؤ گے جو تم کو ملے گی۔ اللہ اس سے بخوبی آگاہ ہے۔

جب تک تم اپنی پندہ و ہمارے محبوب چیزوں کو اللہ کی رضا میں خرچ نہ کرو گے اس وقت تک تم ہی نکل نہیں سکتے۔ اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو یا اللہ اس سے خوب بخیر ہے۔

ثلاث القرآن آية رقم ٩٢

[illegible]

اِنْ تَنْزَلَ التَّوْرَةُ فَقُلْ فَاَتُوبَا بِالتَّوْرَةِ فَاَتُوبَا اِنْ كُنْتُمْ  
 صَادِقِينَ ۝ لَمَنْ اَلْتَمَزْ عَلَى اللّٰهِ الْكُفْبُ وَمِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ  
 قَالُوْكَ هُمْ الظَّالِمُوْنَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ الرَّحْمٰنِ  
 حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ  
 لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ فَبِمَا اَيْتُ يَتَّبِعُوْنَ مَقَلَّهُ  
 اَبْرَهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا وَشِئْ عَلَى النَّاسِ حِجُّ  
 الْبَيْتِ مِنْ شَطَاغٍ اِلَى سَبِيْلٍ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ  
 الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ يٰ اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ  
 شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يٰ اَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصَدُّوْنَ عَنْ  
 سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَمْنٍ تَجْعَلُوْنَهَا عِوَجًا وَاَنْتُمْ شٰهِدُوْنَ وَمَا اللّٰهُ  
 بِعَاقِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُطِيعُوا غَرِيقًا  
 مِنَ الَّذِيْنَ اَوْتُوْا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كُفْرًا ۝  
 وَلَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُثَلُّ عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَّسُوْلُهُ  
 وَمَنْ يَتَّخِذْ بِاللّٰهِ فَذْهُدًى اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝

ترجمہ: آیہ ۳۳-۳۴

کتاب کی تمام چیزیں کی اسرائیل کے لئے حلال تھیں۔ سوائے ان چند چیزوں کے جو

توریت نازل ہوئے سے پہلے یسوت نے خود اپنے درجہ اہم کر لی تھیں۔ آپ کہہ دیجئے تو رب سے نہ کراؤ اگر تم چاہو اس کے بعد جو شخص بھی اللہ پر جھوٹ گواہتا ہے وہ ظالموں میں سے ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے آیات اور شان فرمادی ہے۔ تم میری راہ پر قائم رہتے ہوئے دین ابراہیم کی پیروی کرو۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

بے شک سب سے پہلے گھر جو تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے وہ اسی ہے جو کہ میں ہے سب کے لئے برکت والا۔ سارے جہان کے لئے رہنما۔ جس میں کھلی نکالیاں ہیں۔ ان میں سے ایک مقام ابراہیم ہے۔ جو کسی اس مبارک گھر میں داخل ہو گیا اس نے اس کا پالیا۔ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو شخص اس گھر تک پہنچے کی استطاعت رکھتا ہے وہ اس کا حج کرے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے گا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ بلا شک و شبہ اللہ سارے جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ آپ کہہ دیجئے۔ اے ان کتاب تم۔ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں ان میں کئی نکال کر دوا حق سے کیوں نہ کہتے ہو۔ حالانکہ تم اس کے گواہ ہو۔ جو پاکو تم کر رہے ہو اللہ اس سے خبر رکھتا ہے۔ سے ایمان والوں اگر تم نے ان اہل کتاب میں سے ایک جماعت کی بات مان لی تو یہ تمہیں ایمان سے بھر پور کی طرف سے جانچا گئے۔ اور تم کفر کیسے کر سکتے ہو جب کہ تمہارے اوپر اللہ کی آیات کی علامات کی بارش ہے اور تمہارے اندر اس کا رسول موجود ہے۔ جو اللہ کا دامن مضبوطی سے تم میں لگاؤ ضرور میری راہ حاصل کر لے گا۔

### نکات القرآن جمعہ نمبر ۱۰۱۲۹

اَلطَّٰمٰتِ	کھاتا	غنی	بے نیاز ہے وہ
فَاَتُوْا	پہنچتے آؤ	نَضْلُوْنَ	تم رہتے ہو
مِی الْفَنْرِی	جس نے گلاہ جو کوئی تہمت لگائے	جَوُجْ	بڑے ہیں
ضَدِّی الْمَلٰٓئِ	اللہ نے کہا فرمایا	فَعَلٰی	طاقت کی گئی
اَوْ اَنْ یُّنَبِّ	پہنچا کر	یَخْتَصِمُ	مضبوط پکڑتا ہے
وَضَح	دانا گیا۔ مجھ پر کیا گیا	هَدٰی	پہنچا دیا گئی
مَنْ اَسْتَطَاعَ	جس کو طاقت ہے، جو استطاعت رکھتا ہے		

تحریر: آیت نمبر ۳۳-۱۰۱

میرا نہیں اور یہودیوں کا اس بات پر یقین تھا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ وہ اس بات کے بھی جانتے تھے کہ حضرت ابراہیم کا اصل نسب سیدہ خدیجہ کی نسل سے ہے۔ جب ہی کریم ﷺ نے باطنی اور ظاہری طور پر قبیلہ سے ثابت کر دیا تو یہودیوں نے آپ پر دوافضہ افشائے کئے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے عذر (حجۃ) کہہ کر آپ اس بات کا ادراک کرنے میں کراہت قائم نہ کیا۔ انہما کہ ابراہیم اور اس کی نسل کے ہر ذرا کو ہیں تو پھر آپ ان چیزوں کو کیسے مٹا سکتے ہیں جو تمام نبیاء اور حضرت ابراہیم پر تمام جنس مشاغلہ کا گوشت اور کھانا اور وہ جو اس کا دوسرا حصہ ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ تمام نبیاء کرام کے روپ کی نسبت انہوں کی سب سے زیادہ قابل احترام قبیلہ اسے روایتی ہے۔ اس پر قائم رہے۔ پھر کیا وہ ہے کہ آپ نے بیت المقدس سے بجائے حاکم کعبہ کو اپنا قلم بنالیا ہے۔ میں دونوں اختلافات کا جواب ان کا جواب میں ارشاد فرما دوں گی۔ پہلے حضرت ابراہیم کا جواب تو یہ ہے کہ جنہی وہ چاہیں جو حلال ہیں۔ وہ سو میں کھاتے ہیں۔ وہ سب حضرت ابراہیم کے وقت میں تغذی حلال تھیں اور تو یہ سب کے حلال ہوئے۔ کے وقت تک حلال ہی رہیں۔ اب جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو یہیت طاعت کی تو اس میں ذمہ خود سے لیا۔ اسرائیل پر بعض چیزیں حرام کر دی گئی تھیں۔ دیاوانہ کے گوشت اور ان کے اودھ کا مسئلہ تو وہ تو یہیت کے مابین ہوئے۔ سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے (میں) کا قبیلہ مبارک اسرائیل تھا۔ اپنی شریعت کے مطابق ان کے استعمال ذکر کرنے کی سنت مان لی تھی۔ یہی کتاب لکھتے ہوئے اس کی روایت بھی اہل بیت کا گوشت اور اودھ کا استعمال چھوڑ دیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام سے چودھویں چیز یہ اس کے چھوڑ دی تھی کہ ایک راہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایک سمت چاروں طرف ہو گئی تھی۔ آپ سے اللہ سے یہ بات مان لی کہ اگر کچھ کرنا ہو تو یہی سے بہت لگتی تو کھانا پانی محبوب تر ہے۔ یہ چیز دوست کا گوشت اور اس کا اودھ چھوڑ دیا۔ اس کا چھوڑنا مکمل محنت حاصل لانے کے بعد حضرت یعقوب نے اہل دونوں چیزوں کو چھوڑ دیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں چیزیں حضرت یعقوب پر حرام نہ کی تھیں۔ فرما دیا کہ یہ ہے کہ اسے ہی چھوڑا۔ اس میں کسی کوئی شک و شبہ کرنے کی چیز تو آپ ال سے فرما دیے کہ اگر تم شریعت کی بات کرتے ہو تو اس چیزوں کے حرام نہ کرنے کا کوئی ثبوت رکھتے ہو تو یہ سب وہاں کو چھوڑ دیا۔ اللہ کا کفر و کفر میں یہ حکم یہ تھا ہے کہ یہ نبیاء کی سنت ہے۔ اور ان چیزوں کا استعمال حرام ہے۔ دوسرے احکام کا جو یہ یاد ہے کہ بیت المقدس وغیرہ مقامات تو بہت جگہ میں تعمیر ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے انہیں حاکم بنو ہاشم ہاشموں کے لئے مرکز عبادت قرار دیا گیا۔ یہ جگہ وہی ہے جس کو بیت المقدس کہتے ہیں۔ ہی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے اس سرزمین پر تشریف لائے تو انہوں نے اسے جنت اور جنت سے گھر کر عزت کیا۔ انہی کی عبادت

کے لئے کوئی جگہ تیار نہ تھی حضرت جبریل نے اس طرف اس کی جہاں روح خاں کتب ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کی مدد سے اس جگہ کو چھروس سے گھیر کر ایک مکان بنا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے یہی عبادت کا اہل ہوا۔ فرشتوں کو اس میں سب کچھ برکات کی نوعیت تھی کی عزت بھی مہم ہوگی۔ مگر اللہ کی قدرت کاملہ سے وہاں ایک جگہ سرخ بلکہ کی حیثیت نمایاں رہی اور اس کی عظمت و عزت پر غصے کے دن میں قائم رہی۔ جب اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس گھر کی دوبارہ تعمیر کی تو ایک عرصہ بعد پھر یہ مرکز عبادت بن گیا۔ حضرت ابراہیم کے چالیس سال بعد حضرت اسماعیل نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی اور اسی عرصہ میں گدڑوں کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں مکمل ہوئی۔ اس حقیقت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ امتحان کائنات ہی سے بیت اللہ مرکز عبادت رہا ہے۔ لہذا اگر آج بھی کرم اللہ نے اللہ کے حکم سے بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ طحا ہے تو اس میں اسرار حق کی آفتوں کی وجہ سے جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آفرین یہ بدشاہ فرمایا کہ اسے بالی کتاب جب چہرے سامنے اپنی واضح ہو چکی ہے تمہارے دل بھی اس بات پر گواہ ہیں کہ کرم اللہ کے خود رسالت پر آنے کے بعد جس کو بھی اسلام کی چاہیں سے وہ کچھ کی کام آؤشیں کھلیں کرتے ہو تمہاری ایک ایک بات سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے کہ جب تمہارے بلا پر قرآن کریم نازل کیا جا رہا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ بھی تمہارے درمیان موجود ہیں جیسا کہ اس کی طرف دیکھنے کی ضرورت محسوس ہے اور وہ بالی کتاب جس میں تمہاریوں کے دل سے پڑے سے باز نہ دیں گے۔ یہ اللہ کے امین کا سہارا ہے چاہو صرف راست چاہی پر تمہارے قسمن اور خود بخود کی تمام کمالاتیں اللہ کا ہواں نصیب ہو سکتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٠﴾ وَأَعِصُوا حَمَلُ اللَّهِ تَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً وَفَالَتْ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِرِغْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠١﴾ وَلَكِنْ

مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ  
عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ  
تَقْرَأُوا كِتَابًا وَتَتْلُوهُنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ  
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا  
الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ ۖ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا  
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٢﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ أَبْيَضَتْ وُجُوهُهُمْ  
فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٣﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ  
نُتِلُوها عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٤﴾  
وَاللَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٥﴾

ترجمہ آیہ نمبر ۱۰-۱۵

اے ایمان والو! اللہ سے ذرا صبر کرو اس سے ڈرو کہ حق ہے اور تمہاری امت کے لئے  
اس میں حال میں کو تم مسلم ہو تم سب کو اللہ کی ایک کھیل سے تم کو جوہر ہونا تھا: کہو اللہ  
کے اس میں ہاں کہہ کر جو اس سے تم کو یا یہ کہ تم ان میں ایک دوسرے کے لئے ہے اس  
سے تمہارے دلوں میں الفت و محبت آئے گی۔ اور یہ کہ قتل و سر سے تمہاری ہونے سے تم  
آگ سے جہنم سے بچنے کے لئے کہ تمہارے ہاتھ لگے تمہیں اس سے بچنا۔ اللہ اپنی کھیلوں  
کھیلوں میں یہاں کرتا ہے تاکہ تم کو درست حاصل کر سکو۔ تم میں سے ایک ایک جماعت ہوں  
چہ ہر جو تیری طرف دے دے جھوٹی کا تھوڑے اور ایمان سے روٹی ہے۔ یہی وہ کامیاب  
ہاں ایمان کے ایمان کو اس میں ہونا جو تیری کھیلوں سے ہے کہ جہاں ہر خدائے کرنے  
کے رہا ہو گئے۔ یہی وہ ایک میں ہے۔ اسے جو خدا پر مقرر ہے۔ وہ اس کے کچھ لوگ



سرخ روہوں کے اور کچھ لوگوں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ ایمان کی نعمت حاصل ہونے کے بعد بھی تم نے فکر کا راستہ اختیار کر رکھا تھا۔ یہ تم کفرانِ نعمت کا جزو چکھو۔ وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے جس کی عطا کردہ ہمیشہ رہیں گے۔  
یہ اللہ کی آیت ہیں جنہیں ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو پڑھ کر سن رہے ہیں۔ اور اللہ اپنی مخلوق پر ظلم و ستم نہیں کرتا۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کا سب اللہ کے لئے ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کے حصارِ عیش کے ہائیں گے۔

### لغات القرآن آیت لبرج ۱۰۱-۱۰۶

حقّ ثقیبہ اس سے ڈرنے کا حق اور کر کے

بِشَجَبُوا تم مضبوطی قائم کرو

بِخَلْبِ اللّٰہِ اللہ کی دیکھ کر جسکی اللہ کے دین کو (مضبوط قائم کرو)

تَجَمَّعَ سب کے سب اکٹھے ہو کر

لَا تَقْرَأُوا تم پڑھاؤ نہ

أَعْدَاءُ آپس میں دشمن

الْقَبِ اس نے عتباتِ ازل کی

أَصْبَحْتُمْ تم ہو گئے

إِخْوَانُ بھائی بھائی

جَفَاءً کٹا رہ

خَفَرَةً گڑھا

تَقْلَدُ اس سے پیروی

وَالْعُكُ ہوتی چلی

لَمَّةً ایک جماعت

يَلْمُزُونَ بلاتے ہیں، دھمت دیتے ہیں

بِالْمَعْرُوفِ	نیکی کے ساتھ
بِیْهْوَنَ	دور دیکھتے ہیں
الْمُنْكَرِ	برائی سے ڈرتے ہیں
نَهَضُ	سنبھل جاتے ہیں
وَجُودَ	پروے (وحدت کی حق ہے)
تَسْوَدُ	سیاہ
اَكْهَرُ نَمٍ	نیام کے گہرے
فُزْفُزًا	تم بکھر
اَبْيَضُ	سفید ہونک والے

### تشریح آیت نمبر ۲۰

اللہ تعالیٰ سے خطاب کرنے والے خداوند واحد ہے کہ تم اللہ سے اس طرح ڈرو گویا اس کے ڈرنے کا حق اور ہونے پھر  
تقویٰ اختیار کرنے کا علم دیا گیا ہے۔ اس تقویٰ اسام اور ایمانی کی روح ہے۔ تقویٰ پر یہ گامی کے بغیر اسلامی قیودات اور  
دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ باتوں کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ نے ہر معاملہ میں تقویٰ اختیار کرنے کا علم دیا ہے۔ یہی گامی ہے کہ  
عالمی مسائل اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا خاصہ یہ ہونا چاہیے کہ تمہاری موت صرف وہی اسام کے اصولوں کی پابندی کرنے  
ہوئے آئے۔ گنگوہری آیت میں مسلمانوں کو اپنی اپنی قوم کو قائم کرنے کا ایک درجہ اصول بتا رہا ہے کہ تقویٰ کے ساتھ  
ساتھ ہی اپنی اپنی قوم کی قوت بھی؛ داخل نصیرت میں جائے۔ یہی اصولو تقویٰ مت سلسلہ کی ہمکنار ہے تمام یہی اصولی  
اور اخلاقی مسائل کے حل میں کامیاب رہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس بات کی کامیابی کا حکم دیا ہے اور وہاں عزت کی طرف  
کامیابی کی بھی حکمت دیتا ہے۔ اللہ کی اس رو کی قبولیت سے تمام لیتے ہیں اس کی رضا منی ہوتی ہے۔ اگر وہ مسئلہ کا راستہ اختیار کیا  
میں تو پھر مسلمانوں اور جماعت کی طرف ہونے چاہیے جس میں عرب جیسے مسئلہ سے متاثر نہ ہو رہی رہیں اور۔ اسی باتوں پر  
حرر فرمایا۔ جسکے بعد ان نقلی عبادت گاہوں اور عبادت گاہوں پر تہک و تہک اور تہک پر تہک کی تہکوں۔ یہاں تک کہ تہکوں پر تہکوں اور تہکوں پر تہکوں  
اسی آیت آگ میں مل رہا تھا۔ اس آگ کے تہکوں کے کنارے سے یہی دالے دالے اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں  
یہی وقت ہے جس سے اس کو ان عبادت کی آگ میں جلنے سے بچا اور دالے کی طرف رہت لگائی۔ تہک کی دت پر تہک

فرمان کی ایک اسناد اعلیٰ اطہر الٰہی میں قرض کا خرافہ بھی بتویٰ اختیار کر کے عوامی اجتماعی زندگی میں اتحاد و تعاون کی عطا کرنا قائم رکھے۔ لیکن، غرضی اور اجتماعی حق کی ہر بی صلاح و طلاع اور اتحاد و اتفاق اور اسلامی عیت کے دشمنوں کو کامیاب و قائم رکھنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم باہر ان میں سے ایک ایسی جماعت بنائی جائے جس کا کام حق کو کون و ہول کی کی طرف بلاؤ اور برائیوں سے روکنا اور ایمان پر قائم رکھنے کی کوششیں کرنا ہے۔ اس سے مسلمانوں کی اطہر الٰہی اور اجتماعی زندگی میں قیامت جس قسم کا کھڑا دینا ہوگا اور ایسا معاشرہ کا سامنا سے ہمکنار ہو سکے گا۔ آخر میں اللہ نے ہمات تادیب کی قیامت کے دن بھی وحی کا موب ہوں گے جن کے اعمال اپنے ہوں گے اور ان کے بھروسوں پر ایسی پستکار ہوگی کہ وہ انصاف بھی ممکن نہیں ہے۔ فرمایا کہ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی راہِ مستقیم چھوڑ کر گمراہی کے راستوں کو اختیار کر کے اپنے عہد پر ظلم کرتے ہیں۔

كُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ  
أَمَرَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ  
أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَنْ يَضُرُّوكُمْ شَيْئًا وَلَنْ يُغَالِبُوكُمْ  
يُؤْتِيَكُمُ الْآذَانَ الْجَوَّالَ لَا يَضُرُّونَ ۝ ضَرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ  
أَيْنَ مَا تَوَقَّوْا الْأَرْضَ يَحْبِلُ مِنَ اللَّهِ وَحَبِلَ مِنَ النَّاسِ وَبَاءَؤُ  
بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضَرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ  
كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ  
ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝

[illegible]

نہم ہجرتین است ہو جسے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے میدانِ فعل میں لایا گیا ہے اتم سنگ کا

عمر، بچے، بوجہ ہر انہوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر یہ دل نہ بھگی ایمان سے  
آج وہ ان کے حق میں بھڑکتا۔ اگرچہ ان میں ہر لوگ مرد ہیں جو ایمان داتے ہیں لیکن ان میں  
سے کٹر فاسق و کافر ہیں۔ یہ لوگ تمہارا کچھ بگاڑ تو نہیں لیتے البتہ وہ تمہیں ستاتے ہیں۔ اگر یہ تم  
سے تباہ کر لیں گے تو بچنے کا کر بھاگ جاؤ گے۔ بلکہ ان کی طرف سے دھمکیاں کئے جائیں  
گے۔ یہ دھمکیاں پست جائیں گے۔

دن پر دولت و رسواں چھٹی رہے گی۔ بس اللہ کے سے یا اساموں کے سہارے پڑ جائیں تو  
یہ اراکت ہے۔ یہ اللہ کے عذاب میں گھر چکے ہیں ان پر عذابی مسئلہ کراں گئی ہے۔ یہ ان سے  
سے ہے کہ وہ اللہ کی نیت کا بگاڑ کرتے اور پیغمبروں کو حق قتل کیا کرتے تھے۔ اور عزم میں  
کرتے اور اس سے مدد دیتے تھے۔

لذات القرآن آمین سورہ ۱۲۱

غیر اُتبع بہترین ماعت

مُحَرِّصٌ کائنات

بِیَضْرُوءٍ اور اگر نقصان نہ پہنچے میرے اور اگر نقصان میں پہنچا بھی ہے

ذی تکلیف دہ (پان تھیں پہنچا میرے)

یُولُوءِ دوپٹ جا میرا

لَا ذُبَارٌ (دھڑکی بج) بچو

لَا یَنْصُرُونَ نہ کہے جائیں گے

ضَرِبَتْ اور ان کی مسئلہ کراں گئی

اِسْلَکٌ دولت رسواں

نَعْمًا دوپٹے گئے

اَلْمُسْكِنَةُ تمہاری

كَانُوا یَعْتَدُونَ وہ اس سے بڑھتے تھے

قرع: آیت نمبر ۱۰۵-۱۲۴

مکنتہ قیامت میں سلاسون کو بیچہ مسلمان پر کابیت قدم ہے، انھوں اور بیچہ گامی کی زندگی کو اختیار کرے، اچھا زمانہ  
پھیلے گا اور یہی اور دیکھنے کا حکم دیا گیا تھا، ان اوت میں اللہ تعالیٰ نے کیا کرنا چاہئے کی امت کی جانچی، اور عظمت کا تذکرہ ان  
نفاذ میں یہاں کیا ہے سو سو قلمینا ملک بھرتی سے جو مہتمم کائنات کے انہوں کی ظاہر و باہر کے لئے ہمیں میوان علی میں  
دیا گیا ہے، تہاں زندگی کا ایک ایک خواہشات کا کوہ و پناہ چاہیے، تم تہاں کا حکم دے، ہر براہیوں سے روکتے ہو، ہر وہاں کی  
دلت و صلاہت پہ کامل پھیلے ہوئے ہو، ہر تہاں ایک ایک خصوصیت ہے، ہر تہاں ہر امتوں سے ممتاز ہو جاتی ہے، اور یہ سب عظمتیں  
تہاں کی کرنا چاہئے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہیں۔ جس طرح نبی کریم ﷺ تمام امتوں کو اسرار و مہتمم کی طرف اشارہ ہیں، اسی طرح آپ  
کی امت میں تمام قوموں اور امتوں سے انھوں کو یہ رہنمائی ہے، امت کی خصوصیت اور عظمت، یہ سب سے مگر ہے کہ وہ اپنے حاضر و  
میں سچے ہوئے، تمام کرے اور یہ تہاں اور دیکھنے اور ہر امت کی عظمتوں کو تذکرہ کرے، لے لے اپنی تمام امتوں کو لگاتے ہیں، مگر  
وہاں عظمت کے معیار کو تہاں میں یہ تو قیامت و اپنی ایک مسماہم خصوصیت سے عزم و جدوجہد کی ہے، اس سے ہر مہتمم شروع ہو جائے  
مگر ضرور دیکھ کر تہاں کی اسی طرح ہر امت کے آئے تو ہوں سے حق میں بہت بہتر اور سلاہتوں کو نقل بھی کی ہے کہ وہ  
اپنے لئے انھوں کو پہلی طرح اور تہاں سب کو ان کا کچھ باز دیکھ لکھنے کی کہ ان کے تہاں میں وہ عظمتیں ہیں، جس کو اس کی کاتو یہ  
رکھنے کے لئے ذلت و حقوں کی بے شماریت ہے، ہر وہ سب تو ہوں کے لئے انھوں کا کیا ہے، یہ

لَيْسُوا سَوَاءً ۚ لَئِنْ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَىٰ رَحْمَتِنَا لَأَكِيدَنَّ أَصْنَانَهُمْ بِفُتُونِهِمْ ۚ

أَهْلَ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتَخَلَّوْنَ آيَاتِ اللَّهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ  
وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يَوْمِنُوتُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ  
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ  
فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوا  
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ  
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾  
مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا  
صِرٌّ أَصَابَتْ حَرَكَ فُومٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلَكَتْهُ وَمَا  
ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾

یَسَارِ عُون  
اَلْحَبِیْرُ  
لَنْ یُکْمِرُوْهُ  
صُرُ

دور سے ہیں  
تک اور مصلح  
ہرگز و دھرم نہ کہتے ہائیں گے  
بالا ملت غرضی یا تیرا دار

تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا الْقُومُ  
قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَصَوْا عَٰلِيَكُمْ إِلَّا قَٰمِلًا مِّنَ الْغَيْظِ  
قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ١٠١  
تَمَسَّكُمْ خَسَنَةً تَنُوءُهُمْ وَإِن تَصْبِرُوا سَيَئِلُهُ يُفْرَمُوا  
بِهَا وَإِن تَصْبِرُوا وَلْتَشْفُوا لَآ يَصْرُوكُ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ  
اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُخِيطٌ ١٠٢

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱۸ تا ۱۲۰

۱۔ ایمان والہ ہوں گے سوا اس کے کہ اپنی غیر اچھی دوست نہ بنادے۔ وہ تمہاری بد فہمی  
کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔ جس چیز سے تمہیں اذیت اور نقصان پہنچے وہ بات  
ان کے نزدیک اچھا ہی سمجھو۔ ۲۔ انا غصہ و خروش کے مزے سے ظاہر ہے۔ اور جو کچھ وہ اپنے  
دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس نے تمہارے سے صاف صاف  
نکالیں کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم غصہ و کلام نہ بنائے دے گے۔ سو تم تو ان سے بہت  
رکتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہو۔ جب وہ تم  
سے ملے ہیں کہتے ہیں تم تو ایمان سے ت۔ اور جب وہ تمہارے سے ملے ہیں تو تمہارے خلاف  
غصہ سے اپنی انگلیاں پھارتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے بعض دشمن کی آگ میں جل  
مرو۔ اللہ ان کی باتوں کو بھی طرح جاسا ہے۔ اگر تمہیں کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو یہ ان کو  
محبت دکھ پہنچاتی ہے۔ اور اگر وہ تمہیں کسی بری حالت میں مبتلا دیکھتے ہیں تو اس سے خوش ہوتے  
ہیں۔ اگر تم سب کو تو قویٰ عقیدہ رکھو ہے تو تمہیں ان کی چالیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ ماشاء  
اللہ تعالیٰ کی پر غالب ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔



تِلْكَ الْقُرْآنِ آیت نمبر ۱۱۸: ۱۲۰

لَا تَجْعَلُوا	تم نہ
بَطَانَةً	راہ
مَنْ فَوْرُكُمْ	انہوں کے ساتھ
لَا يَكُلُونَ	وہ کی نہ کریں گے
حَبَالٍ	برائے بڑی
وَقُوا	وہ بند کرتے ہیں
عَبْتُمْ	جو تمہیں ہونے لگے ہے جو کہ تم پر سختی ہے
بَذَتْ	ظاہر ہو گیا ظاہر ہو رہا ہے
الْبُخْفَةِ	دھمکیاں
الْقَوَا	سے (نورحسنت)
مَتَخَبِي	جو کہ چھپاتا ہے
أَكْبَرُ	بہت زیادہ ہے
عَضُودًا	انہوں نے (دھڑلے لگائے ہیں)
الْأَتَامِينَ	الکھیں
الْفَيْضُ	نہ
مُؤْمِنًا	تم مر جانا
وَالِ الصُّلُوبِ	دوسرا والا (دھڑلے کا سہارا ہے)
إِنْ تَمْسَسْكُمْ	گر تمہیں پہنچے
قَضَاءٌ	پر محسوس ہو گا ہے رگڑا ہے
مَيِّتَةً	برائے تکلیف
يَفْرَحُوا	دعاؤں سے ہوتے ہیں

لا یفتخرکم  
کُتِبَ  
وہ نہیں تمہیں نہ تکبر میں کے  
غریب

تشریح: آیہ نمبر ۱۲۵۳

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان حق کے ساتھ نہیں بلکہ ہر انسان کے ساتھ محدودی اہمیت و قدرتی باہمی اور انھیں صرف حوائج کا مسئلہ کرتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا کہ مسلمانوں کی باہمی تعلیم اور ان کے مکمل شہنائی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ وہیں اسلام کے مشرکوں اور انھیں سے تعلق نہ رکھے۔ خاص طور پر ان کے لئے یہ بتا دیا گیا ہے کہ انھیں کی جگہوں سے فرار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ بتا دیا جاتا ہے۔ اگر ایک مسلمان دوسرے کا حق سے مکمل حفاظت کی خاطر ہر ماہ کی باہمی باتوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ہر حوائج میں کوئی کسر نہ رکھے۔ خود اور دوسروں کی ہر ضرورت یا منافی ہر سب کے سب مسلمانوں میں ان کے حالات کے تحت دشمن ہیں۔ یہودیوں کے بارے میں یہ بات قیام کی گئی ہے کہ اسلام سے پہلے جس مسلمانوں کے یہودیوں سے ہر شے کو بغیر کی بنا پر دوستانہ تعلقات تھے وہ اسلام لے کے خود بھی قائم تھے۔ ان یہودیوں کی روٹی پر ہاتھ کرتے ہوئے مسلمان انھیں بغیر دھڑلے یا بغیر کسی بنا پر کرتے تھے۔ سائنس کے بارے میں یہ شہادت کی گئی کہ وہ مسلمانوں میں شے بطور تھے اور عام مسلمان ان کو مسلمان ہی سمجھتے تھے اس لئے ان سے خیر و شر نہ ہوئے اور ان کی باہمی باتوں کرتے تھے ان آیات میں ان ہی لوگوں سے ہوشیار رہنے کے لئے فرمایا گیا کہ اگر تم نے ان یہودیوں اور یہودوں پر اعتماد کر کے ان کو راز دار بنالیا تو وہ تمہاری اور اسلام کی دشمنی میں کوئی کسر افراط نہیں کریں گے۔ جنہاں کو کسی طرح اپنا راز دار نہ کرنا کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں وہ نہیں کسی دشمنی حالت میں نہ کہنا کہ انہیں کر سکتے ہوں۔ تم نے ہر جتنی بھی اختیار کیا تو ان کی چاہیں کیا ہو کہ وہ جائیں گی کہ تکلف نہ ہو ہر طرح غالب ہے۔

وَلَا ذَعْدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ

يُؤَيُّ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ الْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٦﴾  
إِذْ هَمَّتْ طَلِيفَاتٌ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلُوا وَاللَّهُ وَلِيُّكُمْ أَوْ عَلَى  
اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢٧﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ

اُولَٰئِكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ  
 اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ اَنْ يُؤَدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
 مُتَنَزِّلِينَ ﴿١١﴾ بَلَى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوا وَيَاْتُوكُم مِّنْ فَوْرٍ مِّنْ  
 هٰذَا مُتْدَدٌ زُنُكُم مِّنْ مِّمَّةٍ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢﴾  
 وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ اِلَّا بُشْرٰى لِّكَوْثٍ لِّتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُكُمْ فِيْهِ وَمَا  
 النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْخَكِيْمِ ﴿١٣﴾ لِيَقْطَعَ طَرَقًا مِّنَ  
 الدِّيْنِ كَقُرْءٍ اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآسِرِيْنَ ﴿١٤﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ  
 الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يَعَذِّبَهُمْ فَاَلَمْ يَكُنْ لَّعَلَّكُمْ  
 وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ يَعْفُرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وُو  
 يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰ تا ۱۵

اسے نبی تک ۱۱ وقت یاد کیجئے، جب آپ صبح سویرے اپنے گھر سے نکل کر میدان احد  
 میں (میں) مسلمانوں کو سرچوں پر بٹھا رہے تھے۔ اللہ سب کو مددگار بناتا ہے۔ یاد کرو جب تم میں  
 سے ۱۱ جماعتیں بزدل کھاتے پرتا، انہیں، حالانکہ اللہ اس کی مدد پر موجود تھا۔ اور مسلمانوں کو ہر حال  
 میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے جس نے جو دشمن تمہاری مدد کی تھی حالانکہ اس وقت تم بہت کمزور  
 تھے۔ اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فکر گزار بن جاؤ۔ ۱۱ وقت یاد کیجئے جب آپ ملاحوں سے کہہ  
 رہے تھے کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں جزائر فرشتوں سے تمہاری مدد  
 کرے۔ کیونکہ انہیں، بشرطیکہ تم نے میرا تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ جس وقت وہ تم پر چڑھ

دوڑیں گے تو اسی وقت کہار پر دو نکار (میں بڑا سے) پانچ ہزار فرشتوں کے ذریعہ جوستان لگے  
 کاٹے ہوں گے ان سے مار کرے گا۔ اور یہ حد نے اس سے یہ کہ تم خوش ہو جاؤ تا کہ تمہارے دل  
 مطمئن ہو جائیں۔ دینے نصرت وہ دقوس اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو زبردست حکمت وال  
 سے (اور یہ نصرت وہ داس لگے تھی) تاکہ نہ حقانی نکر کرے دہوں میں سے مکہ جہ امت کو پا کر  
 بلاک کر دے پا جنہیں دلیل وغیرہ کر دے تاکہ وہ کام ہو کر دہیں خوش جائیں۔ سے نبی جھٹکے  
 آپ کاں میں کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ اللہ پا ہے تو نہیں معاف کر دے یا سز دے کیونکہ وہ نہ  
 ہیں۔ جو کچھ مانوں اور میں میں ہے اور سب پر دہوں کا مالک ہے جسے کو چاہے محفل دے اور جس  
 کو چاہے عذاب دے۔ اور معاف کرنے والہ مہربان ہے

ملفوظات امیر القرآن اربعہ نمبر ۱۶۶

عِدْوَتٌ	تَوَسُّعٌ دَلَّتْ
أَهْلُكَ	تَحِيَّةٌ مَعْرُوفَةٌ
سَوْنِي	تَوَجُّدٌ بِرِجَالِهَا
مَقَاعِدُ لِقَاءِهَا	خُرَافَاتُ مَعْرِفَتِهَا (سورہ ۱۶)
هَمَّتْ	ارادہ کیا
عَالَمَتْنِي	دوڑیں جماعتیں
تَعَالَا	وہ دوڑیں۔ دینی دہا میں
وَلِيَّتُهَا	ہندہ ن داں کا دوست ہے
لَمَّا تَوَكَّلْ	پھر مہر دہا نہ چاہے
دَلَّتْ	نہر دہا خود
مِنْ تَحِيَّتِهَا	نیا نہیں دہا کی نصرت دہا

فَإِیْضًا لَّکُمْ	یہ کہ ہماری مدد کی جائے
قُلْنَا الْآلِی	تین درو
مُنْزِلِیْن	انے والے
عَمَّتْ الْآلِی	پانچ درو
مُسَوِّیْن	نشان لگے ہوئے (پلے ہوئے)
بُشْرِی	غول غری
بَسْمِیْن	تا کہ قصیب علیہ السلام
یَسْطَع	تا کہ کٹ جائے
یُکْبِت	ذیل کو دے گا
یَقْبِیْزُوا	دو پٹ جائیں
خَالِیْن	ذیل (سکر)
مِنَ الْآفْرِ	الغیر

تشریح آیت نمبر ۱۲۱ تا ۱۲۴

گزشتہ آیت میں فرمایا گیا تھا کہ اگر تم میری فتویٰ تسلیم کر گے تو تمہاری تمام غریب کاریاں اور چالاکیاں جسیں تمہارا نام ہے مٹ جائیں گی۔ لیکن اگر تم نے میری فتویٰ میں ذرا بھی کوتاہی کی تو یقیناً تمہاری چالیں جسیں تمہارا نقصان پہنچا دیں گی۔ اس کے لئے بطور مثال فرمایا گیا کہ اگر کوئی شخص بددعا کی بات نہیں ہے، غرضاً خدا اور خداوند کے اختلافات اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ غرضاً یہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت پر گواہ ہے کہ کفر کے اچانکوں میں دھڑلے آگئے ہیں غرضاً خدا ہی کا ہے جس نے اسے اس طرح سے اسباب سے پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت پر گواہ ہے کہ کفر کے اچانکوں میں دھڑلے آگئے ہیں غرضاً خدا ہی کا ہے جس نے اسے اس طرح سے اسباب سے پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت پر گواہ ہے کہ کفر کے اچانکوں میں دھڑلے آگئے ہیں غرضاً خدا ہی کا ہے جس نے اسے اس طرح سے اسباب سے پیدا کیا ہے۔

## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الصَّالِفِينَ أَفْضَلًا مِّنْكُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ  
 لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ  
 لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝  
 وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَسَدُوا غُرُضَهَا الصَّغِيرَاتِ  
 وَالْأَكْبَرِ ۝ أَعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرِّ  
 وَالنَّجْوَى وَالْكُلُوبِ ۝ الْغَيْظُ وَالْعَالِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ  
 يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا هَلَعُوا خَافُوا أَن يَكُونُوا  
 مِنَ الْمُنْكَرِ ۝ فَاسْتَفْهَمُوا لِكُتُوبِهِمْ وَمَنْ يَعْلَمِ  
 لِكُتُوبِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يُبَيِّنْهُ عَلَى مَا فَهَمُوا وَهُمْ  
 يَعْلَمُونَ ۝ أُولَئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ  
 جَنَّتْ تَحْتَهُ مِنَ الْإِثْمِ ۝ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُ الْإِيمَانِ  
 الْعَمِلِينَ ۝ فَلَمَّا خَلَّتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سَأَنَّا لَيْسَ يَدْفَعُ فِي  
 الْأَرْضِ ۝ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ هَذَا  
 بَيَانُ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۰-۱۳۸

اے ایمان والو! سو کو دیکھا ہے تمنا کر کے نہ کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نیکو علاج و کامیابی حاصل کر سکو۔ اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ بچے پروردگار کی رحمت و مغفرت اور اس جنت کی طرف دلدارہ جس کا پھیلاؤ زمین و آسمانوں پر وسیع ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو سچی اور خوش حالی میں شریعت کرتے ہیں، غصہ کو ضبط کر کے پی جانے والے اور لوگوں سے ہرگز نہ کرنے والے ہیں ایسے ہی لوگوں کو عفو پسند کرتا ہے۔ جن کا یہ حال ہے کہ جب کوئی شخص کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا بچے ہی جن میں کوئی ربا دلی کر بیٹھے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے لگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور دیکھتے بھالتے وہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جن کا بد زبان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے اور ان کی جگہیں ہیں جن کے بچے سے نہ سہرا چلن ہوں گی۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ نیک کام کرنے والوں کا کیا پھیلنا ہے۔ تم سے پہلے بہت سے لوگ گزر چکے ہیں زمیں میں جہل پھر کر دیکھو جنہوں نے اللہ کے احکامات کو چھوڑا یا ان کا انجام کیا ہوا۔ یہ ایک اعلان ہے جو تم لوگوں کے لئے ہے اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۳۰-۱۳۸

أَصْحَابًا	دو گنا
مُضَاعَفَةً	دو گنے سے بھی زیادہ
سَابِغُونَ	تم و ذرہ
عَرْضُهَا	اس کا پھیلاؤ
أَلْسِنَةً	خوش و رحمت
أَلْسِنَةً	کالیج، پریشانی
الْكَاذِبِينَ	بداشت کرنے والے، پی جانے والے
الْمُحْسِنِينَ	معاف کرو پنے والے





گیا کہ مصر کو لے جائے گا۔ دوسروں کی خطا میں ملوث کر دے گا۔ وہی خطا ہو جائے تو اس پر ندامت کا اظہار کرے گا۔ اللہ  
کو بہت پسند ہیں کہ جس کی کامیابی اور باطل ہوگی۔

## وَلَا تَهِنُوا

وَلَا تَهْزِنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۚ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ  
يَمَسُّكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ  
الْآيَاتُ لِقَوْمٍ أَلْهَاهُمْ ۖ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَيَسْجُدَ مِنْكُمْ لِفُضْلِهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝  
وَلِيَمِيزَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝  
أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ  
جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ  
الْمُوتَ مِنْ قَبْلُ أَنْ تُلْقُوا فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۹ تا ۱۴۳

اگر تم مومن ہو تو نہ ہمت ہارو اور نہ کم کرو تم ہی سر بلند ہو گے۔ اس وقت اگر تمہیں کوئی زخم  
بچھا جائے تو (نہیدہ سوئے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ) ان کو بھی (بدشگونی) ایسا ہی زخم پہنچا ہے۔  
اور لوگوں کے درمیان ہم تو دونوں کو ہی طرح طرح سے اور اتنے پلٹے پلٹے رہتے ہیں۔ تمہارے اوپر یہ  
وقت اس لئے رہا گیا کہ تم میں سے پرکھ لیا جائے کہ ایمان میں (بخند) کون ہے؟ وہ اللہ چاہتا  
ہے کہ تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مقام نصیب ہو جائے۔ اللہ خداؤں کو بہرحال پسند نہیں  
کرتا۔ ناگوار نہ ایمان والوں کا کیل وکیل صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ شاید تم اس ایمان  
میں ہو کہ جنت میں کوئی داخل کرے جائے گا تاں کہ بھی تو اللہ نے تمہارے پیغمبروں کا امتحان

بھی نہیں پاپے جو نہ میاں مر کرنے والوں کی حاجت ہے۔ اور تم تو موت کی تڑپیں کرا کر رہے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب موت تمہارے سامنے تھی۔ وہاں وہ تمہارے سامنے ہے۔ اور غم۔ کھلی آنکھوں سے اس کو دیکھ لیا ہے۔

نکات القرآن آیت نمبر ۱۳۹-۱۴۲

لا تهنوا	تعب نہ ہو
لا تغربوا	غروب نہ ہو
لا اغلون	غلام نہ ہو
لا تمسكوا	گھمبیر نہ ہو
فرح	خوشی
من القوم	انسانوں میں
لدارل	گھر
بمختصر	مختصر
بمحق	مستحق
ام حسبكم	انسانوں کے
ان لنفروا	ان لوگوں کو
راينموه	پسند نہ آئے

تفہیم آیت نمبر ۱۳۹-۱۴۲

ان آیتوں میں مسلمانوں سے فرمایا جا رہا ہے کہ یہاں شیعہ علماء کے سامنے والوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب ان پر مشکل حالت آتی ہے تو وہ ہر شے سے باز رہتے ہیں۔ بلکہ حالات کا تقاضا کرنے کے لیے ہر شے سے ہٹ جاتے ہیں۔ فرمایا گیا کہ "سماوا" تم جنت میں جاؤ اور زمین میں کسی گروہ آجائے اگر وہ خدا میں تمہیں ظاہری شکست پہنچے تو غم نہ کرو اور بھی نہ کہنا کہ یہ میرے بچپانے میں ہو رہا ہے کہ انٹیمپٹ ہو رہا ہے یا تو تمہاری قوم کا ایک انداز ہے نہ مار کے حالات کو ہم ہی مرنے لگتے ہیں۔ جیسے ہیں۔ اس طرح کچھ عبادت تمہارے اعمال اور اگر ان کی بہتر ہے تو وہی کوکھ کا درد نہیں۔ اور اللہ کی پادشاهی ہے کہ

حالات کے ساتھ بکھرے تھے ہمارے اہل و عیال کو چھوڑ کر رہے تھے۔ وہ دروں بل و کٹھا کو رو کر رہے تھے۔ آخر میں لڑا گیا کہ ہم اس  
گمان میں تھے کہ جنت اور اس کی راحتیں ہم کو اپنے بھائیوں کے لئے تھیں۔ ہم تو ان کے لئے تھیں۔ ان  
حالات میں ہمارے دل کی حالت تھی۔

پھر حال حاضر پر نظر رکھو۔ موت سے آنکھیں پٹنے کی حالت ہے۔ یہ کہہ کر وہ بھاگے۔ اور غریب و یتیم کے لئے ہے۔ انہوں نے  
کہہ دیا کہ یہ ان کے لئے ہے۔ انہیں ضرور کا سامنا کرنا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَلَا يَذَكَّرُ  
مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى  
عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَصُرَ إِلَى اللَّهِ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّكِرِينَ ۝  
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كَشَاءِ مُؤْتَلِفٍ  
وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا فُتُوْهُ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ  
الْآخِرَةِ فُتُوْهُ مِنْهَا وَسَيَجْزِي الشَّكِرِينَ ۝  
مَنْ نَبِيٍّ قُتِلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا  
أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا  
وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ  
قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَ  
ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝  
فَأَنشَأَ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَخَسَنَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ  
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۴۰۲ تا ۱۴۰۸

اور محمد (ﷺ) کو اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔ تو  
 کہیں گے وہ وقت پانچویں یا شہید کر دیے جائیں تو تم اپنے پاؤں بھر جاؤ گے؟ جو اگلے پاؤں بھر  
 جائے گا اللہ کا وہ کچھ نقصان نہ کرے گا۔ اور اللہ عظیم شکر گزاروں کو ان کا اجر عطا کرے گا۔ وہ  
 کوئی نساں اس کی اجازت کے بغیر نہیں سکتا۔ سب کے لئے ایک مدت مقرر ہے۔ اور جو دنیا کا  
 فائدہ پہنچاتا ہے ہم اس کو دنیا کا حصہ دے دیتے ہیں اور جو آخرت کا نفع پہنچاتا ہے تو اسے ہم آخرت  
 کا حصہ دیں گے۔ اور عقیقہ ہم شکر گزاروں کو ان کا اجر دیں گے۔ اور کتنے ہی نئی گذر چکے ہیں  
 اس کے ساتھ ہی کہ اللہ اسے عطا کرے ہیں۔ جو کچھ انہیں اللہ کی راہ میں پیش آیا انہوں نے  
 حسرت ہار لی اور نہ وہ کسی سے سب کر رہے۔ اللہ ہر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اور جس کی  
 وہ دلوں پر بھی بات تھی کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گنہگاروں کو اور ہماری بہادریوں کو معاف  
 فرما دے۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔ ہمیں کائنات پر ظہور عیسیٰ فرما۔ اللہ نے یہ کوئی نیا کابل بھی دیا  
 اور اس سے پھر آخرت میں عطا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے دلوں کو پسند کرتا ہے۔

نکات القرآن آیت نمبر ۱۴۰۲ تا ۱۴۰۸

الْإِنِّ	پہرا کر
فَاتَّ	مر گیا (مرہا)
انْفَلَيْتُمْ	تم بہت گئے (کیا تم بلیت جاتے)
يَنْقَلِبُ	پلٹ جانے کا
سَيَجْرِي	عقیقہ و اجر لوگ
كُنَّا يَلْمُؤُاْ جُلَا	جسٹ آہیں ہو رہے (مدت طرز کر دی گئی ہے)
مُؤْتٍ	ہم پہنچیں





يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن  
 طُغِيَوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا  
 خِسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝  
 سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا  
 بِاللَّهِ مَالَهُمُ يُنَزَّلُ بِهِ سُلْطَانٌ وَمَأْوَهُمُ النَّارُ وَ  
 يَغْسِي مَشْوَى الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۴۹-۵۱

اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں کا کہنا مانو گے جو کفر کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں تو وہ  
 تمہیں الٹا پھیرے جائیں گے۔ اور تم نقصان میں رہو گے۔ البتہ اللہ تمہارا کارساز ہے۔ اور اسی  
 بہترین مددگار ہے۔ ہم عقریب کا اردل کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالیں گے۔ کیونکہ ہمیں  
 نے، اللہ کا شریک اس چیزوں کو ٹھہرا رکھا ہے جس کے لئے ان کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو  
 ان پر اٹھائی گئی ہو۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو کالموں کا جہیزیں ٹھکانا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۴۹-۵۱

يَرُدُّكُمْ	وہیں الٹا پھیرے
أَعْقَابِكُمْ	تمہاری پیٹھیں
تَنْقَلِبُوا	تم پلٹ جاؤ گے
مَوْلَاكُمْ	تمہارا مالک ہے
سَنُلْقِي	میں پھینک دوں گا
الرُّعْبَ	بے

لَمْ يَزَلْ	تھکا ہوا
سُلْطَانٌ	سلطان
مَأْوَى	مکان
مَشْوَى	مکان

### تشریح آیت نمبر ۶۹ تا ۷۱

اس سے پہلے آجلی میں اللہ تعالیٰ نے کذبت احسن کے کئی پرست کہا ہیں کی مرفرد میں کا ذکر فرما کر مسلمانوں کو جنگ اور جہاد میں بلدعت رہنے کی تلقین لرائی تھی۔ اور بتایا تھا کہ فتح و شکست کوئی ثبوت نہیں دے سکتے اصل بات یہ ہے کہ آپ کو کس کا تصور واقعی عرب اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ملتا ہے۔

فرزہ امد کی عارضی شکست کے بعد ایک طرف تو مسلمانوں کے دلوں نے ٹوٹے ہوئے تھے انہیں اس بات کا شدید افسوس تھا کہ ان کی محنتوں کی تلاش کی وجہ سے اتنی جانی ضائع ہو گئی۔ فتح شکست میں برائی اور رسول اللہ ﷺ کو کوئی وجہ سہائی نہ تھی۔ دوسری طرف کفار اور منافقین نے سوج بچا کر مسلمانوں کو بھٹے بھی دیے شروع کیے کھلا طرح طرح کی باتیں بھی کرنا شروع کر دیں۔ کوئی کہتا اگر تم چودیں پرہیز تو اس طرح تم شکست نہ کھاتے، منافقین نے غیر خواہی کا لہار اٹھوڑ کر ہوا تیں پہلے اشرار کر دیں کہ کفار کی طاقت بہت زیادہ ہے ان سے لڑنا اور مقابلہ کرنا خود موت کے مترادف ہے۔ انسان جو اکثر وہ پہنچا گیا ہے جو ان باتوں اور دعویوں سے گھمبھی مسلمانوں کے دل پر چھائی ہوئے تھے۔ اس سوج پر یہاں بات دال دی گئی کہ مسلمانوں کو تم ان کفار اور منافقین کی باتوں میں آگے تو یہ لوگ جنہیں اسلام اور اس کی سچائی سے بدگمان کر دیں گے اس سے حق دور لیوں کا تاجو۔ مجھ سے گالیوں نہ رہی دینا اور آخرت زیادہ کر دے مانے گی۔ اس لئے تم اللہ ہی پر بھروسہ رکھو۔ اس کی مدد پر اعتماد کرو۔ کیونکہ جنہیں کامیاب کرنے والی اللہ ہی کی ذات ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے کفار کے دلوں میں جہاد اور صبا! ل دیا ہے چاہے اللہ نے ایسے اسباب پیدا کیے کہ فرودا اللہ سے ناکام ہوے کے بعد کفار ”ردا“ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے یہ حد کے تحت جالی مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کا پروگرام طیار کر سوس لکھنے کے اس وقت جو تدبیر فرمائی کہ آپ صحابہ کوئے کفار کے عقاب میں پہلے۔ اس بات کا کفار پر ایسا مصیبت چکر بکھروہ تیزی سے مکتہ انہیں پہنچے گئے۔ اللہ نے بدوں کو کسی طرح کامیاب فرما کر لئے ہیں۔



وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ

إِذْ تَحْسَبُوهُمْ بَادِينَ حَتَّى إِذَا فُشِلْتُمْ وَتَنَزَّعْتُمْ  
 إِلَى الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِمَّنْ بَعْدَ مَا أَرْسَلَكُمْ مَا تُحِبُّونَ  
 مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ  
 ثُمَّ صَرَّفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَ  
 اللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا  
 تَلُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرُّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَىكُمْ  
 فَأَثَابَكُمْ عَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ  
 وَلَا مَا آصَابَكُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى بِمَا تَعْمَلُونَ ۝  
 ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْفَرَامِغَةِ لَعْنًا لِمَنْ تَلَظَّى طَائِفَةً  
 مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ  
 ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ قُلْ إِنْ  
 الْأَمْرُ كُلُّهُ لِلَّهِ يُخْطَبُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَنْبَغُ لَكَ يَقُولُونَ  
 لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا أَفْعَلْنَا هَذَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
 لِلَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لَتَبَّ عَلَيْكُمْ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ  
 اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

يَذَرُ الصُّدُورَ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ  
نَعَا سِزْلَهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ  
عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷

اور جسے اللہ کے لئے جو وعدہ (خبر) کی تھا اس کو پھر نہ بھلا۔ (ابن مہران) (لکھ) و  
اس کے ہم سے تو کرے تھے یہاں تک کہ جب عربی کڑوہ چمکے ہوں میں دھڑکے ہوئے  
نے اور ملے خلاف کرے لکھ کے ہاں تو کہتے تھے وہ (خبر) لکھ چکا تھا جسے تم چاہتے  
تھے۔ تم میں سے جس نے وہ خبر دیکھی ہے وہ تم میں سے جس نے وہ خبر دیکھی ہے وہ تم میں سے  
تھے۔ نہ دیکھتے تھے یہ خبر کے کافروں کے ساتھ میں پس کر دیا تھا کہ اور تمہاری آراش  
کے۔ یہ خبر کی اللہ کے ہمیں معاف کر یا اور اللہ میں اس سے حق میں اسے ہی فضل اترے  
والا ہے۔ یا تم کو وہ خبر تم پر ہے چلے جا رہے تھے جو عزت دیکھتے تھے وہ فخر میں تھے  
تھا۔ یہ دیکھتے تھے کہ اس سے اللہ کے ہمیں اس خبر کو کہنے کا حق تھا کہ تمہاری یہ خبر وہ  
وہ تمہارے ہاتھ سے مل چکا تھا جو تمہارا مال تھا جسے تمہارے ہاتھ سے مل چکا تھا۔  
اچھی طرح وقف ہے اس نام کے بعد اللہ کے تمہارے وہ طریقہ کی لکھوئی (یوسف)  
نہ نہ کر ہی جس کا تم میں سے ایک ہی مت یہ طریقہ یا تمہارا ایک ہی مت اور تمہاری سے  
وہ اس کی چاہی ہوئی تھی۔ اللہ کے متعلق یہاں لکھنا کہ اس کی چاہی ہوئی تھی اس کی  
جو ہیت کے جیسے تھا۔ اس کا نام نہ رہی تھی۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اس کا ہمیں اتنا بھی پتہ  
نہ نہ دیکھتے کہ اتنا تو سارا کا سارا مل گیا۔ یہ وہ دلوں میں لکھتے تھے جیسے  
ہوئے ہیں جسے آپ پہلے نہیں کرتے۔ یہ ہیں تمہارے وہ بھی تھا۔ دیکھو اس جگہ ہم یوں نہ  
نہ نہ کہ آپ لکھتے تھے کہ تمہارے نام میں سے کہ وہ تو لکھتے تھے کہ اس کے  
دیکھنا تھا چاہی تھا اس کی طرف لکھتے تھے۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے ہاتھ کی  
نہ نہ کہ وہ جو تمہارے دلوں میں سے تھا وہ اللہ کے ہاتھ کے ہاتھ کا

حال جانتے والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اس مقابلہ کے لیے چلے پھر گئے تھے جس دن دونوں جماعتیں باہم مقابلہ کر رہی تھیں تو یہ اس وجہ سے ہو کر بعض کفریہ لوگوں کے سبب شیطان نے ان کے قدم ہڈ لگا دیے تھے۔ بے شک اللہ انہیں حاف کر چکا ہے۔ یہی اللہ بہت مسرت کرے والا اور برداشت کرنے والا ہے۔

### لغات القرآن آیت ۱۵۲ تا ۱۵۵

تَحْشَوْهُمْ	تم ان کو کاٹ رہے تھے
فَإِشْتَمْتُمْ	اسے بڑی دھمکی
تَتْلَوْهُنَّ	تم اہم پھر پڑے
عَصَبْنَهُمْ	تم نے ہڈیاں کی
أَرْكَبْتُمْ	اسے چھوڑ دیا
صَرَخَ	پتھر پڑا
لَيَبْطِلَنَّ	ناکرد آوازے
نَضْعَدُزْنَ	تم نے مٹے مٹے ہارے تھے
لَا تَكْلَوْنَ	تم پس کر (نہ کیجئے تھے)
يَدْعُوكُمْ	فہمیں آتا ہے
أَتَابَ	پتا
نُفَسَ	آگ
ظُلُّ الْيَهْيِيَّةِ	پادیت کے گدے
لَيُوزَّ	السرور
مُضَاجِعَ	لگا

تفسیر: آیت نمبر ۱۵۲-۱۵۵

سرور اکبرؐ کو ان کی قاتل ۱۵۲ سے ۱۵۵ تک غزوہ ہند کے ان سات کو بیٹا، گمے، مکر کی وجہ سے یہ جیتی ہوئی، مرنے والی، مسلمان پار گئے۔ یہ، مرلیا، شو کو پڑا، آج کے ٹکڑے اور رسول اللہ ﷺ کے شہر کی قتل کرنے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ان کی یہ عمر لڑا، دھار دیکھ کر، چہ اللہ نے ان غزوش کو طاف، رو، نہیں۔ کہ وہ ان تمام باتوں کا غلط کرنا جاسے تو کیا یہی مسلمانوں کے قدم پر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا

كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا الْإِنْسَانُ أَرَادَ أَنْ يَضُرَّنَا فِي الْأَرْضِ  
أَوْ كَانُوا غُرَىٰ لَّنَا كَانُوا عِنْدَنَا مَمَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ  
اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحِبُّ وَيُؤَيِّتُ  
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَوْ مُتُّمْ لَمَغْرَبَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝  
وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵۶-۱۵۸

اے ایمان والو! تم لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو مر گیا ہو کے ہوئے ہیں اللہ اپنے ان  
بھائیوں کے لئے جو جہاد پر سر پر جاتے ہیں تو میں سے کہتے ہیں کہ اگر تم ہمارے پس ہوئے تو  
مرنے اور قتل کئے جاتے۔ اور یہ بات وہ اسی نے کہتے ہیں (تاکہ اللہ سے ان کے دلوں میں  
صبر کا سبب بنوے۔ حالانکہ اللہ ہی داد دے اور وہی مدد دے گا۔ جو کچھ تم کر رہے ہو۔

اس سے خوب واقف ہے اور کہہ رہا ہے اور اگر تم اللہ کے واسطے میں رہے چاہو یا مر چاہو تو اللہ کی رحمت و مغفرت اس سے کہیں بہتر ہے جسے تم لوگ مع کر کے رکھتے ہو اور اگر تم سوجھ بوجھ یا قتل کر دینے چاہو بہر حال تمہیں اللہ کے حضور کھینے ہو کر پہنچانے ہے۔

### لغات القرآن آیہ نمبر ۱۵۸ تا ۱۶۱

صَبَرُوا ۱۵۸

عُذُّوا ۱۵۹

فَلَمَّا نُو ۱۶۰

فَلَمَّا نُم ۱۶۱

فَتَم ۱۶۲

يَجْمَعُونَ ۱۶۳

### تشریح: آیت نمبر ۱۵۹ تا ۱۶۱

سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۶ سے ۱۵۸ میں اہل ایمان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنی گھٹا میں اور اللہ کی رحمت میں رہیں اور کافروں کی مشابہت اختیار نہ کریں۔ بلکہ اس امت کو بھی طرح طرح کی ٹھیک ٹھیک کر لیں کہ زندگی اور موت سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس نے جس کی چٹنی زندگی لکھ دی ہے اس میں ایک لٹکا بھی فرق نہیں ہو سکتا۔ کفار اور منافقین کا کہنا کہ اگر تم ہمارے پاس آ جاؤ تو ہماری حفاظت میں آ جاؤ اور تمہیں اس طرح موت نہ آتی۔ اللہ تعالیٰ نے اور شاد فرمایا کہ اللہ کی مدد میں چہرہ کرتے ہوئے مددگار ہوا کی زندگی سے کہیں بہتر ہے کیونکہ انسان دین کی چھ درجہ زندگی میں پہنچائی سنت اور شفقت کے بعد کچھ بار امت جمع کرتا ہے۔ اس سے بعد کچھ دن فائدہ ہو گا افاقہ پائے کچھ موت کے ساتھ ہی اس کا دشمنان چیزوں سے منقطع ہو

جائے۔ اس کے برخلاف آسمان اس دنیا میں رہتے ہوئے جو پاکیزہ روح کی کائنات میں گرجا اور آخرت کی فکر میں گزارتا ہے وہ اس دنیا سے بھی بھر ہے جو آویز دنیا کی ہر گرجا کے کونوں کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ انہیں کے ساتھ زندگی گزارنے والا اس مملکت میں بھی اور آخرت میں بھی ایسی مملکتوں سے ہم کنار ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کو بھی سکون اور آخرت میں بھی رہائی دے دینے والی مملکتوں سے موازنہ کیا جائے گا۔ اس لئے زندگی کی لذتوں سے مومن کے لئے اللہ کی رحمتیں مدام باقی ہیں۔

### فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّن

اللَّهِ لَئِن لَّمْ يَؤْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ لَأَنفَضُوا مِن حَوْلِكَ فَاعْبُدْهُمُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿٥٠﴾  
 إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذَلْكُمْ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ دَالٍ ۚ إِنَّ يَنْصُرْكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵۹-۱۶۰

۷۰ (ع) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے بہت نرم مزاج ہیں۔ اگر آپ کو سخت حراج اور غمزدگی ہوئے تو وہ ضرور آپ کے اور گروہ سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ آپ ان سے دور گذر دیجئے۔ ان کے لئے انتظار کیجئے۔ اور کاموں میں ان سے ضرور کیا کیجئے۔ لیکن جب آپ کا ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ بلاشبہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تمہارے اور غالب نہ آئے گا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے گا تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہارا ساتھ دے گا؟ اور مومنوں کو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

لَقَاتِ الْفَرَّانِ آیت نمبر ۱۵۹-۱۶۰

فِي مَارْحِمَةٍ	رحمت ہے
لَنْتَ	آپ کو ہل نہیں
خَطًّا	پر حزن
عَلَيْكَ لِقَابُ	ختم دل
إِنْفُصْرًا	دھماکے سے
مِنْ حَوْلَيْكَ	آپ کے دو طرف سے
شَاوِرُهُمْ	ان سے مشورہ کیجیے
عَوْنُ	آپ نے مدد کر لی
يَحْلُلُ	دور ہوا کرتا ہے

تفسیر آیت نمبر ۱۵۹-۱۶۰

مژدہ! اللہ میں بھی مسلمانوں کی جہاد کی فطری کی وجہ سے مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کو جو تکلیف پہنچی تھی اس سے رسول اللہ ﷺ کا رنجیدہ ہونا لازمی بات تھی اور آپ کو اس اعتراض پر اپنے صحابہ و صحبیہ کو راجع کرنے کی اور آئندہ ان سے مشورہ کی۔ یہاں جانے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں آنحضرت ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ ان کے ساتھ رہیں۔ یہاں ان کی حفاظت کو صاف فرمادینا ہے اور اپنے حزن کے مطابق ان سے نرمی کا معاملہ کرنا، میں ہر پہلی کی طرف آپ سے لطف امور میں مشورہ بھی کہتے رہا کریں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد سے واپس لوٹ کر اپنے صحابہ کے ساتھ رہنے کی شفقت و رحمت کا معاملہ فرمایا۔ اور ان کی کتابیں کو نظر انداز کر دیا۔ آپ سے مراد فرمایا ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کی بہت بڑی رحمت سے کہ آپ اپنے صحابہ کے بارے میں جانتی رہی کہ آپ نے ان کو حزن اور غم میں نہ ڈال دیا۔ بلکہ آپ نے ان کو دوسری طرف سے مشورہ کر دیا اور ان کی کتابوں کے لئے اللہ کے واسطے مشورہ کیجئے۔ مشورہ میں ان کو نظر انداز نہ کیجئے۔ مشورہ کے بعد آپ کی اس طرف ہندو رائے میں پر عمل کیجئے اور اللہ پر قائل ہو کر اللہ کے لئے نکلے اور ان کو قادیان پر بھروسہ اور امان دے دے۔







ظہر میں لڑائی تھی کہ نہ کرم علیہ السلام سے ایمان و اہل احرام سے باطلہ و عذبی آیات کی تلاوت کرتے رہے۔ یہاں کہہ دیں اس واسطے کہ اس وقت کی نظائر سنی ہیں۔ جن کو مصلحت کے واسطے لکھنا چاہیے۔ نیز شریعت کے جہاں تک کہ ہے۔ نہ کہ یہ وہاں سے پہلے ہی لکھ لی گئی تھی۔ ہاں کہ یہ غرض ہے۔ یہاں کہ یہ غرض ہے۔ یہاں کہ یہ غرض ہے۔

### أَوَلَمَّْا أَصَابَكُمْ

مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبَكُمْ قَبْلَ هَذِهِ قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْ آفَاقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْادَ فَعَوَّاهُ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قَتَالًا لَا تَبْعَدُكُمْ عَنْهُمُ الْكَافِرُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا أَخَوَانُهُمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قَاتَلُوا قُلْ فَادْرَأْهُمَا عَنْ أَنْفُسِكُمْ الْمَوْتَانِ لَكُمْ صِدْقَيْنِ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبِشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٠﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا  
 أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ وَلِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٦١﴾  
 الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ  
 فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٦٢﴾  
 فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا  
 رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٦٣﴾ إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ  
 يُخَوِّفُ أَفْئِدَةً لَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٦٤﴾  
 وَلَا يَحْزَنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا  
 يُرِيدُ اللَّهُ الْأَلْبَحِلَ لَهُمْ صَافِي الْأَجْرِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٦٥﴾  
 إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ  
 عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٦٦﴾

ترجمہ: آیات نمبر ۱۶۰ تا ۱۶۶

کیا جب تم پر ایک مصیبت پہنچے کہ حال کر اس سے دو گنی مصیبت تمہارے ہاتھوں میں پہنچے  
 ہوگی ہے تو تم کہتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی ہے کی غلطی آپ کیا نتیجہ کہ یہ مصیبت خیر تمہارے  
 ہے ہاتھوں کی دہائی ہوئی ہے۔ ہے شک لگے حال ہر چیز پر قدرت رکھے والا ہے۔ اور جو تم  
 مصیبت تمہیں اس دن پہنچی جب دلوں، جماعتیں، پس میں متاثر کر رہی تھیں تو وہ اللہ کی مشیت  
 سے ہوئی تاکہ وہ ایمان والوں کی پہچان کر لے اور منافقین کی بھی پہچان کر لے۔ در جب میں

سے کہ حاتمے کو آٹھ دنوں میں بڑا مصلوب کر دو کہ تو وہ کہتے ہیں کہ اگر میں معلوم ہوں کہ یہ جگہ ہوگی تو تم تمہارا جاننا دے۔ حالانکہ جس وقت وہ بات کر رہے تھے اس وقت وہ یمن کے مقابلے میں کفر سے نزدیک تھے۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے احوال میں نہیں۔ حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو پیٹھ پر ہے اور اپنے پیسوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر ہمارے تو یوں ہمارے نہ ہوتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم بچے ہو تو اپنے آپ کو موت سے بچاؤ۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں۔ ان کو ہرگز مرنا نہ سمجھنا بلکہ وہ بچے ہو رہا ہے ان کے پاس زندگی ہے۔ بچے رب کے پاس سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ ان کو عطا کیا ہے وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ وہ ان کو خوش خبری دیتے ہیں جو ایمان والے ابھی تک ایمان سے نہیں ملے ہیں اور ان کے بچے ہیں کہ ان کے لئے کسی خوف اور سختی کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے فضل و کرم پر خوش ہو رہے ہیں کہ بے شک اللہ ایمان والوں کا جرم و گناہ کی گناہ دہ لوگ جو زخم لگ جانے والے جو دھند اور دھند کے دوسرے کہلاتے ہیں ان سے اس سے جو لوگ تک اور متقی ہیں ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ اور وہ جن کے لئے کہا گیا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بہت کچھ جمع کر لیا ہے ان سے خوف کھاؤ۔ لیکن ان باتوں سے ان کا جوہر۔ یعنی اور بڑھ گیا۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی اللہ کا سر ہے۔ ہاتھ وہ اللہ کے فضل و کرم سے اس صراط پر ہے کہ ان کو کسی قسم کا نقصان بھی نہ پہنچا۔ اور یہ لوگ اللہ کی خوشنودی میں حاصل کر رہے۔ اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ یہ شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کے درجہ ڈراتا ہے۔ تم ان سے نہ ڈرو بلکہ تم سے ہی ڈرنا شروع کرو۔ تم ایمان والے ہو اور آپ کے لئے وہ لوگ دشمن کا سبب بن جائیں جو کفر میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ہاں یہ اللہ کا ہتھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اللہ کی مرضی ہی یہ ہے کہ وہ آخرت میں ایمان والوں کے لئے دوا بھی دے گا۔ اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے۔ بے شک تمہارے ایمان کے بدلے میں کفر کو فریاد یا ہے۔ وہ اللہ کا ہتھ بگاڑ نہیں سکتے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

نہات القرآن ۱۷۶

تم نے پہنچا

صہبہ

مُشَبِّهًا	نہ سے دوتا
اَذْفَعُوا	دور
اَقْرَبُ	ریا و قریب
فَعَدَا	پھلے ہے
لَوْ طَاعُونَا	اگر ہماری بات دے
اَشْرَوْا	فرار کرو
يُزْرَقُونَ	دھل رہے ہاتھ ہیں
فَرَحِينَ	خوش رہتے ہیں
يَسْتَبْشِرُونَ	شارت و خوشی کر رہتے ہیں
لَمْ يَمُحُوا	مٹ گئے
حَسِبَ لَدُنَّ	میں نے کافی ہے
يَسَارِعُونَ	رہے ہیں
حِطَّ	محسوس

**تشریح: آیت نمبر ۱۶ تا ۱۷**

اور ہاں میں جس مسئلہ کی جنہاں صلیبی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر گروہم کو تکلیف پہنچا پڑی اس پر اہل  
یہاں نے نہ میری نہ ذلت سے کام لیا نہیں بلکہ انہیں کو بہت سی باتوں میں لے کر لگے گئے کہ یہ بات سے کہ سب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتوں میں لڑائی ہو تو پھر یہ نصیحت کیوں ہے، مگر انہوں نے انکسرتے ہوئے کہہ دیا  
تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی ﷺ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ سوچو پھر اور سوچو پھر یہ تھا جسے تم کو شکست دے رہا  
ہے مگر میں نے یہ سب تم پر اہل میں سے نہیں لایا مگر ان کی وجہ سے یہ سب ہوا۔ اللہ تعالیٰ میں تمہیں ان کی صفی کی وجہ  
سے یہ ما ادا ہے پھر آیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب اس لیے کہ وہ حق کا رتی بھی مارتا ہو کر سنا دیا کیونکہ اس  
جگہ میں منافق اور منافقہ کی بھی طرف سے پھیل چکی تھی منافق وہ ہیں جو پہلی جگہ جیسے رہے اور لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد

کیا ان کو چھتے دے کر کہتے ہیں کہ انا ہمہ دائی اس طرح نہ دے جاتے۔ اللہ نے فرمایا کہ موت تو ہر حال ایک دن آ کر ہے گی کیا تم موت سے کسی طرح بچ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کو مردہ کہنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ وہ زندہ ہیں ان کو حیاتِ باورانی مل چکی ہے ان کو وہاں عزت کا مقام بھی قسیم ہے اور ان کو وہ رزق و امان ہے جس سے وہ خوش ہوتے ہیں میں کو جو راتیں دعا کی جاتی ہیں وہ زندہ جاتا کرتے ہیں کاش ان کے عزیز و مورثہ و اہل و عیال میں ان کی طرح اللہ کی راہ میں شہید ہو کر عزت کا یہ مقام ہو۔ سائل نے بھی ان کی تائید حاصل کر لی تھی۔

فرمایا کہ منافقین اس موقع پر طرح طرح کی باتیں کہنے لگے ان کی کوشش کر رہے ہیں کہ کفار نے بہت سا طعن کر دیا ہے وہ مغربہ بہت کی اصلاح ہے اصلاح یہاں دی گئی لہذا آئندہ کے خطرات سے غریب کہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس طرح کی باتوں سے تم کو ہر حال میں شک ہوئے بلکہ ان کا حال اچھا ہے اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ لہذا ان کا یہ ملازمین ان کی باتوں میں آواز نہ ان سے خوف کھلا کیونکہ جہنم سے ڈرنا ہے مگر وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا۔ شیخ کامیاب اہل ایمان ہی کا مقدمہ دین گئے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ میرا ہر داشت سے کام لیا جائے۔

وَلَا تَحْزَنْ لِدِينِ الْكَافِرِينَ ۚ أَتَعْلَمُونَ  
لَا تَحْزَنْ لِدِينِ الْكَافِرِينَ ۚ أَتَعْلَمُونَ  
مَا كَانَ اللَّهُ لِيُذْهِبَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ  
الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ ۚ  
لَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ فَأَمَتُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ  
وَأَنْ تُولِمُوا وَتَتَّقُوا ۚ وَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ وَلَا تَحْزَنْ لِدِينِ  
يَبْعَثُونَ ۚ بِمَا أَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لِمَنْ بَلَّ  
هُوَ شَرٌّ لِمَنْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۚ تَوَلَّوْهُ  
وَيَرَاكَ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۚ

قرآن مجید، آیت نمبر ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

یہ کافر اس ذلیل کو، جو انہیں بھڑکی طرف سے دی ہاری ہے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں۔ ہم تو انہیں یہ  
 مہلت ان لئے دے رہے ہیں تاکہ وہ خوب گناہ کے بوجھ سیٹ میں۔ مگر ان کے لئے دلت کا  
 عذاب ہے۔ اللہ ایسا نہیں ہے کہ وہ جنہیں اسی حالت پر رکھے گا، جب تک پاک باز لوگوں کو ناپاک خلعت  
 لوگوں سے چھانت کر نہ رکھے اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ وہ جنہیں فیہ کی باتوں سے مطلع کرے گا۔  
 لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے تعجب کریتا ہے۔ تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔  
 کرتم ایسا ہی لائے اور تم نے پرہیز گاری کا طریقہ اختیار کیا تو تمہارے لئے بہت بلا اور عذاب ہے۔ اور وہ  
 لوگ جو اس حال میں کجی سے کام لیتے ہیں، جو اللہ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے کہ یہ ان کے  
 حق میں کچھ زیادہ بہتر ہے، جس بلکہ یہ ان کے حق میں بہت برے ہے۔ جو کچھ یہ کجی کے ساتھ جمع کر رہے  
 ہیں وہی قیامت کے دن ان کے لئے کافور بن جائے گا۔ آسمانوں اور زمین کی ہر شے اللہ ہی کے لئے  
 ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

مُغْلِبٌ	بہتر کر دینے ہیں
لِيُرِىَ ذُنُوبَهُ	تاکہ وہ دیکھ جائے
لِيَذَرَ	بہتر نہ چھوڑے
حَتَّىٰ يَخْصِرَ	جب تک کہ وہ ہمدانہ کرے
الْخَبِيثَاتِ	مندی
الطَّيِّبَاتِ	پاکیزگی

یُطِيعُكُمْ	تاکر وہ تمہیں تادے
يُخِيبُ	وہ ختب کرتا ہے
يُخْلِقُونَ	وہ بختری کرتے ہیں
سَيُطَوَّقُونَ	فقریب وہ طوق پہنائے جائیں گے
بِهَؤُلَاءِ	بہت

### تشریح آیت نمبر ۸۰ تا ۸۳

کفار اپنی عقل و قدرت کی زندگی پر فخر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جب ہم اس دنیا میں اس قدر عیش و آرام کے ساتھ رہیں گے  
آخرت میں بھی ہم اس سے زیادہ راحت و آرام میں رہیں گے۔ اگر اللہ ہم سے ناراض رہتا تو کیا ہمیں یہ عیش و آرام نصیب ہوتا  
بقیۃ اللہ ہم سے بہت عرش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ دنیاوی عیش و قدرت اللہ کے خوش ہونے کی وجہ سے نکلا ہے بلکہ یہ دنیا کے لئے (مسل ہے  
جو اس نے اس کا کردار دیکھا ہے اس سے ان کو یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ اللہ نے  
ان کو یہ ہمت مل گئی ہے کہ وہ اپنے کفر و کبر میں خوبصورتی کے بدلے جائیں اور گناہوں میں خوب ترستی کرتے چلے  
جائیں جب ایک دن اللہ ان کو اپنی گرفت میں لے لگا۔ جس سے بچنا ممکن ہی نہ رہا۔ وہ کفار سمجھتے ہیں کہ ہم بھی عزت کے ساتھ  
زندگی گزار رہے ہیں حال انہماں کے لئے اکیس دوا کر نے والا عذاب تیار ہے۔ تاکہ ان کو چھری چھری سرائی سکے۔ وہ عذاب ان کو  
دیاجا میں بھی مل سکتا ہے اور آخرت میں بھی۔

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ہے کہ مسلمانوں پر نرا دھندہ نہیں جو مصائب اور مشکلات پیش آتی ہیں اس میں بھی بڑی  
بڑی سختیاں پیدا ہیں۔ کیونکہ اب بھی مسلمانوں کی عقل میں ایسے لوگ موجود ہیں جو پھر مسلمان ہیں لیکن حالات کی شدت سے ان  
کے دلی جذبات کو کھول کر دکھائی گئی۔ یہ ملک اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بہت آسان تھا کہ وہ مانتھوں کے ماتھے پر مسلمانوں سے ان  
کو بھید کر دیتا لیکن اس کی حکمت و مصلحت کا اندازہ تھا کہ وہ ایسے حالات پیدا کرے جس سے کفر اور کج فہمی کو مٹا دیا جائے۔  
تو یہ جو اس میں اہل ایمان کو یہ فہمی آئی کہ وہ مشکلات سے ٹکھرائیں بلکہ ان مشکلات میں ڈالے جانے کی بہت سی



مصلحتیں ہیں کہ ہرگز منافق بھی بھی شکلات میں ۵۔ تب تو تم شک رہ سکتا۔ وہ تو دنیوی مفادات حاصل کرنے کے لئے مہتر میں شامل ہوا ہے۔ اگر اس کے معاد پر صرب پڑے گی تو وہ بھی بھی مسلمانوں کے ساتھ رہے گا۔ خود فرما دیا گیا ہے کہ یہ حالات اس لئے لائے گئے تاکہ ایک پاک طینت اور ایک بد امن محل کر سنے۔ چاہئے۔ فرمایا گیا کہ اگر تم بھی ان پر قائم رہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے، یہ خود بخود احراریت میں تمہارے لئے بہت زیادہ اثر و ثواب ہے۔

ان تو جہل میں تھیں۔ اب یہ فرمائی کہ یہ منافقین جس طرح لشکر کی مدد میں جہاد کر رہے ہیں اسی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی جی جڑتے ہیں لیکن جس طرح جہاد سے بچ کر، یہ کہ چند روزہ زندگی کی سہولت حاصل کرنا ان کے حق میں کہ ہرگز نہیں ہے ایسے ہی بخوبی اختیار کر کے بہت سال، لکھ کر لینے میں بھی ان کے لئے کوئی فائدہ نہ ہوتا ہے۔ اگر بالفرض، جہاد کوئی مصیبت تھی تو قیامت کے دن تصانیع جمع کیا ہو گا، جو بخوبی سے جمع کیا گیا تھا۔ جب کسی صورت میں ان کے لئے کیا رہی کر رہے گا اللہ تعالیٰ سادہ لوح میں زندگی گزارا بھی کے لئے بھی سیدیں ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاؤُهُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ  
وَلَقَوْلُ دُؤُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ لَئِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ  
أَيْدِيَكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

ترجمہ: ایت نمبر ۱۸۱ تا ۱۸۴

بلاشبہ اللہ نے ان لوگوں کا توں سن لیا جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تو فقیر ہے اور ہم مال دار ہیں۔ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم اسے فکور ہے ہیں۔ اور پیغمبروں کا جو قتل کیا گیا ہے ابھی ہم نے لکھ دیا ہے (قیامت کے دن) ہم تمہیں گئے کہ اب آگ کا عذاب بھگو۔ یہ ان حرکتوں کی وجہ سے ہوا ہے جو تم نے آگے بھیجا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب پر اپنا بھی حکم کرنے والا نہیں ہے۔

نغات القرآن آیت نمبر ۱۸۶-۱۸۷

سَبِّحَ الْمَلَّةَ	اللہ تعالیٰ
اَعْبَدَ	مالدار (عبید کی طرح)
ذُوْ قُوَّةٍ	تم بھلاؤ (قوت)
عَذَابِ الْاٰخِرِي	جو کہی آگ کا عذاب
ظُلَامٍ	بہت زیادہ ظلم
عَبْدٌ	نکدے

تشریح: آیت نمبر ۱۸۶-۱۸۷

سورہ آل عمران کی ابتدائی سے عذاب الیٰہی کی پہلی پہلی اور عیسائیوں سے مراد تھا۔ درمیان میں فردوس احمد سے متعلق یہ شورش ہو گیا۔ اب پھر ملحد کلام الیٰہی کی طرف سے۔

گفتہ شدہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس لوگوں کی تعریف کی جو اللہ کی راہ میں اپنی جان بھڑا کر مار رہے ہیں۔ اور ان کی برائی بیان کی گئی جو مال میں کھجور اٹھارہ کرتے ہیں۔ یہاں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے سے کمزور اور بے بس لوگوں کی تعداد اعانت کے لئے اپنا مال خرچ کر دیں تو ان میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ”مَنْ ذَلَّلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَى لَهُ فُتْرًا كَثِيرًا“ یعنی کون ایسا شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے؟ حالانکہ اس آیت میں اللہ کے رائے میں قرض کرنے کو قرض سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس پر گستاخ سید یونس سے خالق ڈرائے ہوئے یہاں (خود اللہ) مسلمانوں کا اللہ کو غصہ اور عیب ہو چکا ہے۔ اس کا ترجمہ خان ابومحمود نے یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے تاکہ اپنی مسکنت کو چھٹکے۔ مسلمانوں کا اللہ فقیر ہو چکا ہے اور ہم مال دار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گستاخانہ عذر پر صرف تاخیر کیا کہ ہم نے اس گستاخی کو سنے ہمارے پاس کھل کر رکھ دیا ہے تاکہ قیامت کے دن ان پر جنت تمام کر کے عذاب دیا جائے۔ پھر ان کی اس گستاخی کے ساتھ ان کے ایک اور جرم کا بھی ذکر کر دیا کہ ان سے کوئی بھید نہیں ہے یہ تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے جیوں تک کو قتل کیا ہے تو ایسے لوگوں سے اللہ کس دست کی توقع کی جاسکتی ہے۔ فرد با کہ یہی امت کے علما ان کو شریعت قرین عذاب دیا ہے تاکہ ان کو اللہ سے اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ کھل کر خود ہی اپنے پاؤں پر کھانڈی مارے گا کے عادی ہوتے ہیں

## الَّذِينَ قَالُوا

إِنَّ اللَّهَ عَهْدُ الْبَيْتِ أَلَا لَوْ مِنْ رَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَنَا  
بِمُشْرَبٍ نَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِي  
بِالْبَيْتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِكَ  
جَاءُوا بِالْبَيْتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ  
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فَمَنْ رُحِّخَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ  
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝

ترجمہ آیت نمبر ۱۸۵۲ تا ۱۸۵۳

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہمیں اللہ نے حکم دیا تھا کہ ہم کسی نبی پر اس وقت تک ایمان نہ  
لائیں جب تک وہ ہمارے سامنے ایک ایسی قرآنی پیش نہ کرے جسے (آسمان سے) آ کر آگ کہا  
جائے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم سے پہلے تو اور بہت سے رسول آچکے ہیں جو کھلی نشانیاں لے  
کر آئے تھے اور وہ سب بھی لے کر آئے تھے جس کا تم مطالبہ کر رہے ہو۔ اگر تم سچے ہو تو تم سے ان  
نبیوں کو کیوں قتل کروا لیا۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ سے ہنسے گئی ہو  
بہت سے رسولوں کو جھٹلا چکے ہیں جب کہ وہ کھلی نشانیاں بھیجے اور روشن کنیوں کے ساتھ آئے  
تھے فرمایا (آخر ہر جانور کو سوت کا مڑہ دیکھنا ہے۔ اور تمہیں تو تمہاری مزدوری قیامت کے دن  
ہی ملے گی۔ تو جو شخص روزِ قیامت کی آگ سے بچا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشیاد علی  
الاسباب دہرا ہے۔ اور دنیا کی آمدنی تو دھوکے کا سامان ہے۔

# نکات القرآن

نمبر ۱۸۵۴۱۸۳

عہد	دوسرا
حسب یا تبعہ	جسٹس کے نام سے کہہ رہے ہیں
مغربی	قریب
فائزہ الناز	الرواحیہ
کذب	جھوٹا
دہر	مجھے
لکتاب النبر	دو کتاب
دفعۃ العرب	سب کا مرد بھگتا ہے
زخروج	پلاؤ گا
دحل	داخل
مع الغرور	وہ کے ساتھ

## تشریح: آیت نمبر ۱۸۵۴۱۸۳

یہودیوں کو عرب سے ملنے والی رے میں سب سے آگے رہتے تھے۔ یوں نے ایک نئی بات کہنا شروع کر دی کہ ہم  
 میں سے آگے ہیں مگر انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ ہم سے آگے ہے کہ جب تک سے وہ اپنی ذہن پرانے کا حال پیش کرتے ہیں  
 اس واقعہ سے انہیں بھی آگے بڑھنے کے اس وقت تک ہم نے یہ نہیں سمجھا تھا۔ یہ تو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 انہوں نے انہوں نے پہلے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

کیا۔ جس کو یہ جاننا ہوتا ہے وہ جانتے پہانتے وہ نہیں لکھی کیا کرتا کہ لکھا گیا کہ اسے اللہ کے رسول مقرر کیا گیا ہے کہ طرح طرح سے ستارے ہیں اور آپ پر ہمارے نہیں آتے تو اس میں بھیج کی کوئی بات کہیں ہے کہ کہہ دیاں سے پہلے ہی دنیہ کرام کے ساتھ عیسائی معاند کر چکے ہیں۔ مگر یہ کہ کہتے ہیں کہ تو ہر شخص کو واسطہ پر اسے پھر انہیں معلوم ہو جانے کا کہ اس کا سبب ہونے والے کوں تھے اور وہ آخرت کی ناکامیوں میں سے سیٹھی ہیں۔

یہاں وہ شخص جو دوزخ کی آگ سے بچا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ اس کا سبب ہو کر رہے اور دنیا کی چند روزہ زندگی تو اس کے کاموں سے۔ اصل چیز آخرت اور اس کی زندگی ہے۔

### لَتُبْلَوْنَ فِي

أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا  
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ  
وَلَا تَأْخُذْ بِلِهَافَاتِ الَّذِينَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَسَبَبًا  
لِيَأْخُذُوا بِمَا شَاءُوا فَتَبْذُوهَ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ  
وَاشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبُئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ  
الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُجِبُونَ أَنَّ يُخَسِّلُوا بِعَالَمٍ  
يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَاقَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

ترجمہ آیت نمبر ۱۸۶ تا ۱۸۹

یہیہ تم اپنی جان اور مال دونوں سے آگے جانے والے ہو تم سے پہلے جنہیں کتاب ملی تھی وہ مشرکین تھے۔ بہت سی تکلیف دینے والی باتیں منو گے۔ اگر تم نے مبارک اور بخوبی اختیار کیا تو یہ بڑے عزم و ہمت کا کام ہوگا۔ وہ وقت قابل ذکر ہے جب اللہ نے اس کتاب سے عہد لیا تھا کہ تمہیں اللہ کی کتاب کو چھری طرح لوگوں پر پھیلانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے چھپ کر نہیں رہے ہوگا۔ مگر تمہیں سے اس کتاب کو پائیدار بھیج دیا اور کتب قیمت پر بیچ ڈالا کسی بری رقم سے جس کے بدلہ وہ (اللہ کا کام) فروخت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور ایسے کاموں کی تعریف کرنا بھی چاہتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیے۔ کیا یہ لوگ اللہ کے مذہب سے جھوٹ پائیں گے۔ ایسا گمان بھی نہ کرنا۔ ان کے لئے اور ناک ناک ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

لغات اقراء آیت نمبر ۱۸۶ تا ۱۸۹

شَمُونُ	اللہ عز و جل کے چاہنے والے
تَسْمَعُ	اللہ تم سے مراد سمجھے
عَرَمُ الْأُمُورِ	خوشی کے کام
نَبِيْنَهٗ	اللہ تمہیں کو یاد کر دے گا
لَا تَكْفُرُوْنَ	تم اس کو نہ پہچانے گے
بَدُوْهُ	انہوں نے اس کو پہچانے گا
أَنْ يُخْفَلُوْا	یہ کہہ دو کہ انہیں سے جانیں
لَهُ يَفْعَلُوْا	میں نے ان سے کیا

تشریح آیت نمبر ۱۸۶ تا ۱۸۹

آخرت کی کامیابی اور ناکامی اور دائمی جزا و سزا کا حال بنا کر مسلمانوں سے صحابہ کرتے ہوئے فرمایا جیسا ہے کہ ہے مسلمانوں کی جان اور مال اور دوسری سے تمہاری اپنی جان کی دے کی بات کی رو میں تمہاری جائیداد اور مال و دوسری طلب کیے جائیں گے جس میں کفار اور یہودیوں کی اپنی بہت سی تکلیف دہ چیزیں ہیں انہیں بھی سنا دیں گی جس میں آخرت میں ہر قسم کی کامیابی کا جو ہے نہ جہاد و غیر جہادی بہت بڑی کامیابی اور عظیم دولت کے کاموں میں سے ہوگا۔ کیونکہ ان یہودیوں کا طریق عمل یہ ہے کہ وہ اپنی معاشرت سے بھاگتے ہیں اور کسی عہد پر قائم نہیں رہتے۔ فرمایا ہمارا ہے کہ ان کے ساتھ اس بات کا عہد لیا گیا تھا کہ جو احکامات اور بیعتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں انہیں صاف صاف پڑھیں گے اور ان کے ساتھ پڑھیں گے۔ کسی بات کو چھپائیں گے اور اس میں سیر و گھومنا نہیں گے۔ مگر انہوں نے اس عہد کی دراندیشی کرنا شروع کر دی اور ان کے معمولی سے شخص کی حاضر ہوں نے تمام عہدہ چلایا اور اپنے حکامات الہی کو بدل دیا۔ نبی کریم ﷺ کے لئے جو خوشخبری تھی اس میں نے اس کو بھی چھپایا اور لایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی ساتھیوں پر شرمندہ بھی نہیں ہوتے بلکہ پوچھتے ہیں کہ جو کام اس میں ہے نہیں دیکھیں ہیں ان کی تعریفیں کی جائیں۔ فردوس سے لوگ اتنے کے طب میں گرفتار ہو کر ہیں کہ ان کو اس سے چھٹکارا چاہئے گا اس کا تو کمان بھی نہ رہا۔ پھر جو کچھ آ ۱۸۶۱ء میں ہے وہ اس کا سبب نہ ہی کہ ہے اور وہ بڑے بڑے پادری اور عیسائی رت رکھنے والا ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۸۶﴾  
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ  
وَيَذْكُرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنَبْنَاهَا

خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝  
 رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ  
 مِنَ النَّصَارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي  
 لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا  
 ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝  
 رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ  
 عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُم مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنسَىٰ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ  
 فَأَلَّذِينَ هَالَجُوا وَعُخِرُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي  
 وَقُتِلُوا وَقُتِلُوا لَا أَكْفِرُنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دَخَلَتْهُمْ  
 جَهَنَّمُ تَجَرَّعِي مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا لَهُمْ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ

اللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹۰-۱۹۵

بلاشبہ اس میں اور زمین کی پیدائش میں اور اس کے آگے ہونے میں غلطی نہ کر سکتے ہوں گے  
 جسے اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ  
 کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں جو کچھ کہتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اسے ہماری  
 پروردگار نے کائنات کا یہ نظام ہے کہ وہ اسے بنایا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ اس سے بڑا ہے آپ  
 جسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے بنایا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے بنایا ہے۔



رہوا کر دیا۔ اور ان ظالموں کا کوئی بھی عذر کار نہیں ہے۔ اسے اللہ نے پروردگار ہے ایک ام نے ایک پکارنے والے کو نہ جوامان کی طرف بگاڑا تھا اور کہنا تھا کہ تم اپنے پروردگار کو انہو تو ہم ایمان سے آئے۔ اسے اللہ نے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہم سے اپنی خطاؤں کو دور کر دیجئے۔ اور جان خاطر ایک لوگوں کے ساتھ فرما دیجئے۔ ہمارے پروردگار ہمیں وہ عطا کیجئے جو آپ سے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ عطا کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجئے گا۔ یہ شک آپ اپنے دل سے کے خلاف کرنے والے نہیں ہیں۔ تو ان کے پروردگار نے انہوں دعا قبول کر لی اور کہا کہ میں تم میں سے کسی کا ملضام کرنے والا نہیں ہوں۔ عورت ہو کہ مرد سب آپ میں ایک دوسرے کی جمل سے ہو۔ پھر جن لوگوں نے میری جہ سے ہجرت کی وہ گھر اس سے نکالے گئے اور میری راہ میں تقییس پہنائے گئے۔ وہڑے اور وہڑے گئے تو میں ان کی خطا میں صرور معاف کر دیا گا اور میں انہیں ایسے باغوں میں صرور داخل کر دیا گا جن کے نیچے سے میری جہتی ہوتی گی۔ یہ اللہ کے پاس سے اس کو دلپ طے گا۔ اور اللہ علی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۹-۲۰

قِیَامٌ	کھڑے ہوئے	تَکْفُرٌ	اتار دے اور کر دے
فُتُوْرٌ	پہنچے ہوئے	مَعَ الْاَنْبِیَاوِ	نیک لوگوں کے ساتھ
جُنُوْبٌ	پیلوں (خُنب کی رخ)	لَا تُخَوِّنَا	ہمیں رسوا نہ کر
یَتَسَكَّرُوْنَ	دو خود لڑ کرتے ہیں	اَسْتَجَابَ	قبول کیا
حَاصِفٌ	تو نے پیدا نہیں کیا	لَا اُفِیْعُ	میں صانع نہ ہوں گا
هٰذَا نَا بِلٌ	اس کو بے فائدہ	غَابِلٌ	کام کرنے والا
مُتَحَسِّکٌ	قہر کی اوت پاک ہے	اَوْفُوْا	سنائے گئے
اٰخِرَیْنِیْ	تو نے رسوا کر دیا	خَسِیْ الْمَوَابِ	بھریں ٹرپ
مُنَادِیٌ	آواز دے والا		

### تشریح آیت نمبر ۱۹-۲۰

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کائنات کی پیدائش میں غور کر کرتے ہو کہڑے، پہنچے ہو پیلوں پہ بیٹے اللہ کا ذکر کرے والے اہل عقل و دانش ہیں اور جب وہ اس کائنات پر غور کرتے ہیں تو بے ساختہ ان کی زبانوں پر پرا جاتے کہ اسے پروردگار ہم کی

ہر ذی صلوٰۃ وادبیت وکھیں وہ سمجھیں آپ سے کسی چیز سے کار پیمائیں کیا۔ اس کائنات میں مادی طاقت اندر سے ہے  
بارگھما آپ کی ہے۔ جس میں دنیا کی بھولائی کے ساتھ اُکرتی کامیوں کا مطالعہ کیلئے ہر دور کی آگ سے بچا لکے۔  
انہوں نے فرمایا کہ جو آپ سے میری خدمت پر کھڑے رہے وہ ہیں ہمیں کو بچائیں آپ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کو  
دور کی آگ سے محفوظ رکھیں۔

## لَا يَغْرِبُكَ ثَقَلُ الدِّينِ

كُفِّرُوا فِي الْبِلَادِ ۖ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ اَوْ  
بِئْسَ الْوَعْدُ ۚ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي  
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللّٰهِ وَمَا  
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۚ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ  
بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ الْيَكْمَرُ وَمَا اُنْزِلَ لَهُمْ خَشَعَيْنَ لِقَا  
لَا يَشْتَرُونَ بِاٰيَةِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اُجْرُهُمْ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا  
اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاطِبُوا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹۶-۲۰۰

سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت میں یہ جلد بھرت اور بھاگ دو آپ کو دھوکے

میں نہ ڈال سکے۔

یہ پند ان کی ہے کہ ان کا مہلتا جہنم ہے جو پوز میں مہلتا ہے۔

لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اللہ کے لئے ایسی بھیجی ہیں جن کے نیچے سے نور نکلے گا اور ان کی ہوا میں ہمیشہ خیر ہوگا۔

اللہ کی طرف سے ان کی مہمان داری ہوگی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ ایک لوگوں کے حق میں نکلتا ہے۔

اور بے شک اعلیٰ کتاب میں وہ بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف سے اور جو کچھ ان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر وہ ایمان لاتے ہیں۔

یہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

وہ اللہ کی آیتوں کا ادنیٰ قیمت پر سونا نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے لئے اللہ کے پاس راز ہے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اسے ایمان والوں اور خود بھی خبر کر رہا ایک دوسرے کو خبر دلاتے رہ رہا اللہ سے ڈرتے رہا کہ خارجہ کامیابی حاصل کر سکے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۸۰-۸۱

لَا تَقْرَأُكَ	تجھے دھوکے میں نہ اُل دے	سَبَّحَ الْحَسَابِ	حساب لے لے گا
تَقْلُبُ	آنا جانا، چلت پھرت	إِصْبِرْ وَلَا	مہر کر
أَلْبَاسًا	شر (بلکہ شر)	صَابِرًا	مہر دار رہے
أَلْبَاسًا	لٹکا	زَابِكُوا	نگہ رہ
قَوْلُ	مہمان داری	تَقْلِبُ حُجُورَ	تم کا پہلی مائل کر دے

آیت نمبر ۸۰-۸۱

سورۃ آل عمران کو ان آیات پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تم کو کرم بخشا اور آپ کے پاس باروں کو بے غلیا ہے کہ کفار

کی دین داری ترقی کنوں میں چلت ہمت جو کس دوزخ رہی بج و حج کس کسی دھوکے میں شوال دے کھٹک پر ساری چریں  
 وئی ہ۔ یہی ہیں مہر بدستہ ہی سہری طوبہ دروں ہر یہ بج و حج ختم ہو کر رہ جائے گی اصل کامیابی سے خست کی کامیابی سے خست  
 ہاں نہ کامیابی کی اسی طعن کا سبب ہے کسی اگر ایک طعن دیا کی ساری دہشت بھی سیٹ لے اور آفت کی اصل مدد کے  
 سے ایک کھتہ کرے تو یہ چریں کی آفت میں حسرت ہن چاہیں گی۔ آخر میں ارادہ کو تھک کی میں جو بھی نکالت چلی آئیں ان کو  
 نہایت میرا دشمن سے برداشت کیا جائے اور اپنے اور سے ہو کر کھلی میرا دل چائے اور خوف الہی بقول اور پیچیدہ کار اور مدد  
 کے تمام معاملات کی بنیاد پر لیا جائے تو یہ اور آفت میں ہر طرح کی کامیابیوں اور کامیابیوں کے کی چاہیں گی۔ ہفتہ کی ہم سب کو  
 فکر آفت نصیب کرے اور آفت کی تمام کامیابیوں نصیب فرمائے۔ آمین خرم آمین۔

و الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاره نمبر ۴ تا ۶

• لن تنالوا • والمحصنت • لا يحب الله

سورة نمبر ۴

النِّسَاء

• تعارف • ترجمہ • لغت • تشریح





شریعت سے جو کچھ دیکھ کر اس حد تک آراء دی گئی ہیں پر پابندی نہ لگائے گا کہ وہ فقہ نہیں ہے اور اس کو بھی شریعت سے جتنی آراء دی گئی ہیں ان کو وہ کاتبین و مکتوبین سے جو کچھ کی مراد دی ہے۔ یا میں نہیں مانتی کہ اس کی کلی آراء کی کاسطہ سے کوئی نقل نہیں ہے۔

نئی کتاب کا حلقہ کے اٹھارہ نوٹ سے پہلے غور پر علم کی بنیاد پر کسی کو اور جس بھی شوق کے مرتبہ کی ضرورت کی طرح مقیم نہ ہوتی تھی۔ دین اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی اور اٹھارہ سو قریب رہا ہے۔

عربوں میں جو پانچ سو سال قبل تھے کہ وہ اپنی ساری مائیں سے نکال کر کیا کرتے تھے۔ لڑکا تو یہ لڑکی سے جان بھر کر شریعت دے دے۔ لیکن جس وقت وہ لڑکی بن گئی۔ ہے ہو باپ سے مرے کے بعد اس کی زندگی کی حیثیت سے دیکھتے ہو کہ جس میں اس نے کسی پر غیبت نہیں کرتی۔ اس لیے شریعت سے سوچیں۔ اس کو بھی عقلی میں کا مقام ہے کہ ان سے نکال کر مریم قرار دیا ہے۔

قرآن کریم میں بیان کیا گیا کہ نسب مورد ساقط (۷۵۷ چارے) سے کون کون کی عورتیں ہیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ جو کہ اس پر بھی غلط آراء دی گئی تھی کہ لوگ عورتوں کا ہر بڑھ کر مانتے تھے۔ جن کے لیے قرآن کی ہر دو حقیقت عورت کی حیثیت ہے اس کو جو عورتی کے ساتھ لگا کر عورتوں میں حیثیت نہ کرے۔

اگر کسی مرے اپنی زندگی کو اس کا ذخیرہ بھی دیا ہو تو اس کو روکتی اس میں حرم ہے۔ البتہ اگر غلطی کی صورت میں بھی اسے عورت بنی جان چلا چلا ہے اور اس کا مطلب یہ کہ تو کسی صورت میں عورت سے نہ ملے بار ہے۔

قرآن کا صحیح معنی وہ ہیں جو مشرک کی حد میں موجود ہیں جو کہ عورت اور مرد و عورتوں کی حیثیت سے لیا گیا ہے۔ اور مرد و عورتوں کی حیثیت سے لیا گیا ہے۔ اور ان کے لئے یہ مسائل ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اس کے اس کی عظمت کو سمجھنے کی عقل طاعت لڑکا ہر دینی اور ان کا خوف رکھنا سب سے بہتر حسن کا مانی کا راستہ ہے۔

یا مکی صاحب مدنی کے بغیر میں دین چاہتے ہیں اور اس طرح ہے۔ اس کی عورت کی صورت اور ہر ایک کا ہے کسی کو اس کا حق نقل کرنا۔ اس میں جو کچھ کر کسی انسان یا جاندار کی جان لینا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا فرشتہ دینی اور اس کے علم و معنی کی حکمرانی کو اٹھانے کے لیے جو کچھ ترغیب اور تنبیہ کا حکم دیا گیا ہے۔ صریح دے اور صفات میں کسی طرح کا بھی ترک کرنا ایک یا حکم ہے جب تک اس سے نہ دے کہ اس وقت تک اس کی ساری نہیں ہے۔

جس میں اس کے ہر ایک کے علم و عقیدہ اور اس کی سخت حفاظت میں مذمت کی گئی ہے اور اس میں کوئی اور دینی رسول سے پہلے کی ہی امت کی گئی ہے۔

موتوں سے علم دے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے متعلق ہے یہ عقیدہ ہے کہ وہ مسیحی تھے۔

نہا۔ یہ ہم فریضہ عبادت اور سلامتی کی ہے نماز کے وقت اللہ کا خوف۔ کسی گیر و مانا ہے کہ یہ کہ جو کہ اللہ کے عبادت اور عبادتوں کے ساتھ ملتی ہے۔ اس میں یہ عبادت کی کاسی عبادت کی ہے کہ وہ عبادت کی ہیں۔



# سُورَةُ الْبَنَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ  
وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا  
وْنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝

ترجمہ آیت نمبر ۱

اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس جان سے اس کا  
جوڑا پیدا کیا پھر اس دو جن کے (دریچہ بہت سے مردوں اور عورتوں کو پیدا کیا اس اللہ سے ڈرتے  
رہو جس کا وہ پس میں اسطوب کر (تم اپنا حق) مانگا کرتے ہو اور رفتہ واریوں کا لانا رکھو۔ کیا تم کو  
اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر

يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے لوگو
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ	ایک جان
زَوْج	جن
بَثَّ	اس نے پھیلا
رِجَالًا	مرد (نیک کی طرح ہے)
كَثِيرًا	بہت سے

نسۃ	حرف
نسۃ لہون	تم آپ میں سوال کرتے ہو
الکاذب	دشمن ہیں
وہب	عہد ہیں مگر

### تشریح آیت نمبر ۱

سورۃ ن کی پہلی آیت ان تمام مسائل اور مضامین کی تفسیر ہے جو آئے والے آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہم انسانی حقوق کی بنیاد اللہ کی یعنی اللہ کے خوف پر رکھی گئی ہے کیونکہ اللہ کا خوف ہی ایک انسانی سوشل و کونج کنکریٹو پروجیکٹ ہے۔ مثلاً بہت سے وہ حقوق ہیں جو کچھ مسلمانوں کی کثرت میں آسکتے ہیں۔ آخر وہ دار و مدینہ اور کثرت اور کثرت دین کے بہت سے مسائل ہیں اگر ان میں کوئی کڑ بڑ کرتا ہے تو قانون کی طاقت سے اس کے حقوق روک دئے جاسکتے ہیں۔ لیکن والدین، اولاد اور شہداء، خیم، بچہ اور بچیاں ضرورت مند اور دوسرے غریب اور مسکین داروں کے درمیان الفت و محبت، دنیا کی کوئی حکومت یا قانون قوت کے زور سے ایک کے حقوق دوسرے سے دوا نہیں سکتے۔ یہ الفت و محبت تو صرف اللہ کے خوف، باہمی محبت، ہمدردی اور رواداری اور غیر غرضی کے جذبے عطا سے ہوا ہے۔ چنانچہ سورۃ ن میں حقوق انسانی کے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں اس کی تفسیر کی طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سے ڈرنے اور پابندی کے ساتھ تمام مضامین کو ایک ہی اصل سے جوڑ کیا گیا ہے۔ بنیادی طور سے اس میں کوئی فرق نہیں ہے کوئی امتیاز نہیں ہے۔ فرمایا گیا کہ تم دن رات جس اللہ کا واسطہ دے کر اپنے بھائیوں کو کام کاج میں ملانے اور دوسرے دین و دنیا سے تم سے بڑے وقت میں، بھر سوا کی توقع رکھتے ہو اس کے ساتھ بھڑک کر کہو۔ صبر و بردباری کرنا کیونکہ اگر تم صبر و بردباری نہ کرو گے تو اللہ کی نجاتوں کا خیال نہیں رکھو کہ اللہ تمہارے ایک ایک عمل کا نگر ہے اور تمہارا یہ وہ سب کچھ ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو دوسروں پر تم نہیں کرتے ان پر بھی تم نہیں کیا جاتا۔

وَأَتُوا الصَّيِّمَ أَمْوَالَهُمْ  
وَلَا تَتَّبِعُوا الْفَيْسَ بِالْظُلْمِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ  
إِلَىٰ أَمْوَالِهِمْ إِنَّهُ كَانَ حَظِيصًا



(۲) ان کے ہاتھ پاؤں کو پنے پر سال سے نہ جنا پائے اور

(۳) ان کے بال کو اپنے بال میں لاکر نہ عبید جائے۔ یہاں سے خروائی ہے کہ حسب کتاب ایک ایک اور صاف

صاف دکھ جائے۔ اس اصول سے نہیں طور: ہوا غفلت و غریب و غریب کے چور راہ سے ہلا کر نہ پائے گئے ہیں۔

### وَأِنْ خِفْتُمْ

أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْمَيْمَنِ فَإِنَّكُمْ كُفُّوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنْ  
النِّسَاءِ مَشْنَى وَثُلُثَ وَرُبْعٍ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا  
فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

ترجمہ: آیت نمبر ۳

اور اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم جہم لا کیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر  
مومن جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو۔ (۱) اس سے تم میں سے یا چار پار سے یا چار ایک  
سے۔ نہ دو چار میں تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم ان کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک یا چار  
کرو۔ ان (بائیں) کو از میت میں یا از حتمہ رہن ملکیت میں آن تیرا کیونکہ ہے انصافی سے بچنے  
کے سے یہ حکم ثابت ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۳

إِنْ خِفْتُمْ	اگر تمہیں اندیشہ ہو
أَلَّا تُقْسِطُوا	یہ کہ تم انصاف نہ کر سکو گے
طَابَ	پسند ہو
مَشْنَى	1913
ثُلُثَ	تینوں میں

ذبیح	چار چار
واحدة	ایک
ملکث	مالک ہو
ایمان	رہے ہاتھ
الذنی	قرب ہے
الانمولوا	کہ تم یہ انسانی نہ کرو

### تشریح: آیت نمبر ۳

حضرت لکنا کہاں سے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے چلے گئے کہ درحقیقت میں کفار کی کوئی حد ضرور نہ تھی۔ ایک شخص دس دس پھیل کر لیا کرتا تھا۔ جب شام میں کثرت سے افراتہت مچ جاتی تو مجبور ہو کر اپنی بیٹھ بٹھ بٹھ کر رہ جاتا۔ اور دوسرے سے کہیں کہیں کے خوف کی بدولت دروازے کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے چار چار پاں رکھنے کی حد ضرور کر دی لیکن اس میں بھی بدلہ انصاف کی شرط رکھی ہے۔ اگر ایک شخص بدلہ انصاف نہ کر سکا ہو تو پھر اسے ایک ہی شادی کرنا چاہئے۔ دوسرے خسرین کا حیاں ہے کہ درحقیقت میں بھی لوگ تیسوں کے ساتھ بے انصافی کرنے کو مجھے تھے لیکن جو توں کے سامنے میں ہوں گا میں دوسرے انصاف کے تصور سے غافل تھے۔ یعنی چاہتے تھے شادیوں کر لیتے تھے اور ہر امر پر ہر طرح طرح سے غلامی تسلیم کیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم تیسوں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو حد توں کے ساتھ بھی بے انصافی کرے سے ڈرو۔ اول تو چار سے زیادہ کفار ہی نہ کرو اور چار کی حد میں بھی اتنی حدیں رکھو جن کے ساتھ تم انصاف کر سکتے ہو۔

قرآن و سنت کی روشنی میں مکتبہ کا اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ چار سے زیادہ چار کرنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اسلام کی جو غلط فہمیاں اس کی تعلیمات میں ہیں کہ مسلمانوں سے بیٹھ کر اس کی پابندی کی ہے اس آیت میں کسی مسلمان کو اس بات پر مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ چار چار شادیوں ضرور کرے بلکہ ایک سے زیادہ نکاح کرنے پر صرف انصاف کی پابندی لگا کر اس بات پر آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ عام حالات میں ایک ہی عورت سے نکاح کرے لیکن بعض حالات میں یہ ایک حدیثی عورت نکاح ضرورت میں چلتا ہے۔ اگر اس کی اجازت نہ ہو تو پھر اولاً جو ایک دوست پر قانع نہیں ہو سکتے وہ گناہگار کی دس دس شادیوں سے بھی جس کے لئے نہایت ہے ان میں۔ ایک مسلمان کو اللہ نے اس کی رجاوت دے کر گناہوں سے بچایا ہے۔ قرآن کریم نے ایک





ترجمہ آیت نمبر ۵۰

اور تم اپنے ان مالوں کو جو تمہارے لئے قیامت زدگی کا ذریعہ ہیں بے غفلتوں کو نہ بکراؤ۔  
 اہل بیت! مالوں میں سے ان کو حلال و حرام پراناؤ اور ان سے قول معروف (یعنی قاعدے کی بات) کرو  
 اور جیسے سوا کچھ اس وقت تک آ رہا ہے وہ جو جب تک وہ نکاح کی عمر کو نہ پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم ان میں  
 ہو شیار کی اور کچھ دار کی کی صلاحیت پہ تو ان کے مال ان کے سپرد کرو اور تیسوں کا مال اس خوف  
 سے دیا جائے کہ کے جلدی جلدی نہ اڑا جاؤ کہ بڑے ہو کر مطالبہ کریں گے۔ (ان سر پرستیوں میں  
 سے) جو شخص خود مال دار ہوتا ہے یتیم کے مال سے بچتا چاہئے اور جو شخص محنت مند ہو وہ (اپنے  
 ضروری اخراجات کے لئے) قاعدے طریقے سے لے سکتا ہے اور جب تیسوں کا مال ان کے سپرد  
 کرو تو اس پر واہمی کر لیا کرو۔ ایسے حساب لینے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

لغات القرآن آمد نمبر ۵۰

لَا تُؤْتُوا	تم نہ دو
الشُّهُوَّةَ	عشق، مانگ
لَيْسَ	نہیں
يُكْسُوا	پہناؤ
هُوَ مَقْرُوفٌ	اچھی بات، مقرب بات
يُؤْتُوا	آزاد
الْبَيْعَى	قیمت، بے دہ کے بیچ
خَسِيَ بَلْعًا	جب تک وہ بگڑی نہ جائے
الْعُسْمُ	تم نے عسوس کیا، لڑا کر لیا
رُشْدًا	بھلائی، ہوشیاری
يُؤْتُوا	دے دو، خواہے کر دو



إِسْرَافَ	ریا دلی عاقلیت
أَنْ يَكْبُرَ زَا	یہ کہ وہ بڑے ہو جائیں
غَنِيٍّ	خوش حال یا سرفرو
فَلْيَسْتَفْعِفْ	بھر بھرا جائے
إِشْهَادُ	گواہی
حَسِبْتُ	حساب لینے والا

## تشریح آیات نمبر ۶۲۵

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ پدیت لکھائی ہے کہ پانچ ماہ کی تکمیل پہچان ہو۔  
 مقرر کے مرنے اس طرح نہ کہ وہ خدایں کی عین کے چہرہ کا ایک اندھائی نے مردوں کو تو اس قدر شکستہ بنا دیا کہ ان کو  
 اپنی خرافات میں نہ کہ کفر و شرارت کے مسائل میں کو کھلا دیکھنا اور ان کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے اور اگر، کچھ ختم کیے اس میں کہ  
 اپنے جیسے میں لینے کا سلاہ نہ کریں تو ان کو معقول طریقے سے سمجھا دو جس میں ان کی عقل کی کمی نہ ہو اور ان کی عقلیت کو نہ مٹائے۔  
 لہذا نے فرمایا ہے کہ یہ ختم پہچان کے مانی کے کم کر رہا ہے کہ اس کو ایسے ہی ماں نہ دے دو جگہ آیت میں عکس کیا گیا ہے  
 کہ ان کو آواز دے، ہو کہ وہ اس قابل بھی ہیں کہ اگر ماں اس بات میں کے پروردگار دیکھ جائے گا تو اس کو کشف نہ کریں گے۔ اس کا بھری  
 طرف یہ ہے کہ باطن ہونے سے پہلے ظہور نہ ہو۔ معمولی خرید و فروخت کے معاملات پر در کے دیکھو۔ ان کے معاملات میں کچھ رہا ہو گئے  
 کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اصلاح کے قابل ہو جائیں تو اب خاص طور سے اعجاز لگاؤ کہ وہ اپنے معاملات میں کچھ رہا ہو گئے  
 ہیں یا نہیں۔ جب تم میں ہوشیاری محسوس کر لو ان کے عقل میں کے پروردگار اس کی احتیاد ہوتی چاہئے کہ جب ان میں بچوں کے  
 حوالے کیا جائے تو کچھ لوگوں کو گواہی دیا جائے تاکہ کچھ بھی موقع پر کوئی یا عقیدت کفر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے سزا دے کے ان کو  
 میں فرمایا ہے کہ ان مفسدوں کے تمام اعمال اور ان کے دل و گھر سے "گوارہ" ایک آدمی دیا کی نگاہوں میں دھوس ہو کہ سکا ہے لیکن  
 اللہ سے نہیں بچا سکتا اس نے ان کو ایک شخص کو گواہوں کے ساتھ سے حساب کتاب پیش کر کے سرخرو ہو جائے لیکن اصل حساب  
 کتاب وہ ہے جب قیامت کے دن تمام مفسدوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا

ان آیات میں جنہیں ہم نے سر پرستوں کے لئے چھ ماہ پدیت دیکھی ہیں فرمایا گیا ہے کہ (۱) امانت میں حیاتیات  
 نہ کی جائے (۲) ختم کے مان کو فضول ناڈا بھی جائے (۳) ان کو اس طرح سے چھ ماہ پدیت نہ دیا جائے کہ وہ بچے جو ان کو پرانا  
 حق طلب کریں گے۔ (۴) اگر ایک سر پرست اپنا خرچ آپ پر منت کر چکا ہے تو ختم کے دل میں سے کچھ بھی نہ لے لیکن اگر

ضرورت مند ہے تو ہندو ماہیت لے سکتا ہے۔ حضرت عثمان غنی علیہ السلام اسی آیت کے تحت حکومت کے فرائض سے کوئی ٹھکانہ نہیں  
 دیتے تھے۔ دوسرے خلفاء راشدین بھی اس آیت ہی کو اپنے حق میں سے ان کا کہ ارادہ ہو چلائے۔ اس قبل ایک بات کا اور غور رکھا  
 جائے کہ ان آیات میں اپنی انچوں کے لئے فرمایا جا رہا ہے اور ان ملتوں کے ہر فرد کے لئے نہیں دیا گیا ہے۔ میری مراد یہ  
 ہے کہ بعض لوگوں نے اس آیت کو دلیل بنا کر یہ کہ ضرور کر دیا ہے کہ مل و دولت بہت اہم ہے اس کو ان ملوں پر چھ تو م کے  
 لئے لکھا نہیں چھوڑا جا سکتا ہذا اگر ساری قوم قابل دولت ہو سکتے تو سب کو دولت کی کڑی لگانا انصاف کے ساتھ دینا بہتر ہے  
 اور دینی میں جس آیت کو پیش کرتے ہیں اس پر ایسے تاثرات سے بھی کہیں گا کہ کیوں نہ ہو کہ اس کی وجہ سے ہر فرد کو ہر فرد کو مل ہو چکا ہے  
 اس کو اپنانے کے لئے خود بخود مل کا دینا نہیں کہ قرآن کریم کے ہر اصول کو قوی نظریات کی حیثیت پر چھوڑا جائز نہیں ہے۔ اور  
 ہمیں ان نظریات سے مرعوب ہو کر قرآن و سنت کو اس رنگ میں دھالنا کہ ان کا سب سے بڑی ہے دینی ہے اس آیت میں  
 تاج ملان بچوں کے لئے فرمایا جا رہا ہے کہ مل ہو کے بعد ہر فرد کو مل مل کے حوالے نہ کیا جائے جب تک اس میں حاجت کی چیز  
 ہو جائے تو پھر ان لوگوں کا حق دینا ہے۔

### لَا تَجَالِ نَصِيبًا مِّمَّا تَرَكَ

الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبُونَ ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا  
 تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرُ  
 نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۖ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو  
 الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَرْضُوهُمْ مِنْهُ  
 وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۖ وَلِيَخْشَ الَّذِينَ  
 لَوْ تَرَكَوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ضَعْفًا حَافِظًا  
 عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ  
 إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا  
 يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۖ

ترجمہ آیت نمبر ۱۰

اس ترک میں جو والدین نے یا دوسرے رشتہ داروں نے چھوڑا ہے مرد بھی حصہ دار ہیں۔ اور جو عین بھی اس ترک میں حصہ دار ہیں جو والدین لے یا دیگر اقربائے چھوڑا ہے۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ یہ حصے (شک کی طرف سے) مقرر ہیں۔

اور جب تقسیم کے موقع پر قریب بہت دار اور قیمتی اشیاء کیس اور حاجت مند آجائیں تو انہیں بھی اس (چھوڑے ہوئے مال میں سے) کچھ دے دو اور ان کے ساتھ اچھی گفتگو کرو۔ اور اس بات کا تصور کر کے بھی ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے چچے یا تو اس گھر سے بچے چھوڑ چکے ہیں تو انہیں کسی کیس کی طرح میں ملحق ہوں گی۔ ہاں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ٹھیک اور درست بات کہنی چاہیے بلاشبہ جو لوگ قیاموں کا بل ظلم کر کے کھاتے ہیں تو سوائے ان کے اور کیا ہے کہ وہ بٹے پیٹے میں آگ بھڑ ہے ہیں اور وہ بہت جلد بھڑکی آگ میں لے پائیں گے۔

لغات القرآن ۲ آیت نمبر ۱۰

نَصِيبٌ	حصہ
تَرَكَ	چھوڑا
قُلْ	تھوڑا
كَثْرٌ	زیادہ
نَصِيبٌ مَّفْرُوضٌ	حصہ مقرر ہے
الْقِسْمَةُ	تقسیم
وَتُخْشِ	اور ڈرنا چاہیے
جِبَعٌ	کنوڑیاں
سَبْطُونَ	جدی ہونے والے ہائیں گے
سَعِيرٌ	بھڑکی آگ

## تشریح: آیت نمبر ۱۰۱

یہی کہہ کر اللہ نے اسان نبوت سے پہلے عرب میں اپنے عزیز و عزیزوں کا وہاں سے غارتوں پر طرز طرز سے ظلم و ستم کیا کرتے تھے نہ ہی شمس سے ایک شریعت پر تھا کہ غارتوں کو نہ تھیں۔ تاہذا قرآن کریم نے اس ظلمانہ واقعہ کو دور دور قرار دیا کہ جو بھی اس طرح غارت کیا جس طرح عرب میں کر رہی تھیں کہیں ہوتا تھا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ مال و دولت چاہے وہ کچھ ہی ہو اور وہ کچھ ہی مال ہو اس پر اس قسم کی غارت نہ ہوگی۔ اور یہ بھی تھا کہ میرٹ کے حصے غارت کی طرف سے ضرور ہیں۔ اس میں کسی دشمنی کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اس قسم کی غارت کے سوا چار چاند لوگ بھی تھے ان کے آگے جاتے ہیں جس کا وہی حصہ تھیں ہوتا۔ اس میں دور دورہ کہہ دیتا ہوں اور دوسرے حصے میں بھی دیتے ہیں۔ اور یہ جو سوتیلے سوسا ہیں ان سے غارتی کا قطعاً منع ہے کہ چھوٹے بڑے کو ان کی غارتوں کی کہ یہ اس قسم کی غارت ہے اور یہ میں کان نہ دیکھ میں نہیں۔ مگر یہ ان کو ان میں سے انچاد دیکھیں جو تیسوں کا حصہ ہے یا کتب ۱۰۰ کا حصہ ہے صرف حاضر اور باوجود ۱۰۰ بچے اپنے ماں میں سے دے سکتے ہیں اس طرح شریعت انہیں بھی نہیں دیتی جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

حصہ ہائے والوں ہائے وایوں اور تقسیم ہونے کے وقت حاضر اور دواہم ہے کہ کوئی نہ ملے یا غلط محسوس کرے یا اور باقی ظلم و ستم کے سے اور یہی مسئلہ میں ہر وقت مسئلہ کا حل ہوتا ہے۔ نہ چاہے وہ کچھ شریعتی نقطہ ہوں۔ اول میں غارت کرنا اور دونا، دے نہیں چاہے کچھ کہ آپ پیچھے چھوڑ دے۔ میرے بھائی اور دوسروں کے کسی شے میں یہ میرا ہوتا ہے، رکھتے ہوئے۔ میرا وہ دوسرا کو بکھانا چاہتے ہیں دینا خود بھی کرتے دھانسی۔

آخر میں! یہ ہے کہ جو لوگ قبیلوں کا اس نام پر لڑتے سے حاجات ہیں اور اپنے پیسے میں جنم کے انکار سے میرے ہوتے ہیں۔ دوسرا جنم میں جائے۔ قسمت کے ان دور حال میں پیشوں ان کے کہہ دیتے، اور سب کچھ پیشوں ان کا وہی ہوتا انھوں کو چھوڑ دیتی ہیں کی۔ حضرت ابراہیمؑ بڑے رویت ہے ضد تھکے فریاد میں نہیں حاضر ہوا، پر اور مرجائے کر دس کے دے بچے کی دیکھ کر ہوں۔ جو دوسروں کے دے دے

پیدا ہوا نہ سراسر اس لحاظ سے کہ ان کے جان سے ان اصول عرب ہوتے ہیں۔

(۱) تقسیم میرٹ رشتہ داری کی بنیاد پر ہے۔ جہاں رشتہ داری کی بنیاد اس کا حق ان کا ہے اور دوسرا

(۲) آہوں میں عورتوں اور نانی ہیں۔

(۳) میرٹ کی تقسیم بھی یہی ہے۔ بکھانے کا کرنا ان کا رشتہ ہے کہ یہ دیکھا جائے گا کہ ان میں کتنا قریب ہے

يُوحْيِيكَمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرَّمْتُمْ حَقَّ الْأَنْثِيَيْنِ فَإِنْ  
كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ الْأَنْثِيَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً  
فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ  
كَانَ لَهُ وَلَدٌ وَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوُهُ فَإِلَيْهِ الثُّلُثُ  
فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ الشُّدُسُ مِمَّا بَعْدَ وَصِيَّةِ يُوْحْيِي  
بِهَا أَوْ ذَيْنِ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمَا أَقْرَبُ لَكُمْ  
نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَلَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ⑤

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱

اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں عہد دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ مگر اگر ان عورتوں میں سے زیادہ عورتیں ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر ایک عورت ہی ہو تو اسے ترکہ کا آدھا حصہ ملے گا۔ اور اگر مردے والا صاحبہ ہو تو اس کے پاس باپ میں سے ہر ایک کچھ ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر مردے والا صاحبہ والدہ بنت علی نہ کے وارث ہوں تو سب باپ کو تیسرا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر مردے والے کے بھتیجے بھائی بھی ہوں تو ان چھٹے حصے کی حق وار ہوگی۔ یہ حصے اس وقت نالے جائیں گے جبکہ مردے والے کی وصیت پوری کر دی گئی ہو اور اس پر جو فرض تھا وہ ادا کر دیا گیا ہو۔ ترجمہ نہیں جانتے کہ تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں سے کون جنہیں زیادہ حق پہنچانے والا ہے۔ یہ حصے اللہ نے مقرر کئے ہیں۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ دیکھنے والا اور حکمت والا ہے۔

## لغات القرآن نمبر ۶

یوصی	وہ حکم دیتا ہے، بیعت کرتا ہے
ذکر	ذکر امر
حط	حصر
الانسی	دکڑیوں، دھڑکی
لث	ہشٹ (تہائی)
لصف	آرٹھ
أولیہ	میں کے مال و پ (ایجنڈہ)
المسئس	پہنچنا
خوفا	بھائی (ان)
دین	قرض
الذرون	میں کی حالت
انہم	ان سے، ان
القراب	بہادر، بہادری

## تفسیر آیت نمبر ۱۱

سید و اسرار، امت اس آیت سے ارادت کے سلسلے میں چند اہم امور شمار کئے ہیں:

(۱) مآثر کا تصور و آفاق کے تصور کے تحت۔

(۲) آخریت سے پیش چھوڑنا۔ صرف بنیالہ چھوڑی ہوں دوکان، دوکان (دو تہائی) (۲۴۳)، میں ان سب چیزوں میں تفسیر

ہو گا، راہِ ہدایت۔

(۳) مآثر کی بنی چھوڑی ہے، کوئی بنی نہیں ہوگا، ان کی کوئی ترک میں سے حصہ (۳) حصہ ملے گا۔

(۴) آخریت سے لا، چھوڑی ہے تو اس کے، آپ کوکل میں سے چھوڑا (۶) کے کا پڑنچس صورت میں

دوسرے داروں کے محل جانے کے بعد کچھ چاہا، مگر دھڑکھڑا کر کہنے لگے مقررہ چھ حصے کے علاوہ ہے۔

(۵) اگر میت نے اولاد نہیں چھوڑی اور صرف ماں باپ وارث ہیں تو کل مال میں سے ماں کا حصہ ایک تہائی ہے (۱۲)۔ (باپ کا حصہ تہائی ۱/۳)

(یہاں صورت میں ہے کہ مرنے والے نے نہ اولاد چھوڑی نہ بیوی نہ شوہر نہ بھائی نہ بہن) لیکن اگر شوہر یا بیوی موجود ہے تو پہلے اس کا حصہ لگ گیا جائے گا۔ بقية میں ایک تہائی ۱/۳ مال کو اور دو تہائی ۲/۳ باپ کو ملے گا ماں کو جبکہ ماں کی ایک تہائی صرف دو صورتوں میں ملے گی پہلی صورت وارثوں میں صرف شوہر اور والدین ہوں۔ دوسری صورت وارثوں میں صرف بیوی اور والدین ہوں۔

لیکن اگر میت کی اور نہ بیوی نہ بھائی نہ بہن میں سے کم از کم دو یا اس سے زیادہ ہوں تو اس صورت میں بھی ماں کو کل مال کا چھٹا حصہ ملے گا (۱/۶) اور اگر کوئی وارث نہیں تو بقیہ ۲/۳ کا حصہ باپ کو مل جائے گا۔ بھائی بہن کو کچھ نہیں ملے گا کیوں کہ باپ بہن سے زیادہ قریب ہے۔

(۶) اگر میت نے بھائی یا بہن چھوڑے ہیں تو ماں کو چھٹا حصہ (۱/۶) ملے گا۔

(۷) یہ حصے اس وقت نکالے جائیں گے جب میت نے جو وصیت کی دو تہائی مال سے پوری کر دی جائے اور جو قرض چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے۔

(۸) کسی کو کچھ حرکت کے بل کر کے دیا ہے تو اسے باپ سے زیادہ حصہ دیا جائے گا۔ (اس لیے اسے اپنی پسند اور ناپسند کو مانگ میں نہیں ڈالنا چاہیے)

(۹) کہے سارے حصے اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ ایک خدمت ہے جس کے پاس علم بھی ہے اور حکمت بھی۔ اصول یہ ہے کہ مرے والے کے مال میں سے جس کے کفن یا کفن کا انتظام کیا جائے، جس میں نہ کوئی ہونے فضول خرچی اس کے بعد دوسرا قرض دار اس کا بچہ دگر فرمے یا کرنے کے بعد میراث پکی تو پھر میراث حق وصیت کا ہے۔ اور کسی کا اجازت نہیں ہے کہ اپنے کل مال میں سے ایک تہائی (۱/۳) سے زیادہ کی وصیت کرے اور کسی جائزہ کم کا حق دار سے اگر سوا اسے زیادہ کی وصیت کی جائے تو صرف ۱/۳ کی حد تک تسلیم کی جائے گی۔ لیکن اگر تمام وارثوں کو ۱/۳ سے زیادہ وصیت پر اعتراض نہ ہو تو وصیت پر ہی خرچ عمل کیا جائے گا۔

ان تین حقوق کی ادائیگی کے بعد ہی میراث کی تقسیم ہوگی

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوصِيَنَّ بِهَا  
 أَوْ ذِيَّيْنِ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكْتُمُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ  
 كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الشُّمُونُ وَمِمَّا تَرَكْتُمُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ  
 تُوصُونَ بِهَا أَوْ ذِيَّيْنِ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً  
 وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِمَّنَّهَا الشُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ  
 مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ يُوصِيَنَّ بِهَا  
 أَوْ ذِيَّيْنِ غَيْرِ مُضَآءٍ وَصِيَّتِهِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿٥٨﴾



اور میرا حصہ ہے لے لہاوی سے بیویوں کے چھوڑے ہوئے مال میں سے آدھا حصہ  
 جن کے کوئی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے والد یا بہنوئی تھے تو میرا حصہ  
 چوتھائی حصہ ہے جب کہ اس وصیت کو چار مرد یا چار عورتوں نے کیا ہے، اگر دو  
 گئے ہو۔ (اسی طرح) اگر دو مال و میرا چھوڑ کر جائے گا اس میں سے ان عورتوں کے لئے  
 چوتھائی حصہ اگر دو صاحب اولاد ہوں۔ لیکن اگر دو صاحب اولاد و بیویوں کو ان عورتوں کے  
 لئے نہ رہے چھوڑے ہوئے مال میں سے ان عورتوں کے لئے۔ لیکن وصیت اگر قرض کی  
 اور ان کے لئے۔ اور اگر کوئی یہ شخص ہے جس کی بیوی نہ ہو۔ اور وہ باپ، بیٹا، بھائی، بہن  
 یا کسی ہی کوئی عورت ہو، اس وصیت کے ایک بھائی، ایک بہن یا دو عورتوں میں سے ہر ایک کا  
 چھٹا حصہ ہے اور اگر زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہیں۔ لیکن وصیت اگر قرض کی  
 اور ان کے لئے۔ جب کہ اولاد کا نقصان نہ کیا گیا ہو۔ لہذا کلام ہے کہ سب کچھ  
 جائے والا اور برداشت کرے رہا ہے۔



# لغات القرآن آیہ نمبر ۱۰

الرُّبْعُ	چوتھا
الْفُضْنُ	افھوس حصہ
أُخْتُ	بھین
غَيْرُ مُصَافَرٍ	نہ اسات پہنچائے

## تفسیر آیت نمبر ۲

(۱) "اولاد چھوڑ رہے ہیں" سوتلی دلا دیا گیا ہے۔ خرو بھی کے پہلے شوہر یا شوہروں سے بایاں کی پہلے بیوی یا بیویوں سے ہو۔

(۲) اگر شوہر چھوڑ دے یا چھوڑ کر مر جائے تو ایک چوتھا لڑکہ مادی دنیا میں نہیں ملے گا۔ اس صورت میں سے اگر اولاد چھوڑے۔

(۳) اگر شوہر اولاد بھی چھوڑ دے، چھوڑ دے یا نہیں لے گی (خود اولاد دیا اولاد میں کسی ایک بیوی یا مختلف بیویوں سے ہوگا) تو بیویوں کے درمیان کسی لڑکے میں سے صرف انھیں حصہ ملے گا اور تقسیم ہوگا۔

(۴) یہاں آیت کریمہ میں اگر چاہے ایک ماں سکتی ہے فوت وصیت کو قرض پر مقدم کیا گیا ہے لیکن حکم کے اعتبار سے وصیت کا اس پر بدلہ ہے کہ قرض وصیت پر مقدم ہے۔ یعنی سب سے پہلے وصیت کے لڑکے میں سے قرض لے لیا جائے گا پھر ایک لڑکے میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔

(۵) اگر قرض ہے۔ لیکن قرضوں کے ساتھ فقیہ "توین سر" کو بھی دے دیا جائے گی۔ اس کے بعد اگر لڑکے سے تقسیم ہوگا ایک بیوی (یعنی کوئی بیوی نہیں پائے گی) جو بچہ حصہ لے کر لے گی۔

(۶) اگر وصیت (مرد ہو یا عورت) کو قرض اولاد چھوڑ دے، نہ اولاد کی اولاد چھوڑ دے ہے، نہ عہدہ میں عہدہ پانچ اولاد اگر ایک لڑکے یا ایک بیوی چھوڑ دے (یا لڑکی) تو اس ایک بھائی یا ایک بھین کو چھٹا حصہ ۱/۶ ملے گا۔

(۷) اگر ایک بھائی اور ایک بھین ہے تو ان کے حصہ ۱/۳ ہے تو ہر ایک کو چھٹا حصہ یعنی ۱/۶ حصہ ملے گا۔

(۸) اگر بھائی اور بھین کی حصہ حصہ سے دیا جائے تو ایک لڑکے یا لڑکی ۱/۳ میں سے ہر ایک کے شریک ہوں گے۔

(۳) حسب رسول پناہی کرنے کا اور جہاد و صیحت کا ہے۔

(۵) کوئی ایسی صیحت نہیں ہے جس میں کیا جائز حق و رکن حق کی وجہ سے نہ ہو۔

(۶) یہ قسم صریحاً کہ حکم اللہ کا تائید ہے۔ وہ اللہ جو عظیم و عظیم ہے۔ اور وہ عظیم و عظیم ہے۔

(۷) اور یہی آیات میں ماں شریک، یعنی کہنہ کا ذکر آیا ہے۔ باپ شریک اور حقیقی بھائی بیویوں کا درجہ برابر ہے۔

آخری آیت میں آیا ہے۔

صحت ملنے کے فرمایا ہے کہ اگرچہ صیحت کا لفظ نہیں (فرض) ہے پھر کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے صیحت کو دین

(فرض) کے بعد رہا ہے۔ (ترمذی)

وہ صیحت نہیں مل جائے جس میں کسی جہاد حق اور کائنات کے لیے یہ ہو۔ عرب میں جہاد حق و دین کو فروغ کرنے

کے لئے بہت سی باتیں ہیں جن سے اسلام کے رتبہ کا ہے تاکہ ہر ایک حق و دین کا کاما حق مل جائے۔

ثَلَاثَ حُدُودٍ لِلَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ  
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ  
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَعِزَّ  
حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳ تا ۱۵

لہذا یہ حدیں قائم کی ہیں۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طاعت کی وہ  
ایسی جنتوں میں داخل ہوگا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔  
اور یہ اس کے لئے عظیم کامیابی ہے۔

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور اس کی مقرر کردہ حدوں کو چھلانگ  
ماری وہ ایسی جگہ میں داخل ہوگا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لئے یہ بڑی آفت کا  
عذاب ہوگا۔

لَقَاتِ الْفَرِثَانَ آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴

خَذُوْذُ لَدُوْهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

اَلْقَوْرَ لِعُطْبٰتِمْ

يَنْهٰهُمْ

يَنْهٰهُمْ

مُهَيِّنْ (وہمہ اور طرب)

تفسیر: آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴

جو جسے اس نے مقرر کئے ہیں جس کے پاس علم ہوا ہے اور حکمت بھی اس کی مسطور اور دانش کو کون بھیج سکتا ہے۔ اگر بین حدود کی پروا نہ کی جائے تو پھر یہ جنگ کی اور لاکھوںیت ہوگی کسب مال، صرف مال، اقتصادیات، معاشرت، نگہ برداری، حقوق، عزت اور اہلقت سب چھوڑ دینا اور جہاں نہیں گئے۔

اس لئے ان آیات کے درپہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع کرے والوں کو عظیم مصلحت کا فیصلہ دیا ہے اور یہاں اسے کرنے والوں کے لئے جہنم کی وعید سنائی ہے۔

کافہ ہب سے درخت کے اصول اور مدعی مقرر رکھ کی ہیں۔ اگر کوئی قاعدہ یا قانون ہے تو وہ انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ جس میں مذہم ہے نہ حکمت ہے۔

قرآن سے جو اصول اور احکامات ملے ہیں ان کی وسعت میں مفسرین کی احادیث سے بھی بہت کچھ اصول چمکے ہیں۔ مثلاً

(۱) صورت اور وارثہ دونوں مسلم ہوں۔ مسلم کا ترکہ کا ترکہ کا ترکہ مسلم نہیں بھیج سکتا۔ اگر مورث مرتد ہو گیا تھا تو مالک اسلام میں جو کچھ مال اس کے پاس تھا اس کا ترکہ مسلم ہر فرد کو ملے گا۔ حالت ارتداد میں جو کچھ اس نے کیا یا وصیت کیا مال میں بھیج دیا جائے گا۔

(۲) ایسی اگر عورت مرتد ہو گئی تھی تو اس کا کل مال مرد اس کا حصہ رہا۔ نہ اسلام سے ایوانہ نہ اہل و عیال اس کے مسلم ہونے کو ملے گا۔

(۳) مرد و عورت دونوں مرتد ہو گئے تو اس کا کل مال مرد اس کا حصہ رہا۔ نہ اسلام سے ایوانہ نہ اہل و عیال اس کے مسلم ہونے کو ملے گا۔

(۶) تاجر و متول کی ہر مدت میں سے کوئی حصہ۔ طے لگا۔ جہلکے لئے، یا جو جس پر شرط قصاص یا عداد لازم ہے۔  
مصرعے سے صاف صاف مراد ہے کہ عمل حقوق کا رشتہ نہیں ہوگا۔ ہر شخص علی میں تمام قصاص یا عداد نہیں  
نہ میں داخلہ ہوتا ہے۔

(۷) تاجر و معاملہ سے روزی بھی جو ابھی پہلے نہیں ہو کر وراثت میں شریک ہے۔ چونکہ یہ معلوم بھی وہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی  
نہ لڑکا و صلح حل سے پہلے جو بچہ لڑکی تیسہ میں سے کوئی شخص نہ ہو لڑکی کوئی تیسہ سواری ہے جو ۲۰ روپیہ سے چاندھ سے ساتھ  
صاف نہیں لی جات کہ مدت اگر ایک سے زیادہ ہونے لگے تو ان کے اختلاف کے مطابق ان کو دینے کے لئے ایک لڑکے کو  
کس کی کا حصہ دوں چھوڑ جانے پر لڑکا لڑکی میں سے جس صورت میں وہ دیکھا ہو وہی نہیں کہ کے حقوق کر لیا جائے۔ ہر  
رد ہ سے یہ ہر ایک کے حقوق کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

(۸) اگر کسی نے عرق لکھا کہ میں نے بیوی کو طلاق سے دے دی یا وراثت میں حصہ ختم ہونے سے پہلے اسی کا دینے میں شریک  
لگاں ہو گیا تو میں اس پر ایک مقررہ حصہ لگاؤں۔ طلاق یا طلاق اسہ حق یہ طلاق اسہ سب سے پہلے ہی علم۔ اس کے بعد اگر طلاق کا حق  
نہ ہو لے کے بعد ۲۰ روپیہ و میراث میں سے کوئی حصہ نہیں لے گا۔ اگر کسی طلاق، شوہر کا انتقال یا یا د میں نہیں ہو گیا اس پر وہی  
لے گا۔ صورت ہو گیا ہو جائے جو وہ نہ لے پائی تو اس صورت میں لگی بیوی لکھنی حصہ میں لے گا جو وراثت ختم ہوں ہو نہ ہوں نہ۔

(۹) شوہر نے بیوی کے ماتھے پر طلاق یا اس میں تو عورت کو میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ جو اگر طلاق کا حق  
ہو نہ لے گا، جو یا وراثت کے حصہ لگاؤں یا ایک ہی علم ہے۔ اگر عورت کے ماتھے پر طلاق نہ ہو تو اس میں سے خواہ اس نے دینی یا لگی  
ہو یا نہ ہو میراث و وراثت کے اندر شروع کا حق نہ پاتا تو دینی یا عورت حصہ لے گا۔

(۱۰) شوہر کے عرق وراثت میں اس سے پہلے اگر عورت نے طلاق سے پہلے طلاق لگائی ہو تو وراثت میں سے خواہ وہ طلاق کی مدت  
کے اندر ہو جائے۔

(۱۱) اس کے علاوہ کے اور بہت سے مسائل ہیں جو فقہ کی کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ قَسَائِكُمْ فَاَسْتَشْهَدُوا  
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِنْكُمْ اِنْ شَهِدُوا فَاَمْسِكُوهُنَّ فِي  
الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّيَهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ  
سَبِيلًا ۝ وَالَّذِينَ يَأْتِيَنَّاهُمْ فَاَذُوهُمَا اِنْ تَابَا  
وَاصْلَحَا فَاَعْرِضْوا عَنْهُمَا اِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

## ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۴

اور جنتہا میں جو تمہیں ہے حیاں کا کام کریں تم ان چیزوں پہ چاس محلے سے چار مہینوں کو  
گوئیے عاقرہ کو گامی دے دیں تو تم ان کو کہہ دوں میں سفید رکھوں یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ  
نہوے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکالے۔ اور اگر دوسرے حیاں کا کام کریں تو تم ان کو  
دعہ پہنچاؤ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنے حال کی اصلاح کر لیں تو اس دن اس کو چھوڑ دو۔ اللہ بہت  
توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

## لغات القرآن آیت نمبر ۱۶۴

فَلْيَبْغُوا (موت)

بِالْبَرِّ (بہ نیکی)

فَلْيَفْجَرُوا (بہ نیکی)

فَلْيَسْتَفْهِسُوا (مہینوں کو گامی دے کر)

فَلْيَسْكُرُوا (مہینوں کو)

فَلْيَبْغُوا (موت)

فَلْيَدْنُوا (نہایت)

فَلْيَكْفُوا (توبہ)

## ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۵

یہاں کہہ دیجئے کہ جو تمہیں ہے حیاں کا کام کریں تم ان چیزوں پہ چاس محلے سے چار مہینوں کو  
گوئیے عاقرہ کو گامی دے دیں تو تم ان کو کہہ دوں میں سفید رکھوں یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ  
نہوے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکالے۔ اور اگر دوسرے حیاں کا کام کریں تو تم ان کو  
دعہ پہنچاؤ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنے حال کی اصلاح کر لیں تو اس دن اس کو چھوڑ دو۔ اللہ بہت  
توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دو تیسویں یا پانچ تیسویں حصے آٹھ سو پانچ سو تیسویں حصے کی امداد فرمائی گئی ہے۔ ان بات میں جو حکم ہمارے سامنے ہے وہ تمام مسکینین کے لئے ایک شدت دے اسلام شدت کا اور اس کے لئے ناز کیا گیا تھا مگر اللہ نے اس میں کسی غور و فکر کا بھی وعدہ کیا تھا چنانچہ اللہ نے اٹھارہ سو پانچ سو تیسویں حصے کی سہ سو تیسویں امداد فرمائی ہے کہ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد دونوں کو ایک ایک سو کوڑے مارے جائیں گے۔ اب شریعت اسلام کا حکم یہ ہے کہ اگر شادی شدہ عورت یا شادی شدہ عورت جو کاری کرے گی تو ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ یعنی چمڑا کر رکھا جائے گا لیکن اگر غیر شادی شدہ عورتوں کو ایک ایک سو کوڑے مارے جائیں گے۔ سو کوڑے کی سزا ہے۔ اور اگر کسی عورت کو زنا کرنے کی آیت کے متعلق جو ہے اس کے بعد اب سو کوڑے کی آیت کا حکم سامنے آ گیا کہ اگر کسی عورت کو سنگسار کا حکم اس وقت تک تھا جب تک یہاں سے متاثر نہیں ہوئی تھی۔ سو کوڑے اٹھارہ سو تیسویں حصے میں یہ اور فرمایا گیا ہے کہ اگر یہ ہے حیال کا عطف حضرت امام دوم کرتے ہیں تو اس کو شیعہ اہل حق جانتے ہیں۔ فقہ اسلامی میں اس آیت کے فعل کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ اس فعل کے کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے تاہم اس فعل فعل کے لئے سخت سے سخت سزا نہیں مقرر ہے بلکہ اس کی شیعہ سزاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کو آگ میں جلا دیا جائے۔ دھوا کر رکھ لیا جائے۔ یا جائے اور ان کی جگہ سے بھٹک کر سنگسار کر دیا جائے یا اسے تھوڑے سے قتل کر دیا جائے۔ سزا دینے کے بعد اگر ان لوگوں سے توبہ نہ کریں اور اپنے فعل اور اعمال کی اصلاح نہ کریں تو پھر تو عذاب اللہ کے پیچھے نہ چھوڑا جائے گا۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّرُوءَ بِجَهَالَةٍ  
ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ  
لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشُّرُوءَ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ  
الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْنَ وَلَا الَّذِينَ يَمْوُتُونَ  
وَهُمْ كَفَّارَةٌ أُولَئِكَ أَهْتَدْنَا لَهُمُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹ تا ۲۱

توبہ جس کا فعل کرنا اللہ کے لئے ہے اس لوگوں کے لئے ہے جو ایمان میں کوئی فعل کر

ہلے ہیں اور اس کے بعد خود ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ اللہ یہ لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اللہ خوب ہانے والا، درحکمت والا ہے۔ مگر توبہ ان لوگوں کی قبول نہیں کی جاتی جو (سسل) ہرے کام کے پلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس میں سے کسی کے سامنے موت نہ کرنی پڑی ہو جی رہے ہو۔ دقت وہ ٹھیکر نکلا ہے کہ اب میں نے توبہ کر لی ہے۔ کی طرح توبہ ان لوگوں کے لئے بھی لاکھ ہند نہیں ہے جو عمر بھر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم سے دردناک مدد اب تیار کر دے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۸۴

الْتَوْبَةُ	توبہ (توڑنا)
الْمُسْوَى	برائی، مڑو
بِجَهَالَةٍ	جہالت، نادانی
يَتَوَبُّونَ	وہ توبہ کرتے ہیں
يَعْمَلُونَ	کرتے ہیں
الْأَسْيَافُ	(سینے) برقی، تلوار
ثُبْتُ	میں نے توبہ کر لی
اعْتَدَا	ہم نے تیار کیا ہے

### تفہیم: آیت نمبر ۱۸۴

مکاشفات آیات میں ہمارے درمیان اور ہمارے دل و جان کی مڑائی کے بعد اللہ تعالیٰ نے توبہ کا ذکر فرمایا تھا۔ اب سورۃ البساء کی آیت ۱۸۴ میں توبہ کا ذکر ہوا ہے۔ اس آیت کی صورت کا بیان فرمایا ہے۔ تو میرے غلطی میں میں نے توبہ کر لی ہے۔ جس جگہ کہ چھوڑا ہے وہیں پہنچ رہا ہوں۔ جب دل انسان مڑا کرنا ہے تو گویا وہ غلطی راہ سے بہت جاتا ہے لیکن جب وہ اللہ سے اس کے آسمانوں کے





ترجمہ: آیت نمبر ۲۱۵ تا ۲۱۹

اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ بات حدیث تک ہے کہ تم برزخی عورتوں کے مالک نہ بنو۔ تمہارے لئے یہ حلال ہے کہ تم انہیں اس کے قید میں رکھو کہ جو تمہارے ان کو دیا ہے اس میں سے کوئی حصہ واپس لے لو۔ ہنر مند کوئی کس بد چال کا مظاہرہ کریں تو وہ بات ہے۔ اور ان عورتوں کے ساتھ جیسے طریقے سے رفتاری گذارو۔ مگر وہ جہیں ناپسند ہوں تو انکس ہے ایک چیز جس میں ناپسند ہو مگر اللہ نے اسی میں تمہارے لئے بہت ساری بھلائی اور منفعت رکھ دی ہے۔ اور اگر تم نے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو خود تم نے اسے بہت سارا مال بھی دے دیا ہو تو اسے واپس نہ لو کہ تم اس پر حرام لگا کر اور کھلا ہو ظلم کر کے واپس لو گے۔ جو تم ان سے کسی طرح واپس لو گے جب کہ تم ان میں ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو اور وہ عورتیں تم سے بچے اٹھائے ہو۔

نکاح الفراق ۲۱۵ تا ۲۱۹

لَا يَحِلُّ

حلال نہیں ہے

تَرَكَوْا

واست (نہ) اس جاؤ (مالک بن حنفیہ)

تُكْرَهُ

برزخ کر

لَا تَنْفَضُّوْا

مسترد کی بندہ کر

لِئَلَّا تُخْبِتُوْا

تا کہ تم بے خبر

اَلَيْسُمُوْهُنَّ

تم نے ان کو دیا

عَاشِرُوْ

قرضہ کی گذارد

تُكْرَهُنَّ

نہ ہے برا سمجھا

عَسَى

شاید

لَنْ تَكُوْلُوْا

یہ کہ تم برا سمجھو

مَنْ جَعَلَ	وَأَقْبَرُ
أَزْوَاجِهِ	تَمَنَّى دَارَ بَرٍّ
أَسْتَبْدَلَ	بِرَأْسِهِ لِيَكُونَ خَافِئًا
رُزْجٍ مَثْكَانٍ رُزْجٍ	بِحَبْلِ كَيْ جَدِيدٍ
أَتَسْتَبْ	تَمَنَّى دَارَ
إِحْدَى	لَهُنَّ مِمَّا سِوَى كَوْنٍ أَيْكٍ
بِنَفْسٍ	بِلَا بَلَدٍ

### تشریح آیت نمبر ۱۹

عرب جاہلیت میں عورتوں پر طرزِ طرزِ عظم ہوا کرتے تھے جس سے ایک عورت کو اپنے معاشرہ میں غلط کے لئے کسی طرز کے بھی حقوق حاصل نہیں تھے جو تیس مرد اس کے ساتھ پا کھوٹا بن کر رہتی تھیں۔ علاوہ دوسروں کے ایک دم چھٹی تھی کہ سب کوئی نہیں رہتا تو اس کا رشتہ کسی طرز سے ملتا تھا کہ ایک بن جاتا ہی طرز اس کی چھوڑی ہوئی تھی کہ کسی اپنی بہن اور شہیت میں سے لیا کرتا تھا۔ گھر سے پاتا تو بھی صبر کے ساتھ رہتی اس سے نکاح کر لیتا تھا اگر چاہا تو دوسرے سے نکاح کر دیتا اور اس کا صبر خود دوسروں کو لے کر بھی تو نہ خود نکاح کرتا اور دوسرے سے نکاح کرنے دیتا تاکہ گھر کی حالت بہتر نہ بنی جائے۔ ناسی مجھ وہ کہ کس عورت کو کرنے والے شوہر کی بہن میں سے حصہ ملا۔ فریاد کہ جس پر ظلم و ستم کی انتہا تھی۔ ظلم کی دوسری شکل یہ تھی کہ جو عورت پر بلا تصور عظم اور بدی کی جاتی تھی کہ وہ عورت کو طلع کرنے پر مجبور ہو جاسے۔ یعنی تھکے تھکی عورت کے پاس سے دوسرے لے لے کر اس سے چاہا پھر لے۔

سورۃ النساء کی آیت ۱۹ میں فرمیں گی کہ ہاں ہاں نہ دوسروں کو کھائے کے لئے اور شہرہ دار ہاں ہاں ہے کہ اس ایمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ بہترین اور بخشنے والے طریقے سے رہے گی گناہ میں۔ کسی عورت کے لئے جہالت کی یہ بدی نہیں بدی نہیں ہیں بلکہ ان کو عورتوں کے تمام حقوق کی اور بھی کیا پتہ نہ ہو کہ یہ سب ایک چاروں میں کسی کے لئے ہے اگر نہیں دانتا خاص طور پر اس عورت کے حقوق پر ذرا کہیے ڈالا جاسکتا ہے جو اس کے نکاح میں آنے کے ساتھ اس کے تمام حقوق اور کرنی دے ہے اور ایک دوسرے نے ساتھ کرنے اور بچنے کے بعد وہ پتہ نہ کئے تھے۔

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ

سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ  
أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ  
الْأَخِ وَاتِّمَّاتُكُمْ الَّتِي أَزْجَعْتُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعِ ۝ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَزَيَّاتُكُمْ الَّتِي فِي جُحُودٍ كُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي  
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُوهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ  
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ  
الْأَخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

ترجمہ آیت نمبر ۲۲-۲۳

تم اہل عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ کا نکاح کر چکے ہیں، مگر پیسے جو  
تو دینا ۱۰۱۔ مٹی گذری ہوئی۔ بے شک۔ ایک بے شرمی کی بات ہے۔ لہذا یہ عزت کی بات ہے۔  
۱۰۰ بہت برا طریقہ ہے

تمہارے اوپر حرام کردی گئیں تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، چھو بھیاں، خالائیں،  
بھتیجیاں، بھتیجیاں اور تمہاری دامائیں جنہوں نے تمہیں ۱۰۱ دیا ہے تمہاری دودھ شریک  
بہنیں تمہاری چچوں کی مائیں اور تمہاری اہلیچچوں کی لڑکیاں جس سے تم نے صحبت بھی کر لی  
ہو اور (وہ) لڑکیاں تمہاری پردہ نشین بیویوں۔ اور تمہارے ان عورتوں سے صحبت نہ کی  
ہو تو تم پر (بے نیازی کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور تمہارے ان

نذر کی بخود جس قدر ہمارے صبر سے ہوں اسی طرح دوسروں کو ایک شکار میں جمع کرنا (اکی  
حرام کر دیا گیا ہے)۔ سوائے اس کے جو پہلے ہو چکا ہے۔ بے فکر فدا کی جتنی دالہ مرمان ہے۔

### لغات القرآن جمعہ بر ۱۳۶۲

مصلح	جو گزریا
فَقَتُ	اللہ کے مذہب کا (سبب)
مَنَاءُ سَبِيلًا	برائت
خَرِمْتُ	حرام کر دی گئی
لَمُوت	نہیں
بَنَتْ	بنیاں
اَسْوَات	سبک
عَفَتْ	پھوٹا
خَلَّتْ	ٹاٹ گئی
بُنِيَ الْاَلَاح	بھتیجیاں
بُنِيَ الْاَلَاغِب	بھائیوں
اَرْضَعْنِ	جس کو دوس نے دودھ پلایا
الرَّضَاعَةُ	دودھ پلانا
وَالْبَابُ	(دوبہ) گود میں چھوٹا ہوا
مَحْجُوزٌ	گود میں دھر ہوا
فَحَلَّتُمْ	تمہارے محبت کی ہے

اَبَدًا	پے
اضلالت	(صلت) چوہ
اَنْ لَحْمُفُوا	ہر گنہ گار کو (تبع نہ کر)
اَلَا تَحْتَنِنَ	دراست

### تشریح: آیت نمبر ۲۲ تا ۲۳

ان آیتوں میں سب سے پہلے عرب کی ایک چوڑی نہر کو مناسک کا حکم فرما دیا ہے۔ عربین میں یہ بھی جہاں لوگ کھڑے ہو کر اپنی ساتھی ماؤں سے نکال کر لپکرتے تھے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ یہ لپکتی بہترین بات ہے۔ ہر گنہ گار کو کفر پائی میں کھینچے۔ جو آپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کی حیثیت سے رکھو گے۔ یہ ایک سخت بے رحمانی اور بے شرفی کی بات ہے۔ لہذا یہ قیامت تک اپنی ساتھی ماؤں سے بھی نکال کر باہر ہے۔ اور جہالت میں جو ہو چکا ہو چکا آپ آئندہ گنہ گار نہیں ہونا چاہیے۔

۱۔ جس سے دوسری عورتوں کی تکمیل جان کی جادہ سے جس سے نکال کر حرام ہے۔

اس آیت میں جن عورتوں سے نکال کر حرام ہے ان کی نمائندگی میں کی گئی ہیں۔

عورت صوبہ۔ یعنی اور عورتیں جو شریک ہوئے کی وجہ سے قیامت تک حرام ہیں۔

۲۔ اگر عورت طہرہ منکرم مبارکی یا عین ہر عورت کی ہیں اس میں اوایل تا آخر سب داخل ہیں۔

۳۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

۴۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

۵۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

۶۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

شرح کن حاکم اس سے نکال کر حرام ہے۔

۷۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

۸۔ عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔

عظیم یعنی اپنی بیوی اور اس کی بیویوں کی بیوی۔ یہ اپنی بیوی۔ یہ اس کی بیوی۔



وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ  
يَسَبُّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَإِنْ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ  
مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِهِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ  
بِجُورٍ كُنْ فِي بَيْتِكُمْ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَوْنَ أَصْطَفْتُمْ بِهِ مِنْ بَيْنِ  
الْقَرِينَتَيْنِ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۹﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۹

شوہر والی عورتیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔ سوئے امن کے جو تمہارے رہنے والے ہونے کی کیفیت  
ہوں (جنگ میں ہاتھ آئیں اور تمہارے حصہ میں ہونے کی بنا کر وہ دے دی جائیں) یہ ان کا تم پر فرض  
کہہ دیے گئے ہیں۔

امن کے علاوہ تمام عورتیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں بشرطیکہ تم ان کو بے مال (مهر) کے بدلے  
سے نکال کر دو۔ یا منجانبہ ہوئی بنا کر گھر میں رکھنے کے لئے۔ مقصد صرف شہوت رانی ہے۔ نہ بچہ  
بنا کر جو قائمہ تم اٹھاؤ تو اس کا حق ہر جنم پر فرض ہے، سے خوش دلی سے ادا کرو۔ اور تم دونوں پر کوئی  
الزام نہیں اگر آہن کی خوشدلی کے ساتھ تمہارے ہوئے میر کی کمی و بیشی پر سمجھو کرو۔ کوئی شک  
نہیں کہ اللہ صم گئی رکھتا۔ چاروں حکمت ہیں۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۹

الْمُحْصَنَاتُ	شوہر والی عورتیں (شوہر کے عقد میں محصور)
مَلَكَتْ	مالک ہیں
أَيْمَانُكُمْ	تمہارے امانے ہاتھ (عمل کیست)
أُجُلٌ	عطا کر دیا گیا
مَلَوْرَاءَ	جواس کے علاوہ ہے







اور تم میں سے جو شخص اپنی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلم عورت سے نکاح کر سکے تو اسے چاہیے کہ ان بائیس میں سے کسی ایک سے نکاح کر لے جو مال طہمت میں کر تہارے بقدر میں ہوں اور صاحب ایمان ہوں اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ تم میں سے کون کتنا ایمان رکھتا ہے۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اس لئے داعیوں سے نکاح کرنے میں خرچ نہیں ہے۔ مگر ان کے مالکوں کی اجازت سے۔ اور دستور کے مطابق ان کے عہد ادا کرو۔ یہ بائیسوں شریک "خاتونِ مکہ" بننے والیاں ہوں گی کہ چوری جیسے آٹھائی کرنے والیاں۔

پھر جب وہ نکاح کے بعد محنت میں آجائیں یاں پر بھی بے حیائی کر نہیں تو آزاد (عالمی) عورت کے مقابلے میں ان پر آدھی سزا ہے (یعنی چالیس کڑے)

مومن بائیس سے شادی کرنے کی اجازت اس لئے ہے کہ تمہیں خطرہ ہو کہیں اپنے آپ پر کافروں سے چاہئے۔ بہر کیف اگر تم اپنے آپ پر کافروں کو تہارے لئے بہت چاہو۔ اور اللہ صاف کرنے والا اور دہم کرنے والا ہے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۲۵

طَوْرًا	طقت، کہاؤں
فَصَبَتْ	کھیریں۔ (جوان لڑکیاں)
أَلْمَنُنَّ	ان کے مالک
لَا مَنُّ وَلَا مَلِكٌ	نہ مالے نہ مالیاں
أَعْدَانٌ	دوست
أَلْحَبَنَ	نکاح کی طہمت میں لائی گئیں
أَلْعَنَ	خلیف میں جہنم خوف گاہ

## شرح آیت نمبر ۲۵

۱۱ مسلم ممالک جو سوہنی میں عزت دے ہیں اپنی فطرت کا نکاح کر کے عورت پرانے کا جڑ ہا جے ہیں۔ بہت سے مرد جو دے بر لحاظ سے مردوں ہوتے ہیں مگر ریب ہیں۔ ان کا رشتہ وہاں قبول نہیں ہوگا۔ ایسے مردوں کے لئے مناسب ہے کہ انکی مدد سے نکاح کر کے جو پہلے ہی ایسا ہو، تنگ ہو یا بعد میں ایمان لائے۔ کیونکہ ایسا رشتہ ملا آسان بھی ہے جو دین پر بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جو مسلم عورت رشتہ و عورت کے واسطے بارہ ایمان والی ہو، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کے پاس کس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ یا تو مسلم سے رشتہ کرے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی چاہئے۔ اب رہا خاندان کا حال مائے حسن اور ذوق و محبت اور سارے ممکن و نیک فی الحقیقت اور برادری کے لئے تیرا۔

مگر جب رشتہ نکاح طلب کیا جائے تو رشتہ جالی کے کردار اور انسانی کی حقیقت کر لی جائے یہ دیکھ لیا جائے کہ جس بائبل سے رشتہ و عورت جاری ہے وہ شریف خاتون عورت ہے کی یا نہیں چھوٹی چھپے بے مہال کرنے لگ جائے گی۔ اگر نکاح کے بعد بھی میں نے کے بعد وہ بے حیائی کر لیں تو ان کی سزا نصف ہے (یعنی بچاں دے)۔ نصف (شریف خاتون عورت، کوادی) کے سقاسے میں دیکھ کر ضروری لگتی ہے۔

بہتر ہے کہ مرد اپنے آپ پر کنٹرول کرے۔ لیکن اگر یہ تقویٰ ثابت نہ ہو گا، جو ضرور نکاح کر لیا جائے اگر شریف خاتون اور رشتہ کی نہ ہو۔ مدد کی اور حفاظت نکاح میں لے آ یا ہے۔ اس آیت نے یہ شرط لگائی ہے کہ بہت بائبل سے رشتہ سمجھو تو اس کے مالک سے اجازت لو مگر نکاح کرو، عدلی کا کوئی عقیدہ ہے آپ پر نہیں ہے۔ جس نکاح کرو تو شرطانہ سلوک کرو اور اس کا حق پھر لو کرو۔

اسلام کی تعلیمات کی برکت سے آج دنیا میں عدلی کا رواج قائم ہو چکا ہے جس میں دوزخ میں غلام اور باندیاں ہوا کرتے تھے اس وقت کے لئے یہ مسائل سے تاکہ کسی پر کوئی ظلم اور زیادتی نہ ہو۔

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيبَ وَيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ  
قَبْلَ لَكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝  
عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهْوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝  
يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وِثْرَ الْإِنْسَانِ ضَعِيفًا ۝



ہو سکتا ہے۔ مرد کو خضائع کی شہداء کے ساتھ چار نکاح کی اجازت دینی تھی ہے۔ میراث میں عورتوں کو بھی ترکہ دیا گیا ہے۔ اگر آپ کے پاس وہ نصف پتی ہے تو شوہر کے پاس دین منہ اور میراث دونوں حاصل کرتی ہے اس طرح اس کا قصاص نہیں جاتا پھر اس پر کلمہ کی گواہی کا کوئی بوجھ بھی نہیں ہوتا۔

اس کے برخلاف مشرقی، مسیحیوں اور غاصب دنیا پرستوں نے جو ہیبت سے عالمی، ازاد و ملحق، امن شرعی اور دیگر دستور اور مذہب مقرر کر کے ہیں وہ بظاہر بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن درحقیقت قرہ اور معاشرہ اور ان کو چاڑھنے والے ہیں۔ وہ ان کو اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ ان کو احکام کے خلاف جبر کا رہے ہیں۔ قرہ اماموں کے پتھر میں نہ آئے۔ یہ لوگ جس طرح خود حسادت اور مکر بھی میں پڑے ہوئے ہیں اسی طرح جس میں بھی راہ منظم سے دور بہت دور پیچک دیا جاتے ہیں۔ تم ان سے ہوشیار رہنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ  
إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدُوًّا وَعَدَاوَةً  
فَسَوْفَ نُضَلِّيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝ إِنْ تَحْتَسِبُوا  
كَيِّدَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلَكُمْ  
مُدْخَلَ كَرِيمٍ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱

اے ایمان والو! آپ دوسرے کا مال ہے بھائی کے ساتھ مت کھاؤ۔ اس تجارت کرنا جس میں آپ کسی کی رضا مندی سے لین دین ہو۔ لہذا ہر جان کو ہلاک نہ کرو۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ تم پر رحم و کرم ہے۔ اور جو شخص ظلم اور زیادتی میں حد سے گزر جائے گا تو اس کو ہم ضرور دوزخ میں جھونک دیں گے۔ اور کیا کرنا اللہ کے لئے آسان ہے۔ اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہے جس سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو ہم تمہارے (جھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے۔ اور تمہیں اس جگہ داخل کریں گے جو بڑی عزت اور نعمت کا مقام ہے۔











الرجال قَوْمُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَالضَّرِيعَةُ قَبِيضَةٌ حِفْظٌ  
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَالَّذِي تَخَالَفُونَ شُؤْرَهُمْ لِعِظْوِهِمْ  
وَأَهْجُرُوهُمْ فِي الْمَصَاحِبِ وَاصِرٌ بِؤُسُهُمْ فَإِنْ أَطَعْتَكُمْ  
فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِمْ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا  
وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَ  
حَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا

ترجمہ آیت نمبر ۳۵ تا ۳۷

مردوں کو عورتوں پر مردوار بنایا گیا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ کسی کو کسی پر فوقیت حاصل ہے  
اس بنا پر کہ مرد اپنی کئی طرف کرتے ہیں۔ چار سو عورتیں مرد پر مرد ہوتی ہیں۔ دو دو چھ چھ  
حضرت کرنی ہیں جس کی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا چار سو عورتوں سے چھ سو عورتوں کا  
اندیشہ نہیں پہلے سمجھا (نہ، میں تو) خوب گاؤں میں ہزار الگ کر دوں۔ (پھر بھی نہ مانیں تو) انھیں  
ضرب لگاؤں۔ پھر اگر اطاعت کرے الگ جائیں تو اسے سختی کرنے کے بہانے مت تلاش کرو۔ (تم  
اگر ظلم کرو گے تو جان لو کہ اللہ بہت بلند و بزرگ ہے۔

اگر ظلم نہ ہو کہ ازدواجی اختلافات آئیں بڑھ جائیں تو ایک قابلِ حسیں نما کھد و ضرور  
کر لو۔ شوہر کی طرف سے اور ایک قابلِ حسیں نما کھد و عورت کی طرف سے اگر یہ دونوں صورت حال  
کو بھتر کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ شوہر اور عورت کے درمیان جھڑوسے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتے  
والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

لغات القرآن اعداد ۱۵۲۳

الْمُزْجِلِ	(الترجل) مرد
قَوْمَانِ	دو مرد (قوم اور دو درمندان)
لَقَدْ	کرم کیا
انْفَقَرُوا	اسہل نے فرغ کیا
الصَّبِيحَتِ	صبح اور امجدی جو رخصت
فَبِتَّ	نراں پر اور اور تھیں
حَفِظَتْ	حافظت کرنے والی
حَفِظَ الْمَاءَ	انہ نے حفاظت (سکھایا ہے)
تَحَالُفُونَ	مما ہے ہو
تَشْوِزُ	تاریقی، بددلی
عَطُوا	لکھتے ہو
أَهْجُرُوا	پھوڑو
الْمَصْجِعِ	پیشے کی جگہ
أَضْرَبُوا	..
أَطْعَمَ	اسہل سے اطاعت کر لی (سوت)
لَا تَنْفَعُوا	خلاف نہ کرو
بَشَفَى	ضد
أَيُّعُوا	بلا لکھو
خَكَمَ	بیملہ کرستہ والا
أَهْلِيهِ	اس مرد کے خاندان سے



کا گیس بن کر غلوں اور بہتری کے چند سے معاوضہ کی کوئی دھنچال دیں گے تو اللہ اس کی مدد کرے گا اور اللہ کوئی نہ کوئی ایسا رستہ نکلے گا جو فریقین کو قتل و قتلِ قتل ہو۔ شہر کو کاظم ہے کہ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر کرے اور خواہ لاء بھگت اور صلہ و صلہ کرے۔

فریقین کے لئے اللہ کا اجر و صلہ یہاں پر انہوں نے قائم کیا ہے وہ اصول صرف حاجی اور زائر جی، بھگتوں تک محدود ہے۔ غلامے راشدین نے اور اس کے بعد چند مسلم حکمتوں نے دیوانی معاملات میں اس اصول کو اپنایا ہے اور خوشنویسی کی ہے کہ پنجاب، برادری یا کسی ذریعہ سے بھی وہ چالی مقدمت کا قیام کر کارن حالت میں نے سے پیسے ہی طے ہو جائے۔ لیکن جب مقدمہ ایک بار سرکاری عدالت میں آگے تو بعد شریعت کے اصولوں کے مطابق طے کیا جائے گا اس لئے سب سے بھر طریقہ یہی ہے کہ ہادی خیرہ سو حکیم سے کام لے کر گھر کی بات گھر ہی میں رہے تو بھر ہے۔

## وَاَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا

بِهِ سَمِئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ  
وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ  
بِالْجَنُبِ وَآمِنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُ كُفْرًا إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

قرآن: آیت نمبر ۳۶

تم سب اللہ کی عبادت و بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو جو وہاں باپ کے ساتھ و چھوٹا آکر اور قربت داروں کے ساتھ بھی خیموں و علاقوں دور در قریب کے بڑے ہوں کے ساتھ پاس بیٹھے دلوں میں نفروں اور چھوٹی حکمت (ظلم یا عدلی ہوں) ان سب کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرنے والے اور فحشی بھولنے والے ہوں۔

## نہات القرآن آیت نمبر ۳۶

اعْبُدُوا	ترجمہ: اور بتی کرو
لِلَّذِينَ هُمْ يُؤْمِنُونَ	ترجمہ: ایک دوسرے کے
لِحَاثِرِ	چڑی
لِحَاثِرِ الْخَبْ	پٹنی چڑی
الْمُشَاجِبِ بِالْجَنَفِ	پیلو کا سر بھی
وَالْبِشْبِ	سافر
مُحْتَلِّ	تکیر اور چال کرنے والے
فَعُورِ	تختیوں بکھرنے والے

## تشریح آیت نمبر ۳۶

اس آیت میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی درود کیا ہے بلکہ کسی بقدر تعلیم کے ساتھ درود پڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اس کی اطاعت کی جائے اور اس کے ساتھ سچی ہوگی شریک نہ کیا جائے۔ حقوق العباد میں اور یہ درود ذکر ہے۔ سب سے پہلے والدین کا اس کے بعد اس قرابت کا جس میں مائے رشہ اور سگی آتے ہیں اور اس کے بھی اور تعلقات والے بھی، پھر چچی اور مائیں جس کی اگر وقت پر ذکر کر لی جائے تو آگے چل کر لے لے اور ساتھ شریک ملک ملک کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد جس کے حق ہے تو اس پر جو کچھ کے اور بتا ہو یہ دوسرے جو کچھ ہمارے پر بتا ہو۔ اس سے پہلے ملاقات ہو نہ ہو۔

پھر ان لوگوں کا حق ہے جو ہم میں حواء کا قایم عنصر اللہ کے لئے۔ جس سے وہ چپے چپے کسی طور علیک علیک ہوئی ہو۔ یہ ہماری خوبی ہے کہ اس سے ہم لوگوں کا بھی کیا کیا ہے ہمیں ماحیطہ نہایت نہیں دی جاتی۔ اس کے بعد حقوق میں کوئی ملازم کا حق ہے۔ ان میں بھی ظہر تہاں نکل بھی ہیں جیسا کہ شیخ اسلام شاہ ہے۔

جو شخص ان حقوق کو نہیں کرتا۔ یہ دولت کو اپنے لئے صرف اپنے ہاں بچوں کے لئے مخصوص رکھتا ہے اور جو عوام میں کوئی عمل کر نہیں دیکھتا وہ پیدائشی نافر ہے۔ معرور ہے اور اپنی دولت، مہر و ہر نہ کر رہا ہے۔ ایسا شخص اس کے نزدیک سخت پست ہے۔

## الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ  
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ  
أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا يَوْمِ  
الْآخِرِ ۚ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا يَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ  
يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝ وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ  
لَوْ أَمْسَوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَانْفَقُوا ۚ وَمَا رَأَىٰ لَهُمْ  
لِللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ شَيْئًا  
دَرَجَةً ۚ وَإِنْ تَكُنْ حَسَنَةً يَضَعْفُهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۷۳-۷۴

دو لوگ جو (کھلی) فکر کرتے ہوں اور دوسرا کو بھی فکر نہ رکھتے ہوں۔ اور جو کچھ  
اللہ نے ان کو بے فکر و کرم سے دیا ہے اس کو پھپھاتے ہوں۔ ہم نے یہ کافروں کے لئے  
ذہن کرنے، لاعذب و ترسوا ہے۔ اللہ کو وہ لوگ بھی بندہ نہیں ہیں جو اپنے مال محل و گول و  
تھلے کے لئے فخر کرتے ہیں۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن پر لڑتے ہیں  
کہ جس کا ساتھی شیطان ہو جائے وہ بدترین ساتھی ہے۔ اور کیا ہو جائے کہ اللہ پر اور قیامت کے  
دن پر ایمان لے آئے اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے۔ اور اللہ ایسے  
لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پروردگار پر بھی ظلم نہیں کرتا، نہ ایک  
پھوٹی سی ٹکلی بھی مرنے سے تو نقصان دہ کی حد پر جارہا ہے۔ وہ اپنے پاس سے اگر کچھ دے رہا ہے۔





ایک طرف یہ حدیث جو کہ وہاں ہے اور دوسری طرف فطرت سے صرف سال ہی  
حصہ نہیں ملے علم بھی اختیار بھی، محنت بھی، جو بھی نعت اللہ سے، لی ہے وہ اسی لئے کہ استعمال کی جائے نہ صرف اپنے لئے بلکہ  
دوسروں کے لئے بھی۔

قرآنی حکم کے تحت ہر آدمی ہے جو نام دیکھ کے لئے خرچ کرنا ہو مگر علم یا دست و غیرہ کی تلاش نہ کرے تاکہ لوگ  
اسے نہ آئی سمجھیں۔ آیت ۳۶ ہر آدمی کا یہ ہے کہ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کی وہی جہاں خواہ ہو  
انصار اور کے بعد اس پر خرچ کرو۔ اس کے خلاف نہ کیا جائے اور نہ ضرورتیں کے لئے نہ آفت میں اللہ اس کا ہمدرد ہوگا بلکہ پادار اور  
بہم دربار، اسے عاف کی ہر ہے جو عقل سے دلائل اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور شیطان اس کا رفیق اور شریک ہے۔

### فَكَيْفَ إِذَا

جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝  
يَوْمَ يَذَّكَّرُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَخُصَّوْا الرُّسُلَ تَوَسَّوْا  
بِهِمْ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۳۳

بھلا اس وقت کون کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک جماعت میں سے ایک ایک کو حالات  
بتانے کے لئے بلائیں گے اور (اے محمد ﷺ) آپ کو ان لوگوں پر بھی آپ کی امت پر گواہ کے طور  
پر لائیں گے اس دن وہ لوگ جنہوں نے سچے دین سے انکار کیا اور رسول کی خبر ملی کی قسم۔ تمنا  
کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور اس میں جا سکیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس دن کوئی بات  
چھپانہ سکیں گے

لغات القرآن آیت نمبر ۴۴

حَوْلًا	ہم نے
اِنَّهٗ	جہالت اور
شَهِيدًا	ملا
ہُوَ	پتہ کر کے
عَصُوًا	انہوں نے اطاعت کی
لَوْ تَسَوَّوْا	کاش براہ راست
حَدِیْثًا	بات

تفسیر: آیت نمبر ۴۴

یہ آیت مشافہت میں کہہ رہی تھی کہ تم کو نے اٹھا اٹھا کر، عت کے وہی پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ شیطاں کی قوس پر چڑھ کر اسی طرح دو کمر سے قریب ہے۔ آیت ۴۳ میں یہ امت کا منظر بھی کیا ہے کہ میدانِ محشر میں ہمدی کی برائی کی امت آئے گی۔ وہ یہ دانیوں کے کہ اس نے وہ کوئی شک نہ کا پیغام پہنچائے میں وہی کی کھینچ لیکن بہت سے لوگ کافر سے، راہِ گمراہی کی نشاندہی کر رہے تھے۔ اب سے آخر میں صوری رُحیم علیہ السلام کے وراثی امت سے احوال و اسرار پر گواہی دینے کے لئے کہیں سے آئیں مانا، کہیں سے نہ رہا شک بھی نہ ہو، اور جو حقیقت ہے کہ صوری علیہ السلام اپنی حقیقت سے ہے، قیامت تک آئے والے قیامت میں ہیں۔ اس وقت، لوگ کفار سے جو کمر سے قریب رہے وہ اپنے سامنے راہِ گمراہی دیکھیں گے۔ اور سچے کے لئے برحق صوری ہیں اور تمام صوری کام ہو جائیں گے۔

خبردار: یہی کہنا۔ یہی گئے کاش دشمن چھٹ جائے اور اس میں کام نہیں۔ مگر یہ کہنا چاہئے کہ یہی اور اللہ تعالیٰ سے وہ

آیت نمبر ۴۴ ختم نبوت پر ایک دلیل بھی ہے۔ لہٰذا یہ ہے کہ حضور نبی امت پر بھی عہد تمام امور پر بھی گواہی دے گا۔ شاہد و شہیدیں رہنے کے کہ شاہد اب ایک روایت کے لئے ہے بلکہ شہید تمام امور کے لئے۔ اور حضور علیہ السلام بھی ہیں اور شاہد بھی۔ اگر آپ کے حضور نبی ہوتا تو آپ کی شہادت شہید کی نہ ہوتی۔ اور قرآن میں ملاحظہ کیا جائے جو آنحضرت علیہ السلام کی حقیقت ہے، یہ بات دیکھا ہے۔

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا  
تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ  
كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْمَغَايِطِ  
أَوْ لَعَسْتُمْ مِنَ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا  
فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۴۳

ای ایمان والو! اگر تم نشے کی حالت میں ہو تو اس وقت تک نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک  
ربان سے جو کچھ کہہ رہے ہو اسے نہ کہنے نہ لگو۔ اسی طرح جنابت (شرعی ناپاکی) کی حالت میں بھی  
(نماز نہ پڑھو) جب تک غسل نہ کرو۔ سوائے اس کے کہ قرآن سے گزرنے والے ہو اور اگر تم  
مریض ہو یا سفر کی حالت میں ہو تو تم میں سے کوئی شخص جائے ضرورت سے مندرج ہو کر سے یا تم  
مردوں سے ملے ہو یا عورتیں دستیاب نہ ہو تو تم میں سے کسی نے پاؤں میں سے تھم کر پانی پھینک کر اپنے  
چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ ہے شک اللہ کو گذر کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔

فَلَمَّا تَوَارَ الْوُجُوهُ

لَا تَقْرَبُوا

تم قریب نہ جاؤ

سُكَارَىٰ

نشے کی حالت (سکرانہ)

مَغَايِطٍ

قریباں کہہ رہے ہو

جُنُبًا

جب غسل کی حالت نہ ہو (ناپاک ہو)

عَنْ يَدِي	گھونٹنے والا
خَتَى تَقْتَبِلُوا	جب تک غسل نہ کرو
مَرْضَى	مریض
الْعَانِطُ	تھکے مابین
لَعْنَتُهُمْ	خبرے چوہا (جنت کی ہو)
لَمْ يَجْلُوا	تم نے نہ دیا
مَاءً	پانی
يَتِيمُوا	تم تم کرو
ضِعْفَ	دو
طَبَّ	پاک
بِاسْتِحْوَا	ساکر
وَجُؤًا	چرے (وجہ - بیوہ)
أَيُّدِيكُمْ	اپنے ہاتھ

## تشریح: آیت نمبر ۴۳

ای آیت میں بہت سے مسئلے اٹھ جاتے ہیں۔ اُن پر اس آیت میں نہ مطلقاً حرام نہیں کیا گیا بلکہ اس کے متعلق حرام ہونے پر پوری کوئی کیا گیا ہے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب کھل پور پر شراب کراہم نہیں کیا تھا۔ صرف شراب ہی نہیں بلکہ ہر قسم کا شراب کہ نہ کھیں اس میں عقل سے بہک جاتا ہے اور کچھ کا کچھ بڑے لگ جاتا ہے۔ یہ چیز لوگوں کے دل و شرانگہ کے خلاف ہے۔ اس سے پہلے ظاہر ہوا کہ لوگوں سے شراب کی عادت چھڑانے کے لئے نوار جب لگے۔ نواز اور شراب کچھ میں منہ ہیں۔ نواز شراب سے دلگال جا رہا ہے۔ لیکن شراب کی کیفیت میں یہ نہیں لگتا۔

قرآن میں اور بھی ایسی باتیں ہیں جن کی اجازت ہے۔ یہاں اذیت و ضرر حاصل کا بدل ہے لیکن شرابا ہے۔ عقلی عادت ہے

ہے کہ مہاجرین و انصاریوں میں گراموں، جاگ، اور نئے قوافل وقت بحرِ ستارے بس تک غسل و وضو کے لئے پانی نہ ملے۔  
 اور ان کے ساتھ شہید و غریبوں کے ساتھ ساتھ ملنے کی ہے جس پہل اتصال کر دیں۔  
 اگر کسی نے اپنی جائے سے قرب کر کے ان کے ملاقات میں کوشش کی ہے پانی نہ مل سکے تو نیم رے یا زچہ مٹا ہے۔  
 اور آیت میں حکم کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ تہ اسان کی جگہ میں کوئی جگہ ہو کہ اس میں نہ تکہ چھوٹ دیا ہے۔  
 اور آیت میں اس کے بعد اور وقت پر انکی پرست اور کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی جاگ ہو گیا ہو یا غسل  
 کے لئے یا وضو کے لئے پانی نہ ملے یا اس میں پانی چھوٹے سے نقصان یا خطر ہو تو چھوٹا نہ ہے اور مکہ میں سے کسی کی جگہ نہ وضو  
 فرماتے اور وضو نہ دلائے۔ اس کی مزید تفصیل فقہ کی کتاب میں مذکور ہے جس کو مذکور کیا جائے۔

الَّذِينَ الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ  
 يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضَلُّوا السَّبِيلَ ۖ وَاللَّهُ  
 أَعْلَمُ بِأَعْدَابِكُمْ وَلَقَدْ بَدَّلْنَا لَكُمُ الْيَوْمَ أَوَّلَهُ  
 مِّنَ الدِّينِ هَٰذَا يُخْرِفُونَ لَكُم مِّن مَّوَاضِعَ  
 يَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمِعْ غَيْرَ مُسْمِعٍ وَارْعِنَا  
 لَيْتَ بِالسَّيِّئَةِ وَطَعْنَا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا  
 وَأَطَعْنَا وَاسْمِعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمًا  
 وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۖ  
 يَٰ أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا  
 مَعَكُمْ مِّن قَبْلُ إِنَّ لَطِيفَ وَجُوهًا فَرَدُّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ  
 نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ۖ وَكَانَ مُرُؤُهُمْ فَعُولًا ۖ

ترجمہ: آیت نمبر ۴۴ تا ۴۷

یا آپ نے اس لوگوں کے حالات پر غور کیا جن کو کتاب (تورہ) کے علم سے ایک حصہ دیا گیا ہے مگر وہ لوگ مکرری خرید رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہی سے ٹھک جاؤ۔  
 انہیں۔ انہوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کا وعدہ کا ذکر اور وہی ہوتا ہے کافی ہے یہود سے  
 کچھ لوگ تو وہ ہیں جو ان کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرنے کے لئے اپنی  
 رہنمائی کے لئے پھر سے پس کھتے ہیں۔ مگر تم نے کیا اور تم نے فرمانی کی۔ اور وہ کہتے  
 ہیں کہ تو سن رہے تھے کہ قابل ہی رہے اور خدا کو زبان دہا کر کہتے ہیں۔ اگر وہ لوگ یوں  
 کہتے۔ "اسمعا و اطعوا" اور انظرنا تو ان کے حق میں پھر اور مناسب ہوتا۔ لیکن ان کے کفر کی وجہ  
 سے اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر رکھا ہے۔ لہذا ان لوگوں سے تمہارے لوگوں کے ساتھ ایمان نہیں  
 لائیں گے۔

اور یہ وہ لوگوں جن کو کتاب دی گئی ہے سے مان و جوہم نے جہلی کیا ہے جو پہلی ال  
 کتاب کی تصدیق کرنے والے ہیں جو تمہارے پاس ہے۔ یہ سے پہلے کہ ہم ان کے چہرے  
 بگاڑ دیں، ان کا ان کی پیشہ کی طرف پھیرا دیں۔ ان پر لعنتیں؛ سو وہیں جس طرح تم نے بہت  
 باتوں پر لعنتیں کی تھیں۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے۔

لغات القرآن اعداد نمبر ۴۴ تا ۴۷

اَلَمْ تَوْ	کیا تو نے نہیں دیکھا؟
بَشْرُوْنِ	خریدتے ہیں
اَعْدَاءُ	دشمن (غصہ کی وجہ سے)
مَوَاجِبِ	موقع محل (موجب جہد و جہاد)
عَبْرُ مَسْجِدٍ	دور مسجداں

لَیْ	مرزہ
اَلْبَیْ	ہائیں (لناری کی جگہ)
طَمَن	عندہ عیب نہ
اَقْوَم	رادہ بھر
نَطْلُوسُ	ہم مٹا دی ہم بگاڑ دی
مَرْدُ	ہم بکھڑی
اَنکَبَاؤُ	بچہ (خبر دینے)
اَصْحَابُ الثَّبِتِ	ہو جانے (اسرائیل میں سے جن کو پھیلوں کے بارے میں کیا گیا)
نَصْرُ اللہ	اللہ کا حکم

### تفسیر آیت نمبر ۴۴ تا ۴۷

ان آیات میں ہمیں آدب ستائے گئے ہیں۔ چنانچہ ہرگز ذہنی لحاظ کیا محنت ملح ہے جو ہر ذرا حرام اور عزت کے ہیں لیکن حقیقتاً حضرت ہر ذرت کے لحاظ میں ہر فعل نفل کے منت پھیرے معنی کہتا ہے جس کے پلے جاتے ہیں۔ صورتی کریم نفل کی محنت میں ساقی بھی ہوا کرتے تھے جب صورت کوئی بہت غمناک تو وہ سمجھتے تھے یعنی ہم نے سن لیا لیکن ساتھ ہی ساتھ چپکے سے صحنہ بھی کہتے تھے ہم نہیں مانیں گے۔ کچھ اس طرح زبان بجا کر نفل سمجھا کر دیا کرتے کہ سننے میں اطمینان نہ جاتی تھی، میں گئے۔ اسی طرح وہ حضور ﷺ کو اور مسلم حاضرین محفل کو متعین لانے کی کوشش کرتے کہ ہم نے سن لیا ہے اور ہم فعل کریں گے۔ لیکن حقیقت میں وہ بھی کہتے کہ ہم نے سن لیا ہے لیکن ہم ہرگز فعل نہیں کریں گے اور اس طرح اپنے دل کا ظہور نکالتے رہتے تھے۔

جب انھیں کوئی بات کہی جاتی تو سب کہتے تھے آج ہمارے ہاتھ نکلے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہی زبان میں خبر مسیح بھی کہہ رہے تھے جنہیں کوئی بات سنائی نہ دے۔

اسی طرح اہل احکام کہہ کر تھے لیکن کہہ بان سے دبا کر کہتے اور اس طرح اس کے معنی کو نہ لکھ لیا، فقیر کی طرف لے جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کی تمام حرکتوں کو سب کے سامنے کھل کر رکھ دیا کہ کوئی دھوکا نہ کھائے اور ان کا فریب سب پر

طبرستان جائے۔ ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ۔۔۔ پھر بتا دیا کہ اسی اللہ تعالیٰ کا استہلال رہا سخت سزا ہے جو طبرستان پر کچھ ہیں اور باقی  
شہر تھیں۔ اور اس سے ساتھ ساتھ یہ بھی دیا کہ کون سے کج لگاؤ کا استہلال رہا چاہئے جن سے اسے عزت اور عظیمیہ کے کوئی  
دوسرے سنی۔ ٹھٹھے۔ وہ۔ اسحاق کے دوسری الفاظ صرف دہی ہیں جیسے جیسے جی کے اندر اچھا لگتا تھا۔ اور اس پر اٹھائی پختہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو طلب کر کے یہ بھی جو شیار کر دیا ہے کہ کائنات کا دورہ یہی وہی لفظ کا ہے جسے کہہ کر وہاں کے  
چرواہا کو بھیجے کہ طرف کر دیا جائے گا۔ تھیں انی طرح سے مسدود کر کے بدو علاقہ چاہے گا جس طرح سبب اللہ کے  
رہے اور اس کا ذکر سورہ ابراہیم ہے۔ اللہ سے پہلی چیز دائرہ رہے کہ جو اللہ کو نہ ہو کر ہے گا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ  
يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝  
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْكُونَ أَنْفُسَهُمْ بِاللَّهِ يُرِيعًا ۖ مَنْ  
يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ قَبِيلًا ۝ أُنْظُرْ كَيْفَ يَعْتَرُونَ عَلَى  
اللَّهِ الْكُذُوبَ وَكُفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۳۸-۳۴۰

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کی جائے  
اس کے علاوہ جس چیز کو چاہے وہ سوائے اس کے ہے۔ اور زیادہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں دئے گا اس  
نے ایک بہت بڑا بہتان دیا ہے کہ گنہگار ہے۔ اسے نیچے لٹا دیا گیا آپ نے ان لوگوں کا حال دیکھا  
ہے جو کہ پاک باور نہیں ہیں۔ حالانکہ اللہ جس کو چاہے پاک باور ہی بنا دے گا۔ ان پر ذرا  
بروز بھی علم ہیں۔ حالانکہ کچھ تو کسی پر اللہ پر کیا جھوٹ بہتان ڈال رہے ہیں اور انکی بات بکلی سچ  
کہاؤں کی دلیل ہے۔



## لغات القرآن ۲۷ نمبر ۵۱۳۳

لَا يُغْنِي	معاف نہیں کرے
أَنْ يُشْرِكَ	یہ کہ شریک کیا جائے
خَافُونَ ذَلِكَ	اس کے خطرہ
الْقُرَى	اس نے نکلا
يُوشِكُونَ	دوپک باز رہتے ہیں
فَيَبْلُغُونَ	دھاگہ مار

## تشریح: ۲۷ نمبر ۵۱۳۳

یہاں شرک کی حقیقت کھولی کر بیان کر دی گئی ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس لئے بالکل صاحب مافیہ بیان فرمادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایک گناہ کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہوں کا یہ صاحب کر سکتا ہے شرک کیا ہے؟ اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ تسلیم کر لینا جب کہ وہ خدا ایک ہے اس کی دولت اور عظمت میں کسی کا شریک کرنا گناہ العظیم ہے۔ جس نے اس وحدت و قرباب کیا وہ شرک ہے۔ کام اور شرک میں فرق ہے کہ اگر تعظیم کلام اللہ اور رسول کو نہیں کرتا۔ شرک چلا کی سے اللہ اور رسول ﷺ کو نہ ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ کسی اور کا عہدہ دیا ہے جہاں کسی کو بھی صاحب اختیار اور صاحب حکم دیا ہے۔ اس نے الوہیت یا رسالت میں شریک بنا کر لئے اپنے ملاؤ کو، کہتے ہوئے جہاں پر جلی چلا اللہ اور رسول ﷺ کا تعظیم کیا اور جہاں پر جلی چلا اپنے خود سزا سننے سمجھوں گا مہارالے لیا اور طرح بندوں کے ہاتھ میں اختیار کیا کہ وہ اس اللہ کا اس نبی کا حکم مانے نہ کہ اس کے سامنے میں مانے۔ مگر بنا حیل نصف حال کھلتا ہے ہر سامنے سے وہ کرتا ہے لیکن شرک دارا شمس یعنی تہمید کر دیا کر دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ دوسرے لڑنے سے چھانڈا وہ مشکل ہے۔ اسی لئے شرک کو سب سے بڑا گناہ ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔

اہل کتاب بھی شرک کا کھیل کھیلے تھے اور ان کے مذہب اور اوراد و عبادتوں میں بھی یہ مقدس بنے تھے لیکن وہ حقیقت لکھی ہوئی گدیوں سے شرک کا کاروبار چلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں پر واضح کر دیا کہ ظاہری تقدس پر کتنی کی اور اطلاق سے جو کلام کہا جائے۔ لڑش کر لیا ہے کہ کسان عادی شیکہ داروں میں سمجھتی حویاں موجود ہیں مگر کسی ایک تہا شرک کا گناہ ان کی سب خوبیوں کو مٹا دے گا اور ان کے جتنی ہوئے کے لئے بھی ایک گناہ کافی ہے۔

## الْمُرْتَدَّيْنِ الذِّينِ

أَوْثَرُوا نُصَيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجَنَّةِ وَالظَّالِمُونَ  
وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ  
آمَنُوا سَبِيلًا ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن يَلْعَنِ  
اللَّهُ فَلَن يَجْعَلَ لَهُ نُصَيْرًا ﴿١١﴾ أَمَرُ لَهُمُ نُصَيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ  
وَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَفِيرًا ﴿١٢﴾ أَمَرَ بِمَصْدُوقِ النَّاسِ  
عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ  
إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ﴿١٣﴾  
فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكُلٌّ يَجْعَلُهُمُ  
سَعِيرًا ﴿١٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كَلَّمَا  
تَضَعَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّ لَهُمْ جُلُودٌ أُخْرَىٰ هَالِكًا لِّذُنُوقِ الْعَذَابِ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَدُخَانُهُمْ ظِلٌّ أَلْبَنًا ﴿١٦﴾

ترجمہ آیت نمبر ۱۰ تا ۱۶

سے لی جگہ لکھا آپ نے ان لوگوں کی جنہیں آسمانی کتاب سے ایک حصہ دیا گیا تھا

یہ لوگ اس کے ہا وجود جنوں پر اور شیطانوں پر ایمان لاتے ہیں اور یہ کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ کفار مسلہ ان کے مقابلے میں رہا سیدھے راستے پر ہیں۔ یہی دونوں ہیں جن پر اللہ نے عنت کی ہے اور جن پر اللہ ہی عنت کر دے تو بے نی شک آپ اس کا کسی کو مدگار نہیں پا سکتے۔ کیا ان کا سلطنت میں کوئی حصہ ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگ تو کسی کو ذرا سی چیز بھی نہ دیتے۔ بلکہ یہ کہ اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ حلا کیا ہے اس پر حسد کرتے ہیں۔ یقیناً اس سے پہلے بھی ابراہیم کے خاندان والوں کو کتاب و حکمت دی گئی ہے اور ہم نے ان کو بڑی سلطنت بھی عطا کی تھی پھر لوگوں میں سے کچھ تو اس پر ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے اس سے منہ پھیر دیا۔ اور جنم کی دھنکی تو ان کے لئے کافی ہے۔ بے شک جنہوں نے ہماری آجوں کے ساتھ کفر کیا ہم حقیر یہ ان کو جنم میں جہنم دیں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کھالوں کی جگہ دوسری کھالیں جس دیں گے تاکہ وہ عذاب کا سرہانہ نہ رہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم تقریباً ان کو ایسی جہنم میں داخل کریں گے جن کے چھ فہرستیں پہلی اسی کی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان جہنم میں ان کے لئے پاکیزہ دیو ہیں اور ان کی اور ہم ان کو بہت زیادہ نعمتی چھانوں میں داخل کریں گے۔

### لغات القرآن آیت لہر ۱۵۵

الْحَبِثُ	بست۔ ماحول بدیہ، اوجام
الْفُطَاوُتُ	شیطان (اور شیطانی اثریں)
أَعْدَى	بہادارت پر
لَا يُؤْتُونَ	وہ نیک نہیں دیتے
نَقِيرٌ	گل ہمارے مذموم ہمارے
يَا عَسَاؤُنَ	دوسروں کہتے ہیں، بچنے ہیں
حَصْدٌ	دور کے گھا
نَجَبٌ	جمل جمل (جمل بائیں کی)



کہ قہر میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ۔ آیت ۱۵ میں لکھ کر بھی ہے کہ جہنم میں کیا کچھ ہوگا۔ قہر پاؤں کے  
جب ان کے بدن سے حال مگر پاسے کی دراز میں صی پڑا ہوا ہے کی تو اس کی جوں حال کی جگہ جزو کمال پہنچا دی جائے گی تاکہ  
کمال کا حصہ قائم ہے حضرت جن پھر کی لڑائے ہیں کہ یہ کس کی تہہ میں تہہ بڑا اور ہوگی اور ہر دوں ہوگی ہمیشہ ہمیشہ۔  
آیت ۱۶ میں دنتے کی جھلک دکھائی گئی ہے۔ یہ جھلک ان کی آکھ کے سنے ہے جو ایمان لگے ہیں اور ایمان کی  
صورت میں عمل صالح کی روشنی میں ہے۔ آیت ۱۷ میں ان آغوش میں داخل ہوں گے جن کے نیچے سر کی ہتھی ہوگی۔ یہاں دو  
لہجہ آواز آئے ہوگی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جن کے سنے وہ آواز میں ہوگی جن کا قہر مگر پاک ہوگا اور باطل ہوگی۔ اور اس صفت میں  
بہتر ہیں وہ سب ہیں گے اور اس کی گنتی بھی چھوٹ ہوگی۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ  
النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ مَعِينًا بَصِيرًا ﴿۵۸﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵۸

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے کہ امانت دلوں کی امانتیں ان کو ادا کرو اور اگر دو درجہ ہوں  
لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے تو ان کے ساتھ عدل سے۔ جس بات کی غلط نہیں نصیحت  
کرے وہ بہت اچھا نصیحت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ متا اور دیکھتا ہے۔

آیات ۵۸

تؤدوا	تم ادا کرو
الامانت	امانتیں
الی اہلہا	ان کے لوگوں کی طرف
حکمکم	تم سے فیصلہ کرے
ان تحکموا	کہ تم فیصلہ کرو

العذر  
بہت  
بہت  
اصاف  
بحرین  
وہ نہیں نصرت ہے

### تشریح: آیت نمبر ۵۸

اس آیت میں مومنوں سے خطاب کرتے ہوئے لیا گیا ہے کہ جنہیں کتاب حکمت اور نصرت سے نوازا گیا ہے ان مومنوں کے لئے کتاب حکمت اور حکومت ایک آزمائش ہے۔ سعادت کا انتظام اگر کیا جائے گا تو اس قدرت اور ان احکام کے تحت ہمیں شک کی کتاب سے پیش کیا ہے۔ تمام حکمرانوں کے لئے ہے جس مومن کی حکومت ایک خاص تیار توفیق ہے۔ یہی ہے جو ہم پر ہوتا۔

دوست! وہ ہے جو ہم پر اللہ کی طاقت ہے۔ اس میں صرف غلطی اللہ کی طرف سے ہے۔

یہاں پورا احکام اور حکمرانوں کے لئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلطنت کی لانا، دوسری اور خوش حالی کا اٹھنا اور ان ہی حکام پر ہے۔

نہر (ایک) عہد سے یا برکت یا غفلت یا غفلت اور صرف ان ہی لوگوں کے لئے ہے کہ جانے جو اس کام کو ہالت کو کرنا چاہتا ہے۔ یہی

لاشعور ہو کر کہ خدا کا وعدہ ہے۔ یہاں قدرت میں ہمارے جواب دہی کرنی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جو نصرت صرف مومنوں میں ہوگی۔

(دوسرا قسم ہے) کہ جیسے روئے لاکھ۔ کوئی لانا خوف نصیب آ رہا ہے اور یہی ہے غریب کو خیر اور انصاف کو ایک طرف نہ جک جائے۔

پانی۔ دنیا کا کھانا ملے کہ ملن اور ان جس نصیب پر قائم ہیں، وہ بھی ہے غریب کو خیر اور انصاف کو ایک طرف نہ جک جائے۔

یہاں سرائیل کو بھی جاکر ان کے لئے ہے۔ یہاں سے صدمہ ہو گا۔ کیا تھا۔ وہ بھی کتاب حکمت اور نصرت کے حامل۔ یہ جس چیز میں

اور اس کو چھوڑ کر وہ ہمیشہ اللہ کی نصرت میں جلا رہے ہیں ان کی سلطنت کے ذریعہ ان کا جس چیز میں قہم کی دولت ہم سے اور عزت اور احکام اگر ہم اپنے محبوب اور مرعوب دوستوں اور دشمنوں میں تقسیم کرنے سے خود کو اس کے لئے شری مائل، پھر اس کی عزت ہے اور ان میں۔ عہد دل اور دوسری اور دواؤں کو پیش اور شریک کے سے شمول کیا جاتا تھا۔ دوسری خزانہ ان میں یہ بھی کہ پانچ اور پانچ لوگ گرجم کرتے تھے تو پھر وہ پانچ کے لئے تھے یا ان کے ساتھ خاص تیار توفیق تھی جس کی عزت اور اسے اس لوگوں پر ظلم کی توبہ

حرب باہمی تھی۔

کیا گیا ہے کہ اللہ ہمیں بہت نعمت نصرت کرتا ہے۔ اسی میں حکمت بھی ہے غلام بھی اور یہی توفیق بھی۔ اور ہم خوب

سویحہ اور کھانہ کو اللہ کی نگاہوں سے تیار کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا  
الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ  
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ مِمَّا يُؤْتُونَ

## ترجمہ آیت نمبر ۵۹

اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی پیروی کرو اور اس کی بھی جو تم میں سے  
صاحب امر ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تم میں جھگڑے کی بات آئے تو اس بات کو اللہ اور اس  
کے رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔ یہی طریقہ بہتر اور  
بہتر ہے تمہارے لیے۔

## لغات: مترقن آیت نمبر ۵۹

أُولِيَ الْأَمْرِ	مرد جب اللہ
تَنَازَعْتُمْ	تو میں میں جھگڑا
رَدُّوهُ	اس کو لوٹاؤ
أَحْسَنُ	بہتر ہے
مِمَّا يُؤْتُونَ	جو تمہارا

## تشریح: آیت نمبر ۵۹

یہ آیت تمام اہل ایمان و ایمان اسلام کی طرف ہے اس کی شرعی حیثیت سے اور دین کے لیے۔ اس کے لیے حکم ہے کہ  
اگر آپ میں سے کسی کو حکم ملتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے





اس آیت کی روشنی میں ہر طرح کا فتنہ و فساد، سازش، خوں انقلاب، سلاطین و سوانے کے لئے ہموک، جزیل، ناجائز  
جزیوں و جزیوں، ہم سب مختلفہ سے ہیں۔ اس پر ہمیں تحریک چاہی جائے کہ اور وہ اسلامی کے اندر مظاہرہ کا ہر موقع  
استعمال کیا جا سکتا ہے۔

### اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَرْعَوْنَ

اَللّٰهُمَّ اٰمَنُوْا بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ وَمَا اَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ لِيُذِنَ  
اَنْ يَّمْتَحِنُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اٰمَرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا  
بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝  
وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلَى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ  
رَاٰتِ الْمُنٰفِقِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَلَئِنْ اِذَا  
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَحْتَ اَيْدِيْهِمْ قَالُوْا لَوْ  
يَخْلُقُوْنَ بِاِلٰهٍ اٰرَدْنَا اِلَّا اِيْحْسَانًا وَ تَوْفِيقًا ۝ اُولٰٓئِكَ  
الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ وَ عَظَّمَ  
وَقَوْلَهُمْ قِيْلَ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْعًا ۝ وَمَا اَمْرُ سَلٰمٍ  
رَّسُوْلِ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ لَدَّ عَلِمُوْا اَنْفُسَهُمْ  
جَاوُوْكَ فَاسْتَغْنَوْا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ  
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۳-۶۶

مے نئی شکل کیا۔ آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا وہ اس پر عیان رکھتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ سے پہلے نازل ہوئیں لیکن وہ اپنے مفہومات کے نیسے شیطانوں سے کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو شیطان کا گم نہانے کے لئے کہا گیا ہے۔ شیطان کی تو یہی خواہش ہے کہ وہ سچی راستے سے ہٹا کر بہت دور سے جائے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم اور رسول کی اطاعت کی طرف آ جاؤ تو آپ ان منافقین کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس بات سے بے پروا ہو کر مزید پھیر لیتے ہیں۔ مگر اس وقت ان کا کیا حال ہوتا ہے کہ جب ان پر ان کے انصوں کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو پھر وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی اور باہمی میل ملاپ تھا۔ کیا وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کا حال اللہ خوب جانتا ہے۔ آپ ان سے دور گزر دیجئے ان کو نصیحت کرتے رہئے اور ان کے حق میں وہ بات کہئے جو ان کے نفسوں پر اثر انداز ہو۔ اور ہم نے ہر ایک رسول کو اسی سے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی پیروی کیا جائے۔ اگر یہ لوگ اسی وقت جب کہ انہوں نے پہنچنے میں ہر ایک فی آپ کے پاس آتے۔ اللہ سے بخش مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تو یہ لوگ ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توفیقوں کے لئے دعا کرتے اور اللہ رحم کرنے والا ہوتا۔

لغات القرآن آیت نمبر ۶۳-۶۶

يُؤْخَذُونَ	دکھائی کرتے ہیں، جھمکھمکھتے ہیں
يَنْتَحِثُوا	وہ پھیلنے کے یہ چاہیں
أَمْرًا	حکم، حکم
صَلَاةً بَيْنَنَا	حکم، دعا میں اور
لِنَقُولَ	آ



آپ کو نیک نیت ارفے خواہ جیت کرے کی کوٹھڑی کرتے۔ لیکن اس آیت نے بعد کر دیا کہ ہر وہ عاقل مسلمان جو اپنا مقدمہ آپ کی عدالت میں پیش کرتا ہے، ہرگز نہیں کھا کھا کر اپنے لیے نہ کوٹھڑی کرتا ہے وہ عاقل ہے۔ اس سے چاہیے کہ آپ کے جملہ کوٹھیم کرتا اور نہ بھی غی محسوس نہ کرتا۔

ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے یہ بھی فرمادیا ہے کہ اگر یہ منافقین ایسی غلطی کرنے کے بعد بنابر عدالت سب سے پہلے کے پاس آئے۔ اپنے گناہ پر سچے دل سے توبہ کرتے اور خود ضرور بھی ان کی مغفرت کے لئے وہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور بخش دینا اور انہیں بھلائیوں کی زندگی کا موقع دینا۔ اس آیت سے حیرت انگیز حالت کو ماحولت فرمادیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر اسلامی عدالتوں میں ہرگز ہمدرد نہ ملے جائے سے اسٹینڈر دینا چاہیے۔

### فَلَا وَرَيْكَ لَارِؤُا وَنُونَ حَتَّىٰ

يُحْكَمُوا فِيهِمَا شَجَرِيَّتُهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ  
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا  
عَلَيْهِمْ أَنْ الْقُلُوبُ أَنْفُسُكُمْ أَوْ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا  
فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ  
بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيثًا ۝ وَإِذَا أَلَيْنَاهُمْ مِنْ  
لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَلَهْدَيْنَاهُمْ صَرَاطًا تَقِيْمًا ۝  
وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ  
بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۵-۷۰

(پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) قسم ہے آپ کے پروردگار کی یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے تمام گناہوں کے معجزوں میں آپ ہی کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اور پھر جو کچھ آپ فیصلہ فرمادیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی بوجھ اور گناہ محسوس نہ کریں اور آپ کے پھیلے ہوئے چہرے پر غرور نہ ہو۔

اور مومن من مطلقوں پر یہ بات فرض کرنا ہے کہ تم اپنی جانوں کو قتل کرنا یا بچے گھروں کو چھوڑ کر نکلنا یا دوسرے کچھ گناہوں کے لئے جس سے کوئی بھی اس حکم کو نہ ماننا اور نہ یہ لوگ اس پر عمل کرتے جو ان کو نصیحت کی جارہی ہے تو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہوتی اور ان کے گناہ کو بخشتہ کر دیتی۔ اور جب یہ ایسا کرتے تو ہم ان کو اپنے پاس سے بہت دیر جبر و ثواب عطا کرتے اور ان کو صراطِ مستقیم پہ چلا دیتے۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و پیروی کرنے کا تودہ نہ ہو گویا کے ساتھ ہو گا جس پر اللہ نے انعام و اکرام کیا ہے جیسے انبیاء کرام، صدیقین، شہداء و مومنین اور یہ لوگ بڑے اچھے ساتھی ہیں۔ اور یہ اللہ کے بڑے فضل و کرم میں سے ہے کہ اللہ کا خبر ہونا ہی حسب کے لئے کافی ہے۔

لغات القرآن ۲، نمبر ۶۵-۷۰

شَجَرٌ	شجرہ
خَوَجٌ	نگلی
فَصِيبٌ	آپ کے فیصلہ کرنا
أَشَدُّ تَلَبُّسًا	بہت مضبوط
أَنْعَمَ لِلَّهِ	اللہ نے احسان کیا
خَسَنٌ	بہترین
رَفِيقٌ	ساتھ ساتھی

## تشریح آیت نمبر ۲۰

میری کریم ﷺ کی موجودگی میں ظاہر کسی مومن کا آپ کی عداوت میں مقدمہ نہ لایا آپ کے فیصلے سے حل و جان سے  
راہی رہیں۔ منافقت کی دلیل تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر ﷺ کو دیکھا کہ وہ آپ کی قسموں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ  
ہاں! اختلافات میں آپ کو نصف دان میں اور پھر جو کچھ آپ پہلے کر رہے اس پر دل میں کوئی تکلف اور عقلی محسوس نہ کریں بلکہ سر  
جھکا کر تسلیم و اطاعت کی روش اختیار کریں۔

اب حضور ﷺ نے دنیا سے پردہ فرمایا ہے لیکن آپ کی سنت و عہدہ ہے۔ مومن کی مثال یہ ہے کہ اس فیصلہ پر دس اور جان  
سے سر جھکا دے جو قرآن و سنت کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ وہ نہ وہاں ملتا ہے۔ کیا ہوتا ہے کہ جب آپ حضرت ﷺ نے حضرت انسؓ  
کی شادی حضرت زید بن حارثہ سے کر دی جو ایک آزاد کردہ غلام تھے تو حضرت انسؓ کے دشمن دار دل سے ناراض ہوئے۔ لیکن  
جب یہ ۶۵ھ ازنی قوسہ نے سر تسلیم خم کر دیا

مذہبوں کے فلسفہ سب کے لیے آیا ہے ۶۷ اور ۶۸ لایا گیا ہے کہ یہ وہی قسم دیتے ہیں جس میں ان کا فائدہ ہے۔ اگر کوئی  
عہد ان کے لئے مختص ہے تو انھیں دیتے۔ مومن کی مثال یہ ہے کہ جو عہد بھی دیا جائے اس پر بے چین و جاہل کرتے ہیں۔ اس طرح  
اس کے حق فائدہ ہیں۔

(۱) اللہ کا حکم ہمیشہ سچ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ عین ممکن ہے یہ بھلائی آپ کے مل کر ظاہر ہو۔

(۲) اللہ کا حکم ہمیشہ سچ کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ عین ممکن ہے یہ بھلائی آپ کے مل کر ظاہر ہو۔

(۳) اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے جبر و جبریت کرتا ہے اور صرف اختیار چلنے کی بنا پر جبریت دیتا کرتا ہے۔ اللہ اور رسول کی  
اطاعت کر کے ہمارے لئے جہانِ سعادت و آخرت میں مدد کیے گئے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ جبر و جبریت  
اللہ اور رسول کی اطاعت کر کے گناہ و آخرت میں عین ممکن کے ساتھ ہے۔ جہاں پر اللہ نے جہانِ سعادت ڈالی ہے جہاں جہاں  
صدیقین، شہداء اور صالحین جہاں سے یہ بھی پوچھتا ہے کہ انبیاء و صدیقین، شہداء اور صالحین جہاں سے یہاں ہر وقت ملے جلتے  
رہیں گے اور کوئی غریب نہ ہوگی۔ کوئی محض نبی اور صدیق نہیں۔ لیکن شہداء اور صالحین کی انتہائی کوتاہی کر سکتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا  
ثَبَاتٍ أَوْ انفِرُوا جَمِيعًا ۚ وَإِنْ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ  
أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا قَدْ أَفْعَمَ اللَّهُ عَنْكُمْ إِنْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ  
شَهِيدًا ۚ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولُنَّ كُنَّا لَكُمْ  
تَكْلَفًا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَلْبِسُ كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ  
قَوْزًا عَظِيمًا ۚ فَلْيَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ  
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۚ وَمَا لَكُمْ  
لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ  
وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا  
مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمُ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ  
لَدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۚ  
الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ  
إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۚ

ترجمہ: آیت نمبر ۷۶

سے ایمان پہلو، تنہا رہد ہوا، حق ہے کے لئے انکو ملک و ملک دستوں میں پاک و کفلی  
 فوج ہن کر۔ اور (ہوشیار) تہا، جو میں، یہ افروغی میں جو راہی میں جانیس چاہے۔ اگر  
 نہیں نہیں کہتے ہوئی تو یہ شخص کہہ گا کہ وہ نے مجھ پر کرم کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ تھا، اور  
 اگر کہیں وہ کے فضل و کرم سے تہا، حیثیت ۴۴ گئی تو اس طرح کہے گا گویا تہا، ۵۵ اور اس کے  
 درمیان کوئی تعلق ہی نہ تھا نہ کائنات میں بھی نہ کے ساتھ ہوتا تو کتنوں اور عزت حاصل کر لیتا۔ اللہ  
 کی راہ میں قتال کرنا اس کو گور کے لئے رزم ہے جنہوں نے دنیا کی زندگی کا سودا آخرت کے  
 لیے میں کر لیا ہے۔ اور وہ جو اللہ کی راہ میں لڑ کر گھر کا گھر وہ شہید ہو، عادی تو ہم ضرور اسے  
 عظیم بدر عطا کریں گے۔ آخر کیا سب سے کہہ مال مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر قتال نہ کرو  
 کے جو کزور پڑ کر اب گئے ہیں اور پکار رہے ہیں کہ اسے ہمارے رب اس جگہ سے اڑی چاہنا چھڑ  
 چلائے، شہرے خام ہیں اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی بچاؤ دینے والا بھیج۔ وہ جو  
 ایمان دے ہیں وہ یقیناً اللہ کی راہ میں قتال۔ رہے ہیں اور جنہوں نے ضرورتاً راہ تنہا کر رکھی ہے  
 وہ شہدائے کی راہ میں لڑے ہیں۔

میں نے مہتر شچان کے طرف دلوں سے قبلی کرو۔ اور بغیر جانو کہ شچان کی چ نہیں بہت  
کڑا ہے۔

نجات القرآن آیہ نمبر ۷۶

چمڑ	چمڑ
انصر	انصر
فہست	فہست
مہکشن	مہکشن
مؤدہ	مؤدہ
بیشی	بیشی
افور	افور





## أَكْثَرُ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ

لَهُمْ تَقَوُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ  
 عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ  
 اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كُتِبَ عَلَيْنَا الْقِتَالُ لَوْ  
 لَّا أَخَّرْنَا إِلَىٰ جَلِ قَرْنٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ  
 خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تَنْظَرُوا فِي سُبُلِ آيِنَ مَا تَكُونُوا  
 يَذَرُكُمْ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ وَإِنْ تُصِيبْهُمْ  
 حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تُصِيبْهُمْ سَيِّئَةٌ  
 يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَالِ  
 هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا أَصَابَكَ مِنْ  
 حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ وَأَنْ سَلَّمَتْ  
 لِلنَّاسِ رُسُولًا وَكَلِمَ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ  
 فَقَدْ اطَّاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ خَصِيطًا ۝

ترجمہ قرآن مجید ۸۰۵

(۸۰۵) (نہی صحت): کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ آپ باہم کو  
 روک دلائل قائم کرو اور کوثر دیتے رہو۔ مگر جب انہیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ان میں  
 سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح اترتا ہے جس طرح خدا سے اترتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ

کہ یہ لوگ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ! ہم پر رحم فرما، کیوں غرض کر دیا ہے۔ ابھی وہ دراصل ہلاکت کی ہوتی۔ (اے نبی ﷺ) ان کو سمجھ دیجئے کہ دنیا کا نہہرائے نام ہے۔ اور اہل تعویذ کے لئے آخرت کے فائدے زیادہ بہتر ہیں۔ وہاں (انعام کی بخشش میں) تم پر ایک درہم برابر انصاف رہے گی۔ (ان کو سمجھا دیجئے کہ) تم کہیں بھی ہو سوت دیر پہنچ جائے گی خواہ تم مضبوطی سے ٹکڑے میں بند جا چکے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر انہیں کچھ مدد پہنچ جائے تو کہتے ہیں یہ بھی طرف سے ہے۔ اور اگر کچھ نقصان پہنچ جائے تو (اے نبی ﷺ) آپ پر الزم لگاتے ہیں کہ یہ تمہاری وجہ سے ہوا۔ انہیں کہہ دیجئے کہ اللہ نقصان جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ مگر یہ عجیب ٹوٹ ہیں۔ کوئی ایسا بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

کہہ دیجئے جو بھلائی تمہیں پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر نقصان پہنچا ہے تو وہ تمہارے نفس کی وجہ سے ہے۔ (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ آپ پیغام پہنچادیں۔ اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جس سے رسول ﷺ کا حکم یا اس نے اللہ کا حکم، یا اللہ جو رخ سوز گہا تو ہم نے آپ کو گمراہ بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۷۵ تا ۸۵

مُكْفَرًا	دکھو
يُغْمِشُونَ	ڈرتے ہیں
لِمَ نَحْنُ	تو نے کیوں لکھ دیا کیوں غرض کر دیا:
اَوْفَرْنَا	ہم سے آفرین کر دیا
اَجَلٍ قَرِيبٍ	قریبی اجلت
يُنْذِرُكَ	تنبیہ دے گا
مُؤَلَّجٌ	برج رکھو
عُسَيْدَةٌ	مضبوط

## تشریح: آیت نمبر ۸۰

اسلامی تاریخ کے ہر فرد کا ارض ہے کہ اپنی مطلوب کے اندر کان بھیریں اور کو بیچیں لے۔ یہاں پر ہی حرم طہ کے ماحول پر کیا ایسے لوگوں کی بھارت صاف ہے۔ اسے تو وہ اس کی لسانی چاہت کے لئے کرتے تو وہاں رہتے تھے جس جب یہ علم رہا یا کہ متلازمہ بلکہ راز و خفیہ کے ذریعے اپنے نفس کی اطلاع کر دیتے تھے ان پر شرع نے نہ راجہ اب جڑا نہیں جس کی رائیں نہیں بکھارتی کہ اس کے لئے کو کہا جا رہا ہے تو جرح سے جس کو اسے اللہ قوسے نکالیں اور غرض کر دیں۔ بھی یہ خود بخود لازم رہا، ان کی حیرت لیجئے۔ فرد، ان کی بیچیاں یہ ہے کہ یہ دشمن سے اس قدر دور سے ہیں کہ اللہ سے بھی شک رہا۔ یہ اللہ کے دستوں کو قوس پر کر رہے ہیں اور وہ یہ مضبوطی کے سہارے ہی کھیل رہے ہیں۔

مخالفین کے مقابلے میں مسلمان وہ ہیں جو اپنے فائدہ پر ہی نہیں بلکہ آخرت میں موقوف رہتے ہیں۔ دیا کی مشعل قلم ہیں۔ ان کا یہ حرم ہے۔ ان کا فائدہ چند دلوں کے لئے ہے لیکن آخرت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہیں۔ اس کا لطف و مزہ بھی زیادہ ہے۔ ان کے حصوں میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ان کے ساتھ کوئی خطر نہیں ہے۔ ان کے ساتھ کوئی گمراہی نہیں آتی، ان کی نہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کوئی بڑا سخت کرے دنیا کی نعمتوں کا مناظرہ ہی نہیں ہے۔ اس کی بڑی مثال دلی ناری کی پوری طور پر بہت سے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن آخرت کی نعمت اگر نہ پائے گا تو یہ صاحب ایمان صاحب قلم صاحب کھوپڑی کو مٹا لے گا اور اس کی گمراہی کی جن پادریوں کا کوئی خطر نہیں۔

جنگ، حدیث، حقیقت، پہچان، دشمنی، لوگوں کی نصرت سے خواہ وہ سب سے بڑے کی حاکم یا بدستور۔ یہ ہے اب ہو کر دینی حاکمیت کو پھر اس جنگ میں شریک ہو گئے حالانکہ انہوں پر پورے کا صریح حکم تھا کہ خود کچھ ہو جائے اور دینی حاکمیت ضرور کی جائے گی۔ یہ منسوب نے اس حکم کی تعمیل میں ہتھیاری غلطی کی جس نے یہ نتیجہ نقصان ہو کر رہا۔

ان آیت میں صاف صاف کہہ دیا گیا ہے کہ جس نے رسول اللہ کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا۔ یہ خداوند بزرگوں کے کی طاعت سے نہ سوا، اللہ کے سوا سب میں رفاہ ہو رہا ہے۔ رسول اللہ کو بھی تیار کیا گیا ہے کہ آپ کا کام یہ تھا کہ اپنی پہچان بنا لے۔ جو ان کے سامنے ہو چکے، ان کے پاس کا وہ حصہ کے حوالہ ہے۔

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَّرُوا مِنَ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ  
مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ  
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨٠﴾ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ  
الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨١﴾

تشریح: آیت نمبر ۸۱ تا ۸۲

وہاں سے تو وہ اطاعت کا دم بھرتے ہیں۔ لیکن (اے نبی ﷺ) جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ان میں سے ایک جماعت رات کو جمع ہو کر آپ کی باتوں کے برخلاف مشورے کرتی ہے۔ اللہ ان کی تمام باتوں کی نکتہ کو لکھ رہا ہے۔ آپ انہیں نگرانہ کر دیجئے اور اللہ علیہم بھروسہ رکھتے۔ آپ کا کام ان کے لئے اللہ کافی ہے۔

کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے۔ اگر یہ وحی اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتی تو بہت زیادہ اختلاف پاتے۔

الطاعت القرآن آیت نمبر ۸۱ تا ۸۲

طاعة	اطاعت
يُؤْذُوا	دوٹتے
يَسْتَكُونُ	رات کو جمع ہو کر باتیں کیں
يَقُولُونَ	وہ بات کہتے ہیں
لَقَدْ بَعَثْنَا نَبِيًّا	چھوڑ دو سنت پیروی
وَلَقَدْ بَعَثْنَا نَبِيًّا	وہ غور و فکر میں نہیں کرتے

تشریح: آیت نمبر ۸۱ تا ۸۲

مناجیہ کی جگہاں پہ ہے کتابیں کھلا دیں۔ جب دن میں ضروری محفل میں ہوتے تو جہ بڑے آپ کی اطاعت کا دم بھرتے لیکن رات کے اندر جیسے جس دن کے سردار جمع ہو کر آپ کے خلاف مشورہ کرتے ہو تو پھر یہ سچے رہتے۔ اس بات کا رد ہاں نہ کرتے کہ دن میں تمہیں نے نبی کریم ﷺ سے کیا یاد دہانہ کئے تھے۔ کیا چاہا ہے (اے نبی ﷺ) آپ ان

بقول اپنے دل پر سب سے بڑھ کر پروردگار سے۔ منافقین کو وہ کرے دیکھ جو وہ کرتے ہیں۔ ان کا وہاب کتاب پڑھنے کے لئے لکھا کا ہے۔

یہ منافقین اس بارے میں شک کر رہے ہیں کہ یہ وہی اللہ کی طرف سے آئی ہے۔ فرمایا منافقین قرآن کریم کے معانی میں غور و فکر کرتے تو ان کی نگاہ میں آ جاتا کہ ساٹھ سال سے تیرہ ہجرت تک کی چارویں ہیں وہ ایکس ہیں۔ ان میں مفہوم یا مفہومیت کا کوئی فرق نہیں۔ اس کے انداز ہاں میں کوئی فرق نہیں۔ وہی فصاحت، وہی بلاغت، وہی مطلب کی وہی گہرائی۔ وسعت اور بلندی۔ مگر اس کی تصنیف میں کسی دوسرے کا بھی ہاتھ ہوتا تو مفہوم کلام کا بھی فرق ہوتا اور انداز کلام کا بھی۔ کہیں یہ کچھ اور کہیں یہ کچھ ہوتا۔ نہ مٹنے اور نہ نئے نئے خیالات کی نگہ اور پریشانی ان میں کم ہو کر رہ جاتا۔

اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن صرف حلاوت ہی کے لئے نہیں آیا بلکہ ہر کے لئے بھی آیا ہے۔ اور ہر شخص میں اسے پاس غور و فکر کے لئے علم حاصل ہے یا علم حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس کی گہرائی میں نہر سکے اور معانی و مطالب کے سوتی حاصل کر سکتا ہے۔

وَاذْأَجَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعْوَابُهُ  
وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ  
يَسْتَشِيطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَفُتِنْتُمْ  
الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا  
نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكْفِيَ بَأْسَ الَّذِينَ  
كَفَرُوا ۝ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝

ترجمہ: اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر پہنچتی ہے تو وہ اسے پھیلاتے پھرتے ہیں۔ تاکہ

ان کے لئے ضروری تھا کہ اس خبر کو رسول اللہ تک پہنچانے یا ہر ذمہ داروں تک تاکہ صحیح عمل کی

جہاں بھی کر پتے اور اس میں سے کام کی بات جہاں لیتے۔ (اے مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو چند لوگوں کے سوا تم تو شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔  
اے یہ بھگت! آپ اللہ کی راہ میں قتل کیجئے۔ آپ اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے کے دوسرے وارث ہیں۔ ہاں مومن کو جہاد و قتال پر ابھارتے رہتے۔ قریب ہے کہ اللہ کا فرس کی صحت بہت کر دے گا۔ اور اللہ جگہ میں بھی بہت ذرا اور ہے اور اس نے اپنے میں بھی۔

### لغات القرآن ترجمہ فرمائے

فَذَاغُوا	انہیں نے غمگین کر دیے
يَسْتَبْطِنُونَهُ	وہ اس کی تحقیق کر رہے تھے
لَا تَكْلَفْ	جس میں ذمہ نہ ہو اس پر بوجھ نہ لگائے گا
خَوِضْ	آؤ! نیچے درخت لایے
لَنْ يَكْفَ	یہ کہہ دو کہ ہے
أَفَسَدُ نَاسٍ	انسانی میں بہت خرابی
أَفَسَدُ تَكْلِفًا	مزا ہے میں صحت

### تشریح: آیت نمبر ۶۳ تا ۶۴

بھولی چلی خبریں پھیلائی گئی کی کڑواہی ہے ہر جگہ و جہاد کے دنوں میں دشمن کے ہاتھ میں ملے اور وہیں پھیلائے گا خاص جہاد جہاد ہے۔ وہ اپنے مطلب کے لائق طرح طرح کی جہاد کی خبریں اڑاتا بھی ہے اور اڑاتا بھی ہے۔ منافقین اور کفر و غش مسلمان ان خبروں کو نہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جگہ جگہ پر بھیجے جاتے ہیں۔ جہاد امیران و لاتے ہیں یا جہاد خوف پھیلاتے ہیں۔  
لن آیت میں منافقین کو اور کفر و ایمان والے مسلمانوں کو دین کی گئی ہے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں نہ پھلیں اور بھولی چلی خبروں کے اڑانے کے گناہ میں ملوث نہ ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ عام مسلمانوں کو بھی یاد دہانی ہے کہ ان خبروں کا کوئی تاہم نہ کریں جہاد اور ملتوں کی طرف سے نہ آئی۔ اگر کوئی خبر کہے کسی کو نہ تو دھورائی کریم لکھتے اور ذرا سا کاپ ٹیک پکچوری تا کر دو صحیفہات کر لیں اور جس حد تک ضروری سمجھیں لوگوں کو بتائیں۔

ان بات میں حضور ﷺ رحم سے کہ ارونی بھی ساتھ جائے تو آپ اپنے خوش سے اسے بھی لے سکتے ہیں۔  
 ۱۰۔ کوشش ضرور کر اور اس کے لئے سہارا تو جہاد و اٹال کی رو سے ضروری ہے۔ جو آپ کی دعا سے پہنچتی ہے۔  
 ۱۱۔ چاہے وہ کسے سے بددعا کی جھڑپ یا دُعا کی دُعا ہو، لیکن وہ اس کے لئے کوشش و جدوجہد سے  
 کا حصہ نہیں ہے۔ اس کا تعلق ہے دُعا کی جھڑپ سے۔ جس کا مقصد ہے کہ اللہ کے لئے کوشش کرے۔  
 ۱۲۔ اوستہ کو کہہ

### مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً

حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَرًّا سَيَكُنْ سَيِّئًا يَكُنْ  
 لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۖ وَرَدَّ حَيْثُمَا  
 يَشَاءُ فَيُحْيِي وَيَمِيتُ وَيُخَسِّنُ وَيُخَسِّمُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۸۶ تا ۸۹

جو شخص کسی شخص کے لئے دُعا کرے وہ اس کے لئے نیک یا بد دُعا کرے گا۔  
 جو شخص دُعا کرے وہ اس کے لئے نیک یا بد دُعا کرے گا۔ جو شخص دُعا کرے وہ اس کے لئے نیک یا بد دُعا کرے گا۔  
 جو شخص دُعا کرے وہ اس کے لئے نیک یا بد دُعا کرے گا۔ جو شخص دُعا کرے وہ اس کے لئے نیک یا بد دُعا کرے گا۔

لغات القرآن آیت نمبر ۸۶ تا ۸۹

یُحْيِي	میرا کرتا ہے
يُخَسِّنُ	میرا کرتا ہے
يُخَسِّمُ	میرا کرتا ہے
يُخَسِّنُ	میرا کرتا ہے



جُفْل	ص
ثَبِثْ	ثَبَات
خَبْرُ	خبریں دیکھنے کی صلاحیت
خَو	تم، ماوراء مقام کرو

### تشریح آیت نمبر ۹۶:۹۵

یہاں شکایت کے کم از کم دو معنی ہیں۔ دونوں تلفظ و ترتیب۔ دوسرے حکام بالانک کسی کی سفارش کرتے۔ ایک معنی اور بھی ہوتے ہیں کسی بے قصور کی روایت کرتے۔

اب یہ اپنی اپنی قومیں ہے کوئی اسلام کی تبلیغ کرتا ہے کوئی کفر کی۔ کوئی لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کی کوشش کرتا ہے تو کوئی راہِ شیطانی پر لانے کی۔ دوسرا کو جزوئے ملکی۔ ایک کو مذہب کی دوسرے کو مذہب کی۔

سفارش کے یہ معنی بھی ہیں جو صاحبِ علم و اختیار کے پاس کسی کے خلاف یا کسی کے حق میں دیکھ، بیان اور فہم یا اپنی دوستی اور تعلقات کے اثر کا استعمال کرتا۔ بشرطیکہ جائز کام کے لئے ہو۔

کسی کو ناجائز حق دلانے کے لئے نہیں یا کسی کا جائز حق مارنے کے لئے نہیں۔ مگر یہ کسی ایسے شخص کی بات کو رد یا بھگانے کے لئے ہو جو غلطی یا بات دیکھا نہیں سکا تو اللہ کے دہرائے گا تو جب بہت زیادہ ہو۔ اس سفارش میں دیکھا بھی محال ہے۔

مگر یہ سفارش کسی کا جائز حق مارنے کے لئے ہے یا ناجائز حق دلانے کے لئے ہے۔ اگر اس سفارش کے پیچھے حق و صداقت نہ ہو بلکہ دنیا کی فحش یا دھشت یا قریب و دور کی یا قوم پرستی ہو۔ یا محض جذبہٴ دینی یا جذبہٴ عشق یا حق اس کا مذہب ہو کر رہے گا۔

آیت ۹۵ سے ظاہر ہے کہ سفارش میں تو مذہب یا مذہب دہانے کے لئے کامیابی کی شرط نہیں۔ محض سفارش کر دینا کافی ہے۔ دینی جملے یا نہ دینی۔ سفارش میں ہی کریمہ جملہ کی حدیث میں بھی بات دیکھا جائے ہے۔ صحیح سفارش بھی یا غلط سفارش بھی۔ اللہ کے ہاں۔ پتے چنے جسے کے ساتھ سامنے آ جائے گی۔

آیت ۹۶ میں بتایا گیا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں ہیں تو انہیں کسی طرح مسامحہ کرنا چاہئے۔ نہ صرف یہ مذہب و نیز کا ایک طریقہ ہے بلکہ تعلقاتِ مائتہ کا بہتر نیز طریقہ بھی ہے۔ یہ مسامحہ کی دعا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اس سے انہی بلکہ دشمن سے بھی۔ ماضیہ یا ماضیہ ہے۔ اور مسلمانوں میں دیکھی تعلقات، راز و رکھ سے اور محبت والے ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلام کی خاص

بکھول ہے۔ ہم یہ کہ صرف تم مسامحہ کرنے میں مبتلا نہ ہو بلکہ اگر کوئی محبت اور عزت سے تمہیں سلام کرے تو بجز طریقہ سے

جواب دو۔ یعنی یہ اسلام علیکم کا جواب علیکم السلام اور مستند لغت و کتب کا مدہود چاہئے۔ سلام کا لغوی جواب دینا یہ مطلب بھی دیکھتا ہے کہ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں اور تمہاری بیعتوں کا خواستہ نہیں ہوں۔ یہاں بھی لغوی جواب بھی۔ "تخصیرت چھٹکے اور اشارہ ہے کہ اسے معمولی قسم کا کلمہ میں سلام کرنے کے طریقے کو چھوڑ دو۔"

مسلم کا جواب: بحرِ حریق پر پہنچنے کے لئے صرف اللہ تعالیٰ نہیں بلکہ ایمان اور اچھے عملات ہونا چاہئے اگر ایک شخص نہ چلا کر پہنچے یہ وہ عظیم اسلام اور ملتِ مقدسہ کی بات کہتا ہے لیکن علماء دوسرے کو تو یہ کہتا ہے کہ یہ تو اس کو مسخر جواب تھا کہ چاہئے کہ اسلام کا بحرِ حریق جواب اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے وہ اللہ سے ہی نہیں ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَصْعَكُكُمْ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ لَازِبٌ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا

آب و هوا

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ انہیں قیامت کے دن ان میں ضرور جمع کرے گا جس کے ہوسے میں شک نہیں ہے اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کی بات گھٹا ہو سکتی ہے۔

الحات القرآن اے میرے

لِيَجْمَعَ بَيْنَكُمْ

ایسے وہ مرد نہیں بنتے کہ

اصْطَقَ      فَرِيْدِ اسْمَا

زنگنه

حقیقت

۱۸

تقریباً ۱۶۰۰

کافروں اور منافقوں کو اس بات میں سراسر شک ہے کہ کیا مسلمانوں کی باتیں۔ انہیں اس بات پر بھی شک تھا کہ یہ کیسے ہو گا کہ تمام مسلمانوں کو فتح کر کے کھان سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر نہیں جنت یا جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔ اس آیت میں دشمنانِ باطن و باہر کا یہ کہنا کہ کیا تمام کافرانہ عقائد الٰہی یعنی حق ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ بات اس حدیث کی طرف

ہے جس کا قول سب سے اچھا ہے۔ ہر نفس جو مسرت سے اپنے بھائیوں کے سامنے حاضر ہوگا، پھر سے اپنی رگوں  
 نے قہر یک محاسب دینا ہوگا۔ جس دن صرف دین بھوک کا پہلاں امر ہوگا جس کے جسوں نے اللہ کے حکامات پر بغیر کرتے  
 ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طاعت کی ہوگی۔ لیکن وہ لوگ جسوں نے آخر کی خوش نصیبی کی ہوگی وہوں ال کے لئے ہوا ہی  
 امر سے انک ہوگا اور پھر وہ اس کا کوئی بھی عداوت نہ کریں گے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَزَّهُمْ بِمَا كَسَبُوا  
 أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ  
 فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ وَذُؤْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا  
 فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فُخِذُوا بِهِمْ وَفُتِلُوا هُمْ حَيْثُ  
 لَا تَجِدُ شُوْمَهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ قُلُوبًا وَلَا تُصَيِّرُوا ۝ وَلَا  
 الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ قَبِيلًا أَوْ  
 جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا  
 قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَتَلُوكُمْ  
 فَإِنْ ائْتَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقَوَا إِلَيْكُمْ السَّلَامُ  
 لَمَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۹۰ تا ۹۸

(اے مسلمان!) تمہیں کیا دکھ ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہارے اندر دو جہ نہیں ہو  
 سکتی ہیں حالانکہ اللہ نے اس کو ان کے اعمال کے سبب اس کو ایسا ہی کیا تھا جو جتنے ہو کر تمہیں کو ہر

ہے، اور جس کو اللہ نے راہ سے ہٹا دیا ہے، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے تو اسے راہ ہدایت پر نہیں آسکتے۔ یہ ادھوک ہیں جو چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ جس طرح وہ کافر ہیں، تاکہ تم دونوں کا درجہ برابر ہو جائے۔ لہذا ان میں سے کسی کو روکنا نہ چاہئے۔ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔

اور اگر وہ ہجرت کی سہلی راہ سے نہ بکھیریں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤں کو گل کر دو اور ہرگز ان میں سے کسی کو پاؤں راست یا دنگار نہ بنانا۔ مگر یہ حکم ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو کسی ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ جس سے تمہارا رشتہ لامعاہد ہو۔ یا جو تمہارے پاس لڑائی سے بدلہ طلب ہو کر آئے ہوں کہ وہ نہ تم سے ٹرنا چاہتے ہیں اور نہ اپنی قوم سے۔ یہ جان لو کہ اللہ ان کی قوم کو تم پر زور دے دیتا تو وہ ضرور تم سے لاتے۔ آپؐ کیسے لوگ (لڑائی میں غلبہ کی طاقت نہ پا کر) مجبوراً تم سے لڑائی نہ کریں بلکہ تم سے صلح کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے ان پر تمہیں ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۰۲۸

فَالْكُفْرُ	تھیں نہ ہو گئے
فَيَتَّبِعِي	دو جہاتیں
أَرْكَسَ	امٹا
يَصْلُونَ	دلتے ہیں
خَصُوفٌ	دنگ گئی، رک گئی
أَشْرَبُوا	دو طرفہ ہو گئے
الْمُسْلِمِ	مسلم

### تشریح آیت نمبر ۱۰۲۸

میں نے ان میں، رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرماں ان زمانے میں ہر مسلمان کو حکم تھا کہ ہر مسلمان جس کیس بھی ہے بشرط طاقت نہ نہ اس طرف ہجرت کر جائے۔ اور نہ اس کا شمار منافقین میں ہوگا۔ ان میں ایک طبقہ تو وہ تھا جو جانے کے لئے مانا اور



تو ہیں۔ لیکن جیسے ہی کوئی شرارت کا موقع پائیں گے تو وہ باز نہیں رہیں گے۔ پھر اگر وہ تم سے فساد کریں اور مسلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ دوں گے تو ساکھیاں پاؤ پکڑا دو گلی گرا دو اور ان کے خلاف (ان آئندہ امت کی) ہماری طرف سے کئی جہازت ہے۔

لغات القرآن جمع خبریہ

اخبرین	خبر دے
يَاْمُؤْمِنُكُمْ	تم سے امن شر ہیں
لَمْ يَغْتَبِرُوا	انگ نہ ہوں
سُلْطَانٌ مُّبِينٌ	کھلا اختیار ہے

آیت نمبر ۹۱

مذاہبین کی غمی قسموں کا بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ چوتھی قسم کی نشان دہی فرما رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مفاد کی خاطر اس ہاتھ میں لیکن مسلمانوں کے خلاف شرارت اور فتنہ کا کوئی موقع انھوں سے چاہتے ہیں۔ یہ سب کرمی اور کرتے ہیں اور کلمہ تک بھی جیسا موقع ہو۔ اگر یہ لوگ اور امت پر نشانیں اور مسلح نہ کریں تو پھر مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ اس لئے کام کچلے گئے جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں ان کو پکڑ جائے یا قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ ان سے ان کا مسلمان نہ بچتا ہے۔ یہ تو کبھی اس لئے اس کا حکم ماہرہ کفار کی طرف سے ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا  
خَطَاً فَقَتِيرٌ رُكْبَةً مُؤْمِنَةً وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا  
فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَتِيرٌ رُكْبَةً مُؤْمِنَةً وَإِنْ  
كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ قَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَ

تَحْزِينُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ قَرِيبًا مِنْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ  
تُوبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٥٠﴾ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدًّا  
فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ  
عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٥١﴾

ترجمہ: آیت نمبر 49-51

کسی مومن کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کسی مومن کو قتل کر دے۔ سوائے اس کے کہ وہ غلطی سے قتل کر دے اور جو شخص غلطی سے کسی مومن کو قتل کر دے تو اس کا کفارہ ایک مومن کی گردن آڑ کرنا ہے۔ اور شہرہ کی گردن کو نہ کر وہ خون بہا صاف نہ کریں تو خون بھرا کر دینا ہے۔ لیکن اگر قتل کا تعلق کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہاری دشمنی ہو اور وہ مومن ہے تو ایک مومن غلام کو آڑ کر اس کا کفارہ ہے۔ اگر مقتول کا تعلق کسی ایسی کافر قوم سے تھا جس سے تمہارا دوستی کا معاملہ ہو تو اس کے رونا کو خون بھرا دینا جائے گا اور (اس کے علاوہ) ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ مگر جو ایسا غلام نہ پائے تو اسے بیکار بنا کر دینے تک روزے رکھنا ہوں گے۔ یہ اس کے لئے اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور وہ اللہ علم والا بھی ہے اور رحمت والا بھی۔ اور جو شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتا رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب ہے اور حسد ہے۔ اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار ہے۔

تفاسات القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۲۶

عقوبة	غلطی
تَحْزِينُ	آڑ کرنا
وَقَبْلَهُ	نہایت
دِينَهُ	خون بہا خون کے بدلے میں ضرر شدہ معاملہ
عُذْبُهُ	پہرہ کی جاسٹ

ان یُضَلُّوا  
مُتَبِعِی  
مُعَمَّد

٢٤-٣٠: آیت نمبر ۲۴ تا ۳۰

اسلام اور دین ہے جس پر مقرر ہوئی تو میں نے اس کو نہ طریق سے پائے گئے ہیں۔

ان دو آیات میں قتل کی مراد سے بحث ہے۔ احادیث نے سب کو ایک ہی لائق سے نہیں بانٹا ہے۔ بلکہ قتل قتل میں اور قتل کی مراد مراد میں فرق کیا ہے۔ قتل کی دوسری قسمیں ہیں۔ قتل عمد یعنی قتل؛ قصود۔ دوسرے قتل باغلاطہ یعنی قتل ناقصہ۔ اور مقتول نہ بھی چاہے۔ قسمیں ہیں۔ مومن اور کافر یا کافر ہو یا مسلم (مشرک و کافر) کا قتل کرنا کافر ہے۔

(۱) انہی مومن کا قافلہ جس میں ایک سرخاتو نہاں ہے اور ایک اندولی، دیہیوی سرخاتصال ہے جس کا ذکر ہماری گذر چکا ہے اور انہی میں یہاں سورہہ صافیہ مذکور ہے کہ اسی کے لئے بیش بیش کی انجمن ہے۔ خود کو جاگ سزا دینی ہو۔

(۲) کسی مومن کو قتل کرنا ایک گناہ اور ایک مومن غلام "راؤ کرنا ہے۔" پھر اگر یہ مقتول دارالاسلام کا کشمیری ہے تو اس کے رونا دکھنا جس کی طرف سے خون بہا ہوگی اسے گناہ ہے اور اگر یہ موزوں رکھتا تو خود قاتل پر ہے جبکہ خون بہا قاتل کے اہل عصرت پر ہے جن کو شریعت کی اصطلاح میں "عائقہ" کہتے ہیں اور اگر مقتول دارالغریب کا کشمیری ہے تو صرف غلامی کا گناہ ہے نہ خون بہا اور جب تک کہ مقتول اگر مقتول کا تعلق کسی ایک کافر قوم سے تھا جس سے مسلمانوں کا صوبہ دار امن و صلح دوستی کا یعنی نبی یا مصلح امت میں ہوتا ہے کہ وہ ان خون بہا کرنا جو بطور میراث تقسیم ہوگا۔ خون بہا صواب کرنے کی اجازت اور اس کو سزا دینے کی اجازت

فائل اگر موزن علامت نہ پائے یہ حربہ سنی طاقت ور کے فوکلے ٹارڈ اور دور سے رکھے ٹرور سے میں چاہی ان غیر اکی  
بہت سے مسلسل باقی ہے اور تو ازم دور سے رکھے چینی مگر البتہ جس کی وجہ سے اگر عورت کا ٹارڈ اور ان کے سکے تو دور عورت کی بہت  
معاہ سے بعد میں ملتی ہوئی کرے

کتنی آیات میں محمدؐ کی طرف سے جو کچھ اس کا خطاب قرآن کی دوسری آیات اور احادیث میں ملتا ہے۔

تقریباً ۱۱۰ ہزار ٹن کیلکولیٹ ہو رہا ہے۔

(۳) ان کا شمار اس صہبت کا حکم ہو، مگر یہ کہ اس لفظ سے، ان کے غرض مسلمان سے قصاص ہو۔

(۴) بی کمال فطرت اور عکس و مری صورت میں گر، چکا ہے۔



- (۵) صلح یا ستان کا قتل ہو جس کا حکم ہی صحت کی حد تک ۹۰ فی صدی کے لئے ہے اس کا قتل جائز نہیں ہے۔  
 (۶) صلح یا ستان کا قتل خطا اس کا حکم ہی صحت کی حد تک ۹۰ فی صدی کے لئے ہے۔  
 (۷) حرلی کا قتل ہو جس کی شہریت سے اس کا حکم واضح ہے کہ جو میں اس کو خدا کی قتل کیا ہے۔  
 (۸) حرلی کا قتل خطا جب قتل کرنے کا حکم ہے تو خطا ہو بطریق عدلی جائز ہے۔  
 اس کی تکمیل اپنے حکم پر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حُرِّبْتُمْ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ  
 فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ  
 عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَالِمٌ كَثِيرَةٌ ۖ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ  
 قَبْلُ فَمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

ترجمہ آیت نمبر ۷۰

اے ایمان والو! جب تم کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہو تو تمہیں کے ساتھ ہو کر رہو جو  
 محض تمہیں سلام کرے اسے بغیر تحقیق غیر مسلم قرار نہ دے اور اسے ایسا ہی دیکھ کر فائدہ چاہے  
 ہو تو اللہ کے پاس بہت مال غنیمت ہیں اس سے پہلے تم ہی تو اسی حالت میں تھے۔ پھر اللہ نے تم  
 پر اسلاف کیا۔ ضروری ہے کہ پہلے تحقیق سے کام لیا کرو۔ بے شک اللہ تمہارے ہر عمل کی خبر رکھتا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۷۰

حُرِّبْتُمْ	تم پر
تَبَيَّنُوا	تحقیق کرو
أَلْفَىٰ	دیکھا
عَرَضَ	مدت
مَغَالِمٌ	مال غنیمت

تشریح: آیت نمبر ۹۳

چنگیز خاں کو کراٹھ نے سرحد میں دکھائیے لوگوں کو قتل کر دیا تھا جو اسلام علیکم کہہ کر سامنے آئے تھے یہی شہید کیا ہوا  
نے بنا جان چکے تھے لئے اسلام علیکم کہہ بھا اور پچھتے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اس موقع پر یہاں بیت ہمارے اولاد  
اسلام علیکم بلکہ طبرستان سے والا سچا مسلم بھی ہو سکتا ہے اور جو مسلم بھی۔

مسئلہ کہ اب اسلام علیکم بھی کہہ دے اور وضو نہ پاہنی بھی کرتا تھا اور ملی جماعت سے چار ملی اقلیتوں کو قتل کر دیا  
جوت کا بھوتا ہوئی کر کے کی جہ سے تمام صحابہ کرام کے نزدیک فائز تھا اور صحابہ کرام نے وضو کر کے اور قتل لگائی ہو کر اس کی  
تمام جماعت کے خلاف جہاد کیا ہے اس نے یہ حکم ہے کہ جو شخص زبانی مسلمان قرار کرتا ہے مگر دل پر محتاج ہے اور مسلمانوں کا عقیدہ  
لپٹا ہے اسے مسلمان ہی سمجھا جائے یہاں تک کہ وہ اپنے کسی عمل یا حرکت یا ختم ہوتے کا انکار کرے کہ نہ ثابت نہ ہو جائے چنانچہ  
تھمرا دیا ہے کہ پہلے یقین کر لو جس لوگوں نے ظاہری میں اور جلد بازی میں کسی کو مسلمان کو قتل کر دیا ہوا ان کے خلاف جہاد نہیں  
آئی۔ لیکن یہ صحیح طریقہ نہیں ہے۔

کہا گیا ہے کہ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ تم پہلے اسلام پہنچنے سے حساب کرنا اس کے ذریعے کوئی شخص پہلے اسلام پہنچا  
ہوئے ہے مگر مسلمانوں کی جماعت کہہ کہ کثافت پکڑا ہے اور اپنا اسلام ظاہر کر دے تو شخص اس شہید کہہ دیا جائے چنانچہ  
لئے اپنے آپ کو مسلمان تار پانچا سے ملا یقین نہ سچ نہیں کرنا چاہیے۔

لَا تَسْتَوِي الْقُعُودُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ أُولِي الْعُرَى وَالْمُجَاهِدُونَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ قَضَلَهُ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ  
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقُعُودِينَ دَرَجَةً دُونَ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ  
الْحَسَنَىٰ وَفَضَلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقُعُودِينَ أَجْرًا عَظِيمًا  
دَرَجَتٍ مِنْهُ وَمُلْكًا وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

ترجمہ: آیت نمبر ۹۴-۹۵

واللہ اعلم جو جہاد کے موقع پر غزوہ ثمری کے بغیر مکہ میں بیٹھ رہ جائیں ہرگز ان کے برابر

نہیں ہو سکتے جو اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کا مقام مگر میں پیشہ وہ جانے والوں کے مقابلے میں بدو جہاد عادی ہے۔ اگرچہ (جہاد غیر کاہنہ) دونوں سے اللہ نے ایک اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ لیکن اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مگر میں پیشہ وہ جانے والوں کے مقابلے میں جہاد کا اجر عظیم کا یقین دلا دیا ہے۔ ان کے لئے جہاد ہے جس اور اللہ بہت مغفرت کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

آیات القرآن آیت نمبر ۱۶۴

لَا يَسْتَوِي

برابر نہیں ہے

الْفَاعِلُونَ

پیشہ کرنے والے

ظُهُورُ أُولِي الْأَرْبَابِ

غیر حاضر

آیت نمبر ۹۹: ۹۹

حالات حال پر منحصر ہے۔ کبھی جہاد میں تمام مسلمانوں کی طلب ہوتی ہے جو لانے کے قابل ہیں۔ اس وقت جہاد الخیر عام اور فرض نہیں ہے۔ کبھی ارادہ اللہ و طلب نہیں ہوتی۔ اس وقت جہاد فرض کلی ہے۔ یہ آیت فرض کلیہ سے متعلق ہے۔ دینی حالت میں سب لوگوں کا لانا ضروری نہیں۔ مگر بہ لوگ جہاد راہت و راحت و تسکین کی تعلیم دہندہ دینی صنعت و حرفت میں لگے رہ جائیں تو ان کے لئے بھی جنگ جہاد واجب ہے۔ لیکن یہ بات ایک ایسی وہ بار و زور دے کر کہی گئی ہے کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جہاد میں جہاد غیر کاہنہ کے مقابلے میں جہاد کاہنہ کے لئے جہاد کر دیا ہے۔ لیکن اللہ کی راہ میں جان و کھنڈ و مال و جان کا جہاد ضروری نہیں ہے۔

ان آیات میں ان مگر میں پیشہ جانے والوں کا ذکر نہیں ہے جو فرض عین کے موقع پر جہاد سے جی چاہے اور ضروری کے بغیر مگر میں جہاد نہیں ہے۔ یہی حال اگر کبھی نہیں ہے جنہیں جہاد کا حکم دے دیا گیا ہو لیکن وہ حاضر نہ ہوں۔ بلکہ یہ بتاتا ہے کہ اللہ نے دونوں کے درجہ میں بہت فرق رکھا ہے۔ اللہ اگر جواب کے پنے درجہ کے مطابق دونوں مستحق ہیں جہاد ایک ایسی کوئی ہے جو مسلمانوں کو ملے کہ کھد جاتی ہے جس طرح نماز ایک ایسی کوئی ہے جو مسلمانوں کو ملے کہ جاتی ہے۔

رَبِّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتَهُمُ الْعَالَمِينَ طَائِفَتَيْنِ  
 أَنْفُسُهُمْ قَالُوا لَوْ بَعَثَ كُنْتُمْ قَالُوا لَوْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ  
 فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا  
 فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٥٠﴾  
 إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ  
 لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٥١﴾  
 فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُو عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ  
 عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٥٢﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ  
 فِي الْأَرْضِ مُرْعًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يُخْرَجْ  
 مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ  
 الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ  
 غَفُورًا رَحِيمًا

ترجمہ: آیت نمبر ۴۹-۵۲

جہنم میں ان لوگوں کی رو میں قبض کرنے ہیں جو (بارگ جہنم ہو کر) اپنے نفس پر ظم کر  
 رہے تھے تو پوچھتے ہیں تم کہاں کیوں تھے وہ کہتے ہیں کہ یہاں ہم ہے کہاں اور کزرتے فرشتے  
 کہتے ہیں کہ اللہ کی زمین اتنی بڑی تھی کہ تم کہیں جہنم کر کے چلے جاتے (پھر ان کے پاس ولی  
 جواب نہ ہوا) تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی خلیف کا ٹھکانہ ہے  
 جہنم ہے اس اور کزرتے اور نہ جہنم اور نہ ہے جس کو کوئی بھی نہ جہنم کی کس کر سکتے اور نہ

انہیں راستہ معلوم ہے۔ توقع ہے کہ انہیں صوف کر دیا جائے گا۔ اور تھکے صوف کرنے والا اور مقہورت کرنے والا ہے۔

جولاء لڑکی وہاں ہجرت کریں گے انہیں روئے زمین پر شادی ملے گی اور رزق میں برکت نصیب ہوگی اور جو لوگ اللہ اور سولی جگہ کی طرف ہجرت گئے تھے سحرے نکلے۔ پھر راستے کی میں وفات پا گئے تو ان کا اجر اللہ کے ذمہ جب ہو گیا اور اللہ مغلطرت کرے والا بھی ہے اور رحمت کرنے والا بھی۔

### لغات لقرآن آیت نمبر ۲۹-۳۰

قیم	قیمت کہیں تھے اس میں سرے
واسعة	اسج
نہا جزا	تم ہجرت نہ آئے
حيلة	ہاتھ
معرفة	شناخت
وقع	پا گیا

### تشریح: آیت نمبر ۲۹-۳۰

اں لوگوں میں جس ملک حکومت اور حکومت کا فرمانہ مسلط ہو گا۔ بتا دیا ہے۔ میں گئے خدا اور اس کی سچ پروردگار اور شریف ہیں۔ انہیں انجانی مشیر کی کامیابی ہو گا۔ اں لاول چاہتا ہے اسلام کے راستے پر ہے کو گروہ کفر کے راستے پر چلے پانچوں ہیں یہ سب سے پہلے ہیں۔ انہیں ہونا اور کلمات سے صحت کو فخر ہے ان سے جہاں وہ رہیں گے۔ قرآن و صحت کے مطابق ایک صورت میں ہجرت فرمیں ہے۔ جو صحابہ کرم کی امت کی مشین میں ہیں، یہ ہیں انہیں دارم سے کہ وہاں کر کے ایک حد پہنچے جہاں وہ غراریں۔ انجانی دونوں طرف سوا و غری گزاریں۔ غی جگہ اسلام کو اور سلطنت سے کی اور اللہ کی حالت کو اسلام سے گا۔

کاروان کے قہر ہے کی اجازت صرف یہ طریق کے مسلمانوں کو تے۔ ایک وہ جو تہج و تنظیم و جہاد کی ضرورت ہیں۔ ان کا مقصد اللہ کے فضل و کرم سے دوسرے دو مستحقین ۱۱۱۱ چاروں عیبر مرد اور عورت کو رہنے میں جو کھل جائے گی طاقت۔ کہتے ہوں پانچوں راستہ معلوم ہو۔

ہجرت نفس دانی فائدہ اور تلاش معاش کے لئے نہیں ہے۔ وہی ہجرت اسلامی ہے جس کی سر کی غرض و غایت اللہ کے

دین کو سربلند کرے۔ نئی جگہ بھی کرکاش کرکاش مٹی اٹھاتا ہے لیکن اسکی قصور نہیں۔ چنانچہ اسکی حرکت کرے والے پر لازم ہے کہ برپا ہو کر چھوڑ دے۔ چھوٹی جگہوں کو اختیار کرے اور کچی، ٹھیکہ، جہاں میں جن میں سٹک جائے۔ انہوں کو دھو دے کہ بہا کر دے نئی جگہ نکال دے لیکن یہ سٹک، اور رقی سٹک۔

جو شخص ہجرت کرنا چاہے کہ گھر سے نکال دے اور اس کی جگہ میں رہ گیا وہ بھی بہا کرے اور اس کا اجر تو مسکن کے ۱۲ اوت دیا ہے۔ اس کے پاس اس کی حرمت محفوظ ہوگی۔ اللہ کے پاس ہے، یہاں تکش بھی ہے اور نکاش بھی۔

وَإِذَا أَصْرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ  
جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ  
الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَّا أَنْ الْكُفْرَيْنَ كَانُوا لَكُمْ عِدُوًّا مُبِينًا ⑤  
وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ  
مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا  
مِنْ وَرَائِكُمْ وَلِتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا  
مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بِأَحْذَرِهِمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ  
كَفَرُوا لَا يَتَعَقِلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ  
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ  
أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَ  
خُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ⑥  
وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا  
وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ⑦ إِنَّ

الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ وَلَا تَهِنُوا  
فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۚ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَلَا تَهِنُوا لِنُحُوتِ  
كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ  
عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۴

جب تم باہر سرحدی علاقہ قدم پر پہنچو گناہ نہیں اگر اپنی نماز کو قطع کر دو بشرطیکہ تمہیں اس کا اندیشہ ہو  
کہ کھد تمہیں مٹائیں گے بلاشبہ کما تمہارے کہے ہوئے دشمن ہیں۔ اور اے نبی ﷺ! جب آپ  
مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں۔ اور آپ نماز قائم کریں تو تمہارا منہ بال کر مقتدیوں کی ایک  
جماعت آپ کے پیچھے کھڑی ہو جائے۔ جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور ان کی جگہ  
دوسری جماعت لے لے جس نے ابھی نماز میں شرکت نہیں کی ہے۔ وہ نماز میں آپ کے پیچھے  
کھڑی ہو جائے۔ پھر آپ کے لئے ہوشیار رہو اور اسطرح بد رو۔ کھار یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے سامان  
اور ہتھیاروں سے بے خبر ہو جاؤ کہ بچا تک تم پر نوٹ پڑیں۔ اور تمہارے لئے کوئی گناہ نہیں ہے  
اگر ہارس سے تمہیں تکلیف ہو یا تمہیں پیاری ہو ذرا اپنے ہتھیاروں کو اتار کر رکھ لو۔ مگر اپنے ہتھیاروں  
ہوشیار رہو۔ کوئی شک نہیں کہ تم نے کافروں کے لئے رسوائی کا خطاب دیا تھا کہ ہے۔

جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے خوب یاد کرو۔ مگر جب خوف چاتا  
رہے تو چوری کرنا ادا کرو۔ یہ ایک نماز مسلمانوں پر اپنے مقررہ اوقات میں فرض ہے۔ درحقیقت  
قوم کا دلچسپ کرنے میں کڑوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم تھکے رہے تو کم سامان ہو تو وہ بھی جتنے حال میں  
تھکی ہیں۔ تم تو خیر سے اختیارات الہی کی امیدیں رکھتے ہو۔ نہیں تو وہ بھی حاصل نہیں۔ اور اللہ ہی  
تمام علم بھی رکھتا ہے اور تمام حکمت بھی۔





إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ  
 بِهِتِ النَّاسَ بِمَا آتَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنِ لِلْخَائِبِينَ خَصِيمًا ۝  
 وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَلَا تَجَادِلْ  
 عَنِ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن  
 كَانَ خَوَافًا أَزِيمًا ۝ يَسْتَعْجِلُونَ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ  
 يَسْتَعْجِلُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُمْ مَعَهُمْ لَا يَسْتَعْجِلُونَ مَا لَا يَرْضَى  
 مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝ مَا نَنْفَعُ  
 هَؤُلَاءِ جَادَلْتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَمَن يُجَادِلِ  
 اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَم مَن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝  
 وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ  
 اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَن يَلْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَلْسِبْهُ عَلَى  
 نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَلْسِبْ خَوَافَةً  
 أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرُدُّهُ رَبًّا فَقَدْ أَخْتَمَلَ بِهِتًا نَّارًا وَإِنَّمَا أَهْلُهَا

ترجمہ آیت نمبر ۱۲۳ تا ۱۳۰

(۱) یعنی عتق (۲) ہم نے آپ پر یہ کتاب جرنی کی ہے جن کو ے تاکہ اللہ کے سامنے

جوئے انصاف کے (صوبوں) مانگو آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر لیں اور آپ کی بات کرنے والوں کے طرف واپس رہیں۔ (قدم قدم پر) اللہ کی (دوسری اور) معجزات دیکھتے رہیں۔

بے شک اللہ ہی ہے جو قوم و قوم کو اپنے لئے دیکھتا ہے اور ان لوگوں کی وکالت نہ کیجئے جو اپنے آپ سے چوری یعنی خدائت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حیات بھر اور سارا کار کفر محبوب ہیں و خدا ایسے لوگوں کو اپنی طرف نہیں لے لے گا جو چھپتے پھرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے۔ وہ تو اس وقت بھی اس کے درمیان ہوتا ہے جب وہ اس کو چھپ کر اس کاموں کے کرے کا مشورہ کرتے ہیں جن سے اللہ راضی نہیں ہے۔ جو چھپ کر رہتے کرتے ہیں اس پر اللہ غافل ہے ہوتا ہے

انہیں تم لوگ دیکھو کہ ان کی زندگی میں اپنے لوگوں کی طرف کی تکتی رہتے ہو مگر قیامت کے دن ان کی طرف سے کیا جھگڑا کرے گا اور ان کو وکالت کرے گا۔ اگر کسی سے ملنا دوسرا ہو گیا تو یہ اس سے اپنی جان پر ظلم کیا ہو۔ پھر اللہ سے ڈر کر لے۔ واللہ کو معذور اور مت عطا کرے گا والا پائے گا اور جو شخص کو اللہ وکالت ہے تو اس کی یہ کافی رہی کے لئے وہاں جاسے اور اللہ کا سب سے بڑا ظلم کیا ہے اور اس کی وکالت دیا بھی۔ پھر جس سے چھوٹا یا بڑا امتیاز کیا اور اس کا احترام کیا ہے مگر وہ چھپ دیا تو اس سے اپنے سر پر زبردست عجز و ترائی اور سنا دکھائی کا جو بھی نہیں ہے۔

### لغات القرآن تیسرا نمبر ۱۲۳۱۵

لَتَعْلَمَنَّ ۱۔ کہو پسند کرے

عَاقِبَتِیْنَ ۲۔ قیامت کرے لے چھوڑا

حَصِیْمٌ ۳۔ چھڑاؤ والی

لَا تُجَادِلْ ۴۔ چھڑاؤ نہ کر

بِخُذْ بُولَ ۵۔ دیکھ کر رہتے ہیں

عَوَاثٍ ۶۔ بہت سے احیات کرے (۱۶)

يَسْتَعِينُ

البتہ وہ فرماتے ہیں

یوم

روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ:

شماره ۱۰۵ - شماره ۱۲۳

حضورِ نبوی کریم ﷺ کے سامنے ایک مقدس پیشوا جس میں اعلیٰ بھرمہ ایک ذمہ دار مسلمان بشر ہائی تھا۔ اس نے نور اس کے عقیدہ اور اس سے صحبت حاصل کرنا شروع کر دیا۔ یہودی بھرمہ نظر آئے گا کہ اس کے قبیلہ کے غلبہ کو ختم کرنے کے لئے اس نے کوشش کی۔ یہودی بھرمہ نے کہا کہ میں نے یہودی بھرمہ کو دیکھا ہے۔ یہودی بھرمہ نے کہا کہ میں نے یہودی بھرمہ کو دیکھا ہے۔ یہودی بھرمہ نے کہا کہ میں نے یہودی بھرمہ کو دیکھا ہے۔

واعانت کی صورت لکھا لیکن اگر تو یہ تھا حضور مجھے سنا کہ جو کلمہ کے حق میں اور یہودی کے خلاف لکھا ہے اپنے  
 یسوعی کے علوم میں اس کا جھکا ہوا ہے کہ اسے اسے قرآنی ہے، اس حقیقت واضح کر دی۔ یہودی نے کہا کہ حضرت رفاہ  
 کو جس کا نام یسوعی تھا وہ اس کا واسطہ تھا۔ (انجیل و احیاء کے مطابق) جو کہ حضرت یسوعی کے علوم کے پاس ایک چاند  
 اور سترہ ہونگے۔ اس میں سے ایک تہی قرآنی کی اور بکری کی دیوار کے گرنے سے ہلاک ہو گیا۔

فاسی اپنی چھب میں کی حرکت صرف ظاہری دیکھنا مقصد پر مصلحت چاہے مگر صورتِ مختلفہ نہ ہوگی تو اس کی موجودگی میں مصلحت نہ رہے تو کوئی اثر اس پر خالق نہیں چونکہ آپ کی تھیں لئے دلی الٰہی سے آ کر آپ کی حفاظت کریں۔ اور لایا کہ آپ پر یہ کتاب نازل ہوئی ہے جو حق کی دعا ہے تاکہ آپ بھی فیصلہ فرمائیں۔ اسی آپ تمام مہم پر اللہ سے دعا کریں۔ بھرم کا کھانا کھائے کہ تم نے کسی کا دل بند نہیں چرایا۔ پہلے تم نے اپنے نفس سے خیانت کی۔ یہی تم کو تھکا کرے ہے چہتے تھکا کا نارادر اس میں آئے۔ یہ سب کتب اس میں بھی بنے ہیں تو یہ کوئی اور راہ سے مولیٰ یا کوئی اور راہ سے خلاف کرے دلائی دے۔

جزا اپنی جگہ ہے لیکن اپنے جرم پہ فرام کسی نے گناہ کے سر چپکا دیئے یہ گناہ اور گناہ سے نبھتا ہوا فی سے فرام سے گناہ اور گناہ کا جو بی بیہوش رہا۔

جن لوگوں نے مجرم بنے ہوئے اس کی حمایت اور دامت کی فحشی، اس کی طرف سے پیچھے چلائے۔ اور شرابی، بخیرا کر کے  
 گھر سے انہیں پھیر لی گئی کہ قہرمت کے دل میں اس کی طرف سے لڑے گا۔ مجرم کی حمایت اور دامت گئے۔ مجرم جرم جنوں  
 طرف داری کیوں کرتے ہو جب کہ انہیں پیشہ ورانہ کار کا بھی طرح جانتا ہے۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ  
أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوكَ مِنْ  
شَيْءٍ ۚ وَانْزِلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ  
مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱۳

(اے پیغمبر!) اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو ایک جماعت نے آپ کو  
بھٹکانے میں اپنی ہی سرپرستی چھوڑ دی تھی۔ لیکن وہ لوگ اپنے نفس کے واسطے لوہے کو بھٹکانے لگے تھے  
اور وہ آپ کا کچھ نقصان نہیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتاب اور حکمت سے نوازا ہے اور  
اس کے آپ کو وہاں کھلی میرا جنوں آپ سے جانتے تھے۔ اور خدا آپ پر بہت مہربان ہے۔

لغات القرآن ترجمہ

هَمَّتْ	ارادہ کرے
مَابِضْرُوكَ	آپ ﷺ کو دھوکا دے گا۔ دھوکا دینے کے
فَضْلُ اللَّهِ	اللہ کا فضل و کرم

تفسیر: آیت نمبر ۱۱۳

اس آیت کا بھی حسن و عروج ہے، اس بات پر کہ کوئی قرآنی جگہ پر نہ آتا کہ اس آیت کو "مرا دگر بنی  
صل" ہے اور قاضی سے بیجا ہے حق میں ہے اس لیے کہ اس میں سرسری قرآنی مذکور ہے میرا حکم ہے کہ۔ قاضی کا کوئی قصور نہیں۔  
حالانکہ جو قصور ہے اس کے پاس کتاب اور حکمت کی قسم موجود تھی۔ وہ علم جو کسی کے پاس نہ تھا اس کے باوجود آپ ﷺ کا بھی  
میں جہت کر کے کی دشمنی نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ نے وہی کے لئے یہ ماری حقیقت آپ کے سامنے عوں کر رکھ دی اور اس طرح  
اللہ تعالیٰ نے آپ کی حمایت فرمائی۔

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ اتَّبِعْنَا مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لُوَلَّهُ مَا تُؤْتَىٰ وَلَوْ أَنَّ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱۴/۱۱۵

کانوں کان مکر پھر کرنا، کلمہ مجھے مقصد کے لئے نہیں ہوتا۔ بھائی تو جب ہے کہ کوئی کسی کو خفیہ طور پر مدت، جہالت کی تہذیب، یا کسی نیک کام کے لئے لوگوں کے درمیان اصلاح کی تحریک کرے۔ جو کوئی اللہ کی خوشی کے لئے اس قسم کے کام کرے گا تو ہم اسے عظیم ثواب عطا کریں گے۔ اور جس شخص کے سامنے مدت کی وجہ سے خوشی اس کے لئے جو درود رسول ﷺ کی مخالفت میں لگا رہے اور مسلمانوں کے رستے کے سوا کسی اور رستے پر چلے تو ہر اس کو اسی طرف ہٹا دیں گے۔ ہر مرد و خواہ مخواہ اور است و ذراغ میں داخل رہیں گے اور دور رہنے کی ہر تہذیب جگہ ہے۔

لغات القرآن آیہ نمبر ۱۱۴/۱۱۵

نَجْوَى : سرگوشی، کلمات میں، خفیہ کرنا

مَرْضَاتِ اللَّهِ : اللہ کی رضا و خوشنودی

يُشَاقِقِ : ازراہی کرے، مخالفت کرے گا

يَتَّبِعْ : اتباع کرے گا

لُوَلَّهُ : ہم بھرا دیں گے اس کو

نُصْرَهُ : ہم اس کو مدد دیں گے



أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُجَدُّونَ عَنْهَا عِيشًا ۖ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ  
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ  
حَقًّا ۖ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ۖ

ترجمہ: آیت نمبر ۱۱۶-۱۲۲:

ہے کہ اللہ شریک کرنے والے کی جہنم میں کرے گا۔ اس کے علاوہ وہ جسے چاہے معاف کر دے گا۔ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا دیے مگر ان میں وہ بہت دور کل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو پارتے ہیں اور وہ فی شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔ جس پر اللہ نے رحمت کی ہے جس نے کلمہ کو کلمہ میں تیرے باروں سے بہا مقرر دھرتے رہیں گے اور جس کو بھلاؤں گا اور ان کو ختم میدیں والا تاروں کا اور وہ میرے حکم پر جانوروں کے کان بچا کر کریں گے۔ اور وہ میرے حکم پر اللہ کی بھائی ہوئی صورت میں تہہ پٹیاں کریں گے۔

اور جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنا لیا وہ بھلاؤں میں چلا جائے۔ وہ ان سے خوشامد ہے کہ اللہ بڑی بڑی امیدیں دیتا ہے۔ مگر شیطان کے ساتھ اللہ سے کمرہ کریم کے ساتھ نہیں۔ ایسے لوگوں کا حکم اللہ سے وہاں سے وہ کئے گا اور اللہ پائیں گے۔  
(ن کے برخلاف) جو لوگ ایمان لائے اور صالحات لائے، ان کے لئے ہم جہنم میں جہنم میں لائیں گے۔ جہنم کے نیچے نیچے جہنم میں لائیں گے۔ جہنم میں لائیں گے۔ اور اللہ سے زیادہ جی باتیں ماننے والا کوئی ہے۔ اس کا قول برحق ہوتا ہے۔

انعام القرآن آیت نمبر ۱۲۲-۱۲۸

لا یغفر  
صل  
مغفرت نہیں کرے گا  
تکذیب







تشریح: آیت نمبر ۱۲۳

فرمایا ہے کہ اس ایمان والہ اگر جس بھی اللہ کی حوثنوری کی آیت سے توکل صاف کر کے اٹھا کر لوگے مشرک، مدعی و مکرہ اور دھوکہ دہانی میں مبتلا ہو۔ وہ یقیناً اللہ کے فضل سے نجات پائے گا۔ لیکن اس کے لئے ایک عمل قبول ہے جس کے نتیجے میں وہ نجات پائے گا۔

یہ آیت سادہ گوئی کے لئے صحت ہے جو صحت کی دعا کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے لئے عمل کی جو اہمیت دینی ہے اس کا یہ ہے کہ وہ نجات پائیں۔

نیک عمل کیا ہے اس کا ذکر آیت میں آتا ہے۔

”جو کسی برائی سے گناہ کا انجام سے بچنے کے لئے یا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کی جیسی ہے۔ بہت سے گناہ صاف ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ کرے۔

بہت سے گناہوں کی سزا دیا گیا ہے۔ لیکن یہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے

دعوت

بہت سے گناہوں کی سزا دینا ہے۔ اور یہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ کر کے

اللہ تعالیٰ سے ناراض ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ سے

وَمَنْ يَعْمَلْ

مَنْ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَيْكَ  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ  
وَيْتًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاَشَجَّ مِلَّةَ  
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا وَاَتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي  
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝



وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ  
وَمَا يُثَلِّ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَسْمَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا  
تُؤْتُونَھُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنْكِحُوھُنَّ  
وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّبَاكِينِ وَأَن تُقِيمُوا إِلَيْھِمْ  
بِالنِّسَابِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ عَلِيمًا

(سے نبی ﷺ) لوگ آپ سے عورتوں کے معاملہ میں حواالت کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے اللہ  
تمہیں ان سے (کتاب کی) اجازت دیتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو اس  
کتاب میں جمیع عورتوں کے متعلق ملے ہوئے ہیں۔ جنہیں تم نے ان کے مقرر کئے ہوئے حقوق اور  
نہیں کرتے جیسا کہ تمہارے لئے لکھے ہوئے ہیں۔ مگر یہی ہے جو کہ ان کو نکاح میں لے آؤ (یہ  
ان کا نکاح نہ ہوئے وہ) جہاں تک بائع کردار لاکھوں کا متعلق ہے تو بیچنے والوں کے ساتھ انصاف پر قائم  
ہو۔ اور جو بھی بھلائی کا کام تم کر گئے اللہ اس کو خوب پاتا ہے۔

لغات القرآن آیہ نمبر ۵۵

يَسْتَفْتُونَكَ دُعا ہے پوچھتے ہیں

بُغْيَى دُعا ہے

بُغْيَى دُعا ہے کیا

لَا تُؤْتُونَہُنَّ تم نہیں دیتے

تَرْغَبُونَ رغبت کرنے میں چاہتے ہو

## تشریح: آیت نمبر ۱۲

قرآن کریم میں ۱۰۱ جہوں کے حقوق اور خصوصاً خیمہ زکریا کے حقوق کی نگہداشت بہت زور دیا گیا ہے۔ اسی سورہہ نساء کی آیت نمبر ۴ میں ہم لڑکیوں سے نکاح کے متعلق احکامات سنا رہے تھے ہیں۔ اب حریہ وضاحت فرمائی جا رہی ہے۔ خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جن کا یہ حال ہے کہ جو خیمہ لڑکیاں زوال و بھلائی والی ہو تمہیں ان لڑکیوں سے تو خود نکاح کر لینے تھے اگر دوسرے اس وظیفہ کو اس نکاح سے نہیں دیتے تھے تو ان کے مال پر سے تصرف ختم نہ ہو جائے۔ مجدد خیمہ لڑکیاں جو سچے اور بے کسی خیمہ مال پر بہت حسابہ پادنی ہا کرتے تھے۔ ان کے حقوق کی یاد دہانی ہرگز رکائی جا رہی ہے۔

خیمہ لڑکیوں کے متعلق یہی لحاظ رکھیں گے۔ پتے ہیں۔ ہر روز ان کو ملتی جا رہی ہے کہ ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کر دے۔ جو ولی ضرورت منہ سے یہ وہ ہند ضرورت من کے ال میں سے لے سکتا ہے۔ جو ولی خوش حال ہے اسے خیمہ کے اس میں سے جس کا ہونا چاہیے۔ اور کسی ولی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ نکاح خیمہ کے ال کو زور کر دے ہر خیمہ کو علم ہے کہ خیمہ کے ساتھ بھلائی کرے اور ہر بھلائی کا اعوام آخرت میں ہے۔ ان کے لیے قیادت میں ہر ایک مسئلہ پر تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔

وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ  
وَلَأَحْضَرْتَ الْأَنْفُسَ الشَّعْ وَإِنْ تُعَسِّنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ  
اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

## ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۸

اگر کسی عورت کو شوہر کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو دونوں میں جہی پر کوئی تمنا نہیں ہے۔ وہ "بیس میں بھگوت کر لیں۔ اور بہر حال باہمی مسامحہ میں دونوں کی بھلائی ہے۔ نفس تو بہر حال جگہ دلی کی طرف ہی مائل ہوتا ہے۔ کیا خوب اگر تم دونوں اللہ سے ڈرتے رہو اور "بیس میں احسان انگلی سے پیش آؤ۔ (یعنی) تم نے بلا مرتکب سے زیادہ ہے کا جہز باقی رہے۔) تو یہ فکر جو کہ تم لوگ کرو گے اللہ اس سے خوب باخبر ہے



وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدُوا

بَيْنَ الرِّسَاءِ وَلَوْ حَصَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَكُونُوا  
كَالْمُغْلَقَةِ وَإِنْ تُصَلِّحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُورًا  
رَحِيمًا ۝ وَإِنْ يَسْتَفْزَا يَفْزِ اللَّهُ كُلَّ مَنْ سَعَتِهِ ۝ وَكَانَ  
اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ  
أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي  
الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ  
وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ إِنَّ يُشَاءُ يَذَّهِبَكُمْ  
أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكِ  
قَدِيرًا ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ  
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۹ تا ۱۴۴

جو میں کے درمیان بالکل ٹھیک حد رکھتا ہوں اس میں نہیں ہے خود تم اس کے کئے ہی  
حوصلہ نہ کیوں نہ ہو اس سے تمام کی تمام توجہ ایک ہی جہت کی طرف مت ڈال دو کہ دوسری  
جہت میں بھی رو جائے۔ اگر تم اپنا طور طریقہ سچا پسند نہ رکھو اور اللہ سے دور تیرے ہو (کہ حقوق  
الہیہ ملحوظ نہ ہو جائیں) تو اللہ بہت صاف کرے دلائل اور نہایت صبر من ہے اور اگر (ساری  
نہیروں کے، وجود) دونوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے تو اللہ کی کشائش سے ہر ایک کو

ہے یا زکرو۔ لگا۔ اور اللہ کے پاس وسیع خزائن درق بھی ہے اور حکمت بھی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے دوسب کا سب اللہ ہی کا ہے۔ پورے بلاشبہ ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے اہل کتاب کو یہی کہا ہے کہ ہر کام میں اللہ کا ڈر پیش نظر رکھو اور اگر تم بافرمانی کرو گے تو برا رکھو جو تمہارا نالوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے دوسب کا سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ بڑا ہے نیاز ہے۔ اسی تمام خوبیوں والا ہے اور (کاس کھلی کر پھر من لو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ وہی سب کا مہیا کرنے والے کا کافی ہے۔ سے لو کہ وہ اگر چاہے تو تمہیں ہلا کر سنے لوگوں کو لے آئے۔ اور اللہ اسی کی ہر طرح قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص صرف دیا کے کڑے کا خود بھی مسد ہے اسے جان ہذا چاہئے کہ اللہ کے پاس دنیا کی نعمتیں بھی ہیں اور آخرت کی نعمتیں بھی۔ اور اللہ سب کو بخشتا اور سب کو دیکھتا ہے۔

طہات القرآن آیت نمبر ۱۲۹-۱۳۳

لَنْ تَسْعَوْهُمَا	ہرگز تم نہ سکو گے
اِنْ تَعْدِلُوْا	یہ کہ تم (پورا پورا) انصاف کرو
لَوْ حَرَضْنٰمْ	اگرچہ تم خوش مند ہو
لَا تَجِيْلُوْا	اکی نہ دو ہاتھ جھکتا ہوا
تَلُوْا وَهٰا	تم چھوڑ دو اسی
كُلُّهُ عَٰلَقٌ	جیسے بچہ شیش لگی ہوئی
يَخْرُجُ	دونوں جہ جدا ہوا چھوٹ
يَنْفِي اللّٰه	اللہ سے باز کرو گے
كُلّ	ہر ایک کو

تشریح: آیت نمبر ۱۲۹-۱۳۳

اسان اللہ کو فرادے ہیں۔ اہل کے لئے چند دعووں کے درمیان برہمدار و انصاف رکھنا بہت مشکل کام ہے۔ کوئی زیادہ



میں اس بارہ تو اس قدر یادداشت وہاں بظہر من الشمس اور بالیقین منہ کو مکتی ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ تعمیر بنی باتوں میں تو کسی قدر چھوٹ دی جا سکتی ہے لیکن ہر چیز کی باتوں میں بدلہ اوصاف قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ کسی ایک پہلو کی طرف اتنا نہ متوجہ ہو جاتے کہ دوسری اس پر کھائی خاصوں اور بالائی ضروریات کے لئے کھائی باغ ہر کر رہ جاتے۔ حرم سے بھی تو محبت اور زندگی کے سہارے کی ضرورت ہے۔

یہ بھی فرمایا ہے کہ اختلافات جو کہنے والے ہیں ان کے پیش اگر طریقوں اور نظریوں کے معاملہ نہ سمجھیں، جہاں تک جوئے لڑائی، شکرانہ، تمہنی اور ہر قسم پرانہ سے دوسرے درجے تو یہ نہیں کہ شہر بنی طرف سے چلی کا حق اور چلی کی طرف سے ضرور کا حق نہ ہو یہ دلائل جاتے۔ اس کے باوجود اگر یہاں نہ ہو سکے اور چلی کی قیوت آئی جائے تو نہ ضرور یہ چلی کرے کہ چلی اس کی محتاج ہے اور نہ چلی یہ لپٹا کر کہ شہر اس کا لکھن ہے۔ اگر یہاں ہوگی جائے تو نہ سب کو رتی دینے والا ہے۔

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ اس لئے ان کو زمین اور ہر ایک کی ہے۔ چلی بار سے یہ مقصود ہے کہ اللہ ہی کے پاس شائستگی اور رتی کے خزانے ہیں۔ کوئی کی نہیں ہے۔ دوسری دے سے ملو ہے کہ شہر بنی ہے۔ تمہا لو نہ مانو۔ دے میں تمہارا ہی نہ ہو۔ اور نہ مانے میں تمہارا ہی قصہ۔ تیسری بار جو کہ اس سے قیود اور یہ مقصود ہے کہ دوسرے تمہارا کار کا سہارہ بھی ہے اور یہی مطلب اور وجہ کرنے والا اور کھینچنے والا بھی ہے۔ دیا میں بھی اور آخرت میں تمہارا کام اگر کوئی نہ سکا ہے تو اسی جی رحیمہ وکیل وقت پر در حضور اور حرم کی رات رات ہے۔ کہ وہ چاہے تو تمہیں ہمارا دوسری کو تمہارے لئے آئے۔ بڑی بڑی خوش آئیں اور تمہیں لیکن وہ خدا کا کچھ باز نہ کیجئے۔

آخر میں فرمایا ہے کہ یہ کھل دینا مانگے والو جی نکالو اس کا کہہ اور کہ حضرت خلیق تو دیا ہو گیا ہے سکا ہے اور آخرت بھی۔ مانجئے، مطلب کرنے کی اصل چیز تو آخرت ہے جس کی تمہیں کچھ ہیں، اللہ الی ہیں اور یہاں مانو ہیں۔ تم جو کہہ کر دے خود ہو گی اور خود اس کے ساتھ ہر حال میں رہو۔ بہت آخرت کے احکامات کو شہر کھو۔ دیا کیا کہہ دے، اور جو کہہ تمہارے مقصد میں آئیں گے گئے ہیں وہی کر رہے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوْمِينَ بِالْإِصْطِ فَهَذَا إِلَهُ  
وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ عَيْنًا  
أَوْ قُرْبًا فَإِنَّهُ أَقْلٌ بِمِمَّا قَلَّ تَسْبُحُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا  
وَأَنْ تَكُونُوا أَوْ تُسَوِّمُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝





میں نے یہاں پہنچا، آپ نے فقیر کو بشارت دے دیجئے کہ مائے لئے دردناک خطاب ہے۔  
اس کی شناخت یہ ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ یہاں اللہ کے پاس  
عزت و احترام ہے۔ لیکن غلامی کی منہ پر عزت و شہرت کے پاس ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۳۶ تا ۱۴۱

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِمْ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مُمْتَلِتُونَ ۚ  
 إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝  
 الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ فَالْتَمُوا ۚ  
 لَكُمْ مَعَكُمْ ۚ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ فَأَلَوْا أَلَمْ تَسْخَرُوا  
 عَلَيْهِمْ وَتَمْنَعُكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۲۷ تا ۱۳۱

معاذی کہ آپ میں پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جب تم سوا کہ اللہ کے ہاتھ کے صاف ٹھکانا  
 چاہتے ہو یا نہ ہو، چاہے تم ان کے پاس نہ بھڑکنا کہ وہ کسی در بات میں لگ  
 جائیں۔ اگر تم شریک نہیں بیٹو تم بھی "اپنی کی طرح ہو" کوئی شک میں کہ اللہ ہمارے ساتھیوں  
 اور قریوں کو انہم میں لکھ کر دے گا۔

یہ واقعہ تمہارے معادات کو چاہے ہے ہیں۔ بس انہم میں حق علیہ سر دیا ہے خود  
 لوگ شور و غما مہ پا کرنے لگتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ آپ (ہمارا خدا) اور اگر  
 انہوں نے حق میں معاہدہ بھاری دیا تو وہ جتنا جتنا رہے لگتے ہیں کہ ہم سبہ۔ غلاب نے کی  
 حالت نہ کہ تھے۔ (پھر بھی ہمیں ان سے بڑا ہے) ہم نے انہیں مسلمانوں سے بچا لیا  
 میں کہ اللہ حق قیاس کے دن تجھ رہے۔ اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ  
 کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں برتری کی سزا کوئی نہ دے گا۔

لغات القرآن آیت ۱۲۷ تا ۱۳۱

سَمِعْتُمْ تم نے سنا

یَسْمَعُونَ سنہ کرنا ہے سننا اور



سے تو مسلمان بن کر دیا، لیکن پناہ دھونے کو اس کے گھٹے جاتے ہیں، اور کافروں کی جیت جلی سے تو وہاں بھی کافروں کے  
 پھر اور مسلمان بن کر دھونے کو گھٹے گھٹے جاتے ہیں۔ غرض کہ یہاں جیسا موقع ہو، اسکی غیبات کرتے ہیں۔  
 ہو سکتے ہیں، لیکن یہاں بھی کاسیب یہاں بھی کچھ فیاضیت کے لئے لکھ دیئے ہیں کہ "مناہجین کو اکل" میں لکھ دیئے ہیں کہ پنا  
 عمنہ نے گا۔ ایک کو جیت گا۔ دوسرے کو جسم گا۔ اللہ نے کوئی رنگ ایسا نہیں چھڑا کہ غار، دریا، زمین کسی نہ ہریت اس دین مومنوں  
 پر نہ پوار، نہ دھواں نہ نہیں۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا  
 إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ  
 اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۖ مَذْبُذِبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا  
 إِلَى هَؤُلَاءِ ۚ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۲، ۱۳۳

بلاشبہ منافقین اللہ کے ساتھ جھوٹ کر رہے ہیں لیکن اللہ بھی ان کو جھوٹ کے میں رکھے ہوئے  
 ہے۔ (ان کی ایک بچان یہ ہے کہ) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کالی کے  
 ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، محض دھواں اُٹھانے کے لئے اور اللہ کا نام بہت ہی تھوڑا کرتے  
 ہیں۔ وہ (ایمان و کفر کے درمیان) اور ہے پھرتے ہیں نہ پوری طرف اس کی طرف اور نہ دوسری  
 طرف ان کی طرف۔ اور جس کو اللہ میں نے گمراہ کر دیا، وہ کدھر راستہ پاسکتا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۳۲، ۱۳۳

خادع	دھوکہ دینے والا
تکسبی	سستی کالی
مذذب	دھواں میں لٹکتا ہے، پھرتا رہتا ہے

ترجمہ: آیت نمبر ۳۳-۱۲۳

سائنس دانوں نے کھیل کھیل کر سمجھ لیا ہے کہ وہ بڑے وسیع ہیں۔ اور ان فرشتوں سے فائدہ حاصل ہے ہیں۔ مگر ان کی شاعرانہ چالیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں۔ اسے کھانا کھانے کی یہ بات قرآن پاک میں بار بار لکھی گئی ہے۔  
سائنس آیت میں اللہ کی ایک ہی بات بتاتی ہے۔ یہاں دوسری بات بتاتی ہے کہ وہ سب لازم آئے ہیں تو اول تا آخرت۔ بہت کسمپاسے ہوئے۔ اور ہر گم سے گم لازم پڑھ کر جلدی سے ہونے کی گھر میں رہتے ہیں۔

اگرچہ یہ سائنس کی خاص بات ہے لیکن اس کے یہ سنی نہیں کہ ہر دماغ جس وقت ہے جو کسمپاسہ ہو جس وقت ہے یا جلدی سے ہونے کی گھر میں ہے۔ کسمپاسہ ہونے ہو سکتا ہے، جلدی یا دوسری بات کہہ دیتی ہے۔ شہرہ گری یا شہرہ گری کے جب بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جلدی چلے جاتے ہیں جو توجہ دہانت ہو سکتی ہے یا دوسری صورت میں یہ توجہ دہانت ہو سکتی ہے۔ اس سے بھلا کہ ہے یا نہ، کو بھلائی ہو جو بھلا ہے یا نہ کاری کے لئے چھتا ہے اس کے ساتھ ہے۔ سائنس کی طرف سائنس کی طرف سے کلمہ کلام مل جاتا اس کے ساتھ ہے، سائنس اور توحید کے خلاف ہے۔ اس کے لئے یہ ظاہر نہیں مسلمان ہیں۔ اس کے شکل یہ ہے کہ کسمپاسہ میں اس کا دہرہ نہیں رہا ہے وہ اپنے آپ کو کھل سکتا ہے کھلے کھلے ہو جا رہا ہے۔ حالانکہ اس کی تمام گل حسی فرطی سے زیادہ نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ  
الْمُؤْمِنِينَ أُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝  
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ  
لَهُمْ نَصِيرًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۲۴-۱۲۵

یہ ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یا تم چاہے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کو واضح ثبوت دے دو۔ بلاشبہ منافقین جہنم کے سب سے پہلے طبقہ میں ڈالے جائیں گے۔ اور آپ ہرگز کسی کو ان کا مددگار نہیں پائیں گے۔



لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ۝

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ ۝

سُلْطَانٌ مُّبِينٌ ۝

الَّذِينَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ

تَشْرِيعُهُمْ شَيْءٌ ۝

ماتل کافر سے زیادہ خطرناک ہے۔ کار اپنے مقصد سے ظلم پہنچا کر چلی کا طریقہ مکمل خلا ہے وہ اس کا ذکر ضرور  
 ہے مگر کلمہ کلام۔ اس کے وہ یہ بچا کہ اس میں ہے مگر یہ مٹاتی آئین کا سب سے یہ روشنی تابندہ لہو لہو کہ مسلمانوں کی صفوں میں  
 رہتا ہے۔ یہ یاد وہ خطرناک ہے۔ اس لئے فرمایا ہے کہ مٹائیں روز کے بدترین حصہ میں رکھے جائیں گے۔ اصل کے مٹا سب  
 سے بچے ہی کے ظلم ہیں بلکہ سب سے بڑے ظلم بلکہ کے ہیں۔ سب سے بچے جنت میں گری اور ظلمی سب سے زیادہ ہلکی اور وہاں  
 دلت اور رسوائی بھی سب سے زیادہ ہلکی۔ جو ظلم بھی مقررہ ایمان کے باوجود وہاں کو چھوڑ کر ظالموں کو بنا درست جانے گا۔ وہ  
 مٹائی سے قریب سے قریب رہتا ہے گا۔ ہو سکتا ہے وہ شروع ہی سے مٹائی ہو۔ ہو سکتا ہے وہ آگے مل کر مٹائی بھی جائے۔  
 اور جو ظلم بھی مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کا رہا ہو مگر وہ اس کے بعد عرصہ تک اس کا وہاں کے طالب اللہ تعالیٰ کو اپنے نہیں ہونے کا واضح  
 ثبوت ہو کر رہے گا۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ

وَإِخْلَصُوا ۚ يَسْمُرُ اللَّهُ فَاُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ

يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۖ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ

بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَأَمْسَكْتُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۖ

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳۶ تا ۱۳۷

۱۳۶ اے انسان کے جو تو پہ کر کے اپنی اصدات کر لیں۔ اور اللہ کا تقاضا مطہر ہوئی سے تمام لیں اور اللہ کے لئے اپنے دین میں تقاضا ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کا شمار مومنین کے ساتھ ہوگا۔ اللہ مونس کو بہت جلد بڑا ثواب عطا کرے گا۔ اللہ کو کیا پڑی ہے کہ وہ تمہیں عذاب دے گا جب کہ تم شکر گزار بن کر اور ایمان دار بن کر رہو اور اللہ تو بہت قدر کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۳۶ تا ۱۳۷

غَنِيصُوا	تم مطہر ہوئی سے تمام
حُلُصُوا	انہوں نے غافل کر لیا
مَوْفٍ يُؤْتِ	جلدی دہرے گا
مَابِقْصُلُ اللّٰهُ	اللہ کو کیا پڑی ہے۔ (اللہ تعالیٰ یا کرے گا)
شَاكِرٌ	قدر کرے والا

تشریح: آیت نمبر ۱۳۶ تا ۱۳۷

گدشتہ آیت میں عذاب کا اتنا بڑا خوف دیا کہ ”بے شک مانتین، دروغ کے اور ساری ترین جہنم میں ڈالے جائیں گے۔“ لفظ نے اسد، اتوبہ، مائیں اور رفت کا دروازہ کھلایا کہ ہے۔ ایک سبب مانتین کی ہے کہ سنا تھا اب بھی مانتے تو یہ کہو مانتی ہوئی ہے کہو، اللہ کا آسر منہوہ تمام لو۔ ڈو اور دروغ و دروغ، مسام کے لئے تمام ظلم اور غصہ کے ساتھ ڈٹ جا۔ اگر تمہیں اسام کی طرف پلٹ آ گئے تو تمہارا شمار مومنین میں ہو گا اور تمہارا جو مجسمہ کفریہ رہا جاوے گا۔  
 پھر ہے پر اللہ کی کہ ہے شمار احسانات کا خواب ایک ہی ہے۔ تو ان میں شکر جس کا اور طریقہ ہے حق اور مئی ایمان۔  
 اگر تم شکر کرو گے تو اللہ کو بہت قدر داناں پائے گا۔ وہ کادینے کی کوشش کرو گے تو اللہ حب جانتا ہے کہ مومن کون ہے، دشمن کون ہے۔  
 اس آیت کے اذان دینے کے بعد اللہ نے چند مومنین کو نفع بخشی اور وہ مومنین کی صف میں آ گئے۔

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالشُّوْرِ مِنَ الْقَوْلِ الْآمَنَ  
ظَلَمَ مَوْكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝ إِنْ تُبَدُّوْا خِيَا أَوْ تُخَفُّوْهُ  
أَوْ تُعْفَوْا عَنْ سُوءِ قِيَا اللَّهُ كَانَ عَفْوًا قَدِيرًا ۝ إِنْ الَّذِينَ  
يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ  
وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنُكْفِرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ  
أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سُبُلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا  
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ  
وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرُهُمْ  
وَكَانَ اللَّهُ عَفْوًا رَّحِيمًا ۝

ترجمہ آیت نمبر ۴۴ تا ۴۷

اللہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو ظلم کلا کر کہے۔ مگر وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا ہے۔ (اس کے  
سے جائز ہے) اور اسے شک اللہ مستحق نہیں ہے اور جانتا بھی ہے۔ اگر تم ظلم کلا بھلا کر دیا اس کو پھپھا  
کر کر دیا کسی برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی بہت معاف کرنے والا اور بڑی قدر دانت والا ہے۔  
جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کو دانت سے نکال کر دیا۔ اللہ اور اس کے رسولوں  
کے درمیان (باز قہر راہ) ان (تفریق) کرتے ہیں اور (۱۰۰ سے بھی) کہتے ہیں کہ چند رسولوں کو  
دانتے ہیں اور چند کو نہیں دانتے اور جاتے ہیں کہ کفر و ایمان کے بیچ میں کوئی سمجھوتہ کی روئے نکال میں ہے  
کچھ کافر ہیں۔ اور ایمان نے بڑی امت کا مذہب کا مردوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔  
جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور ان میں سے کسی ایک میں تفریق  
نہیں کرتے وہ ان کو اللہ جلیلہ انعام دے گا۔ اور اللہ بڑے بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

غایت القربان آیت نمبر ۱۳۸

لا یحب الله  
الذو الذین یحب  
لجنه بالنور  
لن یلقوا  
فمن یتق  
فمن یتق

تفسیر: آیت نمبر ۱۳۸ تا ۱۴۲

وہ سب چکے ہیں

(۱) اللہ کو مانتے ہیں اور اس کی راہ میں

(۲) اللہ کو مانتے ہیں۔ اس کی راہ میں

(۳) کسی اور کو مانتے ہیں کسی کو نہیں مانتے

اور جو حق میرا ہے اس کے لئے وہ کمال کوئی ایسی راہ نہیں دے گا جس کو اللہ کی راہ میں جانے والے سمجھیں۔ ان سب کے لئے یہی

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

یہ ہے کہ وہ سب کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جانے والے

ہے اگر وہ اس کی نہ مانگے تو ہم اس کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ انھوں نے مظلوم کو بھی بہتر سے نکالنے کی فرمائش کی ہے کہ قاضی ہو۔ بلکہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر سب سے ان کی بات یہ ہے کہ عالم کے ساتھ ان کی نیک کردہوں کو ہمارے دین کو برکات دینی کیوں نہ ملے۔

اس مطالبہ کی تعلیم میں ناجائز عزت اور رواداری نہیں ہے۔ سلام الہی صرف ان کی اپنی حفاظت کرتا ہے۔ ہر صاحب مال کہتا ہے کہ وہ سب کچھ اپنے حق میں ہے اور اس کے تمام ممالک ان کے پاس ہیں اور ان کے پاس ہر شے ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ باتیں کرتے ہیں۔

### يَسْأَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزَّلَ

عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَى الْكَاهِنَ ذَلِكَ  
فَقَالُوا يَا أَيْدَا اللَّهِ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الضُّعْفَةُ بِظُلُومِهِمْ ثُمَّ  
اتَّخَذُوا الْوَجَلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ  
ذَلِكَ وَأَتَيْنَا مُوسَى سُلْطَانًا مُبِينًا ۝ وَرَفَعْنَا قُوتَهُمُ  
الْقُوَّةَ يَوْمَ بَايَعَهُمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَدًا وَقُلْنَا  
لَهُمْ لَا تَسْجُدُوا فِي السَّبْتِ وَأَلْحَدْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝  
فِيمَا نَقُضُهُمْ مِيثَاقَهُمْ وَقُتِلَهُمْ بِأَيِّدِ اللَّهِ وَقُتِلَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ  
بِخِيَرَتِهِمْ وَقُتِلَهُمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَعَجَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا بِكُفْرِهِمْ  
فَالْأَكْثَرُونَ الْأَقْلِيَاءُ ۝ وَبِكُفْرِهِمْ وَقُتِلَهُمْ عَلَى مَرِيضَتِهِمْ أَنَا  
عَظِيمًا ۝ وَقُتِلَهُمْ أَنَا قَتَلْنَا الْعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ  
اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ذَلِكَ الَّذِينَ  
اخْتَلَفُوا فِيهِ لَقِيَ شَأْنُ قِتْلِهِ مَا لَهُمْ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ابْتِغَاءُ

الظَّنِّ وَمَا تَكُونُ يَقِينًا ۖ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ زُلْفَىٰ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا  
حَكِيمًا ۖ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ  
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۚ

ترجمہ آیت نمبر ۱۵۹ تا ۱۶۲

(سے ہی ظن!) بل کتاب آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان کے لئے یا ہن سے کوئی کتاب نام لائیں۔ (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے) اور اس سے بھی زیادہ مستقر مطالبے سون سے کر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ کہ ہمیں اللہ کو سننے سے ڈرنا تھا۔ مرنے والی کے بدلے ان پر بھی کیا ایک نوٹ پڑی۔ پھر انہوں نے پھر سے کہہ دیا کہ یہ وہاں سے ہے۔ ان کے ساتھ کہ بہت سی کل محل نشانیاں، ان کو چکے تھے۔ پھر انہوں نے اسے بھی معاف کیا۔ وہ ہم نے سون کو نکالا ہے۔ ان کے لئے  
پھر ان حکام کی طاقت کا قول دہرے لئے ہم سے کہہ دیا کہ وہ اس کو دیکھ کر ان کے لئے ہر مطلق گردید تھا اور ہم سے کہہ تھا کہ اس اور وہ سے میں سمجھ کر سنے ہوئے داخل ہوا۔ اور ہم نے ان کو جنت کے دس دہائی کر سنے سے سخت تباہ کیا اور ہم نے ان سے مشورہ مہدی لیا تھا۔

ان کو جو سرائی والوں کی جہد تھی پر اور چند انہوں نے اللہ کی آیت سے لکھ لیا (خبردار کی اور ناحق چند خبروں کو نقل کر دیا اور یہاں تک دعویٰ کرنے لگے کہ وہ اسے اس الفاظ میں محفوظ ہیں۔ یہ بات نہ تھی بلکہ اللہ نے ان کے اس پر ہر مرد کی چونکہ ان میں سے ایک کلمہ اللہ کے سوا کوئی ایمان نہیں لایا تھا۔ ان کے کلمہ کی وجہ سے جب کہ انہوں نے مریم پر ابرو مست اثر م تراش تھا۔ چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم سے کلمہ نہیں لیا مریم اس لئے کہ وہ کہتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ۔ انہوں نے اس کو نقل کیا اور ان کو صیب پر چڑھا دیا۔ ان کے اندر فتور ہو گیا اور وہ معاملہ ان کے لئے مشکوک بنا گیا اور ان کے لئے جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی درحقیقت شک میں تھے۔ ان کے لئے کہ اس کے معلوم نہیں تھے انہوں نے ایک انسانوں سے لکھ لیا۔ انہوں نے یہی بات حضرت عیسیٰ کو نقل نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر طرف انہوں سے اور اللہ کے ساتھ رہت بھی ہے

اور حکمت تھی۔ اور اسی کتاب کے جتنے فرقے ہیں وہ جتنی کو اس کی موت سے پہلے ہی دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن حضرت یحییٰ علیہ السلام کی کتاب کے خلاف گواہی دیں گے۔

ملکات القرآن آیت نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۹

مَسْأَلُوا	انہیں نے سوال کیا
أَوْنَا	ہمیں دعا ہے
لَا تَعْلَمُوا	تم حد سے نہ جھو
نَقُصُّ	توڑنا
طَبَعَ اللَّهُ	اللہ نے میرا گری
مَضْلُوبَةٌ	انہیں نے اس کو پکڑا ہی نہیں دی
نُورِمْسَ	اللہ وہ ضرور ایمان دلا نہیں گے

ترجمہ آیت نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۹

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو تسکین دینے کے لئے قوم یہودی کی تعلیمات اور بعض ہمارے فرقوں کو پیش کیا ہے۔ یہود کے چند سردار حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ بھی ایک کھل لکھی ہوئی کتاب آسمان سے نازل شدہ نہیں دے گا تو اس طرح ایک کھل لکھی ہوئی کتاب حضرت موسیٰ بن نازل ہو چکی ہے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قتل دی کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ان کا جو مطالبہ ہے وہ سراسر بہانہ ہے۔ ان کے تباہ و برباد اس سے بھی زیادہ واضح مطالبے حضرت موسیٰ سے کر چکے ہیں۔ اگر صرف ایک کھل لکھی ہوئی کتاب کا سوال کرتا تو انہیں حضرت موسیٰ پر پوری طرح ایمان لے آنا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے حضرت موسیٰ سے یہ کھلی کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صمدیت ہے پر وہ اور بے حجاب دکھادے اس صمدیت پر اللہ کے شریکی صمدیت میں ان پر کھلی چاٹ لکھ ڈالی۔ پھر اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کسی امر میں کسی کی نظر دوسرے کے سامنے فروغ کر اس کے لشکر میں کے ساتھ فرق کر دیا تھا۔ اس کے لئے سن و سولی کا انتظام کیا اور اپنی قدرت و حکمت کی دوسری اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں دکھائیں، پھر بھی وہ ایمان لانے کو نہ ہوئے؟ ایک خود ساختہ پھلے پر ہوا یہودی نے اس کو پوچھا شروع کر دیا۔





منصور پر نور چمکی تو ترا حادیت میں اس سے معلوم ۲۰ ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دیبا میں نزول ہوگا۔ وہ صلیبی امت کی کشتی کے ساتھ آئے ہوں گے۔ ان کے سامنے جس پر ہے وہ جہنمیت محسوس ہونے لگی ہوں گے۔ اس سے یہود خدا کی کشتی میں آئے تھے۔ یہ عرف اسلام کی لاہول کا ہوگا۔ ان احادیث کی خدا کی تہ سے ہم نہیں سے جو اس بات کا کلمہ کثرت سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چمکی ہیں۔ لیکن یہ آسمانوں پر جنم و زرع کے رجحان سے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث سے یہ دیکھنا کہ یہ کون کون سے قد علموارے اور دجالہ سے کہ حضرت عیسیٰ کا ظلال جو میں اور ۱۱۔ شہر میں ہیں (مصر)۔ یہ ایسی کشتی کے اتار دینا یعنی انا کائنات کا سب سے بڑا نعمت ہے۔ یہ بھی وہی دیکھ کر بھیجے ہیں کہ یہ ساری دنیا کی نعمت پر ہے۔ انہیں کا دیبا میں کے کریمہ ہے غفور، کئے سکن

### فِي ظُلُمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا

حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّت لَّهُمْ وَبَدَّهِمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ  
كَثِيرًا ۖ وَأَخْذَهُمُ الزُّبُرُ وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَخْلَصُوا مَوَالِ النَّاسِ  
بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَذَرُوا بِالْكَافِرِينَ مِّنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۶۱۶

یہودوں کے حرام کی وجہ سے ہم نے ان پرستی وہ پاک چیزیں حرام کر دیں جو اس پر  
حرام تھیں۔ ان وجہ سے کہ وہ اللہ کے سچ سے اللہ کی بی نظیر کو روکتے تھے۔ وہ سواری کرتے  
تھے مالک اس سے انہیں منع کر دیا گیا تھا۔ وہ لوگوں کا مال، جائز طریقوں سے کھاتے تھے۔  
ان کا مال کے لئے ہم نے جو کچھ ہے، وہ ان کے خلاف تھا۔ کر رہا ہے۔

لغات قرآن آیت نمبر ۱۶۱۶

حرفہ ۱۶۱۶



ترجمہ نمبر ۱۰۰

ان میں سے جو لوگ ظلم میں مبتلا ہیں اور ایمان والے ہیں اور اے نبی ﷺ وہ اس پر ایمان لائے ہیں جو تم نے آپ پر نازل کیا ہے اور جو کچھ تم نے آپ سے پہلے نازل کیا ہے جو ماز کو قائم رکھے والے ہیں جو لوگوں کو ہدایت دے والے ہیں وہ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور قیامت پر بھی ایمان لاتے ہیں ان لوگوں کو ہم بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔

تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ آتَتْهُمُ

الْزَّاهِقُونَ	پھونکے
الْمُتَّقِينَ	قائم کرنے والے
الْمُؤْتُونَ	دیتے ہیں
مَنْ تَوْبَتِهِمْ	مندی ہمیں بخود ہی ہے

ترجمہ نمبر ۱۰۱

گزشتہ آیات میں یہودیوں کے سوداگران کا ذکر تھا جو طرابلس کے باشندے تھے اور ان کے لئے خدا کی اس قوم میں کئے گئے تھے (افراد) یہ بھی نکلے (مختلف علماء کے مابین) جو دنیا کے ظلم میں بھی مبتلا ہیں اے ظلم میں مبتلا تھے جو اللہ پر ایمان لائے اور جو ان کی رائے میں تھے، جسوں نے قرآن قائم کی اور جو کچھ نازل کرتے رہے اللہ تعالیٰ سے ایمان سے بڑے انعام کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اللہ اپنے نیک بندوں کو اس طریقہ پر عطا فرماتا ہے۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالشُّعْثِ مِنْ  
بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيُحْيَىٰ  
وَالْإِسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ



سے لوگ اللہ کے خلاف بہانے (جست) نہ بنا سکیں۔ اللہ قدرت بھی رکھتا ہے اور حکمت بھی۔ اللہ کواد ہے کہ اس سے آپ پر جو حکم نازل کیا ہے وہ علم الہی سے ہے۔ اگرچہ یہی کی کوئی فرشتہ بھی دیتے ہیں لیکن اللہ ہی کی کوئی تکلیف ہے۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکا، وہ گمراہی میں بہت گمراہے (ادب مجھے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور (نبیوں پر اور لوگوں پر) ظلم کیا۔ اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں چاہت کا راستہ دکھائے گا۔ البتہ وہ جہنم کا راستہ دیکھیں گے۔ جہاں انہیں ہمیشہ رہنا پڑے گا۔ اور یہ کام اللہ کے لئے بالکل سہل ہے۔

### فصل القرآن آیت ۱۶۳-۱۶۴

فَوَحَّيْنَا	ہم نے وحی کی
قَصَصًا	ہم نے قصے بیان کئے
كَلَّمَ اللّٰهَ	اللہ نے کلام کیا
إِبْرٰہٖمَ بَحْرٰنَ	ناکتہ ہو
حَبْرٰہٖ	دیکھ
طَرِيقَی	راستہ

### شرح آیت نمبر ۱۶۳-۱۶۴

آیت ۱۶۳ میں جزد کر ہے کہ یہ دو ایوں نے رسول اللہ ﷺ سے مطالب کیا تھا کہ آسمان سے جزل کی ہوئی ایک کتاب بھیجی ہوئی کتاب ہمیں دکھاؤ تو ہم ایمان لے آئیں گے اس آیت میں اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ جن نبیوں کو تم اساتے ہو جن پر ایمان لائے گا وہی تم کو بتائے گا کہ ایمان میں سے کڑ و شیر کو بھیجی ہوئی کتاب بھیج دی گئی تھی؟ ۹۔ اس پر حضرت داؤد کو ملی تھی اور حضرت موسیٰ نے خود وہ نئے پروردگار سے کلام کیا تھا اور تو جھ کی کتابیں دی گئی تھیں۔ جب حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت ائق اور حضرت یحییٰ (اور ابن ماریا) اور حضرت عیسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت یونس اور حضرت اسماعیل اور حضرت اسماعیل کو وحی بھیجی گئی تھی اور تم ان کی نبوت پر ایمان لائے گا تو پھر رسول اللہ ﷺ سے تمہارے مطالب کا کیا مطلب ہے۔



تشریح آیت نمبر ۷۰

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمام لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ تم صلیبی بالوں اور ہتھوڑی میں مسیح پروردگار کی بات یہ کہ نہ کارسل علیٰ غریبہ کہ نہیں سنا ہے اور یہاں ہے وہ سب کا سب خدا کی طرف سے اور صالح بنی ہے۔ اگر تم لوگوں سے کہو کہ بنی اسرائیل کے واسطے پرچہ تو تمہارا ہی قائد ہے لیکن اگر تم نے کفر کا راسخا اختیار کیا تو تمہارا کچھ بکلا نہ ہو گا۔ تم لوگوں میں کافر کا مکہ مکرمہ کی ہے اور یہ کافر خدا کے اس کے علم و حکمت سے غافل ہے۔ تم کافر مطلق کو کسی صفت یا کبھی پہچان سکتے ہو۔ تمہیں نہ غیبا نہ کفر کی خبر مل جائے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ  
إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَ  
كَلِمَتُهُ أَلْفَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَأَمْسُوا بِاللَّهِ وَرَبِّكُمْ  
وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ إِنَّمَا أَخْبَارُ الْكُفَرِ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهُ وَاحِدٌ  
سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي  
الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

ترجمہ آیت نمبر ۷۱

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے نہ گزراؤ اور اللہ سے وہ بات منسوب نہ کرو جو ہر نکل  
کا ہے۔ (وہ ایک یہ ہے کہ) جسے شک نہ ہو یعنی ایمان میں اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ میں جسے  
اللہ نے حرم (کلمہ) میں بلا واسطہ اور دو کلمہ کی طرف سے یک روح ہیں لہذا تم اللہ  
اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں۔ اس بات سے باز آ جاؤ اس میں  
تمہاری بھڑائی ہے۔ جسے شک نہ ہو اللہ واحد معبود ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے اور وہ۔ جو  
کہتا ہوں اور میں میں ہے وہ سب کا سب الہی کا ہے اور اس کے نظام کو اللہ کا ہے

لغات القرآن آیت فیہ

لا تَسْلُوا  
شُمُّهُ تَسْلُو

کیمیائے

ثُمَّ

وکیل کا حق ہائے واز

**تشریح: آیت نمبر ۱۷۱**

کائنات کا سارا نظام عجب اور خفّاف و پُر قائل ہے۔ ہر چیز کی حد مقرر ہے۔ اسی سے زیادہ بھی چرائی اور اس سے کم بھی نہیں۔ اور ہر چیز کی جگہ مقرر ہے۔ اسی سے باہر بھی اور جس میں سے ممکن ہے اپنی حد سے گزرنے پر، مقرر ہے۔ ہر صوبہ اور صوبہ کی حد مقرر ہے۔ اسی سے باہر بھی اور جس میں سے ممکن ہے اپنی حد سے گزرنے پر، مقرر ہے۔

”وہی میں ہوں کہ وہ بہت سادہ ہے آگے ہم پہنچے تو ”یہ ادنیٰ کی طرف سے ظلم اسٹیشن سمیت ہے بلکہ خوشگاہ ہے اور تمہارے لیے یہ ہے حضرت میں صبح کے متعلق یہاں سے سوچ رہی کہ ان کے اپنے ٹیڑھوں کی کھیرات سے جان روپا۔ پھر جس سے ظلم کی کہ ان کے ہاتھ کا ہونا تو وہ ہے۔ وہاں ہی جہاں سے ان کے گھر گئے۔“

[illegible]

ایک حد تک شہر آج کے لیے ایک

”ظہوری اللہ میں سے مجھے ہونے کا کوئی حق نہیں ہے بلکہ افسوس تو یہ کہ میں نے اس سے پاک رہا۔ سو مجھے۔“

ایک اور مسئلہ کیا ہے۔

”میر کی مدد و مشاورت انہما پر لکھ کر دینی ہے۔ میر کی خدمت میں ان سرگم کے مطالعے میں کیا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ میں نے یہ شعر لکھا ہے۔ اسی کے نظم مجھے اللہ فائدہ اور رسول جاتا ہے۔“



لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسْكُوفُ أَنْ

يَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ  
عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ رَبُّهُمَ أَلِيًّا ۖ جَمِيعًا ۖ فَاَمَّا  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَ  
يَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا  
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ  
اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۷۷ تا ۱۸۱

مسح نے بھی اس بات کو یہ نہیں سمجھ کہ ان کو اللہ کا بندہ بنا دیا ہے۔ اور نہ بھی فرشتوں سے  
برا محسوس کیا جا تا کہ وہ اللہ سے قریب ہیں۔ اللہ قیامت کے دن ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا  
جو بارے تکبر کے اللہ کی بندگی کو برا سمجھتے ہیں۔ اس وقت جو لوگ ایمان لائے گا اور نیک اعمال کرتے  
رہے انہیں ان کا اجر پورا پورا دے گا بلکہ اللہ اپنے فضل و کرم سے انہیں باوجود یہ وہی دے گا۔ اور جس  
لوگوں نے (اللہ کا بندہ کہلانے میں) کسر شان سمجھ کر دشمنی کر دی ہے، غصے سے ان کو اللہ تعالیٰ رکھ  
بھر عذاب دے گا ایسے لوگ اللہ کے سوا کسی کو اپنے حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔

نہات القرآن آیت نمبر ۱۷۷ تا ۱۸۱

لَنْ يَسْتَنْكِفَ

الْمُقَرَّبُونَ

يَسْتَكْبِرُ

فَسَيَحْشُرُهُمْ

قریب والے

دکھ کر کہ ہے

جلوی ہم ان کو جمع کریں گے

تشریح: آیت نمبر ۱۵۳

حضرت سیدنا محمدؐ کوئی پیغمبر کوئی فرشتہ ہو۔ جو اللہ سے بہت قریب ہوگا، اچھی ماضی کا پیکر ہوگا اور جو اللہ سے کلمہ حق بنیٰ سے بہت غریب نہ ہو۔ حضرت کا جب کلمہ بین ہوتے ہے آپ کو خدا کا بروقی سمجھتے تھے اور اسی سے آپ کو فکر و غور تھا بلکہ عزت اور قدرتی تھی۔ نبیؐ کا آپہ سلام ہیں، اب بھی ہے آپ کا لفظ کا بندہ سمجھتے ہیں۔  
تکبر کرنا اور غشی ہونا یہ تو ایسے ذہن اور اچھل کی علامت ہے۔ تکبر کیا ہے؟ تکبر یہ ہے کہ اگر کوئی چیز سچے کی سچ ہو نہیں ہے تو ان لوگوں کو جن کے پاس تم ہے انہیں سے بہت دور ذہن سمجھا اور حکمت کا سلوک کرنا۔ بے تکبر کرنے والوں کے لئے اللہ نے کلمہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جس اللہ کے احکامات کو یاد کرنا اس کا شکر ادا کرنا یہ تکبر نہیں ہے بلکہ اللہ کے روئے ایک پسندیدہ فعل ہے۔ قیمت کا بلا لاکھ دن ہو وہ جب سب کی سب اچھی نکل جائے گی۔ تکبر کرنے والے اہل اور ہر کر رہیں۔ مگر اللہ عاجز اور اضعاف حقیر و حقیر کے لئے سزا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ

مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ تَوْرًا مُبِينًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ

آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسُيِّدْ لَهُمْ فِي سَرَاحٍ

مِنْهُ وَفَضْلٍ ۖ وَيَهْدِيهِمُ اللَّهُ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۵۴

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے قہر و سزا کا ایک بڑا دلیل بھیجی جا چکی ہے، وہ تمہارے قہر کی طرف صاف اور صریح طور پر آجائے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور حقیقت سے کہے کام میں آئے، ان کے لئے اللہ یقیناً انہیں نئی رحمت اور عزت میں داخل کرے گا اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا۔

لفظات القرآن آیت نمبر ۱۵۴

وہیل

فؤاد

نورِ شہین

کلام

فصل

دستِ بزم

## تشریح: آیت نمبر ۱۷۵

یہاں کاش مکی وہاں حجازی، ملج ہو جویئے مخالف، نرم عظمیٰ کوکٹ کر رکھو۔۔۔ جسے اے غیر چاروں  
 و جہ یہ ہر دو خود رسول اللہ ﷺ کی ولایت و برکات ہے۔ آپ کی صورت و میراث آپ کی  
 سنت اور مشقت، آپ کی جان و نشان اور قرالی آپ کی ہدایت اور حکمت، آپ کی سیاست اور حکومت، آپ کا مسلح و جنگ، آپ  
 کی تیغ و شمشیر، آپ کی محبت اور معائنہ غریب مساکین سے بھی رکھیے آپ کی اہمیت و شرف ہے۔ کیا اس دلیل کے  
 بعد کسی میں کی ضرورت ہے؟

نصوص آپ کی کتاب، ہاں کے ساتھ، نہیں مکی ہے مکی قرآن کریم جو کج و متدکھارے والی روشنی ہے۔  
 اب جب کہ یہاں بھی و غیر مکی ہے، اور لوگوں میں مکی قرآن کریم مکی ہے تو اسے کو تو اتم اللہ پر بیان و اور اس کی  
 تکرار یا ہمیں سلاطین و ائمہ کبار کی رحمت اور بخشش خاص میں داخل کرے گا۔

يَسْتَمْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ أَمَرُوا هَلْكَ  
 نَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا  
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلُّانِ مِمَّا  
 تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ  
 الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنَّ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

## ترجمہ: آیت نمبر ۱۷۵

(اے نبی ﷺ!) لوگ آپ سے کلام کے، اسے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے اللہ حسین حکم  
 دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے جس کے بیٹا نہ ہو (یا ماں باپ نہ ہو)۔ اس کی میراث کی ایک سہ ہوتی

اس نیک کو ترکہ آدھا (۱/۲) ملے گا۔ اور وہ بھائی اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن بے وارث  
مر جائے۔ اگر بیشداد (اس سے زیادہ) ہوں تو ان میں کوکل ترکہ شریعت اور بھائی (۱/۳) ملے  
گا۔ اگر وارث چند بھائی بہن ہوں تو ایک بھائی کو دو بیٹوں کے برابر حصہ ملے گا۔  
اللہ صاف صاف جان کرتا ہے تا کہ تم کفر اعلیٰ میں نہ پڑو۔ اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

### لغات القرآن آیت نمبر ۱۷۱

فَلَکَ	ہناک ہو گیا مر گیا
تَمَاتَا	دونوں اہل
بِأَنفُسِنِ	"
الَّتِلْکِی	وہاں کی

### تفسیر آیت نمبر ۱۷۱

اس آیت سے معلوم کی لائیم بھائی نہیں نظر آتی ہیں۔ نیز ایک تقسیم میراث ہے۔ اسلام امیر کو امیرت اور غریب کو غریب تر  
نہیں بنانا چاہتا۔ اور موت کا پھیلا کو ہوتا ہے جس کی ایک اہم شکل بے گئی کی موت کو اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ میں تقسیم  
کر دینا۔ لیکن اس طرح کہ نصف کا اس کا حصہ ہے۔ چھوٹے اور بڑے کو حکایت نہ ہو۔ اور دونوں کو بھی میراث میں برابر ہوا حق  
ملے۔ دوسری شان اس آیت سے یہ ظاہر ہے کہ اگرچہ روایت اور عی ہے تقسیم میراث کی جو جزو شک اور بے حوصلہ مسئلہ ہے لیکن طرز  
جان دینے سے نہ شان ملے ہوئے ہے جو قرآن میں ہر جگہ ہے۔ یہ قرآن کا مجموعہ ہے کہ موضوع ہزار شک باہر نکلیں، کہنے کا  
طرز دینی عرب و انشاکی چوتھی اور طاعت میں ملتا ہوا ہے۔ اس سے لطف تر انداز اعلیٰ طاقت سے پہر ہے۔  
اللہ اللہ ہر ذی شان ہر جہاد اور تشریح مکمل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہم نے  
اس صورت کرتے، جسارہ تفسیر میں پڑی ہیں۔ آمین آمین

واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پارہ نمبر ۶ تا ۷

• لا ٰیٰحِبُّ اللّٰہَ • وَاِذَا سَمِعُوا

لِسُورَةِ نَمْبِر ۵

# الْمَائِدَة

• تعرف • ترجمہ • لغت • تشریح





سُورَةُ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَيْعُ  
الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُبَايَعُ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ  
يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①

ترجمہ: آیت نمبر ۱

(شرح کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
اے ایمان والو! معاہدات کی پابندی کرو۔ جو چیزوں کی قسم کے تحت سب سے عورتوں کے لئے حلال  
کر دیئے گئے ہیں۔ سوائے ان جانوروں کے جن کی حرمت تمہیں سنائی جائے گی۔ جب تم حرام کی  
حالت میں ہو (غبار کو کسی وقت بھی نہ کھانا)۔ جاشیر سے جو چاہتا ہے وہ تم پر نہ چڑھے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱

وَأَوْفُوا	پورا کرو
الْعُقُودِ	(عقد) عہدہ۔ وعدہ۔ قس
بِهَا	چاہئے
الْأَنْعَامِ	مویشی۔ جانور
يُحِلِّي	حلال کر دینا۔ حلال کرنا
مُحِلِّي	(محلی) حلال کرنے والے۔ حلال کرنے والے
الصَّيْدِ	شکار







ترجمہ آیت نمبر ۲

یہ ایمان والو! تم ہر کسی مقرر کی ہوئی نشانیوں کی بات نہ کرو۔ نہ حرمت والے چیزوں کی اور نہ اس قربانی کے جانور کی جسے قربانی کے لئے حرم میں لے جایا جا رہا ہو۔ نہ ان جانوروں کی جس کے گلے میں لڑا قربانی کے پٹے پڑے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بہت الحرام کام کر رہے ہوں۔ اور جب تم احرام سے نکل آؤ تو شکار کر سکتے ہو اور تم جذبات میں اتنا مجزوم نہ جاؤ کہ اس قوم کے خلاف زیادتی کرنے لگو جس نے تم پر کچھ حرام کارروائی نہ کر رکھا تھا۔ نیکی اور اللہ کی عبادت کے کام میں ایک دوسرے کا ہاتھ مٹاؤ۔ گناہ اور ظلم کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ سخت سزا دے والا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۲

لَا تَحْلُوا	حلال نہ سمجھو
شَعَائِرَ	(شعبۃ) کی جمع ہے۔ عبادت کی نشانیوں۔ نامزد و چڑی
الشَّهْرَ الْحَرَامِ	حرام و نامید
الْأَهْدَىٰ	نیاد و کعبہ حرم کو بھیجا جانے والا جانور
الْفَلَاحِ	(فلاحۃ) - پٹہ یا (قربانی کے چور کا نام)
أَنْتُمْ	(انتم) - کعبہ کا راکر کے چلنے والے
الْبَيْتِ الْحَرَامِ	عزت و احترام کا گھر (کعبہ اللہ)
حَلَلْتُمْ	تم نے حلال کر دیا (احرام کھول دیا)
اصْطَلَوْا	تم شکار کرو
لَا يَجْرِمَنَّ	تمہیں مجرم نہ بنادے
شَانِ	دشمن
تَحْلُوا	تم زیادتی کرتے ہو

تھاؤ ہو	تم ایک دوسرے کی مدد کرو
الْبِرُّ	نیکی۔ بھلائی
إِلَيْكُمْ	میں کو
الْعَدْوَانِ	حد سے آگے نکل جانا۔ سرکشی، ہتھیارت
الْعُقَابِ	عقاب۔ پر



ترجمہ آیت نمبر ۳

تم پر حرام کر دیئے گئے (۱) مرد، رجا اور (۲) اور حوں (۳) اور مرد کا گوشت (۴) اور وہ جسے اللہ نے سوئی اور نام پر (دفع) کیا گیا ہو۔ (۵) اور جو گھٹ کر (۶) یا چمٹ کر (۷) یا پلندی سے کر (۸) یا گھر (۹) مرا ہو (۱۰) یا جسے کسی اور غدا نے چھا کر کھایا ہو۔ سوئے اس کے جسے تم نے مدد یا مال و دفع رہا ہو (۱۱) طال ہے۔ (۱۲) اور ردھ اور جو کسی آسنے پر رہ گیا ہو اور (۱۳) جس کی تقسیم جوئے کے پائنے کے وسیع طے ہو جائے۔ یہ سارے افعال حرام ہیں۔ ان کا وہاں رہا ہو رہا ہو یا پر غالب آئے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس سے نذرا ملے مجھ سے ذرا۔ آج میں سے تمہارے رہا ہو کہ تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر ہلکتا تمہاری سے کہ تمہارے لئے رہا ہو اسلام پر واضح کر دیا ہو۔

ہاں جو جوگن کے رہا ہو سے یہ قدر، کہ وہ نے مگر انہوں کا چند بہت ہو تو ہے شک اللہ بہت معذرت کرنے والا اور حق کرنے والا ہے۔

لغات القرآن آیت نمبر ۳

المنیۃ	مرد اور جانور۔ مرد اور
الذم	خوب
الہلک	پکار کر۔ مایوس
لنعم الخمریز	سودا گوشت
المنیۃ	مکمل ہو کر دیا گیا
المنیۃ	بہت کھا کر مارا گیا۔ نہت سے مراد
المنیۃ	کسی اہل جگہ سے کر کر دیا ہو
المنیۃ	میت مارا گیا ہو۔ کھر سے مراد گیا ہو
المنیۃ	درہ
المنیۃ	قرنے دیا کر دیا

فَبِيعْ	دیکھا گیا
النَّصَبُ	عبادت کی جگہیں
تَنْقِصُوا	تم تقسیم کرو۔ تم قسمت معلوم کرو
الْأَزْلَامُ	(دولہ) پانے کے تیر
ذَلِكُمْ	نہ سب میں
فَبِئْسَ	گناہ
يَسَ	ایک ہو گیا (بائیں ہو گئے)
لَا تَحْشُرُوا	تم نہ ڈرو
إِعْشُرُوا	مجھ سے ڈرو (احشوی میں "کی" مرگئی)
أَكْمَنْتُ	میں نے کھل کر دیا
قَمَنْتُ	میں نے چھپا کر دیا
رَهِبْتُ	میں ڈانسی ہو گیا۔ میں نے پہنڈ کر دیا
أَضْطَرُّ	بجور ہو گیا
مُخْتَصِمَةٌ	بھوک۔ بھوک کی بے قراری
غَيْرُ مُتَعَايِفٍ	بالکل نہ ہوں نہ جھنجھنے والا

### تشریح: آیت نمبر ۳

نہ آیت سے گہرا وہ قسم کے کہ خود بخود حرام کر دے ہیں اور ان کی بھی دو قسمیں کر دی ہیں۔ (۱) وہ جو خود بخود حرام کر دے جیسے سرور و سرحدیت کی، سے پہلی اور دوسری سرور و سرحدیت ہیں اور پھر دوسری جگہ کی جگہ کی ہیں۔ (۲) وہ جو اپنے آپ سے حرام کر دے لیکن وہ جو حرام کر دے ایک شکل اختیار کر لے وہ طاع ہے جیسے تجلی اور بکرا ہی لئے حدیث شریف میں جہاں سے ہے، پہلی اور دوسری کو مستثنیٰ فرما دیا ہے مگر دوسری کو طاع سے مستثنیٰ فرما دیا گیا ہے۔ اس طرح شہرہ ایک بیابان میں ایسا واقعہ کہوں کے خود سے سے ضرورت کی بیابان پر بخون پڑا ہے وہاں کا نام ہے (۳) سورہ کا گوشت جس میں ہڈی، چھرا، چھ فی میل اور ہر چھ میل ہے۔





چاہتا ہے۔ سورہ بقرہ میں حرام کھانے کے مسئلے میں دو طرحیں تھیں۔ وہ حدیث تھی۔ ایک یہ کہ اس کھانے میں اپنی ضرورت تھا یا نہیں نظر ہوا۔ کھانے کا نوعاً عام مشہور نہ ہو اور دوسرے یہ کہ بلند ضرورت ہی احتمال کیا جائے ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کیا جائے۔ حرام صرف حالت خطرہ میں ہو کہ دفع کرے کے لئے ہے۔ مرنے والے کو کھانے کے لئے نہیں ہے۔

اس آیت کے چھ شے یہ فرمایا گیا ہے کہ آج کل اسلام پر غالب آنے سے مایوس ہو کر طرغ طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ خدا کا قسم اللہ کی ان حرکتوں سے ڈرو۔ جگہ ہے اللہ کا خوف دل میں رکھو۔ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ جس وقت بہت تھوڑے سے تھے اور بہت مغلوب اور مظلوم تھے اس وقت تم کھانے سے ڈرا۔ تم نے ہر طرح پر چڑھا۔ کھانے کی کیا وجہ ہے جب کہ تمہیں اس پر ظہر نصیب ہو چکا ہے۔ اور سارا عرب تمہارے ذریعہ انجام آ چکا ہے۔ اور ہے تو صرف خنہ کا۔ دنیا کی کاروائیاں تمہاری تھیں یا تمہاری نہیں ہو چکی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ دین اسلام صرف ہندو خانہ دینی عبادات کا نام نہیں ہے یا اور احقر کے چند مشترک کام نہیں ہیں بلکہ ایک پورا دین ہے جس کے لئے فرمایا گیا 'ابن شریعتہ' نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ یہ آیت دنیائے آخری کی آخری آیت ہے یا تقریباً آخری آیت میں سے ہے۔ میدان عرقات میں مصر کے وقت حجاز اور اراک کے اس مبارک موقع پر نازل ہوئی۔ جب تھر پازہ حاکم کا حکم نہ تھا کہ تمام کھانے کے سامنے موجود تھے اور ان میں کوئی مشرک شامل نہ تھا۔ اس آیت میں حلال حرام پانچوں کی تفریق کی گئی ہے۔ اس کے بعد عمر فارح کے طے کرنے میں کوئی آیت نہ رہی۔ اس ترتیب پر جب تک چھ آیت نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت کے بعد یمن مکمل ہو گیا ہے اب اس میں قیامت تک کسی اضافہ یا تخریج کی حاجت ہے اور۔ چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے گف جگہ آیا کہ میں ابھی حضور ﷺ کا دوسرا سال ہو گیا اور دینی نبوت اور رسالت کا دور رسالت قیامت تک کے لئے بند ہو گیا۔

اس آیت سے معلوم ہو کہ تکمیل دین اللہ کی طرف سے بندوں پر اتمام نعمت ہے اس دین پر چلنے سے نہ صرف دنیا کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں بلکہ آخرت کی نعمتیں بھی نصیب ہوں گی۔ اسی کے ذریعہ بندہ جنت تک پہنچ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے بندوں کی ہر نعمت کے لئے ایک مکمل نظام فکر نظام خیالات اور نظام عمل کا آجائز زندگی کے تمام اظہار دینی اور دنیائی مساوی اور دینی گوشوں پر چھائی ہوا تمام نعمت تکمیل تو اور کیا ہے۔

فرمایا گیا کہ خدا کا دین اسلام کے سوائے کوئی دوسرا طریقہ اللہ کو قبول نہیں ہے۔ اس تمام نعمت کا اس کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ کو خوش کرنے اور دنیا میں اس کی مدد حاصل کرنے کا اس کے سوا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور آخرت میں اس کی جنت حاصل کرنے کا دوسرا کوئی راستہ نہیں۔ اس لئے حلال احرام کی جو پابندیاں لگا دی گئی ہیں ان پر نظام و کمال عمل کیا جائے۔ یہ پابندی اس میں نقطہ نظر سے بھی ہیں اور دینی ماحول کی اور روحانی نقطہ نظر سے بھی۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا

أَجَلٌ لَّهُمْ قُلْ أَجَلٌ لَّكُمْ الظُّهُبُ وَمَا عِلْمُكُمْ مِنَ الْبُيُوتِ  
مُكَلِّبِينَ تَعْلَمُونَ لَنْ تَعْلَمَ اللَّهُ تَعْلَمُوا إِنَّمَا أَسْأَلُكُمْ  
وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْحِسَابِ ①

ترجمہ: آیت نمبر ۲

وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کیا حلال ہے؟ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے ساری  
پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اللہ کے دیئے ہوئے علم کی بنا پر وہ ظاہری جانور جنہیں تم نے  
ظہار کیا، اسکا کیا ہے؟ تو جس ظہار کا نہیں نے تمہارے لئے کیا رکھا، اس سے کہہ دو کہ اس پر اللہ کا نام  
لے لیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ بہت جلد سب لینے والا ہے

لغات القرآن آیت نمبر ۲

أَجَلٌ	حلال کیا گیا
الظُّهُبُ	(ظہار)۔ پاکیزہ۔ صرف متحرک چیزیں
عَسْتَمُ	تم نے پڑھایا۔ سکھایا
الْبُيُوتِ	(جوار حات)۔ جانور جو چھپ کر ظہار کر دہن لے لے دئی کرنے والے
مُكَلِّبِينَ	(مکلیب)۔ ظہار پڑھنے والے
تَعْلَمُونَ	تم سمجھتے ہو۔ سمجھاتے ہو
أَسْأَلُكُمْ	درویش۔ پکاری
أَذْكُرُوا	یاد رکھو۔ (یاد دہی)
شَدِيدُ الْحِسَابِ	جلد سب لینے والا ہے







يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا  
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ  
وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَظَهِّرُوا  
وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ  
الْمَنَاطِقِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا  
صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا  
يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ  
وَيُكَمِّلَ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ كَرُوا  
نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّتِي وَاثَقَكُمْ بِهَا إِذْ  
قُسِمَتْ سَجْعًا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

کرد۔ مورد (اس کا طریقہ یہ ہے) کہ اس پر (پاک مٹی پر) ہاتھ مار کر اپنے تمام چہرے پر اور اپنے ہاتھوں پر (کہیں سست) مسح کر دے۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر غلٹی کرے۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ تم پاک ہو جاؤ اور (اس طرح) کہ وہ اپنی سنت تم پر پھری کر دے تاکہ تم احسان والو۔  
 اور اللہ سے جو نعمتیں چھو جس جگہ ہیں انہیں یاد کیا کرو۔ اور اس معاہدہ کو بھی یاد کیا کرو جو اس نے تم سے ظہیر کیا تھا۔ وہ وقت یاد کرو بسبب تم سے قوس و قمر کیا تھا کہ جس نے سن لیا اور احاطت کی۔  
 اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ تمہارے دلوں کا مجید تک جانتا ہے۔

### نکات القرآن آیت نمبر ۷۶

فَقُمُوا	تم کھڑے ہوئے
وَأَخْذُوا	(وہجہ)۔ چہرے
أَنفُسِكُمْ	دلوں ہاتھ۔ (یہاں نون گر گیا)
أَلْعُرْافِ	(موقوف)۔ کہیں
إِسْحَاقَ	تم سچا کرو۔ (سر پر ہاتھ پھیرنے کو سچا کہتے ہیں)
رُءُوسَ	(دھن)۔ سر
الرُّجُلِ	(رجل)۔ پاؤں
الْكُفْيِ	انکفیب۔ گھنے (پلوں کی بھری ہوئی ہڈی)
جُنَا	(جنابش)۔ ایک حالت جس میں غسل واجب ہوتا ہے
أَطْلُوزَا	تم ابھی طرح پاک ہو جاؤ
الْعَانِطَ	بغ حاجت کی جگہ۔ (چٹائی جگہ)
لَمَسْتُمْ	(لمس غلاستہ)۔ تم نے چھو۔ ہاتھ لگاؤ (مر رہے صحت کرنا)
عَاءَ	پانی
تَبَسُّمُوا	ہنسم کرو۔ (راہ را کر)
صَبِيحًا	مٹی





روزِ جزا کی سزا ہے۔ رہنمائی ہے جو اللہ نے دی ہے۔ جب کوئی ایمان لے لے یا تو اس کو ایمان کے ثواب میں نفع کی طرف جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے عمل کے مطابق ہے اس لئے ضروری ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر لیا جائے۔ جس کی صورت میں اللہ کی سزا سے بچا جائے۔ اسی سزا کی سزا ہے۔ پھر اللہ کی رحمت سے بچا جائے۔

قرآن میں اس مقام پر بار بار اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید ہے۔ کیونکہ تقویٰ ہی تمام عبادات اور عملات کی بنیاد ہے۔

(یہاں تک حقوق اللہ اور حق الناس کے حقوق کو یاد کرنا ہے۔)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ  
بِهَذَا بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّ شَنَاةُ قَوْمٍ  
عَلَىٰ الْأَعْدَاءِ أَنْ تَعْدِلُوا إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ لِلتَّقْوَىٰ وَتُحِبُّونَ  
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۶

اے ایمان والو! تم اللہ کے سے حق اور انصاف کی کوئی حد نہ دے لے بنی ہادی و رسی  
جس امت کی دشمنی میں انصاف کا دامن نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور جہاں میں انصاف نہ ہو۔ یہ تقویٰ  
کے رپاؤں پر ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ سے ٹوبہ چاہنا ہے تو کچھ  
کہہ تم کیا کرتے ہو۔

ان لوگوں سے جو ایمان رکھتے ہیں مگر پرہیزگاروں کے اعمال کرنے میں اللہ نے یہ امداد کر  
رکھی ہے کہ نہ صرف ان کو انصاف کی جائے گا بلکہ جو انصاف بھی ملے گا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا  
اور ان کی آیات کو بھلا یا وہ ان کو نہ مانے۔

نفاص القرآن آیت نمبر ٥٨

قَرَأْتُمْ  
فَهَذَا  
أَلَا تَعْقِلُونَ  
أَلَمْ تَرَ  
أَنَّهُمْ  
الْمُتَجَنِّمِينَ

کمزے کا صفہ دے لے۔ (قَوْم کی جمع)  
(فہندہ)۔ گھس دینے والے  
یہ کہ تم انصاف نہ کرو  
لڑاؤ میں  
جہنم والے



”فہندہ“ ”قَوْم“ ”الْمُتَجَنِّمِينَ“ کے الفاظ جمع آئے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ انصاف کرنے اور کرنے کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہے جتنا ہی ماہ میں مضبوطی عطا جاسے۔ نہ کوئی فرد اسے نہ لے سکے نہ کوئی اس پر سے غریب کے شہادت کے معنی صرف گواہی کے ہی نہیں ہیں جو عدالت کے گھروں میں کسی مقدمہ کے لئے دی جاتی ہے۔ شہادت کے معنی چٹائی پر لگام رہنے کے وہ سارے اعمال ہیں جن سے قوم کا کردار بنتا ہے۔ جن سے چٹائی کا تم بناتی ہے، جو ایمان کا لہر کے خوب کی عبادت ہیں۔ یہ شہادت ہر اس طریقے کے منافی ہے جو بچے انصاف تک پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے مثلاً رشوت، بے وفائی، دھوکا، جھوٹ، عدالت میں جھوٹا بیان، جھوٹے ڈکڑی سرٹیکٹ، امتحانات میں جھوٹے نمبر اور جھوٹے علمی دھوکا اور رسم کٹائی، جوڑوں، جھوٹوں، دھوکوں اور کٹوروں کا حق بدلنا کام چوری کرنا، جھوٹی سفارش کرنا، لاپرواہی اور اقلیدہ کا ناجائز استعمال وغیرہ طرہ شہدائے حق ہے۔ شہید اور شہید میں فرق یہ ہے کہ شہید ایک ایسا شخص ہے جو بچہ چٹائی، انصاف اور ایمان کا مشعل ہو رہی ہے۔ یہ علم اس کی عظمت کا ہے جس میں خود اس کا علم اس کی جان ہی بنی ہوئے۔ مثلاً وہ ہے جس نے ایک ایسے جہاد میں فیماں دکھایا کہ اپنا کردار چٹائی کیا ہو۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ٥٨ اور ٥٩ اس کی آیت نمبر ٥٨ کے مضمون کو عکس کرتی ہے۔ جس میں کیا گیا ہے کہ اللہ ہی کے لئے انصاف کی شہادت دیجئے۔ اور اس میں مضبوطی سے شامل ہو جاؤ خواہ تمہاری کوئی بات تھوڑی سے انصاف کی ذمہ دار ہے اپنے منہ پر پڑے یا تمہارے والدین ہو۔ مگر رشوت اور بچے کا اور خواہ کوئی غریبی معاملہ ہو یا غریب۔

سورۃ المائدہ کی آیت ٥٨ میں ایک دفعہ بجز تاکید کی گئی ہے کہ اللہ ہی کے لئے انصاف کی شہادت دیجئے۔ والدین میں مضبوطی سے شامل ہو جاؤ۔ اس لئے کہ ساتھ کرنا، جماعت کی دشمنی میں مشغول ہو کر کوئی بھی شخص انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ

چھوڑ بیٹھے۔ اگر کوئی شخص کارا میں پتھر سے چھوڑتا ہے تو کسی عرق کی روئی کی جوت سے، کسی عرق کی روئی کی جوت سے اور یہ دونوں بائیس اٹھ سو پندرہ ہیں سورۃ النور اور سورۃ المائدہ کی آیت کے لئے ان دونوں سورتوں کی کوپے مدد سمیت چاہیے۔

”بعد سے کہیں کیا گیا ہے کہ جب عرق خورق ادا کر کے لگو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس سے سر پہ میں پھرے تا کہ یہ کی گئی ہے کہ انصاف کے معاملے میں جب عرق خورق العباد اور آ کرے لگو تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یہاں تاکید کیا گیا ہے کہ انصاف کرو انصاف۔ پھر تقویٰ سے قریب سے۔ اور تقویٰ، اختیار کرو اللہ سب کو جو سب چاہتا ہے جیسے کہ ادا رہا رہا انصاف سہ اس کا اچھی طرح معلوم ہیں۔ تو اللہ کو پچھاننے کی عرق خورق کا وہ ہے۔ کسی کی ذیلی منزل ایمان سے شروع ہوتی ہے۔ اور اس کی اہل صاف ہے۔

بیت پھر حکم خطاب پر مائل ہے اور اس سے ہے فرمایا گیا کہ اس سے دو گونہ عرق خورق کی پہلی عرق خورق کی منزل میں داخل ہو چکے اور آگے بڑھو۔ نہ صرف ذی طور پر انصاف کی روئے ملک جاتی طور پر بھی انصاف کرو۔ اس حفاظت میں شریک ہو جاؤ جس نے اللہ کی راہ میں کمر بستہ ہے۔ اور اللہ کی قوت راہی کے ساتھ انصاف کا راستہ نکالنا ہے جو اس راہ میں گواہی سے لے کر جان دینے تک ان کی منزل آ جائے۔ اس ایمان کو بنا دیا۔ اس کے شہادت کا حق صرف اللہ کا راہی سے نہیں ہے۔ جو اہم طوم ہو یا گواہ ہو قاصد ہو یا عرق سادہ ہو تو زندگی میں ہم کوئی بھی ہو اور کسی بھی کام میں گئے ہو۔ وہی کام کرو جو میراں عدل میں گئی چھوڑ دینے کے راستہ تاکہ اس کے لئے کسی کی ذیلی راہ میں کسی میں ظہر کر چھوڑ۔

یہ عرق خورق اللہ تبارک کے لئے ان سب میں اللہ نے انصاف۔ اول کے لئے عظمت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ظہر کرے۔ اول کے لئے اہل جہنم کا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْكُرُوا وَعَمَّتِ اللَّهُ  
عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ  
فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ  
الْمُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۲۸

اے ایمان والو! اللہ کا وہ حسن یا اور کچھ جو اس سے تم پر کیا ہے۔ جب ایک گروہ کے تم پر

دوستِ درواری کرنا چاہی مگر (اللہ نے) کمان کے ہاتھ تھمادے اور (مجھے سے) روک دیا۔ یہ اللہ ہی سے ڈرتے رہنا اور دینِ والوں کو اللہ ہی پر اسرار کرنا چاہیے۔

نہاتِ قرآن کہہ فرما

ہم	اور وہ کیا
اِیُّ یَسْطُو	یہ سدا بڑھائیں۔ کھولیں
کھٹ	روک دیا
بِنُوْجُلْ	بھروسہ کرنا ہے

تشریح: آیت نمبر ۱۱

مفسرین میں ایک جماعت اتنی ہے کہ اس آیت کا تعلق کھلی آیات سے ہے۔ سورۃ الف کہ ان کی آیت ۲ میں ماحیٰ پر مشرکین کا ذکر ہے۔ آیت نمبر ۸ میں بھی لکھا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اچھا مطلق۔ کروئے کو تم اسلاف کا دامن ہی جھوٹو۔ لڑیا گیا کہ اللہ کے احسان کو یاد کرو۔ یہاں پر اللہ کے احسان سے مراد یہ ہے کہ کبھی تم بھلائی کرو، ہے۔ اس وقت بھی مشرکین کہہ رہے تھے کہ تم جیسے نہیں، یاد نہ تم جلد ہو، دھوکہ دے۔

مفسرین کی دوسری جماعت اس آیت کا رشتہ اگلی آیت سے جوڑتی ہے جس میں نبی امر تکلیف کا ذکر ہے۔ یہ آیت کے بعد آج ۲۰۰۰ سال اکرام ﷺ کو قتل کرنے اور ان کی جہالت کو محسوس کر دینے کا منصوبہ بنایا اور من منصوبہ پھیل گیا۔ فراموش کر دیا نہیں کچھ بھی یاد رکھیں کہ ان کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

اس آیت کا تعلق خواہ مشرکین کہہ سے ہو یا نہ کہہ کے ہو یہاں سے دونوں سے اس واقعات میں واضح شہادہ موجود ہے کہ کوئی بھی ہاتھ کام نہ کر دیا تھا۔ اور یہ ہاتھ اللہ کا تھا۔ یہ شک دنیاوی تدبیر بنا مراد ہی ہے لیکن کام کرنے والی ہمیشہ طاقتیں رہی ہیں۔ ایک دائرہ نظر آتی ہے دوسری وہ بنظر نہیں آتی۔ لہذا یہ دوسری طاقت اپنے پس منظر میں "اور تمہیں" کی ساری نگاہیں رکھتی ہے۔ محکم قسم کی طاقتیں صرف یہاں ہیں۔ ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ ہر طرح کے علاج کے باوجود پاؤں کھولیں اور سروں کو مستعد نہ ہوئے۔ پیدائش، موت، حیات، رقی، غم، خوشی، ناکامی، کامیابی، اتفاق، حادثہ، بھول، درشت، شادی، فخر و عیال، ان سب کا تعلق پروفہ سب سے ہے۔ ظاہری حرکتوں میں جو تصویر کی برکت ہے وہ اسی لئے کہ انسانی صلاحیتیں یکدم نہ چاکیں اور رہنے کی

میری سروری بالی رہے۔

اس لئے طبری نے یہ اس کے وجود الیہی و مقامات و احوال (محمود) کا دعویٰ پر گراں پایا ہے۔ یہ تو کئی توفی کے صبر

عالم میں ہو سکتا۔

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَبِيًّا وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ  
لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ  
بِرُسُلِي وَعَزَرْتُمْ أَوْفَرْتُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا  
لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ  
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۖ فَبِمَا نَقْضُ مِيثَاقَهُمْ  
لَعْنَهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ  
عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۖ وَلَا تَزَالُ  
تَطَّلِعُ عَلَى خَآئِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَأَعْيُ  
عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

ترجمہ: آیہ نمبر ۱۳ تا ۲۱

اور انہوں نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد کیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ نبی بھیجے (مراوا)

مقرر کئے تھے اور اللہ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، مگر تم نماز کو غور کرتے ہو اور لوگوں کو ادا کرتے ہو، یہ ظاہر حلال پر ایمان لاتے رہے اور ان کا ساتھ دیتے ہو اور اللہ کو قرض مست بخش کرتے رہے تو میں تمہارے گناہوں کے اثرات کو مٹا دوں گا۔ خود تمہیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اس شہادت کے بعد تم میں سے جس نے بھی کفر کیا تو وہ صحیح راستے سے ہٹ کر گمراہی میں جا کر رہے گا

مگر جب انہوں نے اپنا عہد توڑا والا۔ ہم نے ان پالعت کی۔ اور ان کے دلوں کو پتھروں جیسا کر دیا۔ اب حال یہ ہے کہ اللہ کے کلام کو الٹ بھیر کر مطلب بدل دیتے ہیں۔ اور جو جھگڑتیں انہیں کی گئی تھیں وہ انہوں نے بھلا دیں (اور اس طرح ان کے فائدے سے منہ موڑ دیا)۔ اور اے نبی ﷺ آپ کو آئے دن ان کی کئی نہ کئی خیاں مت کا پتہ چلتا ہی رہتا ہے۔ مگر ہاں ان میں سے جوڑے سے لوٹ جاتے ہیں۔ تم انہیں معاف کر دو، بلکہ انہیں نظر نہ کر دو۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ سب کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

#### نہات القرآن آیت نمبر ۱۲۶

بَعَثْنَا	ہم نے بھیجا
إِلَىٰ	(إِلَيْنَا)۔ دو۔ (توں کو گایا)
أَتَىٰ عَشْرًا	بارہ
نَفِيًّا	مگر نہ کرنے والے۔ مراد
عَزَّزْتُمُوهُمْ	تم نے ان کی مدد کی
أَفَرَضْتُمْ	تم نے قرض دیا
فَرَضًا خَسًا	قرض حسن (جس میں اچال بھی نہ ہو اور دوسرے کو فائدہ پہنچے)
لَا كِفْرًا	میں اور رسولوں کا
مَبْنًى	(مبنی) برقی

أَذْخَلَ	میں ضرور داخل کر رہا
حَضَلُ	بھٹک گیا
سِوَاءَ السَّبِيلِ	سوا ہمارے
مَقْصُودًا	قوتاً
لَعَنًا	ہم سے لعنت کی۔ اور کیا ہم
فَاسِيَةً	خف
مُخْرِقَاتٍ	وہ بھگرتے ہیں (خربہ۔ چک سے یہ چک کرنا۔ تبدیل کرنا)
مَوَاصِعَ	جگہیں
سَوَا	وہ بھول گئے
ذِكْرًا	یاد دلانے کے۔ نصحت کے لئے
لَا تَزَالُ	ہمیشہ
تَطْلُعُ	تو مغل اُڑ رہا ہے۔ تجھے فراموش رہتی ہے
حَانَةً	خیانت کرنے والی۔ بدگمانی کرنے والی
بَصِيحَ	دُکھ دہ

### تَفْرِغْ آیت نمبر ۱۳۳۱۲

اللہ تعالیٰ نے عرصہ موعودوں کی صورت میں یہ حکم دیا ہے پہلے یہ ہے "ہمارے سے بھی میں یہ خاص کا کر  
آگے آ رہا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم سے اسرائیل کے، انہوں میں ہر ایک کے لئے جدا جدا علیحدہ امر دیا ہے  
تو اپنے آپ میں گم رہے۔ یہ اسرائیل سے عہد کی شرائط ہیں۔

(۱) آخرم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے انہوں پر ایمان لائے۔

(۲) ان کی رہت ہے۔

(۳) وہ کھڑے نہ ہو کر رہے۔







سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ  
بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٠﴾ لَقَدْ  
كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ  
قُلْ لِمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن  
يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ  
جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا  
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥١﴾  
وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ  
لِمَ يَعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلُ خَلْقٍ يَغْفِرُ لِمَن  
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا  
بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٥٢﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا  
مِثْلَ لَكُمْ عَلَى فُتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا بَشِيرٌ  
وَلَا نَذِيرٌ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّثْلُ نَذِيرِ اللَّهِ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۵۰ تا ۵۳

ہے، اہل کتاب! تمہیں ہمارا رسول تمہارے پاس آ گیا ہے جو بہت سی باتوں کو ظاہر  
کرتا ہے جو تم اپنی کتاب میں چھپا کر رکھتے ہو، اور بہت سی باتوں سے چشم پوشی کر رہا ہے۔ سب

اللہ کی طرف سے تمہارے پاس۔ مثنیٰ اور واضح کہ آپ آگئی ہے جس کے دل سے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو دے لئے کھلی کی پابندی کرے ہیں۔ انہیں سب مثنیٰ کی راہ دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے ہیں انہیں دوسرے سے خود کی طرف نکال دے اور اس کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ بے شک ان لوگوں کے حکم کی مہموں نے جہادِ حق بن کر رہا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ ”لہٰذا کتب مریم کو“ کی دلدہ اور تمام دنیا والوں کو ہلاک کر دینا چاہیے تو اس کے آگے کس کی چل سکتی ہے۔ بے شک اللہ ہی ”سماعون کا اور ریش کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا۔ لک ہے وہی جو چاہتا ہے بد کرتا ہے۔ اور اللہ ہر بات پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ اور نصاریٰ دونوں کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے چہیتے ہیں۔ ان سے پوچھیے کہ پھر وہ تمہارے ساتھ ہوں وہ سے کد ب کیں دے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم دوسری مخلوق کی طرف ایک انسان ہو دینے چاہتا ہے معالیٰ دیتا ہے اور نئے چاہتا ہے ہر اور چاہے۔ کیوں نہیں وہی آسمان کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے اندر اور باہر ہے سب کا مالک ہے۔ اور سب کو اس کے پاس جاتا ہے۔

اسے اس کتاب ایہ صاف صاف تمہارے پاس یا بجا اور دین کی واضح قطعیت دے رہا ہے جب کہ رسولوں کا آواز صاف ہے بد تھا۔ آپ تم یہ نہ کہہ سکو گے کہ ہمارے پاس کوئی (صحت کی) شہادت دینے والی کوئی (دورانیہ سے) آواز نہ دلائیں آئے۔ جو اس تمہارے پاس پیش اور پر آ گیا ہے۔ ہاں اللہ کی ہر چیز پر قدرت ہے کہ اسے والا ہے۔

نقات القرآن ۱۵۳۱ھ

لہٰذا	ادھون ہے۔ واضح کرتا ہے
تُفَصِّلُونَ	تمہیں چھتے ہو
يَقُولُوا	وہ مخالف کرتا ہے
نُورٌ	روشنی چمک
مُسْتَبِينَ	اخراج کھلا ہو
رَضَوْنَ	رضا۔ خوشنود



دماغ میں دل میں اور دماغ میں ایک خاص روشنی پیدا کرتی ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ عقیدوں کے جن مادہ مجرد میں تمہیں ایک  
 جھگڑے کے بجائے جھگڑیں ان سے نکال کر مکمل روشنی میں لانا چاہتا ہے۔ گرم غمزدہ کرد کے ذریعہ جنہیں صرف سنجیدگی کی طرف اشارہ ہے  
 ہیں جس میں کوئی بھی کوئی ایک کوئی دوسرا نہیں ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ دہرائی یہ صراطِ مستقیم پر مضبوط کرنا نہیں چاہتا اسی کی صحت نہیں ہے اس نے جس میں آواز کوئی غمزدہ  
 آواز کوئی بے لارہ ہے۔ یہ کتاب اور یہ تعلیم جس میں اس وقت مطالعہ کی طرف لے جائے گی جب تم خود اپنی قوت عقلی اور قوت ارادی  
 سے وضاحت الکی کی طرف دراز ہو گے۔

نور کرم کی بات ہے کہ تم حیدرے کی کبھی کبھی یاد کیوں نہیں اب تک۔ بلکہ رہے تھے یہ سالِ صبح اسی طرح کو مسود  
 مانتے ہیں۔ کہ اگر وہ ان کی ماں کو بھی واضحیت میں شریک کرنا ہے۔ سو پنے کا مقام ہے کہ جس طرح اللہ نے حضرت مریم کو مسود  
 دی تھی اسی طرح اسے بھی مسود میں رکھ کر رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کو مسود دینا  
 چاہتا ہے کہ وہ اس کا مسود بن جائے۔ اور جسے مسود آگلی مسود واقع ہوئی وہ مسود کیسے بن سکتا ہے تم نے خالی ماں بننے کو مسود بنا  
 رکھا ہے۔ سو پنے کا مقام ہے کہ یہ مسود صرف ان دونوں کو اپنی جگہ دیتی ہے کہ ہم اللہ کے بیٹوں کی طرح ہیں کیونکہ ہم انبیاء کی  
 اولاد ہیں۔ اس لئے ہم اللہ کے پاس سے جیسے ہندے ہیں۔ مگر یہ دروازہ ان کی آوازوں سے ابھرتا ہے تو مانتے ہیں۔ یہاں دیکھتے ہیں کہ  
 ہمیں درجہ آگ چھوئے کی بھی تو کئی چھوڑے۔ اور خود حضرت مسیح کا قہر ہے کہ جس نے بھی اللہ کے ساتھ شریک کیا اس پر اللہ  
 نے جنت حرم کر دی ہے۔ لہذا یہاں ہے کہ تم حیدرے کی بات کو کب تمہارے لئے مطلب مانتے ہو تو تم اللہ کے جیسے کیسے بن گئے؟  
 حقیقت یہ ہے کہ دوسرے ان لوگوں کی طرح تم بھی غصہ نہیں ہو۔ تم پر بھی اللہ کی طرح اللہ کا وہی ماحول لاگو ہو گا کہ وہ جس و  
 چاہے وہ حالت کر دے اور جس کو چاہے سزا دے۔ کیوں نہیں باؤ؟ اسوں کا مذہب کا اور جو کہ ان کے اندر رہا ہے ان کا ایک  
 ہے قدرت ہی کی ہے۔ حکمت الہی کی ہے۔ حکم الہی کا ہے۔

فرمایا جا رہا ہے کہ اے اہل کتاب یہ موقعِ غیبت ہے۔ یہ حری صریح ہے۔ لائقِ اذکار۔ حضرت یحییٰ کے بعد  
 تقریباً چھ سو سال سے کوئی ولی نہیں بھیجا گیا۔ دینی کا آواز تھا تو ریت اور انجیل اور زبور میں خجالات کے اسلئے اور جلی کی خیر  
 نامکمل عادی تھی۔ تمہارے پاس کوئی اللہ کا پیغام اسی حالت میں نہیں تھا۔ تم یہ بھلاہاراش سمجھتے تھے کہ ہم مجردوں میں تھے  
 ہم غمزدہ تھے۔ ہم محلات میں تھے۔ ہمیں کوئی روشنی دکھانے والا نہ تھا۔ ہمیں کوئی راہ اور بیت اور صراطِ مستقیم ماننے والا نہ تھا۔  
 نہ کوئی بشرق نہ دہریہ۔

تو میں جواب یہ جہاد کام نہ کرنا چاہتا تھا۔ اور رسول تمہارے پاس بشرق نہ رہیں کر۔ تمہارے اور وہ جنہیں ماننا چاہتے تھے ان کی تعلیم  
 سے یہ ہے۔ تم سب کو اللہ کی طرف لے جانا ہے۔ انہیں حساب کتاب ہو گا۔ وہیں ثواب و عذاب ہو گا۔ تو پھر راستہ آج ملے  
 کرلو۔ تم کہہ رہا ہو گے۔ جنت کی طرف یا دہریہ کی طرف؟ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے راستہ دکھانا اللہ تعالیٰ کا۔ دو اللہ چاہنے پاس  
 تمہارے ہیں اور طاقتیں رکھتا ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يُقَوْمُوا لِرُؤُسِهِمَ  
 اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآشَكَرَ  
 مَا أَنْعَمْتُ بِكُمْ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾ يَقَوْمُوا ادْخُلُوا الْأَرْضَ  
 الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِكُمْ  
 فَتَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴿١١﴾ قَالُوا يَمُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ  
 وَإِنَّا لَنَنذِرُكُم بِهَا حَتَّى تَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا  
 فَإِنَّا نَدْخِلُونَا ﴿١٢﴾ قَالَ رَجُلَيْنِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ  
 عَلَيْهِمُونَ ؕ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾  
 قَالُوا يَمُوسَى إِنَّا لَنَنذِرُكُم بِهَا أَيْدَاءُ دَامُوا فِيهَا لَأَذَقْنَا  
 لَكُمْ ذِيقَ رَبِّكَ فَمَا يَكَذِّبُنَا لَمَّا هُمْ نَاظِرُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي  
 لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَإِنِّي فَاقِرٌ إِلَيْكَ وَبَيْنَ الْقَوْمِ  
 الْفَاسِقِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَإِنَّا لَنُحَرِّمَنَّ عَنْهُمْ الْبَيْتَ سَنَةً  
 يَتِيمُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿١٦﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰-۱۶

۱۰۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اپنے سر پر ہاتھ رکھو اور زمین پر چلو۔ اللہ نے تم پر انبیاء بھیج دیے اور تم کو ملوک بنا دیا اور تم پر نعمتیں بھیج دیں۔  
 ۱۱۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اپنی زمین پر چلو۔ اللہ نے تم کو اس زمین کا مالک بنا دیا اور تم پر نعمتیں بھیج دیں۔  
 ۱۲۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اس زمین پر نہ لو۔ اس میں لوگ ہیں جو تم پر ظالم ہیں۔  
 ۱۳۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اس زمین پر نہ لو۔ اس میں لوگ ہیں جو تم پر ظالم ہیں۔  
 ۱۴۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اس زمین پر نہ لو۔ اس میں لوگ ہیں جو تم پر ظالم ہیں۔  
 ۱۵۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اس زمین پر نہ لو۔ اس میں لوگ ہیں جو تم پر ظالم ہیں۔  
 ۱۶۔ کہہ رہے ہیں کہ تم لوگو! اس زمین پر نہ لو۔ اس میں لوگ ہیں جو تم پر ظالم ہیں۔



لَنْ نَدْخُلَ	ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے
خُصًى بِمَعْرُجُوا	جب تک وہ نہ اٹھیں
رَجُلَانِ	(رجل)۔ دوسرے۔ دو آدمی
يَخْتَفُونَ	دو خول رکھتے ہیں
أَنَّهُمِ اللَّذَّ	اللہ نے اللہ کیا تھا
أَلْبَابِ	دروازہ
دَعَلْتُمُوهُ	تم داخل ہو گئے اس میں
غُلُوبًا	ظلم کرنے والے۔ غاصب آنے والے
أَبَدًا	ہمیشہ۔ کبھی بھی
ذَمْرًا	دہاڑی
إِذْ هَبْ	تو چلا
قَابِلًا	تم دونوں کو
هَٰنَا	اس جگہ
لَا أَمْلِكُ	میں، نہ کچھ کر سکتا ہوں
نَفْسِي	میری جان
أَجْنِي	میرا بھائی
أَفْرَقِي	جدا کر دو
بَيْنَا	ہمارے درمیان
قَوْمَ الْقَالِبِينَ	غافل قوم
مَعْرُومَةٍ	حرام کردہ کچھ
أَرْبَعِينَ	چالیس
سَنَةً	سال
يَنْهَوْنَ	روکھتے ہیں۔ گھومتے ہیں
لَا تَأْسَ	تو افسوس نہ کر





ہم۔ یہ سب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد میں فرمایا کہ اس کے طور پر یہ قوم پاپوں سے پاک ہو، میں شام و فلسطین میں رہ کر رہے گی۔ پھر وہی قوم جس میں جبرائیلؑ رہا، اس کی مادی پرستی، اس کی مادی زندگی ہے اسے بھی اس کی ذہنی پرستی سے نکال دیا۔ چنانچہ وہی قوم جو کج معاش تھے ان کے لئے دعا ہوئے لیکن راستہ میں اس کو جبرائیلؑ کی ہاتھ تھے جہاں سے ان کو روانہ ہونے تھے، شام، وہیں پہنچ گیا، اور اُن کی مرضی تھی۔ اس طرح اس نے پاپوں سے پاک ہو کر اس عرصہ میں فلسطین و شام کی ہر ایک جگہ پر گئے تھے جو مصر سے حضرت موسیٰ کے ساتھ آئے تھے۔ البتہ ان کی فتنہ خیزانہ عداوت تھی۔ جن پر وہیں کی حکومتی حاکم، اس دوران میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کے بعد حضرت جبرائیلؑ نے حضرت یسوعیٰؑ کو بلایا۔ ان کے بعد اس کی اسرائیلی کی جوانی اس نے حضرت یسوعیٰؑ کی سرکردگی میں شام و فلسطین میں گیا اور یہی اسرائیلی کی حکومت تھی۔ اور اس طرح انھوں نے دور دورہ ہوا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنِ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ  
 مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ  
 إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَىٰ يَدِكَ  
 لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ بِإِذْنِ اللَّهِ لَأَقْتُلَنَّكَ إِنِّي أَخَافُ  
 اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبْشُرَ أَبَا سَعْدٍ وَابْنُكَ  
 فَتَكُونَ مِنَ الصَّاحِبِينَ ۝ وَإِذْ لَكَ جُرْأُومٌ الظَّالِمِينَ ۝  
 فَطَوَعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْمَلَكُوتِ ۝  
 فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُؤْمِرُ  
 سَوْءَةَ لَخِيهِ قَالَ يُوتِلُنِي أَعْجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا  
 الْغُرَابِ فَأُوَارِثُ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۱۳

اور اے بنی عکک! ان لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں کا واقعہ صحیح طور پر چمک کر سنا، پہنچے  
جب ان دونوں نے (اللہ کے لئے) اندر پیش کی تو یک کی ذر قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہیں  
ہوئی تو اس نے کہا میں تجھے قتل کروں گا (جس کی ذر قبول ہوئی) اس نے کہا اللہ تو صرف انہی  
تغویٰ کی ذر قبول کیا کرتا ہے۔ ہاں اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل  
کرنے کے سے ہاتھ پرگزشتہ ہواں گا۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ جس کا ہوتا ہوں  
کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سہیے اور قوی روزِ قیامت ہے۔ درخالموں کی بجائے ہے۔  
اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر اس کو باراد کردیا اور اس نے قتل کرکے بڑھلا اور راست  
قصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اللہ نے ایک راہیجا جو زمین کرے لگا تاکہ اس کو  
دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیوں کر چھپائی جاتی ہے۔ اس نے کہا، اے اللہ میں کیا میں اس کو  
(حک کی عقل) کرہ بھائی کا اپنے بھائی کی لاش چھپاتا۔ ہر وہ بچھتا ہے والوں میں ہو گیا۔

تِلْكَ الْقُرْآنِ آیت نمبر ۳۱۳

قَتَلَ	قتل کر۔ چمک۔ سنا
بَنِي عَكْكَ	بنی عکک
بَنِي آدَمَ	آدم کے دو بیٹے
بِالْحَقِّ	حق کے ساتھ۔ حقیقی کے ساتھ
قَرَّبَا	دونوں نے قریب کیا۔ دونوں نے پیش کیا
قَرَّبَانِ	نہار۔ منت
تَقْبِلُ	قبول کرنا
لَمْ يُغْبَلْ	قبول نہ کیا گیا
اَتَقْبِلُ	میں ضرور قبول کروں گا
يَتَقْبِلُ	قبول کرتا ہے

تو لے کھو۔ پھیلا دیا	نَسَطَتْ
میری طرف	بِئْسَ
کھولے دھ۔ پھیلائے دلا	بَاسِطًا
میں اڑتا ہوں۔ میں خوف رکھتا ہوں	اَضْحَاقًا
تو حاصل کرے	تَهْوَةً
میرا گناہ	بِئْسَ
جہم والے	اَضْحَابُ النَّارِ
بدلہ	خِزَاةً
(ظکوینغ)۔ برے کام تو اچھا کر کے دکھانا۔ اس نے رغبت دلائی	طَرَعَتْ
ہو گیا	اَضْحَاحَ
بھیجا	بَعَثَ
کو	عُرَاثًا
کھودنا ہے۔ کر دیتا ہے	يَنْحُتْ
تا کر وہ دکھائے	يُثِيرِي
دھ پھیلاتا ہے	لُؤْلُؤِي
لاش	سُرُوفًا
اسے کاش کہ وہ اپنے افسوس	بِئْسَ
میں ہے اس ہو گیا۔ عاجز ہو گیا	عَذْرَتٌ
میں چھپا دوں	اُزَارِي
شرمندہ ہونے والے۔ مجھتانے والے	اَلْاُجَابِيْنِ

تشریح آیت نمبر ۳۱۳

قرآن جب کسی واقعہ کو بیان کرتا ہے تو سامنے کے لفظ کے لئے کسی جگہ صحت کے لئے یا حاصل دے کر بات



مِنْ جَلِّ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ  
نَفْسًا يَفْعِلْ غَيْرَ نَفْسٍ أَوْ فَسَدَ فِي الْأَرْضِ فَكَانَ قَتْلُ  
النَّاسِ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَ مِثْلَ مَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا  
وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولُنَا بِالْبَيِّنَاتِ لَعَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ  
بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَعْنَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ ثُمَّ جَاءَ الَّذِينَ  
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ  
يُقْتَلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ قُرُونًا  
خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ جَزَاؤُا فِي  
الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ  
الْأَبْصَارُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُقَدَّرُوا عَلَيْهِمْ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
خَفِيفٌ رَحِيمٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۳-۳۴

کی جگہ ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرمان لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو کسی انسان کی جان کے بدلے  
مرد یا عورت یا بچہ یا جانور کے بغیر قتل کر دے گا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر  
دیا۔ اور جس نے ایک جان بچائی اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی  
اور ہمارے دھرم کے اس سلسلے میں کئی جہادیں سے گزرا چکے ہیں۔ اس کے باوجود  
بہت سے لوگ زمین میں ظلم و زیادتی کرنے والے تھے۔ یہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے  
ساتھ لڑتے ہیں اور دنیا میں فساد پھیلانے کی عمارتوں میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل  
کے جائزہ دہنی پھانسی پر لٹکا دیئے جائیں یا اس کے ساتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا

ہوا میں کروئے پا میں۔ پر ملاں نے جے دہا میں مت رسولی اور آخرت میں امن کے لئے بہت  
بڑا مذاب ہے۔ مگر ہاں وہ دوسرے جو اس سے پہلے کہ تہاں پہ کا پڑا دتو پہ کر میں (اور اسوئی حکومت  
کی طاعت قبول کر میں) کا تو ہاں لو کہ نہ خالی بہت غصے والی بہت مہرماں ہے۔

نکات القرآن آیہ ۳۲-۳۳

ہیں احسن دلک	کی جیت
کُتِبَ	سے لکھا دیا۔ اس کرو
کَاتَمَ	گویا کہ وہ سہیا۔ دو
مُسْرِفُونَ	جہ سے آگ بڑھ جانے والے
يُخَاجِرُونَ	(مخارجہ) والا سے ہیں۔ تڑا سے ہیں
سُعُونَ	اور دوڑتے ہیں۔ دو کوشش کرتے ہیں
اِنْ يَفْتَنُوا	یہ دو قتل کئے جائیں
يُضِلُّوْهُ	وہ دیکھ جائیں۔ پھر کی پر تہہ حدیث سے ہیں
تَضَلُّعٌ	کات دیکھ جائیں
يَنْفَرُوْا	گالہ دیکھ گئے۔ نکال دیکھ جائیں
خَوْفٌ	رسول کی ذلت۔ شرمندگی
تَأْتُوا	تو کر لیں
اِنْ تَقْدِرُوا	پہ کہ تم کا پڑاؤ
اعْلَمُوْا	حال ہو۔ خبر دار ہو

تشریح: آیہ نمبر ۳۲ تا ۳۳

مدنی نو ایمان میں قتل سے ادنیٰ جوار ہیں۔ (۱) اللہ سے قاتل کا تقویٰ اس میں یہ نہ پڑے کہ قاتل عدالت کے قمر سے  
متعدہ چھوڑا ہو بلکہ وہ خالی کرا۔ لاہری نو۔ عدالتی امور کے گزارہ پڑنا ہو۔ (۲) اللہ سے ملک میں ختم نہ رہے اس لئے ایمان سے





يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا  
الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾

ترجمہ: آیت نمبر 35

اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ لے لیں اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو  
تاکہ تم نفع پاؤ۔

مفہوم القرآن آیت نمبر 35

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	تم جانتے ہو
الْوَسِيلَةَ	وسیلہ، نزدیکی (وسیلہ جنت کا ایک مقام بھی ہے)
وَجَاهِدُوا	تم جہاد کرو، کوشش کرو

تفسیر آیت نمبر 35

ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اللہ سے اور اس کے رسولؐ کو دیکھو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ دو چیزیں ہیں جن سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پہلی جہاد ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دوسری جہاد ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہاں پہلی جہاد سے مراد ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ دوسری جہاد سے مراد ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہاں پہلی جہاد سے مراد ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ دوسری جہاد سے مراد ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

یہی تفسیر ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی تفسیر ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی تفسیر ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی تفسیر ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہی تفسیر ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔



تشریح: آیت نمبر ۳۶ تا ۳۷

جرام و نکرہ ہے اور تو نہیں کرتا۔ جو امر میں وہیں نکرہ بنا ہے۔ وہی نہ مستحق نہیں ماننا کہ وہ کیوں نکرہ بناتا ہے تاکہ مال پر نہ غرور کرے۔ مگر یہ مال اس کے لئے کئے در کا۔ نہ وہ کامل خود ہی پوری ہو سکتا ہے۔ نہ وہ کامل پھر بھی کوئی اور اس کو مل سکتا ہے۔ یہ ساری کمال حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اور اگر مال، دھن کی کماؤ سمیت کے بعد ہے کماؤ کسی نامر ماننے والے کماؤ کی طرح کماؤ کر لیا کہ تمام دنیا مست کر اس کی جیب میں گئی۔ اور پھر اسی شدہ مال دھن بھی تنہا نہ ہو۔ یہ مال دھن سمیت کے اس پر پہنچ سکا تو قیامت کے دن چنے، نلک کے غراب سے اسے کوئی جھڑنے سے گا۔ وہ شخص تو پُر پُر کر پریشان ہو گا۔ کہ کسی طرح یہ مال اس کے ہاں دے کر اپنی ہون پھر اسے کر کے گھڑ آگ میں کے پادوں طرف پئی ہوئی ہو گی۔ یہاں گئے کا کوئی چہرہ اور دلاؤ نہ ہو گا۔ اور یہ غراب اسے مشکل اور سخت پیشہ دیا ہے۔

”کے جرم اور سرائی چند نصیحتات ہی میں ملاحظہ فرمائیے۔“

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا

أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
حَكِيمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ  
مُتَوَّبٌ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ  
مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ  
يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰

مرد چوری کرے یا عورت۔ دونوں کے ہاتھ (کٹے جاتے) تاکہ زوال۔ یہ ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمال کی سزا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مثال ہجرت ہے۔ وہ اللہ بڑی قوت والا اور بڑی نصیحت والا ہے۔

پھر جس نے قصور کر کے توبہ کرو اور اصلاح دے کر توبہ قبول کرے وہ اللہ

بے حد مغفرت کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے  
کیا تمہیں نہیں معلوم کہ آسمانوں میں کتنا ایک صوفی اللہ ہے؟ جس کو پناہ ہے۔  
اور جس کو پناہ ہے معاف کر دے۔ وہ سچے بزرگ رحمت رکھے۔

ملکات القرآن آیت نمبر ۲۸ تا ۴۴

پہنچائی گئے الامرد	سُتَارِقِ
چھوٹی کمرے والی عورت	سُتْرِقَةُ
کون سا	اَلطُّغْرَا
امور سے کیا	کَسْبَا
مزاں ٹہرتے	بِکَا لَا
صد آ کر لی	اَصْلَح

تشریح: آیہ میں کلمہ "مَنْ" لکھا ہے۔

[illegible]

## يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ لَا

يَحْزَنْكَ الَّذِينَ يُسَابِعُونَ فِي الْكَفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا  
 آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ  
 هَادُوا سَمِعُوا لِلْكَذِبِ سَمْعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ  
 يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ مَوَاضِعِهِمْ يَقُولُونَ  
 إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا  
 وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا  
 أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ فَتَقُولُوا لَهُمْ  
 فِي السُّنَنِ آخِرَى وَأُولَئِكَ فِي الْأَجَرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
 سَمِعُوا لِلْكَذِبِ أَكْثُونَ لِلسُّبْحَةِ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ  
 بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ  
 شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ  
 الْمُقْسِطِينَ ۝ وَكَيْفَ يُحْكُمُوكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ  
 فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ  
 بِالْمُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۳۳

(اے رسول ﷺ) وہ لوگ جو کلمہ بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ان کی یہ جدوجہد آپ کو  
 فائدہ دے سکے گی نہ تو ان میں سے ہیں جو موت سے تو کہتے ہیں کہ 'ہم ایمان لائے'۔  
 حالانکہ انہوں نے دل سے یہی قول نہیں کیا کسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو یہودی بن گئے ہیں۔  
 یہ جھوٹ کے لئے کان لگا کر سنتے ہیں (پاسوی کرتے ہیں) اور وہ لوگ جو آپ کے پاس نہیں  
 آئے یہ ان کے لئے بھی مایوسی کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی جگہ سے بدل دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں  
 اگر تمہیں حکم ملے (جو تمہاری خواہش کے مطابق ہے تو) تمہارا لہذا اور اگر حکم نہ ملے تو پیچھے ہٹنا۔  
 (یہ بات یہ ہے کہ) انہیں اللہ ہی گری میں والی ہے تو اس کے لئے کسی کا اللہ پر کوئی روئیںس ٹال  
 سکتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جس کے دلوں کو پاک کرنا اللہ کو منظور نہیں۔ ان کے لئے وہاں بھی رسولی  
 ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ اور جھوٹ بولنے کے لئے مایوسی رہتے ہیں اور حرام  
 روزی کھاتے ہیں۔ پھر بھی اگر وہ آپ کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو آپ (کو اختیار دے  
 کہ) اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ ان کو نظر حاد کر دیجئے (ٹال دیجئے)۔ اگر آپ اس سے منہ  
 پھیرتے ہیں تو وہ آپ کا کچھ باز نہ کھیں گے۔ اور اگر وہ آپ فیصلہ کریں تو انہوں نے ساتھ فیصلہ  
 کریں۔ ہاں اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو مصداق کرتے ہیں۔

اگر یہ آپ کو کسی طرح فیصلہ کرنے والا ہے ہے ہیں جب کہ ان کے پاس نوریت موجود ہے  
 جس میں نہ کا حکم موجود ہے جس سے دوسرے صوبہ صوبہ کر چکے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو یہیں نہیں  
 رہتے ہیں۔

نکات القرآن ۳۳

لَا يَنْفَعُونَ	اور پیچیدہ نہ کر دیں۔ ٹکس نہ دیں
بَسَارِئُ	(مساوہ)۔ دہرا دے ہیں
أَلْوَا	(طو)۔ منہ

لَمْ تَوْبُوا	ایمان نہیں لائے
هَافُوا	جو یہودی بن گئے
ضَعُفُونَ	بہت قیادہ منٹنے والے۔ پاسی کرنے والے
لَمْ يَأْتُواكَ	وہ تھکے تھکے پہنچے
أَوْفَيْسُمُ	تم دیے گئے
عُلُوا	پکڑ لو۔ لے لو
لَمْ تَوْتُوا	توہیں نہ دیے گئے
اِخْلُوا	بچتے رہو
لَنْ تَمْلِكَ	تو ہرگز مالک نہ ہوگا۔ تیرے ہاں میں نہ ہوگا
أَنْ يُظْهَرَ	یہ کہ وہ پاک کئے جائیں
أَكْفُونَ	بہت کھانے والے

تحریر: آیت نمبر ۱۰۳ سورہ

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولی حضرت محمد ﷺ کو ارشاد آپ کے جاں نثار صحابہ کرام کو تسلی دے کر فرمایا ہے کہ میں منافقین اور کفار کا ملک کے گرنے کو نے میں دنیا کے دیکھ رہے ہوں۔ یہ کہہ کر ان لوگوں کو بچے دھرتے سے بھگانے کیسے طرح طرح کی اٹھ رہے ہیں پھیلانے اور ان کی یہ بھاگ دوڑ دیکھیں آپ کہاں غلط فہمی میں نہ ڈال دے کہ ان کفار کو دنیا کی بڑی ترستی نہ ملے گا۔ وہ خوب چال چل رہے ہیں، بہت موشن و سلام دیاں کے بچے اصول اور نبی کریم ﷺ کی دست دے کر رہ جاتے گی۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ کفار وہ ہیں کہ ان کے دس ایمان کے بہ ہوسے ہوتی ہیں۔ ایمان ان کے عقل سے پیچھے نہیں رہا ہے اس لئے ان کفار کے منہ سے میں مل جائیں میں سر بخندہ ہیں گے۔ کفار کی یہ بھاگ دوڑ ان کے کسی کام نہ آئے گی۔

(۱) یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا سے جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ایمان کی کچھ باتوں سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کی ساری بھگ دوڑ دنیا کے لئے نہیں ہے۔

(۲) - جھوٹ اور دھڑلہ پھیلانے کے لئے یہی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی مجلسوں میں شرکت کر کے ایک ایک بات کو جوڑے، غور سے سنے ہیں جس کا مقصد کہ ان کے لئے جو لہر لگائی گئی ہو

بلکہ تمام کے دشمنوں کو خوش کرنا اور ان کی بددعاؤں کو مٹا دینا ہے

(۳) - ان کا کام یہ ہے کہ ایک عید کی جی بات کو بھی عیداً تک دے دیتے ہیں کہ بات حق ہے بلکہ ضرور ہوتی ہے۔ جو بات اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں لرائی کی ہو، جو سے غور کرنا اور اس کے رسول کی طرف منسوب کرنا چاہیے

(۴) - اپنے سامنے والوں اور ساتھیوں کو سمجھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (ﷻ) اور ان کے جہاں غار مبارکہ کے تمام جہاں اور تمام جہاں کے عقیدے، دین اور عقائد اور عقائد کے خلاف ہوں تو ان کو ہرگز تسلیم نہ کرنا چاہیے بلکہ ان کا صاف انکار کرنا چاہیے اور ان سے بچنا چاہیے۔ اپنے عقائد کو اپنی بات اور اس کو لے کر یہ میں کوئی حرج نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ گمراہ ہیں ان کے عقوبت بھی بھی پاک و صاف ہے۔ ہرگز اللہ کو کیا پڑتی ہے کہ وہ ان کے دلوں کو پاک و صاف کر دے اور حق کے نادرہ راست ہے۔ کہ ان لوگوں کا ایمان یہ ہے کہ ان کو دوسرے میں بھی رسولی اور تعصب ہوگی اور آخرت میں تو ایک بہت بڑا عذاب ان کا منتظر ہے۔

(۵) - لہذا کہ یہ لوگ جھوٹ کے عقائد ہیں وہ "موزق خوام" ان کا حراج بن چکا ہے۔ اور جب کسی شخص کو قوم کا مزق ہو جاتا ہے اور "موزق طلال" بنا کر پسند نہیں آتا تو کیا قوم اس کی بدگوشی سے دور ہو جاتی ہے اور ان کے دلوں میں ہاتھ نہ لگاتی ہے

(۶) - اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں سے لڑایا کہ ان کا مزاج اور کردار اپنی جگہ ہے مگر وہ لوگ آپ کے پاس جہاں، جہاں کیلئے آئے آپ اپنی پہچان کرنا اور ان کو اللہ کی وحی کرتے ہوئے ان کے درمیان جہاں و انصاف کے تمام حق و سچ کو چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں خود راہ انصاف کرے گا اپنی سب سے بڑی اور سچی بات ہے۔

(۷) - اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ان کو تو بت بھی ایک عظیم تر بات عطا کی تھی مگر یہ چاہتے تو آپ سے انصاف طلب کر کے کہ ہم نے اپنی کتاب ہی سے روشنی حاصل کرتے ہیں لیکن عالم یہ ہے کہ ان کا اپنی کتاب پر نشیونما نہیں ہے۔ اگر ان کو اپنی کتاب پر نشیونما ہو جاتا تو اس طرح ہاں کتاب سے سزا میرے ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ  
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا



الْمُزَيِّنُونَ وَالْأَخْبَارُ بِمَا اسْتُخْفِطُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ  
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَعْشَوُا النَّاسَ وَاتَّخِذُوا  
وَلَا تَتَّبِعُوا بِأَبْيَقِ شِمًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ⑤ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ  
فِيهَا أَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ  
بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ  
فِصَاصًا فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارٌ لَهُ ⑥ وَمَنْ  
لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ⑦  
وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ  
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَ  
مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً  
لِّلْمُتَّقِينَ ⑧ وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ  
لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ⑨

ترجمہ: آیت نمبر ۴۷ تا ۵۴

پہلے شک مہر سے تو ریت ماراں کی تھی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اکی کے روبرو  
جہاں و مہر جو اللہ کے فرس پروردگار ہیں وہی یہاں کے درمیاں جیسے کیا کرتے تھے اسی طرح وہاں  
وہاں کے درویش علم جو اللہ کی کتاب کے ساتھ گواہ ہے۔ مئے تھے۔ (اس کتاب کے مطابق نبی

کیا کرتے تھے؟ تم بھی لوگوں سے شذوذ اور مجھ سے علیٰ ذرہ میری آغوش کو غنیمت پر فروخت نہ کرو۔ وہ لوگ جو اللہ کے نازل کیے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ اگر ہیں۔ ہم نے اس توریت میں یہ فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، ناکہ کے بدلے ناکہ، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور غلوں میں برابری کا حکم ہے۔ پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہے۔ پھر جو شخص اللہ کے نازب کئے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے اور ہم نے ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو اس کی تصدیق کرنے والا بنا کر بھیجا جو توریت کے سامنے بھی۔ پھر ہم نے اس کو انجیل عطا کی جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ (اور وہ کتاب بھی) اس کی تصدیق کرنے والی تھی جو اس کے سامنے توریت موجود تھی جو ہدایت اور اہل تقویٰ کے لئے طبیعت تھی۔ پھر ہم نے ان کو (اپنے صانع کا) فیصلہ اس کے مطابق کرنا چاہئے تھا جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے۔ جو لوگ اللہ کی طرف سے اس سے ہوئے (قانون) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بیکار وہ لوگ ہیں جو اللہ کے نافرمان ہیں۔

حکمت القرآن سورہٴ النور ۲۴: ۲۵

لَا تَشْعُرُوا	تم نہ سمجھو۔
لَمْ يَنْعَلِكُمْ	فیصلہ نہ کیا
الْعَيْنِ	آنکھ
الْأَنفِ	ناک
الْأُذُنِ	کان
الْبُيُوتِ	دانت
الْجَوَاحِرِ	(جوہر، زخم)





وَأَنزَلْنَا لَكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ  
وَمُهَيِّئًا عَلَيْهِ قُلُوبَهُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ  
أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلِّ جَعَلْنَا مَنكُمُ شِرْعَةً وَ  
مِنْهَا جَاءَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ  
فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ  
بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَفْعَلُونَ ۝ وَأَن اتَّخَذْتُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ  
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحِدًا زُجْرًا نَّ يَفْعَلُوا عَنْ بَعْضِ مَا  
أَنزَلَ اللَّهُ لِيَكُ فَإِن تَوَلَّوْا فَاغْلُظْ أَعْمَارُكُم بِمَا يَصِفُهُمْ  
بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِن كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ اتَّخَذُوا  
الْبَاهِلِيَّةَ يَتَّبِعُونَ وَمِنَ الْخَسِرِ مِنَ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَ الْقَوْمَ يَعْتَصِفُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۵۰ تا ۵۴

اے نبی ﷺ! ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے جو ہر امر حق ہے۔ اور کھیل آسانی  
ساتھوں کی تدبیریں کرلی ہے۔ اور اس کی عافیت و گہان بھی ہے۔ اس نے آپ لوگوں کے درمیان  
فیصلہ و توہین کے مطابق کچھ حوالہ دے کر رکھے ہیں۔ اور لوگوں کی نفسانی خواہشات پر حق کا  
سیدھا رستہ چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جب کہ آپ کے پاس حق آچکا ہے۔  
ہم نے ہر ایک امت کو ایک شریعت اور ایک راہ عمل پیش کیا ہے۔ مگر اللہ چاہتا تو ہم سب کو  
ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس نے جو کچھ نازل کیا ہے اس میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے۔ ہدایت  
نیکوں کی طرف اور دوزخ و نیرنگی کے واسطے۔ پھر وہ بتا دے گا کہ تم کون  
ہاتوں میں حلف رکھو اور پلٹے ہو۔



اَنْ يُعْبِرُوهُمْ	پھر کہہ جان کو پہنچائے
الْجَاهِلِيَّةَ	اور اپنی۔ جہالت۔ اور جہالت
يَتَخَوْنَ	وہ تلاش کرتے ہیں
اَوْحَسْ	زیادہ بھر
يُؤْفِقُوْنَ	یقین رکھتے ہیں۔ وہ یقین کرتے ہیں

## تشریح آیت نمبر ۳۹، ۴۰

اسلامی قوانین کے متعلق فرمایا جا رہا تھا۔ کجلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے تاکید و تاکید کہا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے قوانین کے مقابلے میں اپنے قوانین مانیں اور وہ لوگ جو میراث کے قوانین کے چلانے میں آ کر ان کو جائی و دکان میں، ظالم ہیں اور جانتے ہیں۔

ان کا یہ فعل یقین میں رکھتا ہے کہ ان کا ایمان اللہ پر ایسا ہے کہ ان کے مانے ہوئے قوانین پر نہیں ہے۔ (نمود بانہ)

(۱) اللہ کے قوانین کو ناقص سمجھتے ہیں اور انہماک کے مانے ہوئے قوانین کو بہتر۔

(۲) دوسرے دوسرے کے لاکھ لاکھ نہیں دیکھتے۔ انہماک کی عداوت زیادہ مزید ہیں خود ہی تو ہی۔ جانتی با اذی

ہیں

(۳) جو تمام کو روکنا نہیں چاہتے بلکہ جو ان کے دوسرے کے دیکھنا چاہتے ہیں۔

جہاں کئی غیر مسلم کی قوانین نافذ ہیں خواہ یہ مسیحی یا کہ دھرم میں یا خود مغرب میں یا خود مشرق میں وہاں جہاں کجلی رہے ہیں یا کہ مسیحی یا کہ دھرم، دین یا جماعت کی طرف تھری کر کے ظلم کر رہی ہے۔ یہ لوگ دشت دے کر انصاف حریہ رہے ہیں۔ عرب لوگ کر رہے اور ان کو دیکھنا ان کی سزاؤں میں یہ طریقہ رہا ہے جہاں

یہاں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ تمام قبیلے قرآن کے مطابق سمجھتے۔ جو انہماک اور انصاف اور انجیل میں وہی کی قسم ان میں جو مستقل اللہ رکھتے، جماعہ الاصول تھے وہ سب قرآن میں محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ اب قرآن کا یہ لفظ اور انجیل کا بھی یہ لفظ ہے۔ کیونکہ قرآن تو میراث اور انجیل کی تصدیق کر رہا ہے۔ جیسا کہ مانی کتابیں مافوق ہوں ہیں ان سب کا ایک ہی مصنف ہے، اس میں ایک ہی تعلیم ہے، ایک ہی میزان و پیمان ہے۔ فرق اگر ہے تو وہ رشتہ کا اور چہ تعلیمات کا۔ ہر کتاب اپنے۔ ہے اور اور اپنی ہی قوم کیلئے آئی۔ لیکن قرآن مجید نہ صرف جامع ہے بلکہ اللہ کی آخری کتاب ہے۔ قرآن میں تمام ضروریات، سب سے بڑی ہیں اور یہ قسمت تک تمام زبان و مکان کے لئے یکساں نازل ہوا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا کہ۔ یہی اللہ کا راستہ چھوڑ کر لوگوں کی لسانی خود ساختہ کے پیچھے مصافحہ متکی کو نہ کرو۔ سمجھتے۔

شاہ جہانگ - سوالی انداز میں کہ جسے تمام مشرعوں اور قاضیوں کا درجہ ایک ہے، ہر انکی کتاب نے ہر گنجل کتاب کو نقد و تحقیر کی سے و مہارت کی صورتوں میں حرر و حل کی فہرستوں کی اور قاضی و معاشرتی معاملات میں ہر فرق کیوں ہے؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ہر اس امکان کے قضا فیہ ایک تھے۔ (اور یہی جواب اس آیت میں پیدا ہوا ہے کہ تعجب، غاوس میں مختلف بابوں کا عقد ہے۔<sup>۲</sup> داتا گیارہویں نے غاوس کے لئے، واقعی جلد اصولوں کو چکے ہوئے کے ۲۴ کوئی شمار ہو سکا کے دوسرے انصاف کی ہر موجودہ ایک امر ہوتا ہے۔

فرمان کر کہ چاہتا تو کھٹ روئے نہ آتے کھٹ چاہے نہ آتے کھٹ کہاجا اور فرمائی کہ تم ہی کھٹ آئیں۔  
 سو تم ہی چہ نہ ہو کر آئے آئی محکمات سے لی جہا۔ یہ محکمات ہی آ رہا ہے۔

یہ خطاب اس کتاب کی مرس ہے جنہوں نے اس میں اور اس میں نہیں مرس تھا لیکن اس کے ذریعہ اور انہیں کے نام پر  
ہاں کتابیں لکھیں۔ اور ان سے یہ ہے کہ ان کی تالیف کردہ کتابوں کے مطابق لفظ مبارک ہے۔ انہیں انصاف سے  
اور صلہ ان سے اور ان کی تالیف کے مطابق یہ ہے کہ ان کی تالیف کردہ کتابوں کے مطابق لفظ مبارک ہے۔ انہیں انصاف سے  
یہ کتاب کی مرس ہے جنہوں نے اس میں اور اس میں نہیں مرس تھا لیکن اس کے ذریعہ اور انہیں کے نام پر  
ہاں کتابیں لکھیں۔ اور ان سے یہ ہے کہ ان کی تالیف کردہ کتابوں کے مطابق لفظ مبارک ہے۔ انہیں انصاف سے  
اور صلہ ان سے اور ان کی تالیف کے مطابق یہ ہے کہ ان کی تالیف کردہ کتابوں کے مطابق لفظ مبارک ہے۔ انہیں انصاف سے

۱۰۔ نبی کریم ﷺ کو بھی نصیحت کی گئی ہے اور آپ ﷺ کے واسطے ہے، ہاں امت کو قسم چارہم ہے کہ فتح کے نام پر کروا کر میں کے سوا کسی نبی کے جانسی۔ میں نے آپ کو فتح کی بات کرتے ہیں، آپ کو فتح کی دعا الٰہیہ۔ تحریر لوگ ہر کسی کو پائی۔ خدا مقرر ہے کہ جو نبی کے قول و فعل و انوار سے بچے گئے ہیں۔ خدا اس سے بے دلت درست ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ  
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَوَاقَهُ مِنْهُمْ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥٥

ترجمہ: آیت نمبر ۵۱

سے ایجاڑتا اور ایجاڑیوں اور خاندانی (جبرائیل) کو پناہ دیتا نہ دیتا۔ یہ سب آپ کے دوسرے کے ساتھ ہیں۔ مگر میرے جو شخص اکٹھے دوست بنائے گا اس کا شمار نہ ہو گا۔ میں نے شک اندہ خالوں کی قوم کو دیتا نہیں کرتا۔



لغات القرآن آیت نمبر ۱۰

لَا تَقْبَلُوا  
لَوْلِيَاءَهُ  
مَنْ يَتَوَلَّهُمْ

تم نہ سناؤ  
(ولی؟) دوست۔ بدکار۔ دل کا بھیدی  
جو ان سے دوستی کرے گا

تشریح: آیت نمبر ۱۰

یہ ابنِ دون کا ذکر ہے جب اسلام کے دشمن ابھی تک بڑی طاقتوں کے دھمکے اور بہت سے منافقین دونوں طرف ساز باز کر رہے تھے کہ دیکھیں شیخ و حکمت کا ادب کس کرات جھٹا ہے۔ بہت سے یہودی اور عیسائی ابنِ منافقوں کو جاسوسی کے لئے استعمال کر رہے تھے بھڑاپے "دوستوں" سے ملنے کے بہانے بلاشبہ اسلامی گھمب میں آچپا کر رہے تھے تاکہ روئے زمین۔

اس غم کے آ جانے سے اول تو مسلمان اور منافقین کے درمیان فرق معلوم ہو گیا کہ کون کون سوچتا ہے اور کون منافق دوسرے اسلامی گھمب کے اندر بددلیوں اور دھرم اندوں کا جھوٹا مشکل ہو گیا۔ دونوں کی مخالفت کڑی کر دی گئی سلام کا دوست (سواگت) اسلام کے دشمن کے حلق اور قلبی دوستی رکھتی نہیں سکتا۔ دونوں کے مقاصد و نیک انگاہ۔ دونوں کا طریقہ کار، انگاہ۔ لگ۔ دونوں کی اقدار اور پیمانے انگاہ۔ لگ۔ اگر قبائلی کا وقت "جائے تو دونوں ایک دوسرے پر کھوار طعنے لگے۔ ہمارا دینی گمراہی تھی۔

حقیقی دینی طور ظاہری دینی صاحبِ سلامت میں فرق ہے۔ صاحبِ سلامت اور ظاہری ملنے جلنے پر پابندی نہیں ہے بلکہ سفاقی اور معاشرتی لحاظ سے ضروری ہے۔ دھمکی اسلام سے ملنے جلنے کی اجازت صرف تم سے ہے۔ (۱) توہین اور سفاقی۔ غیر مسلم کی بھڑکی اعلان کا ہم سے جائز ہے۔ (۲) شیعہ، یعنی متحد اسلام کی تبلیغ ہو۔ (۳) معاشرتی ایک ہی گائی پیک سی شہر کا رہا ہے۔ بہت سے بددلی اور غیر مسائل مشترک ہو جاتے ہیں، مسئلہ پائی اختلافی جنگی اور سپرٹ وغیرہ۔

پابندی صاحبِ سلامت میں نہیں ہے بلکہ چچی اور چچی دوستی میں ہے۔ چونکہ یہودی اور عیسائی مانع و گھمب صلہ و صلہ کے گھمب سے برسرِ چکا ہے، اس لئے ان کا شعراک قب اور اشعراک عمل بھیمان پہلے سکتا ہے۔ گروہ دوست کے روپ میں آتے ہیں تو ان کا متحدہ منافقوں کو استعجاب کر رہا ہے۔ اعلام میں دوسری قوموں سے دروازہ دہلی کی تعلیم دیتا ہے لیکن اس بات کی جاہل نہیں دیتا کہ اس سے پہلے چھی حلق قائم کر لیا جائے کہ مسلمانوں کے گرد دینی راز بھی ان کے سامنے کھول کر رکھ دینے میں کوئی شرم محسوس نہ ہو

## قَتَرَى الدِّينَ فِي

قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَحْشَى أَنْ  
تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَخَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ لَوْ آمَرْنَا مِنْ عَدُوٍّ  
فَيُضِيقُوا عَلَيْنَا آمُرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ لِلَّذِينَ

ترجمہ آیت نمبر ۵۲

(اے نبی ﷺ) تب ملاحظہ کرے ہوں گے کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے،  
وہ مخالفین ہی کے دشمن بن جانا لگتے ہوئے ہیں۔ وہ تو صاف کہتے ہیں ہمیں ڈر لگتا ہے کہیں  
معیب کا دیرہ ہم پر ٹک نہ ہو جائے۔ مگر جب اللہ تمہیں (جنگ میں) واضح کامیابی بخشنے کا یا  
اپنی طرف سے کوئی اور خاص باعث دکھائے گا۔ تب یہ لوگ اس نفاق پر جو آپے دلوں میں  
چھپائے ہوئے ہیں بہت شرمندہ ہوں گے۔

لغات القرآن ۱۰۰ نمبر ۵۲

بہشتی	ہم ڈرتے ہیں۔ خوف رکھتے ہیں
أَنْ تُصِيبَنَا	یہ کہ ہمیں پہنچے
دَائِرَةٌ	(دور)۔ مہمیت۔ محسوس۔ پکڑ لگانا
خَسَى اللَّهُ	قریب ہے اللہ
يُضِيقُوا	دور نہ جائیں
أَسْرُوْنَا	انہوں نے چھپایا
مُذِيبِينَ	پھیلنے والے۔ شرمندہ

تشریح آیت نمبر ۵۲

جس وقت وہ آیت اتری جس میں مسلمانوں کو کفار سے عقل دوتی کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے، اس وقت





أَذَلَّةٌ	(دبیل)۔ جھکاؤں میں مڑنے والے
إِعْزَافٌ	(غیر ہوا)۔ عزت۔ بختی کرنا
يَخْأَهُذُونَ	وہ چھا کر رہ گئے
لَا يَحْأَلُونَ	وہ خوف نہ کر رہ گئے
لَوْ مَهْ	طعنہ دینا۔ طعنت کرنا
لَا لَمْ	طعنت کرنے والا۔ طعنہ دینے والا
فَضْلُ اللَّهِ	اللہ کا فضل و کرم

## تشریح آیت نمبر ۴۵

مناظرین کے عذاب مرتدین کا مسئلہ ہوں کیا گماتے اور مرتد کے حقانے میں کیا کلام جو لوگ کہے دنیویں  
صحت کے تحت حلقہ اسلام میں آگئے ہیں ان کے لئے تعمیری سنی قیام کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں یا سفاشی ہے  
رہنما۔ رعایا اور عوام اور اللہ کا پسند نہیں ہے۔ یہ چکر کھینچ کر اللہ کی صف میں نہیں ہے ہاں یہ اسلام سے نکل کر کفر میں چلے جانا  
نہی نہ اور اللہ کا جو عذاب ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا ہے۔

اس آیت میں اللہ نے مرتدین کو حیران کر دیا ہے کہ ان کے چلے جانے سے اسلام کا ہاتھ کھینچ کر لے گا اور چند اشخاص مرتد  
ہو جائیں یا ایک چوٹی جماعت ہی مرتد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اللہ کی جگہ پر اپنی فانی شکل اللہ کی ایک نئی جماعت  
اٹھائے گا جو اپنے حلقہ مسلمانوں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا راز کرے گی اور دشمنوں پر اپنی استیلا اور طاقت کا پورا مظاہرہ کرے گی  
دیکھانے کی۔ اور ضرورت پڑی تو تلوار کا حلقہ کرے سے بھی پیچھے رہے گی۔

اس لوگوں کی خاطر پہچان یہ ہوگی کہ کسی سے من مہین، اگر اسے توحید، یحییٰ و باہم کرنے کی کوشش کی، مگر یہ وہ نہ کریں  
گئے۔ ان کے اپنے کام سے باہم ہو گئے اور ان کی نہیں اور اللہ کے گام۔ یہ زمانے کا تاریخ کے کا۔ وہ حصول کائناتوں میں اللہ تعالیٰ کا  
کھولنے ہیں کہیں گے۔ ایک ایک انہیں پہچان بھی جائے گی کہ وہ اپنی ہی گئی ہے۔ وہ اب کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا اور اللہ تعالیٰ چاہے ہیں۔ قرآن کریم  
میں ایک جگہ ارشاد ہے۔ اے رسول جھٹکے کہہ دو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے جو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ تم پر ہی عطا کر دے۔ اسی کے نتیجے میں  
اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ سنت رسول جھٹکے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کریں گے اور ہر قسم کی بدعات سے پرہیز کریں گے۔ اس آیت  
میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس وقت ہوشیار کر دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ اسلام کا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی جگہ پر اپنی فانی شکل  
اللہ کی ایک نئی جماعت اٹھائے گا جو اپنے حلقہ مسلمانوں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا راز کرے گی اور دشمنوں پر اپنی استیلا اور طاقت کا پورا مظاہرہ کرے گی





إِذَا تَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا مَا هُمْ وَأَوْ لَعَبٌ ذَلِكَ  
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ  
مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ  
قَبْلُ وَأَنْ أَكْثَرَكُمْ فَسِيقُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ أَنْتُمْ بِمُتَّقِينَ ذَلِكَ  
مُتَّوْبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ  
مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ أُولَئِكَ نَسُخُ  
مَكَانَهُمْ وَأَصْلَهُمْ عَنْ سَوَاءٍ لَسِيلٍ ﴿٥٢﴾ وَرَدَّ جَاءَكُمْ قَالُوا  
آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٥٣﴾ وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ  
فِي الْإِسْخَارِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْثُهُمْ الشَّعْتَةُ لَيْسَ مَا  
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

ترجمہ آیت نمبر ۵۴

— یہاں دلوں کا ہم سے اور ان کی کتاب میں سے خوف سے پستے ہیں۔ وہ تہرہ سے  
دین کو ان فیصلہ سے کہ میں ان کو اپنا دوست مٹا دوں۔ رقم میں دلوں سے ہوتے ہیں۔  
جب تم نے لئے پکارتے، وہ تو لوگ اس کا خاف اڑنے میں ہر تھیلہ پتے ہیں۔ ایک  
وکتیں اس لئے ترستے ہیں۔ وہ اس کو نہیں ہیں۔ اہل کتاب۔ کہ جیسے تم ہم کو دوسرے یوں  
تہرہ سے ہوتا ہے کہ تم ہم پر جو دلوں سے ہمارے ہی منکھ پر ہمارے کہ در جو دلوں  
سے پہلے مال پر چکانے اس پر ایمان سے ہے ہیں۔ مگر وہ لوگوں میں سے کہ ہم ہر تہرہ سے



نارمان ہیں۔

اے نبی ﷺ آپ کہہ دیجئے کیا میں بتاؤں وہ کون ہے جس کا دوسرا اللہ کے پاس راستوں کے نہام سے مگی بدتر ہے؟ وہ جس پر اللہ نے لعنت کی جس پر اس کا غیص و غضب ٹوٹا۔ جن میں سے خود اور سارا سامنے گئے۔ خوشی ظن علی کے بندے بنے رہے۔ اس کا مقام زیادہ ہے چونکہ وہ گنج راستے سے بہت دور اور ہر در میں بھٹک رہے ہیں۔

جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لائے تھے پھر لیکن آتے ہوئے وہ جیسے عت کا فرستے جاتے ہوئے مگی نے ہی سخت کا لڑ رہے۔ اور اللہ جاسا سے جو کچھ یہ لوگ دوسری میں چھپائے ہوئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان میں کثرت سے لوگ مٹا اور ظلم کے کاموں میں خوب بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور مٹا رہے ہیں یہ لوگ کتنی بڑی دکھات کرتے پھر رہے ہیں۔

لغات القرآن آیت نمبر ۳۳۵

لَا تَتَّخِذُوا	تم نہ سناؤ
هَرُونَ	ہذا کی
لَبَّ	کھیل کود۔ تماشہ
مَدَانِيْمٌ	تمہارے آوازوں۔ مدہوی
تَقْتُمُوْنَ	تم بچاؤ لیتے ہو۔ بدل لیتے ہو
يَسُوْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ	اس سے بچا
مَنْوٰنَہ	(ثواب) جو بدل
لَعْن	اس نے لعنت کی
غَضِبَ عَلَيْهِ	وہ اس پر غصہ ہو
الْقِرْدَةُ	سور
الْمَخْدَرُ	(خواری) سور۔ پارک
عَبْد	اس نے عبادت کی۔ بندگی

الطاعون	شیطان - شیطان قوتیں
مکنا	نکانہ
نصل	زیادہ گمراہ
خوجوا	وہ لکے
بگٹمون	وہ چھپتے ہیں

### تشریح: آیت نمبر ۶۲۵

اس نیک یہ جادوچ رہا تھا کہ مسلمانوں کو حقیقی دینی کرنی پہنچائی سے اور کیوں۔ اس بات جمعیہ بتا دیا ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی دینی کن سے نہیں کرنی ہے اور کیوں۔ مومن کے ایمان کا ستھان یہی ہے کہ وہ اللہ کا قرب و محبت سے بھی اس کے دکا ہو کر پیدا سے بارہ بھلائے۔

چنانچہ اس کا حکم سے کہیں دیکھیں وہ ہرگز حقیقی دین نہ بنا کر جاسکتی ہیں یعنی وہ یوں کا شعور نہیں رکھتے۔ جو نہ رہی ان الہیہ ماز کا قہی نہ مل کر رہتے ہیں یہی حقیقی دین ہے۔ یہ لوگ دیا۔ اور یہی دینی مصداق اور دوسرے کفار ہیں۔

فریاد اس کی حقیقت ان کو موارہ کی وجہ سے ہے۔ ایک طرف وہ منافق ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی ہر کتاب کو کہتے ہیں۔ تو یہ نہ تو وہ انجیل اور قرآن کریم، دوسری طرف وہ منافقین اور کفار ہیں جو کسی کتاب کو لکھ نہ ہی نہیں دیتے۔ ان میں سے کتاب بھی شامل ہیں جنہوں نے عربیہ کر کے تو یہی اور انجیل کا طبع کا زور ہے۔ ان سے جو چھپے لوں کی طاعت کتر ہے؟ ابھی پچھل کتاب میں اس میں اور مجاہدین کی پہچان بتائی گئی ہے۔

فرمایا اس کی حقیقت ان سے جو چھپے کر گیا وہ شک بہتر ہیں وہ منافقین جو یہود و مسلمان اور سب کو دیکھ گئے تھے۔ وہ بہتر ہیں جو اللہ دوسروں کی طاعت کرتے ہیں اور وہی دین اور دین کا مراد اور کفار کا ہے۔ انصاف سے نہ دیکھو بہتر ہیں ان کی پراہ سے امت کی جن پر ان کا حسیہ ہونا جو حقیقی کی طاعت کرتے ہیں اور جن کا حکم کا دوزخ سے؟

قرآن سے یہ سب پہنچائی کی یک، اہم تکنیک عیش کی ہے۔ اہل کتاب اور کفار و مشرکین اور منافقین پر یہ روایت نصیب کرنے سے گرج کیا ہے کہ اس سے ضد و کلام نہ ہو سکتی ہے۔ اور جن کا حکم کی ہو سکتا ہے۔ اس کی جگہ پہنچا اور دینت سوار کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جو یہ دوزخ ہے۔

آگے کفار اور منافقین کی خاص خاص حالتیں بتائی گئی ہیں یعنی وہ ایمان کے بارے میں محبت برتتے ہیں مگر انہیں

کے کاموں میں حبِ حق، حق اور انصاف کا کام کرتے ہیں۔ پھر قرامتِ آدمی پر لانے پڑتے ہیں۔ مومنین کو جہاد ہے کہ ہرگز ان سے  
 حقیقی روایت نہ کریں۔

لَوْلَا يَتَنَّهُمُ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَالأَخْبَارَ عَنْ قَوْلِهِمُ  
الإِثْمَ وَالْأَكْبَارُ الشَّعْتُ لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٥﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۴۳

آخر میں ان کے اظہار اور اعلیٰ علم انہیں کتابوں کی بات کہنے سے اور حرام ہل کھانے سے ہمیں روکتے؟ کتاب جاہ کن ہے جو کچھ لوگ نہ سمجھتے ہیں

الطاح المرقان آیت مبر ۶۳

کیوں نہ ہو؟  
اسلام نے منع کیا  
بڑے بڑے علماء

"محصنون" کا۔ میں خواہ مخواہ مجھے بندھے ہوئے ہے تو تمہیں بندھے ہوئے رکھے گا۔ میں جو تمہیں کئی نہیں دیکھتا  
 بدعات سکھاتا رہے۔ یہ یہودیوں نے یہودیوں کے حکام کی طرف سے یہودیوں کو یہودیوں کی ۔۔۔ صرف یہودیوں پر جو یہودی تھے  
 یہودیوں کو یہودیوں کے حکام کی طرف سے یہودیوں کو یہودیوں کی ۔۔۔ صرف یہودیوں پر جو یہودی تھے۔

اسی طرح یہودیوں کے حکام کی طرف سے یہودیوں کو یہودیوں کی ۔۔۔ صرف یہودیوں پر جو یہودی تھے۔  
 یہودیوں کے حکام کی طرف سے یہودیوں کو یہودیوں کی ۔۔۔ صرف یہودیوں پر جو یہودی تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا  
 قَالُوا بَلْ يَدُهُ مَبْسُوطَةٌ يُسَبِّحُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلِيُذِيقَنَ كَيْدَهُمْ  
 وَمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ فَتَنًا وَتَكْفُورًا وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمْ  
 الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا  
 لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ  
 لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ كَانُوا اتَّقُوا اللَّهَ لَأَنزَلْنَا  
 عَنْهُمْ سَيْآتِهِمْ وَلَآدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ الْجَنَّةِ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا  
 التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنزَلْنَا إِلَيْهِمْ مِنَ الذِّكْرِ لَآتَيْنَاهُم مِّنْهُ  
 فَوْقَهُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِّنْهُم مَّنْ آمَنَ مَقْتَصِدَةً ۝ وَلَكثِيرٌ  
 مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۶۰-۶۷

یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کی ہاتھ بندھے ہوئے ہیں (اللہ نے فرمایا کہ) یہودی کے ہاتھ

بدرجے ہوئے ہیں۔ اس پر نصرت کی گئی ہے جو کچھ کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے تودونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اس کلام اسی کو، کچھ کہہ کر جو آپ پر اڑاں کیا گیا ہے، اکثر لوگوں کا کھرا دار نہ ہو سکتا چار ہا ہے۔ ہم نے ان کے عوار قیامت تک کے لئے بائیں ہاتھ کی لاد نہیں ڈال دیا ہے۔ جب بھی یہ لوگ ٹٹلی ٹھکڑے کی۔ گ بڑھاتے ہیں۔ اللہ اسے ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ملک میں فساد پھیلانے کے لئے کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اور اگر اہل کتاب انہیں سے آتے ہو تو قرآنی اقتدار رکھتے تو ہم ان کے لئے جہنم اعمال سے ملنا کے گناہ نکال دیتے، ان کو جنتوں میں بری جنتوں میں داخل کر دیتے۔ اور اگر وہ توریث نہیں اور دوسری کتابیں جو ان کے دہ کی طرف سے بھیجی گئی ہیں ان کی پوری پابندی کرتے تو سر کے اوپر سے بھی لود پاؤں کے نیچے سے بھی بہت بڑی ماحول کرتے۔ اگر چہ کچھ ٹوٹا ان میں سیدھی لود درمیان تمام ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت پر سے کاموں میں لگی ہوئی ہے۔

### ملات القرآن آیت نمبر ۶۴-۶۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اللہ کا ہاتھ
مَنْعَزَلَةٌ	(غل)۔ بد کیا گیا ہے۔ باوجود اپنے گئے
عَلَّتْ	بند کر دیئے (چائیں گے)۔
مَنْعَزَلَةٌ	کھلے ہوئے ہیں
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اور خرچ کرتا ہے
مَنْعَزَلَةٌ	اور ضرور بڑھائے گا
طُعْيَانٌ	سرکشی۔ بکھر۔ بڑا کی
الْقَلْبِ	ہم نے قواں یا
الْقَلْبِ	(بھڑ)۔ کہنے
اَوْ قَلْبًا	انہوں نے بڑھایا





ترجمہ: آیت نمبر ۶۷-۶۸

رسول ﷺ! جو کہ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے، اے لوگوں! تم پہنچا دیجئے۔ (اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو) فرشتہ رسات میں کھائی ہوگی۔ اللہ آپ کو لوگوں سے (شتموں) سے محفوظ رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کی قوم کو جہنم میں دے گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے مالِ کتاب! تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہے اور نہ ہوگی جب تک کہ تم تورات اور انجیل کو طور جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف ہمارا کیا گیا ہے اس کو قائم نہ کرو۔

اسے ہی ﷺ! (یہ غصہ ضرور ہے کہ) پیغمبر کا جو حکم آپ نوازا ہے اس پر عمل کرنے سے چلشمن میں کفر اور فتنہ و فساد، بارہویہ کا اگر آپ کافروں کے حال پر کچھ اُسناس نہ کیجئے۔ مسلمان ہوں یا یہودی، ستھہ پرست ہوں یا نصاریٰ جو بھی اللہ پر اور فیست کے دنیا پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا یا شہ اس پر کسی قسم کا کوئی حوصلہ یا غم نہ ہوگا (بدنیا میں شاعت میں)۔

لغات القرآن آیت نمبر ۶۷-۶۸

بِیْنَمَا	بِیْنَمَا
لَمْ تَفْعَلْ	تو نے نہ کیا
مَا يَنْفَعُ	تو نے نہیں پہنچایا
وَسَانَّةٌ	اس کا پیغام
بِفَضْلِكَ	وہ میری حفاظت کرے گا۔ تجھے بچائے گا
لَنْ يَزِيدَنَّ	البتہ وہ ضرور بڑھائے گا
الصَّابِقُونَ	صائبی۔ حضرت داؤد کو مانے والے لوگ

تشریح: آیت نمبر ۶۷-۶۸

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایک خاص علم یا علم دیا ہے کہ جو کچھ وہی علی یا علی آپ پر قرآن و سنت کی شکل میں نازل ہو



دی ہے اسے تمام مکمل لوگوں تک پہنچانے کے لئے اگرچہ یہ غلو و ضرورت ہے کہ سب سے اعلیٰ حکام پر ان کے دشمنوں میں بھینسی یا داؤد کیجے جائے مگر یہ ممکن ہے کہ وہ آپ پر صد کریں یا قتل کریں یا مارتیں کریں۔ مگر نے کی کوئی بات نہیں اللہ آپ کا مدد ہے اور آپ کے دشمن کو ہرگز نہیں دے گا۔ اللہ ان کے لئے کامیاب کار، سب کو لئے اہل میں ہے۔

”آپ تبلیغ کے جائے اللہ کی باتیں اور روایک چھپا سکتے اور دشمنوں کی دشمنی کی پرکھ سکتے۔ آپ کی تبلیغ سے وہ غلو ضرور ہوگا۔ یہ غلو اور لوگوں، ایمان لائیں گے۔ اور جو کوئی بھی ایمان لائے گا۔ اور صلہ عمل کرے گا، جو وہ مسلمان ہو، یہودی ہو، مسلمان ہو، یا نصرانی ہو، اسے نہ ضرور، اور جو گناہ کیا صرف کا نہ روئے گا۔ وہ یہ نہیں بھی خوشی ازم رہے گا اور آخرت میں بھی۔ یہاں پر چند مسائل پر خرچ ضرور دی ہے۔ یہ خرچہ کیا ہے کہ ”اہل کتب“ کو یہ حق دینا کہ وہ ایمان لائیں، اس سے پہلے یہ بھی کہ تمہاری عریضہ شدہ تصانیع میں کوئی اپنی بات نہیں ہے۔ کوئی قصور محسوس نہیں ہے۔ یہ وقت کے ساتھ ڈھکی ڈھالی کوئی دھوپ چھو اس ہے جو صرف نظر اپنا دیکھ رہا ہے۔ دوسرے مسئلے پر بھی جتنے ہیں کہ تمہاری سیاسی اور اقتصادی بنیادیں ہیں۔ بہت جلد تم کو کڑا ہونے لگے۔ اس لئے اہل طائفہ اور اہل امت پر غور نہ کرو۔

یہ بنیادیں وقت کی ہوگی جب تم قوت، انجیل اور جو کوئی قوموں پر تمہارا رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ہے اور تم تعلیمات قائم نہ کرو۔ ”کام تمہارے“ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ صرف اور دہلاؤ تم اپنی ذات پر باللہ اور اللہ کے ساتھ تبلیغ اور چاہو کہ دوسرے قوموں سے بھی عمل کرو۔ اس کے تمام سیاسی، مذہبی، اخلاقی، تعلیمی، معاشی، فنی، رشتہ جاتی اور پہلو ہیں ان کو کافی مہارت پر اٹھ کرو۔

”جو تیرے قوم لوگوں پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور جو ہے۔ یہاں پر ایک مختصر لفظ قرآن مجید کے الفاظ ”اتخذنا جسدہ“ لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو قوم پہلے نازل ہوا ہے، اس کا سب اس میں شامل ہے اور جو اب نازل ہو رہا ہے وہ بھی شامل ہے۔

”خود مسلمانوں میں یہودی ہیں، یہودی مسلمانوں یا نصرانیوں میں“۔ (اس میں مسلمانوں کا لفظ تاخیر ہے) ایمان لائے سے بعد یہودی، مسلمان، نصرانی، یہودی، بدھ سب اللہ کے تحت آتے ہیں اور ان کی انفرادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ صلہ عمل اللہ کی کڑی شرط بھی لگی ہوئی ہے۔ ایمان اور صلہ عمل جو شخص میں پہنچ جائیں گے۔ اسے وہی طاقت کی کوئی قدرت ہوگی۔ یہ لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے جنت کی بشارت ہے۔

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ  
رُسُلًا كُلًّا بَايَعُوا هُمْ رَسُولَ بَعَالَا يَهْوَىٰ أَنفُسَهُمْ فَرِيًّا كَذَبُوا  
وَفَرِيًّا يَفْتَكُمُونَ ۖ وَحَسِبُوا أَنَّهُم لَآتُونَ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُّوهُمْ  
فَأَبَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ تَمَ عَمُوا وَصَمُّوهُم كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَاللَّهُ بِصِيرٍ  
بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۱۳

میرے نبی اسرائیل سے چھتہ عہد کیا ۱۳۔ بہت سے رسول ان کی طرف بھیجے مہم ان کے پاس رسول آئے اور ان کی باتیں ان کی فحش نفس سے خلاف پر ہی ہو کچھ میں تو انہوں نے جھٹلایا اور کچھ میں وہ انہوں سے نفرت کی کہ ۱۱۔ اور یہ کچھ جیسے کہ یہ ان پر کوئی آفت نہ آئے گی۔ لہذا وہ اندھے بہرے میں گرے، بھی کفر کرے لگے۔ بہر کیف ان میں سے تو یہ کہے والوں کی توبہ اللہ سے قبول کی۔ بقیہ ہر بھی جسے ہرے ہی بنے وہ ہے۔ جن کی تعداد کو کثیر تھی۔ ۱۱۔ اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں۔

نعت القرآن آیت نمبر ۱۳

لا تہودی	پسند نہ تھا اور چاہتے تھے
حسبوا	انہوں نے گمان کیا۔ سمجھے
عموا	وہ دھمکے ہوئے
صموا	بہرے ہو گئے

تقریب: آیت نمبر ۱۳

چند الفاظ میں نبی اسرائیل کی تاریخ بیان کر دی گئی ہے۔ پہلے رسول آئے اور ان کی طرف بھیجے گئے، مہم ان کی تعداد کا تذکرہ

اس سے یہ ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت یحییٰ کے درمیان جو خبریں لی تھیں ان کے بعد کسی دوسری قوم میں نہ ملے اور نہ ہی  
 انہیں ملے۔ کسی دوسری قوم کی اصلاح کو اسے تسلیم نہیں کیجے گا۔ مگر کسی دوسری قوم کے اتنی صبر و تحمل اور حیا اور انکساری کی وہ  
 اس تک نہ پہنچے ہیں۔ قرآن پاک نے ان کی خیراتوں پر بے شمار نیکوں کی ہمدردیاں اور ہر صوفی و سنی و اہل ایمان و عبادت کی ہیں۔  
 "اور میں اور بہرے کے اتفاق اور برہنہ اور ایک میں بھی ایک جگہ آئے ہیں۔ یعنی سب کو جو دیکھنے کے باوجود نہ  
 دیکھا۔ سب کو سمجھنے کے باوجود نہ سنا۔ کوئی حیرت نہیں بکری۔ کوئی نصیحت قبول نہیں کی۔ وہ سب کو ہر طرح پر نہیں پہنچا سکتے۔  
 حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ کے لئے طبرہ کے واقعات سب کو مشہور ہیں۔

یہ سرائیل میں ہندو عیدوں کی طرح ہیں۔ عیدوں نے تو یہ کہی اور ان کی تو یہ اللہ سے قبول کر لی۔ مگر ان کی تعداد بہت کم  
 ہے۔ اب بھی گزرتی تو یہ کہنے اور اپنی اصلاح کرنے کو طوطی مشغول کرنے والا اور بچنے والا ہے۔ ان کی ذیل حرکات لکھنے سے  
 پتہ چلے گا۔ اور سب کو سمجھ کر دیکھا جائے گا۔ اور اب یہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ  
 وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي إِسْرَءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ  
 مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَوَقَعَ  
 مَا الْفَظِيمِينَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ۖ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ  
 ثَلَاثَةٍ وَمِمَّنْ إِلَهِ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَدْرُوا عَمَّا يُقُولُونَ  
 لِيَخْسَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابُ الْآلِيمِ ۖ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى  
 اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۖ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا  
 رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَا كَلِمِ  
 الْقَلَامِ أَنْظِرْ كَيْفَ نَبِّئُنْ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظِرْ أُنْ يُؤْفَكُونَ ۖ

ترجمہ آیت نمبر ۷۵

کوئی شک نہیں، لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ بے شک مسیح ابن مریم اللہ ہی سے (جاسکا) اور مریم اللہ ہو گیا (حافظہ) جس کے بے بی اسرئیل و ماریت کی تھی کہ تم اللہ کی بندگی کرو میری بھی رہے اور تمہارے بھی۔ (اور یہ بھی ہوا تھا کہ) بے شک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ سے جنت حرام کر دی اور اس کو عذاب اور رنج ہے اور ایسے سنا دیا کہ وہ اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

ہاں شداد لوگ بھی کار ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قبر ایسا ہے کہ وہ ان کے لئے اور ان کے معبود کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر ایسا کہے دے باز آئے تو ان کافروں کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔ یہ لوگ اللہ سے تو کہیں سبک کر لیتے اور کہیں اپنے خدا نہیں بکشت لیتے جب کہ اللہ مظلوم کرنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

(یوں) مسیح ابن مریم رسول کے ساتھ جو نہیں ہیں اس سے قبل بہت سے حکمران گزر چکے ہیں ان کی دامنہ پاک بارگاہی نہ توں تھیں وہ (سچ و سچ) ان کا کھانا کھاتے تھے۔  
 یحویٰ کو توں ہم کہیں نہیں دیکھیں ان کے سر سے پیش کرتے ہیں اور یہ بھی دیکھو کہ وہ کیسے اپنی طرف جھکتے ہیں۔

لغات انفرادی آیت نمبر ۷۵

اعْمَلُوا	تم عبادت و بندگی کرو
مِنْ شُرُكٍ	جو بھی شرک کرے گا
حَرَامٌ	حرام کر دیا
مَدْرَى	تھکا دیا
ثَابِتٌ ثَلَاثَةً	تیس تیس کا تیسرا
لَمْ يَسْتَقْبَلُوْا	دور کر کے۔ باز آئے
بِئْسَ	بہت ضرور بچھا
لَا يَهْتَفُونَ	دو تہہ نہ کرتے تھے

بُسْعُرُؤی	وہ بکشماتے ہیں
قَدْ حَلَّتْ	یقیناً گذر گئی
أُمُّهُ	اس کی ماں
صَلْتُهُ	گئی۔ پاکباز عورت
كَأَنَّ بَاغْتَلَايَ	ایہ دونوں کہا کرتے تھے
لِطُعْمَةٍ	کھانے
اَنْظُرُوا	دیکھو
نُبِينٌ	پہچان کرتے ہیں کھولتے ہیں
النَّاسِ	کہیں؟
يُؤْكَلُونَ	وہ لے چے ہمارے پیٹ

### شرح: آیت نمبر ۷۵ تا ۷۷

اللہ ہو، الصبح اس موعود کے دو چھائے ہیں۔ (۱) اللہ یا جس کی عزت کی تکلیف ہے، (نمود) (۲) اس کی عزت کے کل مرتبہ ہیں (۳) اللہ کی عزت ہے۔ (۴) وہ جس میں سے جو اس کا ہر فرقہ کوئی نہ کوئی عقیدہ رکھتا ہے۔ اور ان میں سے ہر عقیدہ کوئی نہ کوئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔ (۵) جو شخص اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔ (۶) جو شخص اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔ (۷) جو شخص اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔

(۱) اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔

(۲) اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔

کہیں؟ (۳) اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔

(۴) اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔

اور ان میں سے ہر عقیدہ کوئی نہ کوئی ہے۔ (۵) جو شخص اللہ کی عزت کو توڑ دے گا، اللہ اس کی عزت کو توڑ دے گا۔



ہمچائے گا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ ہی ہے جو سنت اور احکام ہے۔ کہہ دیجئے کہ اہل کتاب اہل حق اپنے دین میں سوا اور پابندی نہ کر، اور اہل لوگوں کی نفسانی خواہشات کے پیچھے جلوہ (زمانہ دور سے) مگر اچھے آدمی ہیں۔ جنہوں نے ایک کثیر تعداد کو گمراہ کر دیا اور خود بھی سیدھی راہ سے ہٹ کر گمراہ ہوئے ہیں۔

### آیات القرآن آیت نمبر ۶۷

الْمُصْبِحُ	اللہ کی صفت۔ بہت شے دلاتا
لَا تَقْلُوبُوا	حد سے نہ ٹکڑو۔ ٹکڑ نہ کرو
حَتُّوْا	دوبھگ گئے
أَقْلُوبًا مَّخِيْبًا	بہت سوں کو بھلا دیا

### تفسیر آیت نمبر ۶۷

ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: اے یہ لوگ! ان باتوں سے پوچھئے کیا تم اسے سجدہ مان رہے ہو جو جلی و آت تک پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ وہ بھلا تمہیں کیا نقصان دے گی یہ سچا سچا ہے اے اہل کتب و دین میں جو یہ اسرا ٹکل ہیں انہوں نے غصہ و نفرت کو اکٹھا کر سب کو ناحق ٹھیکس، یہ اور چند کو جان سے لے ڈالا۔ اور جو نصاریٰ ہیں انہوں نے اپنے دشمن کو اتنا بوجھل کر کے جا کر تلویحیت میں شریک کر دیا۔ گناہ اور گناہوں میں صرف تم ہی ملوث ہو رہے ہو۔ ہر ہر گناہ میں ہے۔ سرسرا جھوٹ۔

فرمایا گیا کہ اے اہل کتاب! اپنے یہ عقیدہ و عقائد لو کی اندھی پیروی مت کرو۔ ان آپاد اہل کتب اس قسم کے عقیدے کیوں گمراہ ہیں۔ صرف اس لئے کہ ان کی دنیاوی خواہشات اس کا خلاف کرتی تھیں۔ یہ لوگ دنیاوی خواہشات کے بندے بن کر رہ گئے تھے۔ اب تم آئندہ بندہ کے بننے کے جوئے مبالغہ میرے عقیدوں کو مستحق انا کا اور اعتدال کی جی رہا ہے۔ اس میں ہر ماسیحت کا اختیار کرو۔

تعلیق تفسیری مسلسل جہر آزمائش چلتی ہے اس کا اہل اللہ اس سے پہلے ہے کہ صرف سوراۃ مائدہ میں آیت نمبر ۱۲۷ سے آیت نمبر ۱۲۸ تک مسلسل ۱۷ آیات میں خطاب اہل کتاب سے ہے جس میں ہلکی اسرا ٹکل بھی شامل ہیں اور نصاریٰ بھی۔ نصیم ترخیم تہمد ہر یک بار بار سنئے لایا گیا ہے سارا ہر بار سنئے ان ازمیں۔ اب بھی اگر کوئی نہ مانے تو اس کی بد نصیبی ہے۔

لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ  
عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٥٠﴾  
كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُشْكِرِ فَعْلُوهُ لَيْسَ مَا كَانُوا  
يَفْعَلُونَ ﴿٥١﴾ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيْسَ  
مَقْدَمٌ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي  
الْعَذَابِ مُرَخِّدُونَ ﴿٥٢﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ  
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَسِبُوا  
مِنْهُمْ فُسْقُونَ ﴿٥٣﴾

ترجمہ آیت نمبر ۸۱۴۸

ی سر اعلیٰ میں جو لوگ کافر تھے یہ ہر وہ اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے  
کیونکہ وہ کافر بن گئے تھے اور وہ سے یہ وہ ایک لے گئے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو برے گاموں  
سے منع نہیں کرتے تھے اُن کی زبان پر یہ فعل بہت پر تھا آج تو دیکھتے ہو کہ یہی سر اعلیٰ کی ایک کثیر  
خدا (کافروں اور مشرکوں) سے لڑا کرتی ہے۔ یہاں یہاں انہوں نے پی جاں کے واسطے  
آگے بڑھ رہے۔ اللہ ان پر غصہ ہے۔ وہ کیا ہے وہ وہ پیش پیش خدا سے ملنے والے ہیں۔ اور  
اگر وہ اللہ پر بھی نہیں غصہ ہے اور جو کچھ بھی غصہ ہے اتنا دیا ہے کہ پر یقین رکھتے تو کافروں کو یہ  
دوست نہ بناتے لیکن ان میں ایک کثیر تعداد کی تعداد انہوں کی ہے۔

نہات القرآن ۸۱۴۸

نہات القرآن



لبسان	زبان
لابابھوں	او منع نہ کرتے تھے
عن مشعر	برائی سے
فلفلة	او جو انہوں نے کیا
جنس	ہمارے
لوی	آپ نے دیکھا
قدعت	آگے بھینا
سجعت	(اٹھائے) اٹھ کر
ما ائمنو	وہ نہ مانتے تھے

### تشریح: آیت نمبر ۸، ۹، ۱۰

یہاں حضرت مثنیٰ کے میزبانوں کے بارے میں ایک اور دلیل دی گئی ہے۔ جو لوگ انہیں الوجدان شریک ماننے میں تاہر و حضرت مثنیٰ کے (اور حضرت د. ڈوے بھی) لعنت فرمائی ہے حضرت مثنیٰ خضارنی کے وکیل ہیں۔ ۱۔ حضرت د. ڈوے اسرائیل کے حضرت داؤد نے کی اسرائیل پر اس نے لعنت کی ہے کہ وہ انہیں اس کے ساتھ حق و دشمنی کرتے تھے بلکہ ہندوؤں بھی کہہ سکتا۔ حضرت مثنیٰ نے اس سے صحت کی کہ وہ ان کا چوکا اور حدودیت میں شریک مانے لگے تھے۔

ہمارے فلسفے کی بات یہ تھی کہ یہود جو مکہ میں ہجرت پاؤں تک گئے تھے ان میں ماسوش تھا شاہان بنے ہوئے تھے اور ایک اور سے کہ ہرگز نہ دے تھے۔ دوسری صفحہ ہزارنی پر تھی کہ ان کی ایک کثیر تعداد دوسرے کنارہ پر شریکین کے ساتھ ہزار ہزار کی تھی اور سب کی مسلمانوں کو ذک پہنچا دیا جاتے تھے۔ ہمارے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ایمان نہیں رکھتے تھے۔  
۱۱۔ یہی ہے شعور ہر زمین کی ایک کثیر تعداد ان ہی ہے شعور ہادی گدگادوں کی اور وہ وہاں سے بے خبریوں حاصل بات یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرتے آئے ہیں کرتے رہیں گے۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ

آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً  
لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ذَلِكَ يَأْتِيهِمْ  
مِنْهُمْ فَيَتَنَصِّرُونَ لَهُمْ وَأَنَّهُمْ لَا يَتَنَصِّرُونَ ۝  
وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ  
تَفْقِصُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا  
فَاكْتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا  
مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝  
فَأَنَّا بَلَّغُهُمُ اللَّهَ بِمَا قَالُوا وَاجْتَبَيْتُ عَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَلِدِينَ  
فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا  
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۸۶ تا ۹۷

یہ آیت کا ترجمہ آپ مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہود اور مشرکین کو  
پائیس کے لیکن ان لوگوں کو مسلمانوں سے دوستی میں آپ قریب تر پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم  
نصاری ہیں۔ اسی کی وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ میں عبادت گزار عہد رومیت اور عہد ملک الہ نور و شمس پائے  
جاتے ہیں اور اللہ میں ٹھہرتے ہیں۔ اور جب وہ اس کام کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا ہے تو آپ  
دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آئے گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پیغام حق کو  
پہچاننا ہے۔ اللہ کے دین کی آواز سنا ہے کہ بے جا دے رب ہم ایمان لائے۔ بے جا دے نام

ان لوگوں میں کچھ بچے جو حق کی تحدیق کرنے والے ہیں۔ پھر ہمیں یہ ہو کہ ہم اللہ پر اور وہ حق بات جو ہمیں پہنچ چکی ہے اس پر ایمان نہ لائیں۔ ہم تو یہ رد و دھوکے ہیں کہ ہمیں اللہ اور رب ایک اعمال و انہوں کی صحبت میں داخل فرمائے گا۔

جو کچھ انہوں نے دیکھا اور سنا کی اس کی قبولیت میں اللہ انہیں ایسی جنتیں عطا کرے گا جن کے نیچے سہریں بنتی ہوگی۔ جو وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور صحن و خوبی سے (اسلام کا) کام کرنے والوں کا بھی۔ نہ یہ ہے۔ وہ لوگ جو کفر کرتے رہے۔ اور اللہ کی آفتوں کو چھلاتے رہے وہی لوگ وہ رخ میں رہنے والے ہیں۔

### لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ آيَةً فَبِغَيْرِهَا

لَتَجِدَنَّ	یہ تو ضرور پائے گا
اَشْدَّ اَلْسِنًا	لوگوں میں سخت
اَقْرَبَ	زیادہ قریب
مَوَدَّةً	محبت۔ دوستی۔ قسطن
فَبِغَيْرِهَا	(فَبِغَيْرِهَا)۔ ہ۔ م۔ یہ سائیل کے باہری
رَهْبَانًا	(وہاں)۔ دنی کو چھوڑ کر عبادت کرنے والے
لَا يَسْتَكْبِرُونَ	وہ تکبر نہیں کرتے ہیں
بِقُرْبِهِمْ	جب وہ سنتے ہیں
اَنْفُسَهُمْ	(عقین)۔ ان کی آنکھیں
لَا يَنْفَعُ	بچے لگتے ہیں
اَلْقَتْلُ	کو
عَوْنًا	انہوں نے پہچان لیا

### تَحْرِيقُ آيَةِ فَبِغَيْرِهَا

اچھے اور برے لوگ میں جماعت میں نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ دونوں میں ملے ہوئے لوگ تھے۔ ان آیات

سے بچ چلا ہے کہ یہود میں جیسے لوگ بہت کم تھے۔ اس لئے ان کا کچھ خاص اور نڈھال اس کے برخلاف فضولیت میں اچھے لوگ  
مٹا دیئے گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس علماء، مدبر، رویش اور پائے جاتے تھے جن کے اندر شان اور شہرت تھی۔ عوام سے  
لے کر بڑے کی بددستہ عوام پر اثر انداز تھے۔

اس آیت سے بچ چلا ہے کہ تمام وہی ہیں کے جنہاں کے علماء اور مسوینہ جاتے تھے۔ اس کے علاوہ مشائخ کی امتیاز کا  
تدارک ہے۔ اگرچہ یہ مانع نہیں ہیں، وہاں بھی گوشہ نشین تارک اللہ اور رویش حضرت بھی تھے لیکن قرآن نے یہ کہہ کر کہ ”ان میں  
کھمکھیں ہے“ یہ بتا دیا کہ وہ عوام سے بالکل یکے ہوئے نہ تھے بلکہ بظاہر کھتے تھے اور اسی برابری کی بددستہ و قہر کے مزاج کی  
ترش برائش کرتے تھے۔

یہ آیات ایک خاص دائرے کی طرف واضح اشارہ کرتی ہیں۔ جب تک مکرر کے مسلمان قریش کے عظام سے بہت  
کلے آگئے تو یہی کریم ﷺ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرے کی ہدایت دے دی۔ اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے وہاں پہنچے  
مکہ اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جن میں حضرت عثمان غنی شامل تھے اور ان کی اہلیہ محترمہ و دختر رسول حضرت حذیفہ بھی تھیں۔  
اس کے بعد انہوں نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی سرکردگی میں جمادی (۸۲) میں مدینہ اور کربلا کا دورہ لاکھ حشر بھی کیا۔ وہاں  
آبادی کی اکثریت نصاریٰ کی تھی۔ حکومت بھی نصاریٰ کی تھی اور بادشاہ بھی جس کا لقب بشار تھا اہل نصاریٰ میں سے تھا۔ ان لوگوں  
سے مسلمانوں کو بہت آرام سے گذر گیا۔

قریش نے ایک وفد شاہ نجاشی کے پاس بھیجا کہ ان مسلمانوں کو دوبار سے نکال دیا جائے لیکن  
حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی ایک تقریر سے حاکم کو کربا جی دے دیا۔ اس نے وزیر اسامہ بن جندبہ  
اور قرآن کے حلق چند خطبات کئے۔ جنہاں سے اسے اور اہل دربار کو (جن میں علاء اور مشاعرہ حضرت بھی تھے) بہت حائر  
کیا۔ وہ لوگ رشتہ قلب سے دوڑے گئے اور کہا کہ یہ بالکل حضرت عیسیٰ کی شکل کی جیسی کوئی کے مطابق ہے۔ وہاں کے مال  
نکھوت، اہل علم اور عوام نے مسلمانوں کے طور پر چلے دیکھے اور دل سے اسلامی تعلیمات کو پسند کیا۔ اسی بنا پر چند اور اہل  
قبیل آئے۔ جنہوں نے نجاشی، اکثر اہل دربار اور چند دوسرے لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچا۔ نجاشی خود مسلمان ہو گیا۔ لیکن کہا جاتا  
ہے کہ چوبیسویں مسلمانوں کے تحت انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ یہ کف الہیہا نے علاء و مشاعرہ اور اسے برادر ہر مشعل  
سز (۸۷) آدمیں کا ایک وفد حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ بھیجا جو سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ آپ نے ان کو سورہ فطیمین  
نہاں۔ وہ سب سچے ہوتے تھے اور دیتے جاتے تھے۔ نجاشی نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور پوچھا کہ یہ ہر حال ان کے مسلمان ہونے میں  
کوئی شک نہیں۔ کیوں کہ ان کی خطبات پر حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے قانع نہ ہوا، جنازہ پڑھی۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا آج  
قبیلہ ہمدانی نکال کر دیں۔“

بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیات خاص طور سے ان لوگوں کی شان میں تھیں۔ بلکہ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیات  
عمومی رنگ لئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس میں وہ تمام اس قسم کے تضاد فی الحال ہیں جو اس زمانے سے لے کر قیامت تک کہیں بھی

۱۱۱

یاد بات ایک خاص قسم کے مضامین کے متعلق ہیں۔ جن کے مجموعہ میں رحمہ اللہ کے انصاری مثال نہیں ہیں کیونکہ آج کل کے مضامین دار، بیرونی خاص و عام، گم جوڑ کے ہوتے ہیں جیسا کہ فلسفین اور لہجائوں کے تعلقات قارہ ہے جیسا کہ بات سے یہ مطلب نکالنا کہ انصاری بیورو سے بچ رہے ہیں لہذا یہ آپ آئروڈوں کے ذریعہ کامیاب نہ کیا جائے تو آج کے انصاری کی مثال انہی میں ہے۔ بیورو ایک اللہ کو ماننے ہیں انصاری نہیں کر۔ بیورو کے پاس جتنی دلی ہے اور ذہنی اصول و قوانین ہیں لیکن یہ انہی کے پاس نہ کوئی قانون ہے، نہ کوئی اصول اور نہ کوئی ذہنی عقیدہ۔ جس کا جوئی دے دے نہ دے نہ کرے نہ کہ یہ اصول و قانون بنائے کہ موجودہ اور میں مسلمانوں کی دشمنی میں انصاری بیورو سے بڑھ کر ہیں۔ اس وقت انصاری کی سرچھی بیورو کو حاصل ہے، وہ ان کی کوئی حق نہیں تھی۔ بہر حال اللہ کی نظر میں ہر ایک وہ شخص ملوث اور ہم ہر ہے جو ان کی آیات کا انکار کرتی ہے اور وہ بیورو ہیں یا یہاں۔

### يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۸۱﴾ وَكُلُوا وَمِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَلًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۸۲﴾ لَا يُؤْخَذُ لَكُمْ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُ لَكُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ أَطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا نَطَعْتُمْ مِنْ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيْمَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْذَرُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ آیات ۸۱ تا ۸۳

۱۔ ایمان والوں! پاک چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں ان کو حرام نہ ٹھہراؤ

اور حد سے آگے نہ بڑھو۔ بے شک حد تو ذکر کے بڑھنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا اور اور قی جسے اللہ نے حلال اور پاکیزہ بنا دیا ہے اس سے کفر ہے کہ اور اللہ سے اصرار ہے کہ جو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اللہ جسے تمہاری مقررہ چیزیں پر نہیں پڑتا ان قسموں پر جس کو تم بے جا جانتے دیکھتے دل سے مضبوط مانو ہے ان پر رشتہ لڑتا ہے۔ ایسی قسم تو دینے کا کفارہ یہ ہے کہ درمیانوں کو دو ہوسٹ روئے گا کہ اٹھنا جیسے تہا پہلی ہی چیزوں کو کھاتے ہو وہیں کھانا کو کھانا پینا یا ایک غلام آزاد کرو پھر اس کی استطاعت نہ ہو مسلسل تین دن تک روزے رکھو۔ تمہاری قسموں کا یہ کفارہ ہے جب تم قسم کھانی چھو۔ ایسے بے قسموں کی نکاح کرو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنا حکم واضح کرتا ہے کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

### حکایات القرآن ص ۸۹۳

نُفِثْنَا	تو ہمیں کھولے
شَهِدْنِیْ	گواہی دیجئے والے
نُطْمِخْ	ہم اس پر کھینچتے ہیں۔ ہم تو قہر رکھتے ہیں
نُیْذِ عَلٰی	یکہ راہل کرے گا
الضَّالِّیْنَ	(صاحب)۔ ایک لوگ
اَلْاَب	و انہی نے اس نے بدلو
لَا تُحَرِّقُوْا	حرام نہ کر دو
طَنَبْ	پاکیزہ چیزیں۔ (حلال چیزیں)
اِحْنُ	اس نے حلال کر دیا
لَا تَغْلُوْا	تم حد سے آگے نہ چھو
لَا یُحِبُّ	وہ پسند نہیں کرتا



جے شعور کی بدنام شعوری میں، کر کوئی فصل اور بیکار نہیں کھا پیتی جاس پر کوئی مواد انہیں ہے ویسے قسم تھا، وہی  
دست کش ہے لیکن جو نہیں پورے شعور میں رہتے ہوئے اور اپیل کو سمجھتے ہوئے کھائی جائیں وہ تو بیکار کھا رہے۔ گروہ  
شعور کا کلام کر کے کی جتنی باتوں کو یاد رہا ہے مگر کتنا بے اثر رہی ہے۔ اس میں کوئی حیرت نہ ہو کہ کھانا صحیح وقت کھلا  
یا۔ یہی سبکوں کو بھڑک کر چھی پڑ پھاننا مالک نظام کو راہ دینا ہے۔ اگر یہ سب نہ ہو سکتے تو تینوں ایک مسئلہ خود سے نکلا  
عرب میں ان لوگوں کو یاد رکھو انہیں کھانا کرتے تھے۔ عقل چوکی کو تمام ظہور اپنے معنی، بات تھی۔ اس لئے علم پر اپنا  
کس قسم کی تحسین گزارا وہ سے کر کے زون چاہتے تھے اس کا فائدہ بہ اور اگر عقلی فصول کی مدد سے بہتہ بہتہ نہ ہوگی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَصَابُ وَالْكَذِبُ  
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا  
يُؤَيِّدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُفَوِّجَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ  
وَالْمَيْسِرِ وَيُصَدِّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾  
وَأَجِيبُوا اللَّهَ وَحَبِيبَهُ الرَّسُولَ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٩٢﴾ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا  
عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۹۳-۹۲

یہ بیان دلو اثر ہے، تمام باتوں کے تھیں اور قرآن اور ان کے تہریر سب گندہ شیطان  
کام ہیں۔ ان سے بچنا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان کیا چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ  
تمہارے درمیان دشمنی اور نفرت ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ پھر  
کامیاب بھی ہوا آگے نہیں؟

اور اللہ وہ اس کے رسول مختلف کی مدد سے کرو اور (گندہ شیطان کا صحن سے) پرہیز  
کرو۔ پھر گرم خیالات نہ مانی تو خوب سمجھ لو کہ ہمارے رسول اللہ پر اتنا فی فرض ہے کہ احکام کو  
واضح کر کے (لوگوں تک) پہنچا دے۔



لغات القرآن آیت نمبر ۴۳۹

الْخَمْرُ	شراب۔ ہر وہ چیز جو عقل کو مہرپے
الْمِيسِرُ	جوہ (آسانی سے حاصل ہونے والی چیز)
الْأَنْصَابُ	بستہ تھان
الْأَزْلَامُ	روٹم۔ جوئے کے تیر۔ پائے
وَجَسَّ	گندگی۔ پھارل
عَمَلٌ لِّشَيْطَانٍ	شیطان کا کام
الْجَنَسُ	تم بچو۔ (قریب بھی نہ جاؤ)
لَعَلَّكُمْ	شاید تم۔ توقع ہے کہ تم
أَنْ يُفْعَ	پس نہ ڈال۔
بَيْنَكُمْ	تہاں سے دور رہا
يَعْمَلُكُمْ	جسمیں روک دے
فَذَكِّرْهُ بِاللَّهِ	اللہ کی یاد دلاؤ کہ وہ قادر
الْمُصَلِّينَ	لہذا
مُسَوِّينَ	رک جانے والے
أَطِيعُوا	طاعت کرو۔ مہربانو
الْبَلِغِ	پہنچاؤ

تخریج: آیت نمبر ۴۳۹

آیت ۴۰ میں چار چیزیں قطعی طور پر حرام مردانہ بھی تھیں۔ (۱) قہنی شراہیں ہیں سب حرام اور نہ پاک ہیں۔ خود وہیں کی  
 اللہ تعالیٰ کہہ چکا ہے۔ اور وہ بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ شراب کے علاوہ جسے نئے ہیں ان کا کسی ماہر اکثر کے کہنے  
 کے مطابق ہمارے کھانے میں نہ لایا جائے۔ (۲) مثلاً ہر وہ چیز جو کہ جس میں شراب کا حصہ نہ ہو



کے درپہ مال اور محبت کی برادری کے مسلمانوں کو مسلمان سے لڑو۔ اب ہم خوشی کا گچ بولے اور اس اتحادی، تنظیم اور شیرازہ بندی (ڈسپلن) کو پارہ پارہ کر دے جس کی بنیاد پر ملت اسلامیہ ترقی کر رہی ہے۔ دوسری طرف وہ چاہتا ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے یا فضولیات میں جکڑ کر انہیں اور صومہ و صلوات کی نعمتوں سے محروم کر دے تاکہ وہ اللہ اور رسول ﷺ کو بھول کر ان ہی کے کھیل میں لگ جاتیں۔

فطرت اللہ عزوجل کی رکھ کر اور ان چیزوں کو حرام قرار دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اللہ کا اور رسول کا حکم مانو اور ان کے لیے شیطان کی چیزوں سے باز رہو۔ اور جہزاد کیا ہے کہ اگر تم نہیں مانے ہو تو پروا نہیں۔ رسول ﷺ اللہ کا کام صرف نظام حق پہنچانا ہے۔ وہ انہیں نے پہنچا دیا۔ اب ہر ایک دوسری اس شخص پر ہے جس نے حق کے بعد بھی اپنی روٹی کا تہہ لی نہیں کیا۔

## لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الْصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ قَلِيلٌ مَا تَقُوا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
تُغْفِرْ أَوْثَمَ تَقُوا وَاحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْحَسَنِينَ ﴿٩٣﴾

ترجمہ: آیت نمبر ۹۳

ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو صاحب ایمان ہیں اور اعمال صالحہ کرتے ہیں۔ جو بکھود  
حرمت سے پہلے کھاپی گئے مگر (کام آنے کے بعد) اللہ کے خوف سے وہ ہشیار ہو گئے۔ انہوں  
نے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کو برقرار رکھا اور اللہ کے لئے اللہ سے ڈرتے رہے۔ صرف  
ایمان اور اللہ کے خوف ہی کو برقرار رکھا تاکہ ہے، اعمال میں (ریا دہ سے بچا دیا) حسن و خوبی  
پیدا کرتے رہے۔ اور اللہ ایک دلشاد تمیز کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ أَنْتُمْ بِرِ

مکہ

انہوں نے کہا:

جُنَاحٌ

طَعْمُوا

## تشریح آیت نمبر ۱۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے متعلق ہے کہ جب غزوہ بدر ہو کر حرام مطلق ہونے کے متعلق مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی تو سوال اٹھلا کہ کیا بڑے کا جو ایمان بھی رکھتے تھے اور جنگ قبل بھی جہال تھے لیکن حرام چیزیں استعمال کرتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل نہیں ہوئی تھی اور انکی کچھ خبر تھی۔ ان میں کچھ تو اس دنیا سے رحلت ہو چکے تھے مگر نہ انہیں۔

اس آیت میں حرام دینے کی ہے کہ حکم بدل ہو۔ سے پہلے جو کچھ دیکھ لیں گے سب حلال ہے۔ مگر اب حکام آئے کے حدود نام بحالی انہم کی۔ اب شرط ہے کہ یہاں خود عمل صالح اور قرآن رکھیں اور اس کے لئے اللہ دے دے وہیں اور نافرمانی کریں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ عقل کو گنہگار رکھیں تو صرف اس میں مدد بخداقت ہے کریں۔ بلکہ اس میں خدا اور مسیروں کو دیکھیں۔

احسان سے کسی میں کو قہر اور اس سے بڑھ کر اور اس پر کام کرنا۔ ذرا پی اور صاحب تک کام رہا کافی قدر ضرور ہے لیکن جو مسلمان کی شان ہے کہ وہ اپنی طرف سے زیادہ کر کے لڑا۔ مقدس میں اور ان میں۔ صرف خدا کے لئے۔

پہلے ہی میں وہ فرمیں ہوئے ہیں۔ اگر یہ جذبہ ہو کہ کامیابی کرنا ہے جتنا طے ہے۔ ہر عزت بھی باقی ہے۔ لیکن جس سے بڑا کام آئے نہیں بڑھے گا۔ خود انہیں میں بڑاں انکا دشمنی ہو میری بات ہو۔ غریب تو ہے کہ عالمی اللہ کے لئے ضرور کچھ یاد کر دے۔ اور وہ جس حد سے کہیں وہ کچھ یاد دے۔ جب تل کار بھی آئے ہائے اور با بھی حقائق بہتر ہو سکتے ہیں۔

خدا خود سب سے عظیم ہے اور جا رہے ہیں وہ محسوس کر رہے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيُتَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ مِّنَ الْهَيْدِ تَأْلَاهُ أَهْدِيكُمْ وَ  
رِمَا حُكْمٌ لِّعَلَّمَهُ اللَّهُ مَنْ يَخْلُفُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنْ ائْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ  
فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ  
حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَدًّا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعِيمِ  
يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَذِيًّا بِلُغِ الْكُتُبَةِ أَوْ كِفَارَةٍ طَعَامٍ  
مِّنْ سَبْكَيْنِ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكَ صِمًا لِّتُؤْتُوا قِبَالَ أَهْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا

سَلَفٌ وَمَنْ عَادَ فَيَسْتَوْفُوا اللَّهَ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو نِقَامٍ ﴿١٥﴾  
أَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُجْرٌ  
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي  
إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٦﴾

نہال	کھار
رماح	بھینچتا ہے۔ (بچتے ہیں)
لیثم	(دُمج)۔ تیرے
من یخاف	تاکہ وہ جان لے
لَا تَقْتُلُوا	کون ڈرتا ہے؟
اَنْتُمْ حُرْمٌ	تم قتل نہ کرو
مُضَمِّمًا	تم احرام کی حالت میں ہو
اَلنَّعَمِ	جان بوجھ کر
يَنْخُكُمُ	موتی۔ ہاتھ
لَوْ اَعْدَلِي	فیصلہ کرے گا
هَلْبًا	وہ انصاف والے
بِلِلِ الْكُفْيَةِ	خاڑ۔ سنت جو مسجد الحرام تک پہنچ جائے
عَدْرٌ	کعبہ تک پہنچنے والا
لِيَذُوقِ	برابر
وَبَالٍ	تاکہ وہ کچھ لے
اَمْرَةٌ	غدا۔ سہرا
عَفَا اللّٰهُ	اس کا کام
سَلَفٌ	اللہ نے معاف کر دیا
عَادٌ	گزشتہ
يَنْتَبِهُ	جو چلے
عَوْدٌ	بدلتا رہتا ہے
حَكِيمٌ	زبردست۔ (اللہ کی منت)
	حکمت والا

صَنِدُ الْخَبَرِ	سند کا شمار
صَنَاعُ	سائن - فائدہ
الْكِبْرَةُ	مسافر سواری
صَنِدُ الْبَرِ	منگلی کا شمار
عَافِيَتُمْ	جب تک کہ تم رہے
تُخْضِرُونَ	تم جمع کیے جاؤ گے

### تشریح: آیت نمبر ۴۹-۶۲

حرم کے تقدس کی خاطر وہاں حرام و حلال کر دیا گیا ہے۔ زمرہ وحدت کی جگہ ہے نہ کہ فکار کھینچے کی۔ عبادت کے لئے جس میں اور اگر کسی مرکزیت کی ضرورت ہوتی ہے، فکار کیلئے دوزخ و جہنم کے اس میں روکاوٹ ہے۔ بھلائے دینے والا ہے کہ جو حرم میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ قلعہ عام ہے جیسا کہ اس میں دشمنی جاوڑگی مثال میں کہ اس کا فائدہ نہ کیا جائے۔

فکار کو خطہ وحشی جانوروں کے لئے ہے۔ پانچ سو شیوں کے لئے نہیں کہ وہاں سے ہی نکلتے جاتے ہیں۔ فکار کا خطہ حلال و حرام جانوروں کو مثال ہے۔ چونکہ اس قسم سے صوفی جاوڑ منگلی پیراں سے ایسا جانور جس سے اس کو خطرہ ہو اس کو پانی ہاں کی حفاظت کیلئے لایا جائے کہ جو حلال و حرام میں ہو بلکہ وہاں حرام میں ہو۔ خطہ غیر مناسب، چھوٹا چل کر اور غیر

جو شخص نہایت حرام میں سے خواہ حرام کے اندر ہی پیراں لائے تو خود فکار کر سکتا ہے۔ کسی سے فکار میں بدلے مل سکتے ہیں۔ اس شخص سے کسی نے فکار، بلکہ اس شخص پر وہی حرام ہے۔ اس اگر یہ فکار کسی سے چلے جائے کسی اور کے لئے مباح اور اس میں سے جو خود بھیجے وہ حرام و حلال کا مسئلہ ہے۔

حرم طرح پر ہو ہی کی آفتاب کی گئی کہ میت والے دن چھپا ہوا ابھر کر آئی تھیں اسی طرح چل کر اور کرے داسے مسئلہ لوں آفتاب کی جاری ہے کہ اس کے آس پاس فکار کے قتل کا حکم بہت بھاری ہے۔ اسی طرح کہ ان کا لہذا آسان ہو گا۔ جو اللہ سے ڈریں گے وہ فکار کر کے اس آفتاب میں کھایا پیراں نہیں لے سکتے۔ وہ لوگ جو فکار کی فکار کی میں ملنے کے لئے جہنم کی طرف مقرر کی گئی ہے۔ جو جانور دیا گیا ہے ایسا ہی جانور مرنے میں سے اسے بطور کفارہ دینا ہو گا۔ اس کو دھابنے پر جڑے دے یا پھر کر۔ یہ مسئلہ گئی کہ یہ فکار کا جانور فکار کئے ہوئے جانور سے برابر ہے بلکہ اسے افراد میں سے جن کی عقل اور ایمان پر مشابہ جانور مقرر ہوئے۔ وہ بدلے کا جانور بطور قیاد کہ حرم میں نہ پھانسیا جائے گا۔ بلکہ وہ حرام میں دن کے فکار میں تقسیم

مرد جو نے گا۔ اس نیت کے برآمدہ اس طرح نصیر کرے کہ یہ مسکین کو یہ صدقہ دینے کے برابر ہے جتنے یا صدقہ دینے کے  
عزل اکبر روز دے۔ لیکن اگر کسی شکار کی تیس ایک صدقہ دینے کی تمہیدوں کا اعتبار ہے یہ مسکین کو دے گا۔ ایک روز  
کہ اسے جو لوگ یہ کاروبار نہیں دینے کے وہ صرف تنہا کہیں گے اور جہنم سے نکالنے کا حال اترے گا۔ یہ سب کچھ  
دیا، مائید و میرا کے شکار و طالع کر دیا ہے۔ مگر یہ حد دے، اور جن کا ذکر سورہ مائیدہ کے شروع میں آیا ہے۔

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ لِبَيْتِ الْحَرَامِ قِيَمًا لِّلَّذِينَ  
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ  
عَلِيمٌ ۝ اَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ  
رَّحِيمٌ ۝ مَا عَلَى نَرَسُولٍ إِلَّا لِبَلَّغِ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ  
وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ  
أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ  
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۰۲۹

اللہ نے کعبہ کو حرمت کا گہرا اور لوگوں کا مرکز بنایا ہے، (اس کے گھر میں) عزت ہے  
میں قربان کے ہاں اور (جن کے) گلے میں پہنے ہوئے ہوں (کا شہرہ) میں۔ یہ سب کچھ  
لئے کہ تم جان لو کہ تمہارا سناؤں ہوں جس کی ہر چیز کا علم ہے، اور جب اللہ میری سے واقف  
ہے جو ہر جان لو کہ ہے۔ شک اللہ ایک مرتبہ سخت سزا دینے والا ہے اور دوسری طرف بلا شہرہ  
مغفرت والا اور رحمت والا بھی ہے۔

دوسرے <sup>۱</sup> کا کام بھی مباحی پہنچانا ہے۔ اور اللہ کو معلوم ہے جو کچھ تم سمجھو آگے بولو

۵۳







يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ أُنْزِلَ  
بِهَا لَكُمْ تَسْأَلُونَ فَإِنْ تُسْأَلُوا عَنْهَا حَتَّى يُنْزَلَ  
الْقُرْآنُ عَلَيْكُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ عَنْهَا ۚ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ  
مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝

اے ایمان والو! کسی چیز آپ کے متعلق سوالات نہ پوچھنا یا کر کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائے تو  
تمہیں بری لگیں گی۔ اگر تم ایسے وقت میں پوچھو گے جو نزول قرآن کا دور ہے تو (ممکن ہے) وہ  
یا تمہی تم پر کھول دی جائے۔ اب تک جو کچھ تم نے کیا اللہ نے سنا لیا۔ اور اللہ سنا لے دینے والا  
اور برداشت کرنے والا ہے۔

تم سے پہلے ایک جماعت تھی جو کھوج کر پوچھ کر رہی ہے۔ پھر وہ لوگ سن ہی کر کتوں کی جھج  
سے کھر میں چلا ہو کر رہ گئے۔

انعام القرآن آیت نمبر ۱۰۱-۱۰۲

لَا تَسْأَلُوا	تم نہ پوچھو
أَنْفِيَا	(خفیہ) - مخفی
تُسْأَلُكُمْ	تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں
تَسْأَلُكُمْ	تمہاری باتیں
يَسْأَلُ	دقت - زمانہ
خَلِيمٌ	برداشت کرنے والا
سَأَلَ	پوچھا
أَصْبَحُوا	صبح ہو گئے

تشریح: آیت نمبر ۱۰۲

جے کار اور اوٹ چانگ سوالات پر مجھے کا شوق ان دنوں بھی تھا اور آج بھی ہے۔ مکی نے کہا ہے کہ علقہ سوالات علقہ جوابات سے بھر ہیں۔ جے کار سوالات جہالت اور حماقت کا ثبوت ہیں کریم نے علقہ اپنی طبیعت اور عقلیت جہاد بنا ہے۔ ہمارا ایمان نہ لائے گا کہ نہ ہے۔ یہ عقل امداد کی ہے۔ یہ ایمان بھی ہے اور ایمان بھی۔ یہ عقل کو مدد کرنا ہے ہر سب کا وقت صالح کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ حضور پرور ہیں سوالات کو پسند کرتے تھے۔ آپ کی ایک حدیث ہے اللہ نے کچھ قرآن پر ہم عالم تھے ہیں انھیں صالح نہ کرو۔ کچھ چیزیں کو جو ہم دیکھتے ہیں ان کے پاس نہ ہو۔ کچھ عداوت مقرر کی ہیں انہیں نہ تو دیکھو کچھ چیزوں کے متعلق ماسوشی مضامین ہے کیونکہ وہ کسی چیز کو بھلا نہیں ہے۔ مکی کھنچ کر یہ نہ کرنا۔

علقہ آیات میں بتایا گیا ہے کہ ہر دو قرآن کا دور ہے۔ اگر تم کوئی ہے ماسوشی پر مجھ کے تو تمہیں ہے اس کا جو بے بدلیہ دلی آجائے اور وہ دلی تمہاری خدمت میں ماسوشی کرے۔ یہ تمہارے نصیب سوالات کا اوس اللہ سے نہیں لیا ہے۔ کچھ شایہ لے لے۔ ماسوشی وہ تمہیں مخالف کرتا ہے۔ چاروں طرف غصہ کرنا کلام ہے۔ انی قرآن سے کلام اور قسم ہوتے ہیں جو کہ تر سوالات پر تھوڑے کچھ جملات ذرا لے کی طرف سے آئیں گے مکی کی طرف سے۔ اس پر کہیں ماسوشی سوالات اعلیٰ کرنا تھا اور اس کی بدولت کار کا کار فرما گیا۔ قریب ہے کہ ماسوشی ماسوشی کی طرف ہے۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ

يُحَذِّرُ وَلَا سَابِقَةٍ وَلَا وَصِيَّةٍ وَلَا حَافِظَةٍ لِّكُلِّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
يَعْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَثُرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝  
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ قَالُوا  
حَسْبُنَا مَا فِيهِدُنَا أَعْيُنُنَا وَأَمْرُنَا وَإِلَىٰ رَبِّنَا مَا كُنَّا  
شَاقِينَ ۚ وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ يَأْتِيهِ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ  
يُضِرُّ كُفْرًا ۚ إِذَا أَهْمَّتْ بُنْيَمُهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۵

اللہ نے نہ تو کوئی کچھ اور کوئی سانبہ کوں وسیعہ نہ کوئی عام مقرر کرنا ہے۔ لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ پر بھولی حسرت نکالتے ہیں۔ اور ان میں تلے سادے ایسے ہیں جو کھن کھن کھتے۔ اور حسب ان سے کہا ہوا ہے کہ اس کتاب کی طرف "اللہ نے ہاں کی ہے اور سول عطا کی طرف" "آئیگی جس پر دیے ہیں کہ ہاں۔" لے وہی طریقہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے اپنے "اللہ کو پایا ہے۔" (جلد ۲) "اگر ان کے باپ دادا کی بات کا علم رکھتے ہیں اور نہ لادہایت پر ہوں (بھکر بھی وہ ان کے پیچھے چسکی گئے) خدا ایمان دانا "اللہ کی فکر کرو" "مگر تم صحیح راستے پر ہوتے خود کوئی اور چیز سے میں غلط رہا ہوتا ہوں۔ تاکہ کسی کا سستا تم سب کو لوٹ کر اللہ ہی کے پاس حاضر ہونا ہے۔ مگر جو کہ نہ کرتے ہوں اس سے نہیں آگاہ کرے گا۔"

لغات القرآن آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵

تَحْزِينًا	وہ بگڑتی جس کے دودھ کو چھوڑا دیا جاتا اور اسے نہ کیا جاتا ہو
سَابِغَةً	(سائے)۔ اذیت جو چھٹنے کے لئے آگ اور پھونکا دیا جاتا ہے
وَصِصَةً	وہ بگڑتی جس نے مسلسل مادہ اپنے پیچھے رکھے اور ان میں سے نہ کیا ہو
حَامَةً	سودہ۔ جس سے دوسرے بچے ہونے ہوں
بَغْتَرُونَ	وہ گھڑتے ہیں
الْكَذِبِ	جھوٹ
لَا يَغْفِرُونَ	وہ غفلت میں رکھتے ہیں
تَعَالَوْا	آؤ
حَسْبُنَا	ہمیں کافی ہے
وَحَدَّنَا	ہم نے پایا
لَا يَأْتِيَانَا	آپنا آپ نہ



یہاں حال یہ ہے کہ چھان بین کرنا کہ کون کہاں تک پہنچا ہے ہر کس دانکس کا کہ نہیں۔ جو دوا علم و عقل نہیں رکھتا اور اس کے علم و عقل کو کیسے مانے گا۔ لیکن ہے وہ علماء آدنی کے پیچھے لگ جائے اور اجنبی کچھ کہے جسے اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

اور اس حال یہ ہے کہ جب دوا علم و عقل مختلف مائے رکھتے ہوں تو کس کی بات مانی جائے۔ جواب یہ ہے کہ اگر وہ دونوں باطنی صاحب علم ہوں، جب تک ہر دوا دونوں ہی اور سست پر نظر آتے ہیں تو جس پر دل سے اس کا انتخاب کر کے اس کی تقلید کی جائے لیکن اس کا یہ مرکز مطلب نہیں ہے کہ آج ایک کی تقلید کر لی اسے دوسرے کی۔ یا ایک فقہ کا مسئلہ پسند کر لیا اور دوسرے کر یا۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے جاہل اور نادان لوگ خود ہی انہی میں بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں مثلاً ہم امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں۔ ہمیں ائمہ کی عقلی تقلید کرنی چاہئے اور دوسرا جاننے کے واسطے عقلی ہمیں اور پر عقلی کے کچھ مگر ہاتھ نہیں آئے۔ لگ بھگ سب سے اختلاف مائے خاص و عام ہیں پر عقلی ہیں اور آئیں میں رحمت نہیں رحمت ہیں۔ اگر اختلاف دینے کا دروازہ بند کر دیا جائے گا تو انسانی میل و رغبت کی ترقی رک جائے گی۔ اس لئے بددعا گاہ دین، اپنا اپنا کپ لگا کر رکھتے تھے لیکن اختلاف نظر کو برکھتے تھے۔

یہاں سے حق و اعتبار پر مباد ہے لیکن ہر شخص ضروری علم اور اجابت کی اور عقلی رکھتا۔ عقلی عقلی نے اور عقلیوں پر اختیار کرتے ہوئے یہ نہیں کہنا کہ یہاں سے باپ دادا جاہل تھے اور گمراہ تھے۔ اس طرح کہنے سے دل چھٹی ہوتی اور ماننے والا بھی کھڑ جاتا۔ نتیجہ کا طریقہ یہ ہے کہ میں ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ فرض کر لو کہ یہ باپ دادا علم نہ رکھتے ہوں اور اجابت پر چڑھیں۔ تو کیا مگر بھی نہیں ہے علم دوسرے پر یہ بت لوگوں کے پیچھے چلو گے۔

جو اتنا چھوٹے اور عقلی ماننا تو سے سمجھاتے رہو۔ امت نہ ہارو۔ تم بنا کام کرو۔ نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو۔ سب کو ہر کر دیں جاتا ہے۔ وہیں حساب و کتاب ہوگا۔

اس آیت کے ظاہری الفاظ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر کرے۔ دوسرے کچھ بھی کرتے رہیں۔ کرتے دے۔ قرآن کریم کی بار بار ترمیمات ہیں کہ اس اسلام کا اہم ترین امر بالمعروف اور بنی المنکر ہے۔ جسی بہت کا حکم دینا اور حکایت سے روکنا۔ یعنی تبلیغ و تحفیض کا جو۔

اس آیت کے بارے میں ہونے پر کچھ لوگوں کا شبہات پیش آئے۔ رسول کریم ﷺ نے خود کھانا کھانا کھانا۔ فرمایا کہ یہاں سے حکام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خلاف نہیں۔ اگر تم اس اہم فریضہ کو چھوڑ دو گے تو عمر میں کے ساتھ تم بھی ناخدا ہو گے۔ حضرت صدیق اکبر نے ایک خط میں ارشاد فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو لوگ کوئی کتاب یا کتاب یا کتاب اور (مسند کے مطابق) اس کو دیکھے کی کوشش کرے کہ یہ تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ حق مانگوں کو بھی عذاب میں مبتلا کرے۔ لہذا یہ بت سے کیا مراد ہے کہ ہر مسلمان تبلیغ کا فرض صاف ہے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ لَا

حَصَرَ لَكُمْ الْمَوْتَ حِينَ الْوَصِيَّةِ أَتَىٰ ذُوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ  
أَوْ آخَرِينَ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَفْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَسَابُكُمْ  
مُحِبَّةُ الْمَوْتَ تَحِبُّونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيَقْسِمُ بِاللَّهِ  
إِنْ أَرْتَبْتُمْ لَا تَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا تَكْتُمُ  
شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُرِضَ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ  
تُقَاتِلُوا آخَرِينَ يَشْكُرُ مِنْ مَقْلِهِمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَفْضَىٰ عَلَيْهِمْ  
الْأَوَّلِينَ فَيَقْسِمُ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ  
مَا اعْتَدَيْنَا إِثْرًا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ذَلِكَ أَتَىٰ أَنْ يَأْتُوا  
بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَالُفُوا أَنْ يُورَدَ إِيمَانٌ بَعْدَ الْإِيمَانِ لَهُمْ  
وَأَتَقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

ترجمہ آیت ۱۰۶-۱۰۹

اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو  
اس وصیت پر دو گواہ کرنا مناسب ہے (پیدا گواہ صاحب عدل و انصاف ہوں اور تمہاری جماعت  
میں سے ہوں۔ (یعنی مسلم ہوں)

یا اگر تم مفر کر رہے ہو اس وقت موت کی مصیبت پیش آ جائے تو پھر غیر مسلمان ہی میں سے  
دو گواہ لے سنے جائیں۔ پھر اگر (تمہاری موت کے بعد) لوگوں کو شک پڑ جائے (کہ گواہوں نے  
وصیت میں کوئی رد بدل کیا ہے) تو فقہ کے بعد دونوں گواہوں کو راک لیا جائے اور اللہ کی قسم



کہا میں کہ ہم دہلی فائدہ کیسے شہادت پہنچے وہاں میں حوالہ مقرر ہوئے دہلی ہمارا وقت دہری کیوں نہ ہو۔ (اور ہم اللہ کو حاضر و غایب سمجھتے ہوئے کہتے ہیں مگر ہم نے کون فریم یا اضافہ یا تشبیہ کی اتور ہم گناہگاروں میں شامل ہوں گے۔

لیکن مگر مظلوم جو بے گناہ ان دونوں سے بنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کے بدلے دوسرے دراصل خاص مقرر کئے چاہیں جو پہلے دونوں کے مقابلے میں گواہی دینے کے لئے زیادہ قابلِ اعتماد ہوں اور ان کو کون میں سے ہوں سمجھیں حق تعالیٰ کی شکایت ہے۔ یہ دونوں اللہ کی قسم کہا کر کہیں کہ ہماری گواہی پہلے کہ ہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے۔ اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی تذبذب نہیں ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ہم کو کس میں شامل ہوں گے۔

اس طریقہ سے زور و امید کہ لوٹ لٹیک گواہی دیں گے اور وہ ضرور ذریعہ گئے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کچھ ان کی تردید نہ ہو جائے۔ اللہ سے زور و ادراک کی سنتو۔ وگرنہ اللہ ہمارے کوس کو ہمارے کی توفیق نہیں دیا کرتا۔

### فکات القرآن آیت ۱۰۶-۱۰۸

شہادۃ	گواہی
حضر	آپ حاضر ہوا
الْوَصِيَّةُ	وصیت کرنا
الْقِسْبِ	”
ذُو الْعَدْبِ	دو انصاف دے
اِخْتَرَبَ	دوسرے کو
مِنْ غَيْرِكُمْ	تمہارے سوا اوروں میں سے
ظُرِبَتْ	تم چلے۔ تم نے سڑک
اَصَابَتْ	پہنچ گئی
مُصِيبَةً	مصیبت

تم درود	یٰ حَسْبُكَ
وہ دونوں قسم کھائیں	یٰ قَسْبُكَ
جس میں شہداء	اِنْ كُنْتُمْ
ہم نہیں ٹر پڑتے۔ نہیں لیتے	لَا نَشْفُوکَ
قیمت۔ ماں	نَفْسُ
رشتہ دار	ذَا قَرْبٰی
(اَلَا تَنْتَ)۔ مرنے والا	اَلَا یُجِیْبُ
مطلق ہوا۔ رکت ہوا	عَلٰی
حق رہا ہو	اِسْتَحَقَّ
دو کفر سے ہوں	یَقُوْمُ
جگہ	مَقَامُ
جس نے حق دیا	اِسْتَحَقَّ
قریبی رشتہ دار ہوں	اَلَا زَیِّنُ
دیکھو حق دار ہے	اَحَقُّ
ہم نے لہاؤں نہیں کی	مَا اَعْدٰیْہَا
قریب ہے	اَدْنٰی
یہ کہ تم سے کو۔ (یہ کہ تم سے)	اِنْ یَا تُوْا
روگردی ہوئے گی	سَرْدُ
تم منہ	اِسْمَعُوْا

تشریح: آیت نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۸۔

یہ آیات دوسرے کے سلسلہ میں آسانی کی ہیں۔ پھر منقولہ جملہ ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

پہنچے میں۔ یہ سب لوگوں کی طرف سے خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن اشیاء مستحقہ میں اس کا خطرہ زیادہ ہے خصوصاً جب کہ وصیت کرنے والا پر دیکھیں میں جو چنگر ہر سرے والے کے حالات یکساں نہیں ہوتے ممکن ہے کہ کسی کو وصیت کا موقع نہ ملے۔ اس سے ان آیات میں، اے نبی تم نہیں کہو گے کہ صرف ہجرین نہ ہر قائل ملی ہے۔ مرنے والے کو ترغیب ملے تو یہ ضابطہ وصیت کر کے صرف۔ اس میں سب پر وہ گواہی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ ایک مسلم ایک کافر کی ہر پر بھی۔ ہر کے کو کفار کی گواہی ملے لے لے جائے۔

چونکہ یہ خطرہ ہے کہ ان کو اہل کا بنایا اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کا حلقہ میں وصیت سے وابستہ ہو اور مرنے والے کی وصیت کے بعد اس وصیت میں مزیم کر دیں۔ اس سے جسی وارث کو (یا وارث کو) حق نقل کی ملکیت پیدا ہو جائے۔ وہ مقدمہ قاضی کے پاس لائے۔ اگر کوئی ثبوت نہ ہو اس سے کہ کھلم کھلا اس شہادت پر ہو تو قاضی اس کو دوسرے سے ان مقصود کے ساتھ حلف سے سکتا ہے۔ وارث کی قسم میں اس قسم کے بہ اس میں کوئی غلط نہیں لیتا چاہے کہ وہ اور شہادتی کیوں نہ ہو اور ہم کو یہی کہ ہرگز نہ چھو نہیں کے اور کر ہم ہیں کر میں کے تو صحت کو مقرر ہوں گے۔

لیکن اگر کسی ثبوت سے پتہ لگ جائے کہ وہ گواہوں نے گواہی دے کر حلف لیا ہے تو ان کی درخواست کر کے ایسے دواؤں مقرر کر کے جائیں جو اس کے مقابلہ میں گواہی دینے کے برابر۔ اس میں اس لوگوں میں سے ہوں جن کی حق نقلی ہوئی ہو مگر ان سے حلف یا جائے۔ ہجرین جو ہے کہ اگر آپ نے گواہ حلف دے دیں تو قاضی اس کی پیروی نہ کرے گا۔ یہ مقدمہ کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

یہ جو کہ ہے کہ "نہ کے بعد پہلے دو گواہوں کو ہر دو کو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ مسلمان ہوں گے تو نماز کے بعد اور وہ بھی مسجد میں اور دعا بھی انے لوگوں کے ساتھ یہ نہ صرف بلکہ اس کے اور بظاہر بھوکا حلف خدا ممکن نہیں ہے۔ اشارہ مصر کی ہمارے بعد کا ہے۔ اس وقت کی تقسیم اس کتاب بھی کرتے ہیں۔ یہاں صحت کی اہمیت ہے۔ جو وہاں جو فرق حلف نہ دے اس مقدمہ میں کے خلاف جا سکتا ہے۔ لیکن جو میرور ناہیں یا غیر اس میں حلف کا شرط ان پر نہیں۔

"یہ ۱۰۶ میں جو "مختصہ بنو قحطہ" یا جو چھ قحطہ کے نزدیک اس کے سنی یہ ہیں کہ گواہ یا گواہوں کو بعد کے کا موقع۔ دینے سے ضرورت چاہے تو پکار کر کہہ جائے یا پکار کر بول جائے۔

یہ بات ایک خاص مقدمہ کے ساتھ میں داخل ہوئی تھی۔ یہ مقدمہ مصوری کر کے حلف کی ہر اس میں پیش ہوا تھا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ لِيَقُولَ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ

لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّمْنَا يُوسُفُ ۖ إِذْ قَالَ اللَّهُ لِيُوسُفُ إِنَّكَ مُرْسَلٌ

لَا تُزَيِّعُنِي عَنِكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذَا أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ  
الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذَا عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذَا تَعَلَّقُ مِنَ الطَّيْرِ  
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفَعُ فِيهَا فَتَكُونُ حَلِيزًا بِإِذْنِي وَ  
تُدِيرُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذَا نُحِجُّ الْمَوْتَى بِإِذْنِي  
وَإِذَا كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَنْكَ إِذْ جُنُّهُمْ بِالْبَيْتِ  
فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۰۴ تا ۱۰۷

اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت دی تھی تو کیا جو بڑا ۹۔ وہ کہیں گے ہمیں کوئی علم نہیں۔ بے شک آپ ہی تمام پرہیزگاروں کے جانے والے ہیں۔ اس دن جب کہ اللہ کے کلام کے مرام کے لیے صحن 'میرے اس' سال کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیا ہے۔ جب میں نے روح القدس سے تمہاری مدد کی۔ اور تم لوگوں سے کوئی اور بڑی عمر میں بھی کام کرتے تھے۔ وہ وقت یاد کرو جب میں نے تمہیں کتاب کا علم بخلا تھا اور حکمت کا بھی۔

توریت کا اور انجیل کا بھی۔ وہ وقت یاد کرو جب تم میرے علم سے گھرے سے پرہیز کی صورت بنائے تھے۔ پھر جب اس میں یحیٰی مارتے تو وہ میرے علم سے سچ کچھ کا پرہیز نہ جانا تھا۔ اور تم پھر انہی اٹھ گروہ کو یاد کرو میرے علم سے اچھا کر دیا کرتے تھے۔ وہ وقت یاد کرو جب میرے علم سے تم مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اور وہ وقت یاد کرو جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھ تم پر ظلم کرنے سے روک دیے تھے جب تم وائلی ٹوٹ لے کر ان کے پاس گئے اور جو لوگوں میں سے کافر تھے وہ کہنے لگے بلاشبہ یہ سب تو تمہارا جادوگری کے سوا کچھ نہیں۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۰۳-۱۰۴

يَجْمَعُ	دو جمع کرے گا
هَادٍ	کیا؟
أَحْسَنُ	جہیں جو بہتر ہو
لَا عَمَلُ	بہیں محنت نہیں ہے
عَلَامٍ يُغُيِّبُ	غیب کا بہت زیادہ ظلم رکھے گا
وَالِدَةٍ	مادر
لَقَدْ كُنْتَ	مجھے سنا دے گی۔ یہ سیدی
رُوحَ الْقُدُسِ	(روحِ روح)۔ جو علیٰ زمین
فَكُنْ	کلام کرے گا
الْمَهْدِ	گود۔ پانا
كَهْلًا	بچہ دار کی عمر۔ اوپر عمر
عَلِمْتُ	مجھے سنا گیا
الْحِكْمَةَ	حکمت اور عقل دیکھ کر باتیں
تَحَلُّوْا	توڑنا۔ سے
الْعَصْرِ	عصر
كَهْنَةٍ	پیسے عمر
الطَّبَرِ	پتھر
إِذْ	میری اور
فَصَحَّ	تو بچہ کوکھا گیا
فَبَرَى	تو اچھا کر دے
الْأَكْمَةَ	بچہ لائق ادھ
الْأَنْرُصِ	کوزہ کا مرنس

فہرچ  
الموتی  
تھفت  
بحر فین  
تو نکال ہے  
مردے  
میں سے روک دیا  
کھلا ہوا

تشریح: آیت نمبر ۱۰۹ تا ۱۱۰

یہاں سے نعت ساری تک حضرت یحییٰ کا ذکر ہے۔ آپ کے اہل کلام کا جو اللہ تعالیٰ کے سوالات کے جواب میں آپ  
حیات کے دن لڑنا شروع کرے گا۔ یہاں سے کہ قیامت ہو رہی ہے۔ اہل مائیتوں کو کیا تمام، جیسا موجود ہوں گے۔  
اسے اس کی اسرار کے بارے میں سوال ہے جو ہو گا۔ وہاں حضرت یحییٰ کی چار بیٹیاں تھوڑے کے نیچے کی ہوگی۔ لیکن مشہوروں میں  
سے ایک کی بیٹی تھی جسے ۷۰ روک دیا۔ اس کو بچا لیں گے۔ اس کی پرورش تک نبی کی ہوگی اور وہ اپنی امت کے اہل ان کے  
مستحق کو بچا لیں گے اور بچا لیں گے۔

موجودہ حالات میں پیسہ تو بہت مل گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے سوس لڑائیں گے۔ کہ تم نے  
جو ہر پیغام اپنی نبی امت کو پہنچا تھا اس کا تمہیں کیا جواب ملا۔ کیا تمہاری باتیں سنیں اور کئے لوگوں نے کیا۔ کئے لوگوں  
نے کیا۔ کئے لوگوں نے تمہارے ساتھ میں مل کر کیا اور کئے لوگوں نے ظہور میں کی کی اور میں کئے ساتھ میں تھے۔

اس کا جواب دو ایک دینے کے کہ تم تو تبلیغ اسلام میں دن رات مصروف تھے۔ آپ کا بیٹا اس تک پہنچاتے ہیں کہ اس کا  
ظاہری جواب تو ہمیں معلوم ہے جو یہ ہے لیکن ان کے دل میں جو کہہ سکتا ہے اس کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے۔ اے اللہ آپ ہی عالم الغیب  
مکہام الغیب ہیں۔ یہ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ اس لئے ان کے دلوں کا ازاد ہونے کے ختمی جواب سے آپ ہی واقف  
ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اور اور انہیں یہاں سے کلام پڑائیں گے۔

جب حضرت یحییٰ کی باری تھے تو اللہ تعالیٰ اپنے ان نفس میں حاجت کا ذکر کریں گے جو انہیں بخشے گئے تھے۔ اس میں  
سے بعض خصوصیات عام طور پر کسی دوسرے نبی کو نہیں بخشی تھیں۔ اس میں سے چند خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

- (۱) میرا آپ کے بچاؤ میں۔ حضرت مریم پر ان بات
- (۲) میرا پاک (حضرت جبریل علیہ السلام) سے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں تھی۔
- (۳) گھبراہٹ میں بھی امن تھا اور بلاغت کے کلام کرنا۔

- (۴) مر کے پچھلے صحت الخیر تک ہی خاص حدیث سے کام کرنا۔  
 (۵) مر کے دوسرے حصے میں (جب کہ کیفیت کے قریب خبر چاہیں گے) اس حدیث بھی ہی طرح سے کام کرنا۔  
 (۶) ظہیر (آپ فی ہر نقل کے امر کی ہی اور رسول ہیں)۔  
 (۷) حجرات۔  
 (۸) نبی اور نقل کے علم سے حالت (جس میں سلیب کا قطر بھی شامل ہے)۔ حضرت میں، حضرت علی کے اصلاحات بیان کرنے کا سہارا ہے ۱۵۵ تک جاری ہے۔

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ امْكُتُوا بِرُسُومِي قَالُوا  
 أَمَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۖ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ  
 يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ  
 عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كَلِمَتَهُ  
 لَمُؤْمِنِينَ ۖ قَالُوا تُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا  
 وَتَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْنَا وَكُنُوا عَلَىهَا مِنَ الْمُهْذَبِينَ ۖ  
 قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ  
 تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ  
 خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۖ قَالَ اللَّهُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا قُلُوبُكُمْ مَعَكُمْ  
 وَتُكْفَرُ فَإِنْ آذَيْنَا بِهَا لَأَنْزِلَنَّهَا لَكُمْ آيَةً أَحَدًا مِنَ الْفُلُوقِ ۖ

ترجمہ: قرآن مجید ۱۵۶

اور جب میں نے عیسیٰ علیہ السلام کے دن میں اتار دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول

(حضرت عیسیٰ تین مرتبہ اپنی زبان کو تھامیں گے اور ان کو اقرار ہوگا کہ ہم ایمان لائے اور اسوں نے کہا گوادر ہو کہ ہم لوگ علقہ ابد میں داخل ہیں اور وہ وقت کہ وہ جب حوزہ یوں نے کہے عیسیٰ نے مرتبہ کیا آپ کا رب ہم کو یوں پر آمان سے کہنے کا رستہ حوالہ دے سکتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم یہاں رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔ ہمیں کہنے لگے ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کو کہہ کر دیکھیں کہ کتنا دے دے۔ پھر آجائے اور ہم جان لیں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے سچ فرمایا ہے۔ اور ہم اس کی صداقت کے گواہ بن جائیں گے۔

اس پر عیسیٰ اس مرتبہ سے دعا کی کہ اللہ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک ہسٹرو یا جیٹ ریسٹرو جو ہم پر سے نکلے اور ہمیں اپنے لئے خوش کامیاب کرے اور آپ کی طرف سے ملنے والا پورے اور آپ ہمیں رقی (ساواں حیات) بخش دیجئے۔ اے شک آپ کی رقی سب سے اچھی ہے۔ ہم نے جواب میں کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں سے بھر دو ستر خاں (تھوڑی سی) بھیج دو گویا۔ لیکن میں نے یہود جس سے کفر کیا تو میں اس کو ایسا جواب دے گا کہ وہ یہ سب دنیا میں کئی کوئی دیکھوگا۔

### آیات القرآن - سورہ ۱۵۱

اَوْحِیْ	میں نے وحی کی
لِجُوْزِیْنِ	(الحواری)۔ دو گروہ (دست) صحابی
مُؤْمِنِیْنَ	مجھ پر ایمان رکھنے والوں
نَهْدُ	تو گروہ دہنا
فَنُلَاقُوْهُ	(مسلّمہ)۔ فرماں بردار
هَلْ یَسْتَطِیْعُوْنَ	کی طاقت ہے؟
مَّا دَعَا	دوسرے خواں (جس میں ہر طرح کے کھانے ہوں)
وَ اُنْجِیْ	ہم کھانے میں گئے
نَظْمِیْنِ	احیائے ہونے والے گے
صَدَقْتُ	تو نے سچ کہا



مَشْكُونٌ	ہم جو جائیں گے
الشَّاهِدِينَ	گوئی دینے والے
اللَّهُمَّ	اے میرے اللہ
اَنْزِلْ	نازل کر دے۔ نازل کر دے
عِنْدَ	نوٹش کا دینا
اَرْزَاقًا	دینا دے
حَبْرَ الرَّازِقِينَ	بہترین رزق دینے والا
يَهِيَ مَنْزِلَ	میں اتارنے والا
مَنْ يَكْفُرُ	جو ناشکری کرے گا
اُعَذِّبْ	میں تیرے عذاب کا
اَعَدَّ	کوئی ایک

## تشریح: آیت نمبر ۱۱۵۱۱

صرف وعدہ نصرت اور تحفظ سے ایمان پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کے لئے مسلسل عملی جدوجہد نہ کی جائے۔ جس طرح خدا  
اس بات کی گارنٹی نہیں ہے کہ شفا ضرور ہوگی۔ مگر توبہ عوامی سطح پر عملی توبہ کرنا ہے۔ کسی کے دل میں ایمان کا رے کے لئے یہ  
کہ توبہ یہ اختیار کرنا ہے کہ اس کے دل میں ایمان آئے گا اور کون بھر بھی بدھیس دے گا وغیرہ وغیرہ۔ ان سارے سوالات کا  
جواب یہ ہے۔ ایمان کی دین ہے جسے چاہو گادے۔ تبلیغ کتب جدوجہد کی بھی ہو۔ بے گناہ نہ جائے گی۔ جب تک اللہ ہی کی  
کمال میں ایمان نہ کر دے۔ جب اللہ ہی نے تو مشرعی حب ہی اور دین ایمان لائے۔

ایمان صرف غیبی حساس پادہ ہے گا۔ تم تک ہے جس طرح ایمان کا ایمان عام ہے اسی طرح ایمان کا بھی ایمان  
عام ہے۔ اور وہ ایمان ہے ظاہر کیا ہو سکتا ہے۔ کنگے کی طرح پکارا۔ رلکار کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو معبود نہیں سمجھتے اور ہم  
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کی ہمت اور شریعت کو نہیں سمجھتے۔ جس طرح عوام دین سے کہہ لے اللہ کا وہ کہ ہم حق  
سمجھ رہے ہیں۔

حضرت یحییٰ نے کہا اللہ سے باور آؤ تم صائم ہو ایمان کیا ہے کہ ایمان سے توبہ اور توبہ کی تہدیت۔ جب ایک بار  
تہدیت جوئی تو بات فرمائی۔ اب تہدیت اور تہدیت ہے یعنی ہے۔ تہدیت کے سلسلہ دین کے میں ہے۔ اللہ اور رسول سے



خصوصی فرشتے اور خصوصی ملائکہ نہ صرف اجمال و تیسری ہے بلکہ کفر کے قریب ہے۔ اللہ کا علم حرکت میں آ سکا ہے۔ یہاں پر بتایا جا رہا ہے کہ اسے کسی سے متعلق ہے وہ حرکت کی تھی کہ کفر قریب تھا اور میرا بھی وہی مطلب حرکت میں آ سکا تھا۔ لیکن میں نے اپنے قصہ کو روکا، تاہم یہ خاص رحمت کی تہا اور اس رحمت فیوں کی مگر اس تہد کے ساتھ کہ اس آخری تصدیق کے بعد بھی اگر کفر میں سے کوئی کافر باقر میں آپ مثالی مرحلوں کے رہا ہو گا۔

یہاں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اسے جتنی ممانعت عظیم کی رحمت میں یہ بھی اور کھوکھلی میں ہے جب وہی دعا قبول کی اگرچہ مومن تو مومن و غیر مومن کو یہ سوا میں نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کو اپنی امت سے صاف کہہ دینا چاہیے تھا کہ کھوکھلی میں ہے جو بھی اللہ کے حکم سے دکھائے نہ کر کسی کی فرمائش پر دکھائے۔ اور کسی مومن کو اللہ اور رسول سے فرق نہ غلط کی فرمائش نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ کی طرف سے رزق دینا کر کے کے دروازے پر ہمارے کھلے ہوئے ہیں۔ کیا وہ کھلی بلکہ ہلی نہیں ہیں۔ لگ بھگ میں ہم کا سلا ہیں۔

حضرت یحییٰ کی دعا بھی لکھا ہے اور آپ نے بھی اپنی پیش کارنا چونکہ یہ لفظ غوث اور رزق کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی روائی کا واسطہ ہے۔ اس لئے عید کے دن خوشی منا، کھانا پکا اور کھانا پکانا عبادت تھی لیکن ہے عید کے سالانہ دن کی ابتدا حضرت یحییٰ کے زمانے میں چنگی ہو جسے اللہ سے سوال کریم لکھتے ہیں۔ خاص طور پر سوائے سے امیروں فریبوں کی عید و غور اور عید کا بھی دیا اور عطا پلا، خصوصاً اور فرار پلا۔ چاہوں کے لئے بھی اور غیر حاجت کیلئے بھی۔ چونکہ حضرت یحییٰ کی دعا لکھا یہ بھی ہے یہ خواہش ہے کہ ایک شکل ہو جائے۔ اس لئے امت مسلمہ کے لئے عیدین شہ رات ہیں اور خوشی ملی سونیاں خواہ قرہاں کا کوشش کیا یہ اللہ کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لئے خصوصاً جو حق نیت ہیں۔ اور کہا اس جشن عید میں تمام قوموں نے بے اور درون بھیجی اور اگلی نیتیں شامل ہیں یہ حضرت یحییٰ کی دعا تمام مومنوں کے لئے اس طرح سے منظر میں ہے۔

وَاذْ قَالَ اللَّهُ لِيُوسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ اَنْتَ قُلْتُ لِلنَّاسِ امْخُذُوْنِي  
وَارْتَقِ الْهَيْكَلِ مِنْ ذُوْنِ الْاَلَةِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ  
مَا لَيْسَ لِيْ بِشَيْءٍ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٖ فَقَدْ عَلِمْتُهٖ اَتَعْلَمُ مَا لِيْ لِيُوسَىٰ  
وَلَا اَعْلَمُ مَا لِيْ تَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلٰمُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٠﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ  
اِلَّا مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اِنْ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ  
شَهِيدًا مَّا كُنْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ وَإِلَهُهُمُ عِبَادُكَ وَإِنَّ  
تَغْفِرَ لَهُمْ فَاِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

ترجمہ: آیت نمبر ۱۸۵ تا ۱۸۷

(اللہ تعالیٰ سوال فرمائیں گے) اے یحییٰ! ان مردیم۔ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو  
چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو اپنا سہواریلو (تو میں نہیں گے) اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے۔  
یہ کسی طرح ممکن ہو سکتا تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق حاصل نہ تھا اور اگر میں نے  
ایسی بات کہی ہوگی تو یقیناً آپ کو علم ہوگا۔ جو کہ میرے دل میں ہے آپ سے اچھی طرح جانتے  
ہیں اور میں نہیں جانتا کیا کہو آپ کے علم میں ہے۔ آپ تمام پوشیدہ حقیقتوں کا ابدی علم رکھتے  
ہیں۔ میں نے اس سے زیادہ سوچا نہیں کیا جو آپ نے مجھے کہنے کا حکم دیا تھا۔ میں نے یہی کہا ہے  
تو واللہ! کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ جب تک میں اللہ کے درمیان رہا  
میں اس سے باخبر رہا جب آپ نے مجھے اٹھا دیا تو پھر آپ ہی ان کے نگہبان رہے اور آپ ہر چیز  
سے چھری طرح باخبر ہیں اب اگر انہیں مراد میں تو وہ آپ کے بندے ہیں۔ اور اگر آپ انہیں  
معاف کر دیں تو یقیناً آپ قدرت بھی رکھتے ہیں اور حکمت بھی۔

لغات القرآن آیت نمبر ۱۸۵ تا ۱۸۷

وَأَنْتَ	کیا تو نے
قُلْتَ	تو نے کہا تھا
إِلَّهًا دُونِي	مجھے بجز
أَنِّي	میری ماں
إِلَهِينَ	دوسرا سہواریلو
شَبَّحْتُكَ	تیری ذات پاک ہے۔ ہے۔ ہے۔ ہے۔
مَا يَكُونُ	نہیں ہے
لَيْسَ	نہیں ہے

لَا أَغْلَمُ	میں نہیں جانتا
أَفْرَأَيْتِي	تو نے مجھے علم دیا تھا
مَا ذُنْتُ	جب تک میں نہ
حَتَّى	زندہ
لَلنَّارِ	پھر جب
تَوَلَّيْتُ	تو نے اٹھالیا
الزُّقْبِ	مخروان۔ گھبلیان
إِنْ تَعْلِبُ	اگر تو نے مذاپ دیا
بِعَاذِكَ	تیرے بندے
إِنْ تَغْلِبُ	اگر تو نے محاف کر دیا

تشریح: آیت نمبر ۱۹، ۲۰، ۲۱

یہ سوالات قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جب کہ تمام انبیاء و اہل اہمیت کے ساتھ سمجھو ہوں گے۔ یہ سوال دو جواب حضرت یحییٰ کے ساتھ اس لئے ہو گا کہ ان کی تمام امت میں لے کر تلکھ کا عقیدہ حضرت یحییٰ کی طرف سے نہیں آیا ہے۔ یہ عقیدہ پچھراں سال کے بعد گھڑا گیا ہے۔ اور خود وہی لوگوں نے جن سمجھوں میں سے ایک اور اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اس قسم کے دہلیات و خرافات سے صاف انکار کر رہے ہیں۔ اس دھمکی کے بعد جو گھنٹی آیت میں خود حقیت کے سلسلہ میں اللہ نے امت بھڑکی کوئی ہے صاب کون راجح ضرور جاتا ہے کہ وہ حق ترین مذاپ سے بچیں گے۔ اس گفتگو میں حضرت یحییٰ نے جن طرح سے اہل پر اہت کا ہر کی ہے۔

(۱) مجھے کس طرح چاہئے تھا کہ حقیقت کے خلاف بات کہتا کہ اپنے محبوب و حقیقی کے بجائے اپنے آپ کو محبوب قرار دے دیتا۔ ثبوت یہ پیش کیا اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کے ہم سے وہ برگزیدہ و حق اور آپ خود جانتے ہیں کہ ایسی بات درج و حق میں نہیں آتی۔

(۲) میں نے یہی کہا اے لوگو! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی وہ ہے اور تمہارا بھی وہ ہے۔ یعنی ہم تم اللہ کے یکساں بندے ہیں۔ مذکورہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(۳) جب تک شران کے درمیان رہا میں ان سے ہر خود ہستی ایسا کوئی عقیدہ بھی کے دل میں پائے جان پر نہیں آیا۔

پر عقیدہ و حقیقت بنیگوں میں سال بھر تصنیف ہوا ہے۔

حضرت یحییٰ نے اپنی امت کے لئے صفائی کی سازش بھی کی ہے۔ لیکن وقت الخطا اور بڑی دانی سے اس کا ایک خطا آیا ہے۔ گو ایسی "جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "جب حق نے مجھے دعوت دی اس خطا سے قادیانوں نے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام (نور اللہ) آسمانوں پر نہیں تیرے۔ بلکہ ان کی اوقات ہو چکی ہے۔ لہذا وہ بھیجیں وہی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات اور احادیث اور امت کے عقیدے کے مطابق معرفت یحییٰ کا لفظ نے اپنی قدرت سے آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ جہاں وہ حیات ہیں اور قیامت کے قریب وہ دنیا میں تخریب کا کر صلیب کو توڑیں گے۔ اور یہاں تک کہ عقیدہ کی گتہ کی گتہ کرنا نہیں گے۔ بلکہ وہ دنیا میں زندہ کر ملی زندگی گزار کر کائنات کا پائیں گے۔ اور یہاں سے ثابت ہے کہ حضرت یحییٰ کو مدد اللہ کی کریم حلقہ کے پیلو میں دیا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ کے علم کے مطابق قیامت قائم ہوگی اور پھر قیامت کے دن یہ سنگسار ہوگی اور اس وقت سے ہمیں سے نزول کے بعد آپ کو جنت صحت حاصل ہو چکی ہوگی اس لئے اس سے حضرت یحییٰ کی موت اور مدفن نہ کہ اللہ پر استدلال بالکل مندرج ہے۔ قادیانوں کے اس عقیدے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ لہذا اللہ اور اس کے ملائکہ نے اس کے بدلے جہالت پر بنیگوں کو بھی بھیجے ہیں۔ جن کو دیکھا جاسکتا ہے اور قادیانوں کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو چکا ہے۔ مگر اس کے بعد صرف اتنی عرض کر دیں کہ قرآن کریم کے کسی خطہ کو لے کر اس کا منہ باز نہ کرنا یا نہ نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ قرآن کی وحی عترت اس حشر ہے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمادی ہے۔ اور اس حقیقت سے اللہ کو نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں پڑھی فرمایا کہ حضرت یحییٰ وفات پا چکے ہیں بلکہ بنیگوں احادیث اس پر کہہ ہیں کہ اللہ نے حضرت یحییٰ کو آسمان کی طرف اٹھالیا ہے۔ اس پر صحابہ کرام اور ملائکہ اور ان کا عقیدہ وہ ہے جو حقائق کا قائل ہیں۔ بلکہ یہ یحییٰ کے قائل ہیں۔

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَمُوتُ

الضَّالُّونَ وَذُكِّرُوا لَهُمْ حُشَّتْ تَجْرِجِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَلِدُوا فِيهَا  
فِيمَا أَبَدَ أَرْضِي اللَّهُ عَنْهُمْ وَارْضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْقَوْرُ الْعَظِيمُ  
وَلَوْ مَلَكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ لَوُفُو عَلَى كُلِّ فَنِي مُتَوَدِّعٌ

قرآن مجید سورہ ابراہیم

نبی اللہ فرمائے گا۔ یہ وہ دن ہے جب کہ بچے لوگوں کو ان کی پہلی غلطی کے ان کے لئے وہ بات ہیں جن میں نہیں سکتی ہوں گی۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے ماضی

ہوا اور وہ اللہ سے راضی رہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

لہذا اسی تمام آسانوں اور دشمنوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا الگ سے اور دعویٰ ہر چیز پر تمام  
تورشہ رکھا ہے۔

نہات القرآن آیت نمبر ۱۳۴

يَنْفَعُ	نفع دے گا
اَلضُّدَّ بَيْنَ	جگ بولنے والے
رَضِيَ اللّٰهُ	خیر راضی ہو گیا
اَلْفُؤُزَ الْعَظِيْمَ	بڑی کامیابی

تشریح: آیت نمبر ۱۱۹-۱۲۰

جس طرح حضرت یحییٰ نے بخارے میں اشدے میں اپنی امت کے لئے سلامش کی تھی اسی طرح اللہ نے بھی اشدے میں  
بخارے میں جواب دے دیا کہ منت صرف اعلیٰ صوفی کے لئے ہے۔ اہل قلوب کیسے نہیں۔ ان کے لئے ہے جو اللہ اللہ آتے ہیں۔  
ان کے لئے نہیں جو غیر اللہ کو بھی اللہ مانتے ہیں۔ ان کے لئے ہے جو توبہ دے لے ہیں۔ ان کے لئے نہیں جو مشیت والے ہیں۔  
"اللہ کا ہے راضی ہوا چونکہ وہ اللہ سے راضی رہے"۔ اس چھوٹے سے جملہ کے اندر مولیٰ اور مطالب کے ساتھ سند  
ظاہر اور ہے چہاں حضور پر نور ﷺ کے صحابہ کرام کے متعلق بھی ایسا آیت سورہ احزاب میں آئی ہے۔

"سانوں اور دشمنوں۔ سورہ بقرہ کی آیت ۲۶ میں سات آسانوں کا ذکر ہے۔ قرآن میں جو ایک سان کا ذکر جمع میں ہے اور  
زمین کا ذکر واحد میں۔" سوائے "یلتاد اور لے اشیاء کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کے نقطہ نظر سے جس مقام پر وہ ہے جس  
دنیا میں وہ ہے، جہاں وہ اپنی صلاحیتیں استعمال کر سکتا ہے، جہاں وہ تہذیب و تمدن بنا رہا ہے۔ وہی زمین ہے۔ پھر سب آسمان  
ہیں۔ جہاں اس کی پہنچ ہے وہ زمین۔ جہاں اس کی پہنچ نہیں ہے وہ آسمان ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ نے سورہ فاتحہ کی تمام آیات کا ترجمہ مفکر تفسیر و تشریح کا ملاحظہ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ  
بہم ان دلوں پر رحمت کرنے کی کوشش عطا فرمائے۔ (آمین آمین)

والحمد لله وحده وان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆